

مالی استحکام کا جائزہ 2021ء



State Bank of Pakistan

بینک دولت پاکستان کا بورڈ آف ڈائریکٹر

ڈاکٹر مرتضیٰ سید	قائم مقام گورنر اور چیئرمین
جناب حامد یعقوب شیخ	سیکرٹری، مالیات
جناب محمد سلیم سیٹھی	رکن
جناب علی جمیل	رکن
ڈاکٹر طارق حسن	رکن
جناب محمد منصور علی	کارپوریٹ سیکرٹری

بورڈ کی مطبوعات جائزہ کمیٹی

جناب محمد سلیم سیٹھی	چیئرمین
ڈاکٹر طارق حسن	رکن

انتظامیہ کی مطبوعات جائزہ کمیٹی

ڈاکٹر محمد علی چوہدری
جناب محمد علی ملک
جناب سید شمر حسنین
جناب ارشد محمود بھٹی
جناب محمد جاوید اسماعیل
ڈاکٹر ایم فاروق عاربی
ڈاکٹر عمر فاروق ثاقب

ترتیب

iv	گورنر کا پیغام.....
vi	اظہار تشکر.....
vii	ایف ایس آر ٹیم.....
vii	ترجمہ ٹیم.....
viii	اعداد و شمار سے متعلق چند باتیں.....
1	عمومی جائزہ.....
7	باکس 1: اسٹیٹ بینک کا نظامی خطرے کا سروے - نویں اہر (جنوری 2022ء).....
11	باب 1: عالمی اور ملکی مجموعی مالی صورت حال.....
23	باب 2: مالی منڈیوں کا رویہ.....
35	سیکشن الف: شعبہ بینکاری کی کارکردگی اور خطرے کا تجزیہ.....
37	باب 3: شعبہ بینکاری.....
49	باکس 3.1: اسلامی بینکاری.....
53	باکس 3.2: اسٹیٹ بینک کا فریم ورک برائے نگرانی اور انتظام بحران فریم ورک - مالی استحکام کو مضبوط بنانے کے لیے حالیہ اقدامات.....
55	باکس 3.2: کوڈ 19 اور بینکاری کا شعبہ: اسٹیٹ بینک کے اقدامات، سیکھے گئے اسباق اور آگے بڑھنے کا راستہ.....
59	باب 4: نقصان دہ حالات میں بینکاری کے شعبے کی نچلاری.....
67	باکس 4.1: ماحولیاتی تبدیلی اور مالی استحکام.....
75	باب 5: خرد مالکاری بینکوں کی کارکردگی اور خطرے کا تجزیہ.....
81	سیکشن ب: غیر بینک مالی شعبے کی کارکردگی اور خطرے کا تجزیہ.....
83	باب 6.1: ترقیاتی مالی ادارے.....
89	باب 6.2: غیر بینک مالی ادارے.....
97	باب 6.3: بیمہ اور تکافل کمپنیاں.....
107	سیکشن ج: دیگر شعبوں کی کارکردگی اور خطرے کا تجزیہ.....
109	باب 7: کارپوریٹ شعبہ.....
117	باکس 7.1: بینکوں کے سرفہرست قرض گیر گروپوں کی مالی کارکردگی اور اسباب.....
121	باب 8: مالی منڈی انفراسٹرکچر.....
129	باکس 8.1: سائبر سیورٹی - ابھرتے ہوئے رجحانات، چیلنجز اور پالیسی رد عمل.....
137	منسلک الف.....
143	منسلک ب.....
147	ضمیمہ اول.....
157	فرہنگ.....



سال 2021ء وبائی مرض کے خاتمے اور اقتصادی سرگرمیوں کی بحالی کا آغاز ہے۔ پائیدار اور مربوط پالیسی رد عمل کے ساتھ وسیع پیمانے پر ٹیکے لگوانے کی مہم سے، وبائی امراض کے اثرات کم ہو رہے ہیں اور دنیا بھر میں سماجی اور معاشی زندگی بتدریج معمول پر آ رہی ہے۔ کووڈ کی نئی اقسام کے ابھرنے اور رسدی زنجیر میں تعطل کے سبب بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں کے باوجود عالمی معاشی بحالی مضبوط رہی ہے۔ عالمی مالی منڈیوں نے بالعموم رجائیت کی عکاسی کی حالانکہ انہیں بالخصوص 2021ء کی دوسری ششماہی میں کچھ اتار چڑھاؤ کا سامنا کرنا پڑا۔

کووڈ 19 کی روک تھام اور معیشت پر اس کے اثرات کو کم کرنے کے لیے پاکستان کے پالیسی اور انتظامی اقدامات سے خاصی حد تک مطلوبہ فوائد حاصل ہو گئے۔ نتیجتاً، 2021ء کے دوران ملکی معیشت کا مہابی کے ساتھ وائرس کی لہروں سے گزری۔ مالی سال 2021ء کے دوران معیشت نے 5.7 فیصد کی مضبوط نمو درج کی، جو منتخب ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں میں سب سے زیادہ تھی مالی سال 2022ء میں بھی یہ رفتار برقرار رہی کیونکہ معیشت کے لیے 6.0 فیصد کی وسیع البینا نمو کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ 2021ء کے وسط میں صنعتی سرگرمیوں میں بہتری آئی اور کاروباری اعتماد کئی سال کی بلند ترین سطح پر پہنچ گیا۔ تاہم، اقتصادی سرگرمیوں میں مضبوط بحالی اور عالمی اجناس کی قیمتوں میں تیزی سے اضافے کے ساتھ، 2021ء کی دوسری ششماہی کے دوران جاری کھاتے کا خسارہ بڑھ گیا اور مہنگائی کا دباؤ مزید مستحکم ہو گیا۔ اسی طرح، اسٹیٹ بینک کی جانب سے ابھرتے ہوئے عدم توازن کو دور کرنے اور مالی استحکام کو مشترکہ خطرات سے بچانے کے لیے مختلف زرعی پالیسی اور کئی محتاطیہ اقدامات کیے گئے۔

ابھرتے ہوئے کئی معاشی چیلنجز کے باوجود، ملکی مالی شعبہ چلک دار رہا اور معقول کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ مالی منڈیاں ہموار طور پر کام کرتی رہیں، اور مضبوط سرمائے اور سیالیت کے بفرز (buffers) نے بینکوں کو معیشت کی قرضے کی ضروریات کو پورا کرنے میں مدد کی۔ بینکوں کے بیشتر اثاثوں کے معیار کے اظہاریے بہتر ہونے کی وجہ سے خطرہ قرض پر قابو پایا گیا۔ امانتوں کی بھرپور نمو سے بینکوں کو اپنی آمدنی کی اثاثہ جاتی اساس کو بڑھانے میں مدد ملی۔ اس نمو کو دیگر امور کے علاوہ مالی خدمات کی ڈیجیٹلائزیشن کی رفتار میں اضافے سے بھی مدد ملی ہے جو طلب میں اضافے کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک کے اقدامات اور ضوابطی فریم ورک کو فعال بنانے کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے۔ خاص طور پر اسٹیٹ بینک کے راست (RAAST) کے اقدام کے تحت فرد سے فرد (P2P) کے درمیان فوری ادائیگی کا آغاز ڈیجیٹل ادائیگیوں کے منظر نامے میں ایک قابل ذکر سنگ میل تھا۔ مزید برآں، روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ (RDA) کا اقدام، جو پاکستانی تارکین وطن کو ڈیجیٹل بینکاری خدمات کا ایک آسان طریقہ فراہم کرنے کے لیے 2020ء کے اواخر میں متعارف کرایا گیا تھا، اپریل 2022ء کے اختتام تک 400 ہزار اکاؤنٹس سے تجاوز کر گیا جن میں رقوم کی مجموعی آمد 4 ارب ڈالر سے زیادہ تھی۔ بینکاری زمرے کی طرح غیر بینک مالی شعبے نے بھی نمایاں نمو کا مظاہرہ کیا، جس میں میوچل فنڈز اور قرض دینے والے غیر بینک مالی اداروں (این بی ایف سیز) دونوں کے اثاثوں میں اضافہ دیکھا گیا۔ غیر مالی کارپوریٹ شعبے کی کارکردگی بھی زائد آمدنی کے ساتھ بہتر ہوئی جس سے اس کی ادائیگی قرض کی صلاحیت میں اضافہ ہوا۔

پالیسی کے منظر نامے میں کئی محتاطیہ پالیسی فریم ورک کو مزید مستحکم کیا گیا ہے، خاص طور پر اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ، 1956ء کی جنوری 2022ء میں کی گئی ترمیم، جس میں مالی نظام کے استحکام کو اسٹیٹ بینک کے مقاصد میں سے ایک کے طور پر واضح طور پر بیان کیا گیا ہے، کے تحت قرض دہندہ آف لاسٹ ریزورٹ (ایل او ایل آر) سہولت کے لیے قواعد و ضوابط متعارف کروائے گئے اور بینکاری کے شعبے کے لیے ایک پیش بینی مبنی بہ خطر نگرانی کے فریم ورک کو اپنایا گیا ہے۔

مستقبل میں، مالی استحکام کے لیے خطرات، بیرونی بفرز کی طاقت، پالیسی کے تسلسل، اور یورپ میں جغرافیائی-سیاسی محاذ پر پیش رفت، عالمی اجناس کی قیمتوں اور مالی حالات کے تناظر میں مجموعی کئی معاشی حالات پر منحصر ہیں۔ دباؤ کی جانچ کے نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ بینکاری کا شعبہ وسیع افق پر مختلف فرضی منفی معاشی دھچکوں کے خلاف معقول پلک برقرار رکھتا ہے۔ ملکی اور عالمی محاذوں پر متحرک اور چیلنجنگ ماحول میں اسٹیٹ بینک ابھرتے ہوئے خطرات سے آگاہ ہے اور قیمتوں کے استحکام، مالی استحکام اور معاشی نمو کے قانونی مقاصد کے حصول کے لیے ضروری اقدامات کرنے کے لیے تیار ہے۔

ڈاکٹر مرتضیٰ سید

اظہارِ تشکر

مالی استحکام کے جائزے (ایف ایس آر) کی ٹیم گورنر اسٹیٹ بینک ڈاکٹر مرتضیٰ سید (قائم مقام) کی انتہائی شکر گزار ہے کہ انہوں نے حوصلہ افزائی کی اور رہنمائی فرمائی۔ ٹیم انتظامیہ اور بورڈ کی مطبوعات جائزہ کمیٹیوں کے ارکان کی بھی سپاس گزار ہے جنہوں نے رپورٹ پر قیمتی رائے فراہم کی۔ ہم ڈپٹی گورنر (بینکنگ اینڈ ایف ایم آر ایم) ڈاکٹر عنایت حسین کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اس رپورٹ کی تیاری میں مسلسل معاونت اور نگرانی کی۔

ٹیم اسٹیٹ بینک کے مختلف شعبوں خصوصاً شعبہ معاشی پالیسی جائزہ، شعبہ تحقیق، شعبہ بینکاری پالیسی اور ضوابط، شعبہ فاصلاتی نگرانی و نفاذ، شعبہ مبادلہ پالیسی، شعبہ زرعی قرضہ اور خرد مالکاری، شعبہ ایس ایم ای، مکانات اور پائیدار مالیات، شعبہ ملکی بازار اور انتظام زر، شعبہ اسلامی بینکاری، شعبہ زرعی پالیسی، شعبہ نظام ادائیگی پالیسی اور معائنہ اور شعبہ شماریات اور ڈیٹا ویئر ہاؤس کی بھی شکر گزار ہے جنہوں نے قابل قدر مشورے فراہم کیے۔

ہم سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (ایس ای سی پی)، نیشنل کلیئرنگ کمپنی آف پاکستان (این سی سی پی ایل)، میوچل فنڈز ایسوسی ایشن آف پاکستان (ایم یو ایف اے پی) اور پاکستان اسٹاک ایکسچینج کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے رپورٹ کے متعلقہ ابواب / حصوں پر متعلقہ ڈیٹا، تکنیکی معلومات اور تبصرے فراہم کیے۔

ایف ایس آر ٹیم

ٹیم لیڈرز

محمد جاوید اسماعیل، ڈائریکٹر شعبہ مالی استحکام
عامر حسن، ایڈیشنل ڈائریکٹر شعبہ مالی استحکام

ارکان ٹیم

امجد علی
انعم نعیم
عقیل احمد
عاطف عالم
انظہر علی
ڈاکٹر جمیل احمد
فراز کریم
حارث علی
مریم عباس
محمد معیز صدیقی
محمد عمر شنواری
شہزاد احمد
شعیب سلیم
قیصر محمود

ترجمہ ٹیم

سہیل انجم (نگراں)

مترجمین

شجاعت علی
منصور احمد
حمیرا اشرف علی
فیضان رحیم

Feedback and Queries: fsr@sbp.org.pk

اعداد و شمار سے متعلق چند باتیں

مالی استحکام کا جائزہ 2021ء میں CY کو کیلنڈر سال اور FY کو مالی سال (جو کیلنڈر سال میں جولائی سے شروع ہوتا ہے اور اگلے کیلنڈر سال کے جون پر ختم ہوتا ہے)، جبکہ Q1 تا Q4 کیلنڈر سال یا مالی سال کی چار سہ ماہیوں اور H1 اور H2 کیلنڈر سال یا مالی سال کی دو ششماہیوں کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

یہ جائزہ مختلف اجزاء کے مالی اداروں کے آڈٹ و غیر آڈٹ شدہ کھاتوں (جہاں دستیاب ہو) میں شامل اعداد و شمار پر مبنی ہے، جسے ذیل میں دیا گیا ہے:

- بینکوں (روایتی یا اسلامی)، ترقیاتی مالی اداروں، خرد مالکاری بینکوں اور ادائیگی کے نظاموں کے بارے میں اعداد و شمار کی بنیاد غیر آڈٹ شدہ مالی گوشوارے ہیں جو کھاتوں کے سہ ماہی رپورٹنگ چارٹ (Quarterly Reporting Chart of Accounts-RCOA) اور دیگر ریٹرنز کے ذریعے اسٹیٹ بینک کو پہنچائے جاتے ہیں۔
- غیر بینک مالی اداروں کے اعداد و شمار اسپیشلائزڈ کمپنیز ریٹرن سسٹم کے ذریعے ایس ای سی پی کو جمع کرائی گئی ماہانہ رپورٹس پر مبنی ہیں۔
- بیمہ کمپنیوں کے اعداد و شمار بیمہ کمپنیوں کی ویب سائٹس سے اخذ کردہ آڈٹ شدہ اور غیر آڈٹ شدہ مالی گوشواروں اور ایس ای سی پی کو جمع کرائے گئے ضوابطی گوشواروں پر مبنی ہوتے ہیں۔

کارپوریٹ شعبے سے متعلق ڈیٹا کمپنیوں کے مالی گوشواروں، سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان، اسٹیٹ بینک آف پاکستان، پاکستان اسٹاک ایکسچینج اور بلومبرگ سے لیا گیا ہے۔

جدول 1: مالی شعبے کے اثاثوں کی ترکیب

2021ء	2020ء	2019ء	2018ء	
582	494	380	328	خرید ماکلاری بینک
539	439	377	238	ترقیاتی مالی ادارے
2,023	1,700	1,339	1,185	غیر بینک مالی ادارے
2,143	1,931	1,693	1,472	بیہ
3,884	4,248	3,998	3,654	سی ڈی این ایس
30,058	25,124	21,991	19,682	بینک
39,230	33,935	29,778	26,559	مکمل

اثاثوں کی سال بسال نمو (فیصد)

17.8	30.0	15.9	32.7	خرید ماکلاری بینک
22.6	16.5	58.1	4.6	ترقیاتی مالی ادارے
19.0	27.0	13.0	3.1	غیر بینک مالی ادارے
11.0	14.0	15.0	10.5	بیہ
-8.5	6.2	9.4	5.3	سی ڈی این ایس
19.6	14.2	11.7	7.3	بینک
15.6	14.0	12.1	7.2	مجموعی مالی شعبہ

مجموعی اثاثوں میں فیصدی حصہ

1.5	1.5	1.3	1.2	خرید ماکلاری بینک
1.4	1.3	1.3	0.9	ترقیاتی مالی ادارے
5.2	5.0	4.5	4.5	غیر بینک مالی ادارے
5.5	5.7	5.7	5.5	بیہ
9.9	12.5	13.4	13.8	سی ڈی این ایس
76.6	74.0	73.9	74.1	بینک

اثاثے بطور جی ڈی پی کا فیصد*

0.9	1.0	0.8	0.8	خرید ماکلاری بینک
0.9	0.9	0.8	0.6	ترقیاتی مالی ادارے
3.3	3.3	2.9	2.9	غیر بینک مالی ادارے
3.5	3.7	3.7	3.5	بیہ
6.3	8.2	8.8	8.8	سی ڈی این ایس
49.0	48.6	48.2	47.4	بینک
63.9	65.7	65.2	64.0	مجموعی اثاثے

نوٹ: بازار کی قیمتوں پر جی ڈی پی (2015-16ء=100)

ماخذ: اسٹیٹ بینک، ایس ای سی پی، سی ڈی این ایس اور پی پی ایس

تاہم، طلب میں مضبوط بحالی اور بڑھتی ہوئی بین الاقوامی اجناس اور تیل کی قیمتوں کے نتیجے میں، بیرونی کھاتوں کے دباؤ دوبارہ ابھرے، اور جاری کھاتے کا خسارہ (سی اے ڈی)

پاکستان کے مالی شعبے کی کارکردگی میں بہتری آئی کیونکہ اس نے 2021ء کے دوران مالی اور آپریشنل چلک کا مظاہرہ جاری رکھا۔ وراثتی معاشی دشواریوں اور وبائی مرض کے حوالے سے غیر یقینی صورت حال کے باوجود، اس شعبے نے قرضوں اور مالی خدمات کی بلا تعطل فراہمی کے ساتھ معاشی بحالی میں معاونت کی۔ 2021ء کے دوران شعبے کی مجموعی اثاثہ جاتی اساس میں 15.6 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس 14.0 فیصد نمو ہوئی تھی، نیز مالی شعبے کے اثاثوں اور جی ڈی پی کے تناسب کے لحاظ سے مالی گہرائی 63.9 فیصد رہی۔ (دیکھیے جدول 1)

2021ء میں جس ماحول کے دوران مالی شعبے نے کام کیا اس میں اقتصادی سرگرمیوں میں زبردست بحالی دیکھی گئی کیونکہ عالمی پیداوار میں 6.1 فیصد کا اضافہ ہوا، 2020ء کے برخلاف جب 3.1 فیصد تخفیف ہوئی تھی، جس کی وجہ نقل و حرکت کی پابندیاں، لاک ڈاؤن اور وبائی مرض کے باعث بڑھتی ہوئی غیر یقینی صورت حال تھی جس کے سبب اقتصادی سرگرمیاں بڑے پیمانے پر تعطل کا شکار رہیں۔¹ طلب میں اضافے، ویکسین کے موثر پھیلاؤ اور وبائی مرض کی شدت میں کمی نیز اس کی نئی اقسام کے اثرات کو روکنے کے باعث متاثر کن معاشی بحالی دکھائی دی۔ اس کے علاوہ زری اور مالی پالیسیوں کی مسلسل معاونت نے بھی معیشت کی بحالی کے لیے ضروری تحریک فراہم کی۔

تاہم، اقتصادی سرگرمیوں میں تیزی کے ساتھ، دنیا بھر میں مہنگائی کا دباؤ بھی ابھر کر سامنے آیا اور 2021ء کے اختتام تک بتدریج مضبوط ہوتا گیا۔ کووڈ 19 کی وبا کے دوران فعال پالیسی محرکات کے سبب، مجموعی طلب میں اضافے کے ساتھ ساتھ رسد زنجیر کی رکاوٹوں نے بنیادی طور پر عالمی اجناس کی قیمتوں اور مہنگائی کی سطح کو بڑھا دیا۔

پاکستان کی معاشی حرکیات خاصی حد تک عالمی معاشی رجحانات کے مطابق رہیں۔ مالی سال 20ء کے دوران 0.94 فیصد کمی کا سامنا کرنے کے بعد، مالی سال 21ء کے دوران جی ڈی پی نے 5.7 فیصد کمی مضبوط بحالی درج کی۔ یہ رفتار مالی سال 22ء میں بھی جاری رہی کیونکہ معیشت کی 6.0 فیصد کمی وسیع البنیاد نمو کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ معیشت کا دوبارہ کھلنا، وبائی مرض کا موثر انتظام، بروقت اور ہدنی پالیسی مدد خلتیں اور 2020ء میں متعارف کرائے گئے وبائی مرض کے امدادی اقدامات کا تسلسل معاشی نمو میں نمایاں بحالی کی وجوہات میں شامل ہیں۔²

¹ آئی ایم ایف۔ (2022ء)۔ عالمی اقتصادی منظر نامہ اپ ڈیٹ۔ اپریل۔

² مئی 2022ء کے اختتام تک کل آبادی کے تقریباً 55 فیصد کو مکمل طور پر ویکسین لگادی گئی تھیں۔ مزید برآں،

توسیع کو نجی شعبے کی پیشرفت اور سرمایہ کاری دونوں میں مضبوط نمو کی معاونت حاصل تھی۔ قرضوں میں خطیر اضافے کی وجہ اقتصادی سرگرمیوں کی مسلسل بحالی، کم شرح سود کا ماحول، خام مال کی قیمتوں میں اضافہ اور اسٹیٹ بینک کی عارضی اقتصادی نوامیاری سہولت (ٹرف) ہے۔ اثاثوں کے اضافے کو ڈپازٹس میں کثیر اضافے کی وجہ سے مدد ملی، جن میں آر ڈی اے میں بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری، بینکاری لین دین کے لیے ڈیجیٹل چینلز کا بڑھتا ہوا استعمال، کارکنوں کی ترسیلات زر میں اضافہ اور سال کے آخر میں ڈپازٹس پر منافع میں اضافہ شامل ہے۔ مزید برآں، بینکوں نے مالی اداروں سے قرضوں پر انحصار بڑھایا جس سے اثاثوں میں بلند نمو کو مالی اعانت ملی۔

بینکاری شعبے کے خطرہ قرض پر قابو پایا گیا کیونکہ اثاثوں کے معیار کے اظہار یے واضح طور پر بہتری کی نشاندہی کرتے ہیں۔ بیشتر غیر فعال قرضوں (این پی ایل) کا تناسب وبائی مرض سے قبل کی سطح سے نیچے چلا گیا۔ اسٹیٹ بینک کی جانب سے قرضوں میں معاونت کے بروقت اقدامات، قرض گاری کے محتاط طریقہ کار اور قرض گروں کی ادائیگی کی بہتر صلاحیت جیسا کہ کارپوریٹ سیکٹر کی متاثر کن آمدنی سے ظاہر ہوتا ہے، بہتری کے اہم محرکات تھے۔ پالیسی معاونتی اقدامات کی مدت ختم ہونے کے بعد بھی قرض میں مدد کی اسکیموں کے تحت مؤخر / ری اسٹرکچر کیے گئے قرضوں کی مجموعی وصولی کی شرح تسلی بخش رہی۔ اس کے علاوہ مارکیٹ سے متعلق محدود سرمایہ کاری اور بینکوں کی مناسب چیک کی وجہ سے مارکیٹ کے خطرے کی حرکیات تسلی بخش رہیں۔

بینکوں کی نفع آوری میں معقول رفتار سے اضافہ ہوا، اور 2021ء میں اثاثوں پر نفع (آر او ای) 21 بڑھ کر 14.1 فیصد (سال 2020 میں 13.8 فیصد) تک ہو گیا۔ تاہم، پست شرح سود کا ماحول، جو سال کے زیادہ تر حصے کے دوران موجود تھا، کی وجہ سے آر او ای کا نہیں لائن اظہار یہ قدرے کم ہوا اور آمدنی کی نمو میں خاصے اضافے کا باعث بنا۔ سرمائے اور سیالیت کے بفر مضبوط رہے۔ 2021ء کے اختتام تک شرح کفایت سرمایہ (سی اے آر) 16.7 فیصد رہی جو بالترتیب 11.5 فیصد اور 10.5 فیصد کی کم از کم مقامی اور عالمی ضوابطی ضروریات سے کہیں زیادہ تھی۔ اسی طرح بازل III سیالیت کی کوریج کا تناسب (ایل سی آر) 215 فیصد رہا جو 100 فیصد کے ضوابطی معیار سے کہیں زیادہ تھا۔ اگرچہ نجی شعبے کی پیشرفتوں میں صحت مند نمو کی وجہ سے سی اے آر میں کسی حد تک کمی آئی ہے، تاہم اس نے معاشی بحالی کی معاونت کے لیے بینکوں کے سرمائے کے بہتر استعمال کا بھی اشارہ دیا کیونکہ قرض اور بینکاری خدمات کے بہاؤ میں اضافہ ہوا ہے۔

2021ء کے دوران بندرتیج بڑھ کر 12.3 ارب ڈالر (2020ء میں 0.65 ارب ڈالر) ہو گیا۔ اگرچہ برآمدات کی کارکردگی میں بہتری آئی اور ترسیلات زر میں اضافہ ہوا تاہم قیمتوں میں اضافے اور درآمدات کے حجم میں اضافے سے بیرونی کھاتوں کا خسارہ بالخصوص سال کی دوسری ششماہی میں بڑھ گیا۔ اسی طرح ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 9.4 فیصد کمی ہوئی جس سے مہنگائی میں مزید اضافہ ہوا۔ توزی مہنگائی، جو وسیع پیمانے پر مستحکم رہی، بھی 2021ء کے آخر میں بڑھنا شروع ہو گئی۔

مہنگائی کی ابتر ہوتی صورت حال اور بیرونی کھاتے کے بڑھتے ہوئے خطرات کی وجہ سے اسٹیٹ بینک نے درآمدات کی حوصلہ شکنی اور ملکی طلب کو اعتدال پر لانے کے حوالے سے استحکام کے لیے متعدد اقدامات کیے۔ مثال کے طور پر سال کے آخری چار مہینوں میں پالیسی ریٹ میں 275 بیسیس پوائنٹس (بی پی ایس) کا اضافہ کیا گیا، 100 فیصد کیش مارجن ضروریات (سی ایم آر) کے تابع درآمدی ایشیا کی فہرست میں توسیع کی گئی اور صارفین کی مالکاری میں اضافے کو روکنے کے لیے کئی محتاطیہ اقدامات کیے گئے۔³ مزید برآں، نقد محفوظ کی ضرورت (سی آر آر) کو ایک فیصدی پوائنٹ بڑھا کر 6 فیصد کر دیا گیا (دیکھیے باب 1)۔

بدلتی ہوئی کئی معاشی حرکیات کے سبب، مالی منڈیاں ہموار طور سے کام کرتی رہیں اور گذشتہ برس کے مقابلے میں نسبتاً کم اتار چڑھاؤ اور دباؤ کا مظاہرہ کیا۔ تاہم، زر مبادلہ اور ایکویٹی منڈیوں میں دوسری سہ ماہی کے دوران اتار چڑھاؤ میں کچھ اضافہ دیکھا گیا۔ یورو بانڈز کے اجراء، آئی ایم ایف کے کوٹے میں اضافے، روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹس (آر ڈی اے) میں وصولیوں اور دوست ملک سے ڈپازٹس کی آمد کی وجہ سے بازار زر مبادلہ میں اتار چڑھاؤ نسبتاً برقرار رہا۔ تاہم بات یہ ہے کہ مارچ 2022ء کے آخر تک آر ڈی اے کی مجموعی آمد 14 ارب ڈالر سے تجاوز کر گئی۔ 2021ء کی پہلی ششماہی میں اضافے کے بعد، 2021ء کی دوسری ششماہی میں ایکویٹی منڈی میں کمی واقع ہوئی۔ یہ سست روی ابھرتے ہوئے کئی معاشی دباؤ اور معاشی استحکام کے اقدامات کی وجہ سے تھی۔ اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں اضافے اور حکومت کی بڑھتی ہوئی کریڈٹ ضروریات کی وجہ سے دوسری ششماہی کے دوران بازار زر میں بھی شبینہ رپورٹ میں اضافہ ہوا۔ پالیسی موقف میں سختی اور بڑھتی ہوئی مہنگائی کی توقعات نے بھی خطیافت کے رخ کو اوپر کی طرف موڑ دیا۔ تاہم، مارکیٹ کی شرح سود اسٹیٹ بینک کی جانب سے مؤثر انتظام سیالیت کی وجہ سے شرح سود کی راہداری میں ہی رہی (دیکھیے باب 2)۔

بینکاری شعبے نے اثاثہ جاتی اساس میں 19.6 فیصد اضافے کے ساتھ 2021ء کے دوران مضبوط نمو کی راہ برقرار رکھی جبکہ اس کا مجموعی خاکہ خطر تسلی بخش رہا۔ بیلنس شیٹ کی

³ بعد ازاں مئی 2022ء تک پالیسی ریٹ میں مزید 400 بی پی ایس اضافہ کر کے اسے 13.75 فیصد کر دیا گیا۔

غیر بینک مالی اداروں (این بی ایف آئیز) میں 2021ء کے دوران 19.0 فیصد اضافہ دیکھا گیا (گذشتہ برس 27.0 فیصد اضافہ ہوا تھا)۔ بازار زر کے فنڈز نے بنیادی طور پر این بی ایف آئیز کی نمو کی معاونت کی۔ مزید برآں مالکاری کے کاروبار میں شامل این بی ایف آئیز، جنہیں خاص طور پر 2020ء میں وبائی مرض سے متعلق دباؤ کا سامنا کرنا پڑا، نے زیر جائزہ سال کے دوران بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ مکاناتی شعبے کو فروغ دینے کے لیے حکومت کے اقدامات کے نتیجے میں 2021ء کے دوران تین ہاؤسنگ فنانس کمپنیاں قائم کی گئیں۔ اس کے باوجود این بی ایف آئیز کا قرض گیری شعبہ نسبتاً مرکوز رہا کیونکہ چند کمپنیاں مارکیٹ میں اہم حصص رکھتی ہیں، جبکہ سیالیت کا خطرہ ان فرموں کے لیے ایک اہم عنصر ہے کیونکہ ان کے پاس بالعموم اثاثوں کی ذمہ داری کے انتظام کے لیے فوری مارکیٹ فنڈنگ تک محدود رسائی ہوتی ہے۔ مزید برآں، بینکوں اور این بی ایف آئیز کے مابین باہمی ربط سے پیدا ہونے والے خطرات پر قابو پایا گیا، حالانکہ ان شعبوں میں بڑے پیمانے پر بین الشعبہ خطرات موجود ہیں۔ (دیکھیے باب 6.2)

بیمہ اور تکافل کی صنعت میں زیر جائزہ سال کے دوران 11.0 فیصد (2020ء میں 14.0 فیصد) نمو ہوئی۔ حیاتی اور غیر حیاتی دونوں شعبوں میں بیمہ پر بیمہ میں تیزی سے اضافہ دیکھا گیا جس سے نفع آوری بڑھ گئی۔ قومی بیمہ صحت پروگرام کی تیز رفتاری نے بنیادی طور پر حیاتی بیمہ سیکٹر کے پر بیمہ میں اضافہ کیا۔ عام طور پر حیاتی بیمہ سیکٹر نے سرکاری تمسکات میں اپنی بیشتر تر سرمایہ کاری برقرار رکھی، جبکہ غیر حیاتی سیکٹر نے ایکویٹی اسٹاک میں اپنی سرمایہ کاری میں اضافہ کیا (دیکھیے باب 6.3)۔

مالی منڈی کے انفراسٹرکچر (ایف ایم آئیز) کی کارکردگی میں مزید بہتری آئی کیونکہ 2021ء میں ان کی چلک برقرار رہی۔ مالیت اور حجم دونوں کے لحاظ سے برقی لین دین میں زبردست اضافہ ہوا۔ اسٹیٹ بینک نے ڈیجیٹل مالیات کو فروغ دینے کے لیے متعدد اقدامات بھی کیے جن میں ریٹیل لین دین کے لیے اسٹیٹ بینک کے فلگ شپ اقدام راست کے ذریعے فرد سے فرد تک مفت فوری ادائیگی متعارف کروانا، ڈیجیٹل بینکوں کے لیے لائسنسنگ اور ضوابطی نظام کی ترقی اور مخصوص حد تک بین البینک رقم کی منتقلی پر فیس معافی کا سلسلہ جاری رکھنا شامل ہے۔

تاہم صارفین میں ڈیجیٹل مالیات کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور ڈیجیٹل لین دین میں اضافے کے ساتھ ساتھ سائبر سیکورٹی کے خطرات میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ ایک جامع ضوابطی اور نگرانی کے فریم ورک، جو سائبر سیکورٹی کے خطرے کے خلاف صنعت کی مدد کرتا ہے، کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے اس خطرے کے خلاف صنعت کی چلک کو بڑھانے کے لیے

2021ء میں اسلامی بینکاری اداروں (آئی بی آئیز) کی کارکردگی متاثر کن رہی اور اثاثہ جاتی اساس میں 30.6 فیصد اضافہ ہوا۔ یہ نمو بنیادی طور پر مالکاری کے بہاؤ میں اضافے کے بعد سرکاری سلوک میں سرمایہ کاری کی وجہ سے آئی۔ ڈپازٹس میں مضبوط نمونے اثاثہ جاتی اساس میں زیادہ تر اضافے کی فنڈنگ کی۔ آئی بی آئیز کے اثاثوں کے معیار کے اظہار یہ مزید بہتر ہوئے، آمدنی مستحکم رہی، اور سی اے آرم از کم ضوابطی ضرورت سے کہیں زیادہ رہا (دیکھیے باکس 3.1)۔ بینکاری شعبے کے کل اثاثوں میں نمایاں حصہ ہونے کے باوجود اسلامی بینکاری کی صنعت میں اپنی قلیل مدتی سیالیت کا انتظام کرنے کے لیے شریعت سے ہم آہنگ سہولیات کا فقدان تھا۔ انتظام سیالیت کے چیلنجز سے نمٹنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے آئی بی آئیز کے لیے شریعت سے ہم آہنگ اسٹینڈنگ سیلنگ سہولت اور مضاربہ پر مبنی اوپن مارکیٹ آپریشنز (او ایم او ادخالات) متعارف کرائے ہیں۔ (دیکھیے منسلک اے) 4، 5

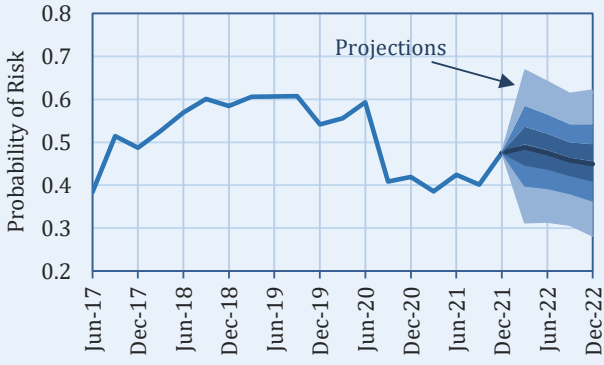
2021ء کے دوران خرد مالکاری بینکوں (ایم ایف بیز) کی اثاثہ جاتی اساس میں 17.8 فیصد اضافہ ہوا۔ اس نمو میں بنیادی طور پر ایڈوانسز اور اس کے بعد سرمایہ کاریوں نے حصہ لیا۔ وبائی مرض کے پیش نظر ایم ایف بیز کے اثاثوں کا معیار ابتر ہوا کیونکہ نقل و حرکت کی پابندیوں اور احتیاطی اقدامات نے ایم ایف بیز کے روایتی پست خالص مالیت کے قرض گروں کی ادائیگی کی صلاحیت کو بری طرح متاثر کیا اور ادارے اور قرض گیروں کے تعلقات میں رکاوٹ آئی۔ نتیجتاً لفٹیشن کا مجموعی تناسب بڑھ گیا اور تمویں کے چارجز میں اضافے کی وجہ سے آمدنی کے اظہار یہ بگڑ گئے۔ اگرچہ کچھ ایم ایف بیز کو سرمائے کی ضروریات کو برقرار رکھنے میں چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا، لیکن ایم ایف بیز کی مجموعی سی اے آر 18.3 فیصد رہی، جو 15.0 فیصد کی کم از کم ضوابطی ضروریات کہیں زیادہ ہے (دیکھیے باب 5)۔

2021ء کے دوران غیر بینک مالی شعبے نے ملی جلی تصویر پیش کی۔ ترقیاتی مالی اداروں (ڈی ایف آئیز) کی نمو کی رفتار برقرار رہی اور اثاثہ جاتی اساس میں 22.6 فیصد اضافہ ہوا جبکہ 2020ء میں 16.5 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اگرچہ ایڈوانسز میں مضبوط نمو دیکھی گئی، لیکن بیلنس شیٹ کی توسیع بنیادی طور پر سرمایہ کاریوں کی وجہ سے ہوئی۔ قلیل مدتی قرضے فنڈنگ کا سب سے بڑا ذریعہ رہے۔ قرض گیروں کی ادائیگی کی صلاحیت میں اضافے کی وجہ سے اثاثوں کے معیار کے اظہار یہ بہتر ہوئے۔ اس کے باوجود آمدنی میں کمی آئی جبکہ ادائیگی قرض کی صلاحیت کا خاکہ مضبوط رہا۔ (دیکھیے باب 6.1)

⁵ ڈی ایم ڈی سرکلر نمبر 25 برائے 2021ء

⁴ ڈی ایم ڈی سرکلر نمبر 24 برائے 2021ء

چارٹ 1 الف: مالی شعبے کی زبردستی کا اشاریہ (ایف ایس وی آئی)



Source: PSX and SBP

اجناس کی قیمتوں کا اشاریہ اتار چڑھاؤ کا منظر پیش کر رہا ہے (دیکھیے چارٹ 2)، جس کی نشاندہی مارکیٹ کے شرکانے تازہ ترین نظامی خطرے کے سروے میں مالی نظام کو درپیش سب سے بڑے خطرات میں کی ہے (دیکھیے باکس 1)۔ مزید برآں، آئی ایم ایف نے عالمی معیشت کی نمایاں سست روی کا تخمینہ 2022ء میں 3.6 فیصد لگایا ہے جبکہ 2021ء میں یہ 6.1 فیصد تھا۔ یہ عوامل ملک کے بیرونی کھاتے کی حرکیات پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ تیل کی قیمتوں میں مزید اضافہ سی اے ڈی کو بڑھا سکتا ہے جس کے مالی منڈیوں اور حقیقی معیشت پر منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ دوسری طرف، مثال کے طور پر، فیڈرل ریزرو کی طرف سے مسلسل سختی، بیرونی فنڈنگ کی لاگت کو بڑھا سکتی ہے اور مبادلہ شرح پر دباؤ میں اضافہ کر سکتی ہے، جس سے غیر ملکی تجارت اور جزدانی سرمایہ کاری متاثر ہو سکتی ہے۔

داخلی محاذ پر بیرونی شعبے کے استحکام کا تحفظ، آئی ایم ایف پروگرام کے تحت طے شدہ اصلاحات بشمول مالی نظم و ضبط اور سیاسی استحکام مالی منڈیوں پر اعتماد برقرار رکھنے، مالی نظام کے استحکام کو برقرار رکھنے اور میکرو معیشت کو ابھرتے ہوئے خطرات سے نمٹنے میں اہم کردار ادا کریں گے۔

زری پالیسی کو سخت کرنے سے بینکاری کے شعبے پر مختلف اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ عام طور پر اس طرح کا اضافہ انتہائی لیوراجیہ قرض گيروں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کو متاثر کرتا ہے۔ تاہم توقع ہے کہ کارپوریٹ شعبے کی قرضوں کی ادائیگی کی صلاحیت میں بہتری، قرض ریلیف اسکیم کے تحت ری شیڈول / آری اسٹرکچرڈ قرضوں پر مناسب وصولی اور خام مال کی بلند قیمتوں کی وجہ سے بینک کے قرض کی مسلسل طلب کی وجہ سے بینکوں کے قرضوں کے جزدان میں نادرہنگی کی شرحیں برقرار رہیں گی۔

شرح میں اضافہ اور عام مہنگائی کی سطح دونوں کی وجہ سے بینکوں کے صارفین کے جزدان کو بھی کچھ دباؤ کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ تاہم، ملکی شعبے کی پست سطح کے لیوراج، اس ذیلی

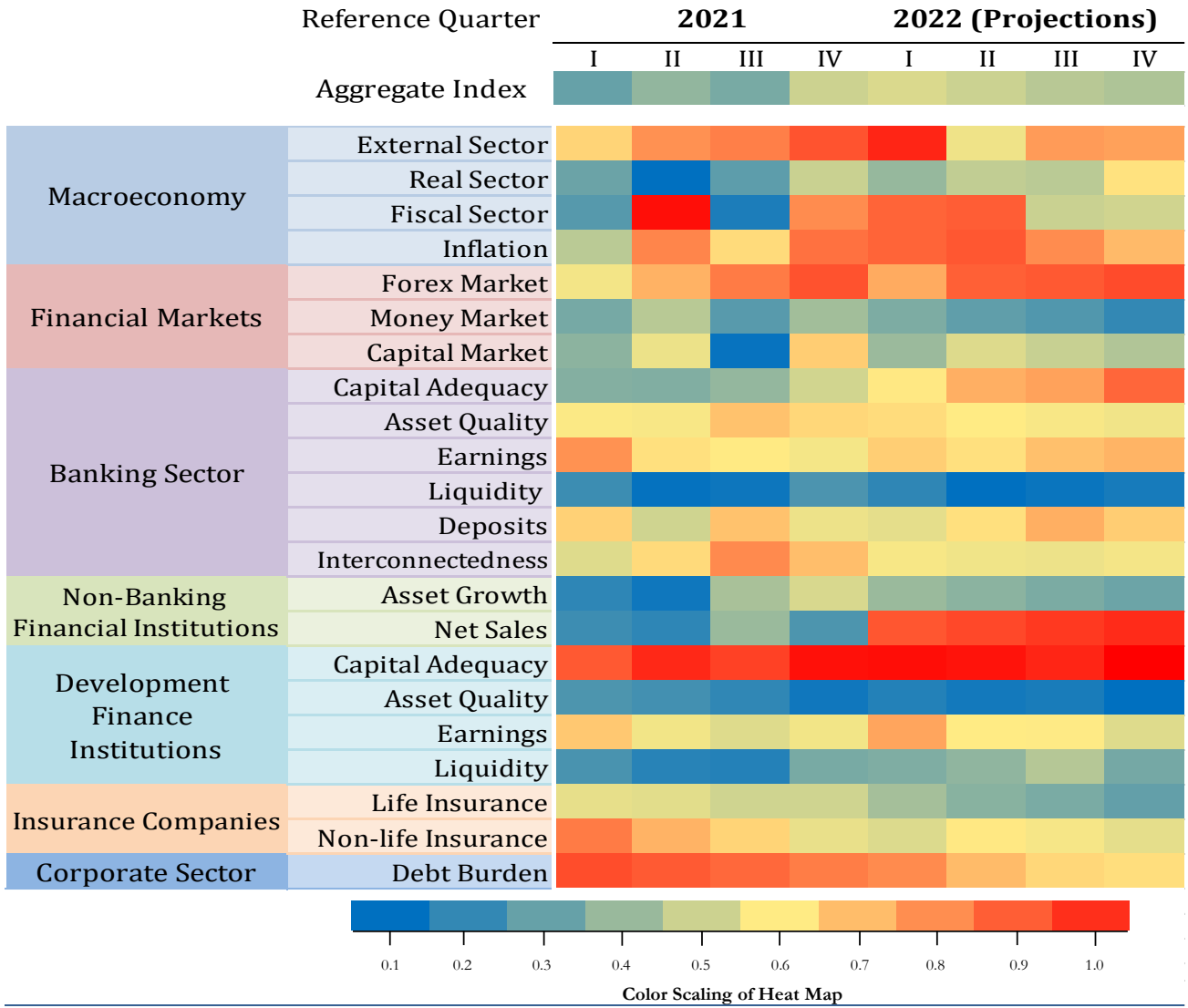
زیر جائزہ سال کے دوران متعدد مزید اقدامات کیے۔ مثال کے طور پر اس نے نئے ڈیجیٹل مالی اقدامات جیسے ڈیجیٹل بینکوں کی منظوری کو سائبر کے لیے مستعدی (cyber readiness) کے ساتھ منسلک کیا ہے۔ (دیکھیے باب 8 اور باکس 8.1)

روایتی معاشی اور مالی خطرات کے علاوہ، آب و ہوا کی تبدیلی معیشت کو درپیش ایک اہم خارجی خطرے کا عنصر ہے۔ ایک منفرد جغرافیائی محل > وقوع کی وجہ سے، پاکستان ان ممالک میں شامل ہے جو موسمیاتی تبدیلی اور شدید موسمی حالات کے اثرات کے لیے انتہائی حساس ہیں۔ ان تبدیلیوں کے مالی استحکام کے ساتھ ساتھ ملک کی معاشی اور سماجی فلاح و بہبود پر سنگین اثرات مرتب ہوں گے۔ اس مقصد کے لیے اسٹیٹ بینک و قفا فونٹا اپنی میکرو اسٹریٹجی ٹیننگ مشق کے ایک حصے کے طور پر انتہائی موسمی حالات کے باعث پیدا ہونے والے آب و ہوا سے متعلق خطرات کا تجزیہ کرتا ہے۔ مزید برآں اسٹیٹ بینک ان خطرات کو کم کرنے کے لیے اقدامات کر رہا ہے۔ مثال کے طور پر، بینکوں کو سبز بینکاری رہنما خطوط کو موثر طریقے سے نافذ کرنے میں سہولت فراہم کرنے کے لیے، اسٹیٹ بینک ماحولیاتی اور سماجی خطرے کے انتظام (ای ایس آر ایم) پر عمل درآمد کا مینوسٹ تیار کر رہا ہے۔ (دیکھیے باب 4 اور باکس 4.1)

2021ء کے دوران غیر مالی کارپوریٹ شعبے میں نمایاں بہتری دکھائی دی۔ ان شعبوں میں گاڑیاں، ٹیکسٹائل اور پیٹریولیم کے شعبوں کی فروخت میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا۔ 100 اہم فہرستی فرموں کے نمونے میں ان کے منافع، سیالیت، کاروباری کارکردگی اور نفع آوری کے اظہاروں میں بہتری دیکھی گئی۔ خاص طور پر بعد از ٹیکس منافع میں 46.5 فیصد اضافہ ہوا۔ نتیجتاً قرضوں کی ادائیگی کی صلاحیت میں بھرپور بہتری دیکھی گئی۔ مزید برآں، 2021ء کے دوران بینکاری شعبے کے سرفہرست 30 قرض گیر گروپوں کی مالی حیثیت اور کارکردگی میں بھی بہتری آئی ہے (دیکھیے باب 7 اور باکس 7.1)۔

مالی استحکام کا مربوط میٹرکس 2021ء کے آخر میں مالی شعبے کے استحکام کے لیے خطرات میں کچھ اضافے کی نشاندہی کرتا ہے، جس کی بنیادی وجہ بیرونی کھاتوں کے دباؤ اور مہنگائی میں اضافہ ہے (چارٹ 1 اے اور 1 بی)۔ اس کے مطابق اسٹیٹ بینک نے سی اے ڈی کو کم کرنے اور مہنگائی کو قابو میں رکھنے کے لیے زری سختی، سی آر آر میں اضافے اور کٹے محتاطیہ پالیسی ٹولز میں ردوبدل جیسے ضروری اقدامات پر فعال طور پر عمل درآمد کیا۔

مستقبل میں، مالی استحکام کی صورت حال کا انحصار خاصی حد تک عالمی اجناس کی قیمتوں (خاص طور پر تیل کی قیمتوں) کی راہ، مشرقی یورپ میں جغرافیائی سیاسی دباؤ، بدلتے ہوئے ملکی سیاسی منظر نامے اور ترقی یافتہ معیشتوں میں مالی پالیسی کے موقف کے تناظر میں ابھرتی ہوئی کٹے معاشی حرکیات پر ہے۔



Source: State Bank of Pakistan

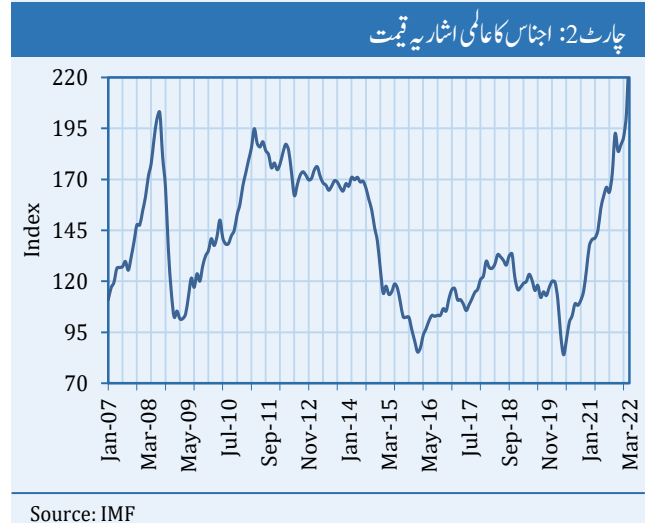
آئی ایف آر ایس-9 کے نفاذ کے نتیجے میں ممکنہ نقصانات کے سلسلے میں تمویں کے اخراجات میں معمولی اضافہ ہو سکتا ہے۔ تاہم، یہ دیکھا گیا ہے کہ بالعموم بینکاری کی صنعت نے پہلے ہی گزشتہ کچھ برسوں میں عمومی شرائط کی سطح کو بڑھا دیا ہے۔

مالی استحکام کی متوقع راہ کے گرد خاصی غیر یقینی صورت حال کے پیش نظر، اسٹیٹ بینک باقاعدگی سے منظر نامے کا تجزیہ (میکرو اسٹریٹجی ٹیسٹنگ) کرتا ہے تاکہ بینکوں کے خطرہ قرض اور اپنی پالیسی مداخلتوں کا نفاذ کرنے کے لیے ملکی اور عالمی دباؤ کے متعدد عوامل کے خلاف ادائیگی قرض کی صلاحیت کا ممکنہ منظر نامہ تیار کیا جاسکے۔ منظر نامے کے تجزیے کے تازہ ترین نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ بینکاری شعبے میں شدید لیکن قابل قبول کلی مالی دھچکوں کا مقابلہ کرنے کے لیے کافی پک موجود ہے، کیونکہ اس کے سرمائے کی مناسبت کا تناسب وسط مدت میں ادائیگی قرض کی صلاحیت کے ملکی اور عالمی نشانوں

شعبے میں بینکوں کی سرمایہ کاری، اور ریٹیل ایکسپوزر کے لیے بینکوں نے برسوں سے تیار کردہ انتظام خطر کی صلاحیتوں اور صارفین کے جزدان پر عمومی شرائط کی تیاری کی محتاطیہ ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے، یہ توقع کی جاتی ہے کہ بینکوں کو اثاثوں کے معیار اور آمدنی پر کسی خاص دباؤ کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ شرح سود میں حالیہ اضافے سے آمدنی والے اثاثوں میں اضافے پر بینکوں کے مارجن میں بہتری آئے گی۔ اس کے علاوہ، حکومت کی مالی ضروریات سرکاری تمسکات میں بینکوں کی سرمایہ کاری کی سطح کو بلند سطح پر رکھ سکتی ہیں۔ تاہم، امکان ہے کہ ڈپازٹس کو متحرک کرے اور مناسب سیالیت پیدا کرنے سے بینکوں کے لیے سرکاری اور نجی شعبے سے بینک کریڈٹ کی بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنا ایک اہم چیلنج رہے گا۔

اسٹیٹ بینک نے مالی استحکام کے لیے ابھرتے ہوئے خطرات کی فعال نگرانی اور ان سے نمٹنے کے لیے ایک جامع خُرد اور کُلّی محتاطیہ پالیسی فریم ورک تیار کیا ہے۔ اس فریم ورک کا مسلسل جائزہ لیا جا رہا ہے اور ابھرتے ہوئے بین الاقوامی بہترین طریقوں اور ملکی منڈی کی حرکیات کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کے لیے اپ ڈیٹ کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں رواں سال کے دوران متعدد اقدامات کیے گئے جن میں سیالیت کی ہنگامی معاونت کے فریم ورک کا قیام، مبنی بہ خطر نگرانی کے فریم ورک کا نفاذ، اسٹیٹ بینک کے مالی استحکام کی ذمہ داری کو واضح طور پر باضابطہ بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک ایکٹ میں ترامیم اور بینکوں کے حل اور انتظام بحران کے حوالے سے کردار شامل ہیں۔ مزید برآں سیالیت کے بحران سے نمٹنے کے لیے ایک اہم ٹول یعنی لینڈر آف لاسٹ ریزورٹ سہولت (سیالیت کی ہنگامی معاونت) کو مزید مضبوط کیا گیا ہے۔ ماضی میں اسٹیٹ بینک نے نظام میں مسلسل مالی استحکام کو یقینی بنانے کے لیے مختلف پیچیدہ اور متحرک دباؤ والے منظر نامے کا سامنا کرتے ہوئے اپنے نگرانی اور انتظام بحران کے فریم ورک اور اس کے متعلقہ ٹولز کو موثر طریقے سے نافذ کیا ہے۔ ان صلاحیتوں، تجربے اور بہتر ٹول کٹ کے ساتھ اسٹیٹ بینک مالی نظام کی پلک کو درپیش مستقبل قریب کے چیلنجوں سے نمٹنے اور اقتصادی سرگرمیوں میں سہولت فراہم کرنے کے لیے تیار ہے۔

دونوں کے مقابلے میں نمایاں طور پر زیادہ ہے۔ اطمینان بخش بات یہ ہے کہ ملکی نظام کے لحاظ سے اہم بینک بالخصوص سرمائے کے مضبوط بفرز کا مظاہرہ کرتے ہیں اور بینکاری شعبہ بالعموم معاشی دباؤ کے دور میں بھی قرض گاری سے معیشت کی معاونت جاری رکھے گا (دیکھیے باب 4: منفی حالات میں بینکاری کے شعبے کی پلک)۔



بکس 1: اسٹیٹ بینک کا نظامیاتی خطرے کا سروے نویں لہر (جنوری 2022ء)

(وضاحت: یہ نتائج سروے کے جواب دہندگان کی رائے کو ظاہر کرتے ہیں، اسٹیٹ بینک کے نقطہ نظر کی عکاسی نہیں کرتے)

اسٹیٹ بینک نے اپنا ششماہی نظامیاتی خطرے کا سروے (SRS) جنوری 2022ء میں مکمل کیا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ مارکیٹ کے شرکاء سے خطرے کے حوالے سے تاثرات معلوم کیے جائیں اور مالی نظام کے استحکام پر ان کے اعتماد کو جانچا جاسکے۔ پچھلی لہروں کی طرح سروے کے بنیادی سوالات وہی رہے، تاہم کووڈ وبا کے استحکام کے بارے میں مضمرات پر شرکاء کے تاثرات جاننے کے لیے سروے کے سوالنامے کے ساتھ چھٹی لہر (جولائی 2020ء) کے بعد کچھ سوالات بھی شامل کیے گئے ہیں۔

وب سے ابھرنے والے خطرات کے علاوہ سروے میں حال اور (اگلے چھ ماہ کے دوران) مستقبل کے بارے میں خطرے کے پانچ وسیع زمروں پر شرکاء کے تاثرات معلوم کیے گئے یعنی عالمی، کئی معاشی، مالی منڈیاں، ادارہ جاتی اور عمومی۔ موجودہ لہر کے جواب دہندگان میں متنوع متعلقہ فریق شامل تھے۔⁶ موجودہ لہر میں 94 شرکاء نے حصہ لیا اور جوابات کی شرح 47 فیصد تھی۔

نتائج کا خلاصہ:

1- فی الوقت مجموعی طور پر جواب دہندگان ”مالی منڈیوں کے خطرات“ کے زمرے کو اہم ترین کا درجہ دیتے ہیں جس کے بعد ”ملکی کئی معاشی خطرات“ کا نمبر آتا ہے۔ یہ تاثرات اگلے چھ ماہ تک یہی رہے گا (چارٹ الف اور ب)۔ تاہم مالی منڈیوں کو خطرات کے تناظر میں شرح مبادلہ، شرح سود، اور توازن ادائیگی میں خرابی کے لحاظ سے اگلے چھ ماہ کے لیے خطرے کا تاثر کچھ معتدل رہا (چارٹ ج)۔

2- فی الوقت کلیدی خطرات کے لحاظ سے بلند ترین درجے کے خطرات ”اجناس کی قیمتوں میں تغیر“، ”شرح مبادلہ کا خطرہ“، اور ”توازن ادائیگی میں خرابی“ ہیں۔ اسی طرح، اگلے چھ ماہ میں کلیدی خطرات کے حوالے سے جواب دہندگان کی آرا جوں کی توں رہیں (چارٹ ج)۔

3- گذشتہ تین لہروں (ساتویں، آٹھویں اور نویں) کے موازنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملکی مہنگائی، شرح مبادلہ کے خطرے، توازن ادائیگی میں خرابی اور اجناس کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کے حوالے سے خطرے کا تاثر معمولی سا بڑھا ہے (چارٹ ہ)۔

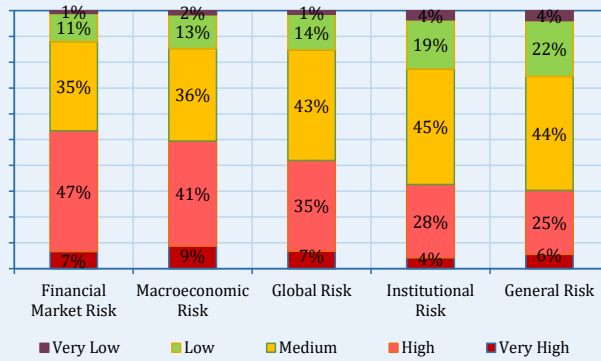
4- حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ مالی اور بینکاری نظام کے استحکام پر شرکاء کا اعتماد مستحکم رہے گا (چارٹ و)۔ جواب دہندگان نے عالمی و باکے تناظر میں اسٹیٹ بینک کی جانب سے معیشت کے لیے مجموعی پالیسی اقدامات کی اثر انگیزی پر اطمینان ظاہر کیا (چارٹ 1 اور 2)۔

5- سروے کی گذشتہ لہروں کی نسبت موجودہ لہر مالی صنعت پر کووڈ 19 کی وبا کے حوالے سے خطرے کا احساس بہتر ہونے کا اظہار کرتی ہے (چارٹ ز)۔

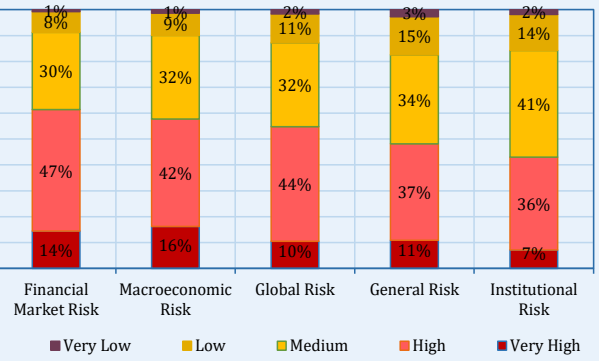
6- بحیثیت مجموعی، مالی استحکام پر کووڈ کی عالمی وبا کے اثرات کے بارے میں جواب دہندگان کی آرا گذشتہ لہر کے مقابلے میں فی الحال بڑی حد تک جوں کی توں رہیں۔ تاہم ان کی آرا میں وسط مدت سے طویل مدت کے درمیان معمولی سا بگاڑ آیا ہے جس کا سبب اوٹسکروٹ ویرینٹ کے حوالے سے پائی جانے والی غیر یقینی ہے جو کہ جون 2022ء میں اپنے جو بن پر تھا جب سروے کی 9 ویں لہر جاری تھی (چارٹ ح)۔ یہ اتفاق ہے کہ کووڈ 19 کا پھیلاؤ اور اثرات اگلے مہینوں کے دوران نمایاں طور پر کم ہو گئے اور این سی او سی نے متعلقہ پابندیاں بھی ہٹالیں۔

⁶ جواب دہندگان میں کمرشل بینکوں، بیمہ کمپنیوں، مبادلہ کمپنیوں، مائیکرو فنانس بینکوں، ترقیاتی مالی اداروں، مالی منڈی کے اہم اداروں کے ایگزیکٹوز، مالی صحافی، تعلیمی اداروں کے ارکان، ایس ای سی پی کے حکام اور تھنک ٹینکس شامل تھے۔

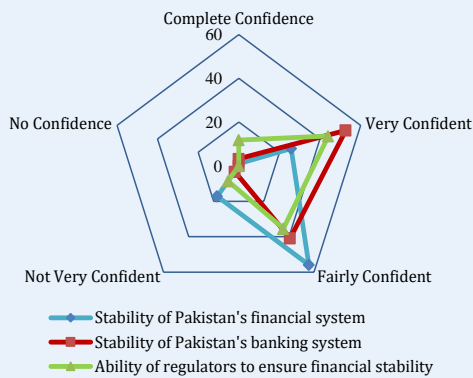
چارٹ ب: نظامیاتی خطرے کے اسباب کون سے ہیں - اگلے 6 ماہ کے احساسات



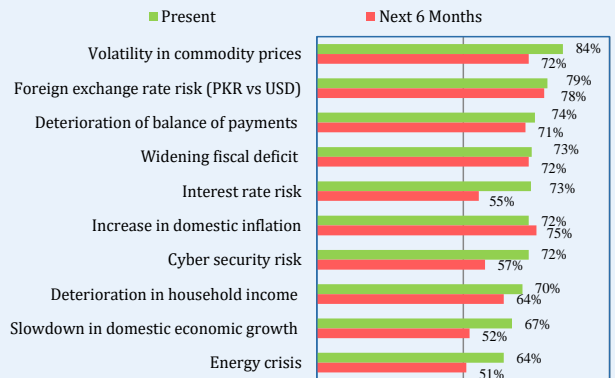
چارٹ الف: نظامیاتی خطرے کے اسباب کون سے ہیں - موجودہ احساسات



چارٹ د: مالی استحکام پر اعتماد کی صورت حال



چارٹ ج: بتائے گئے 10 سرفہرست خطرات



چارٹ ہ: اسٹیٹ بینک کے نظامیاتی خطرے کے سروے (ایس آر ایس) کے نتائج کا موازنہ (ساتویں، آٹھویں اور نویں لہر)

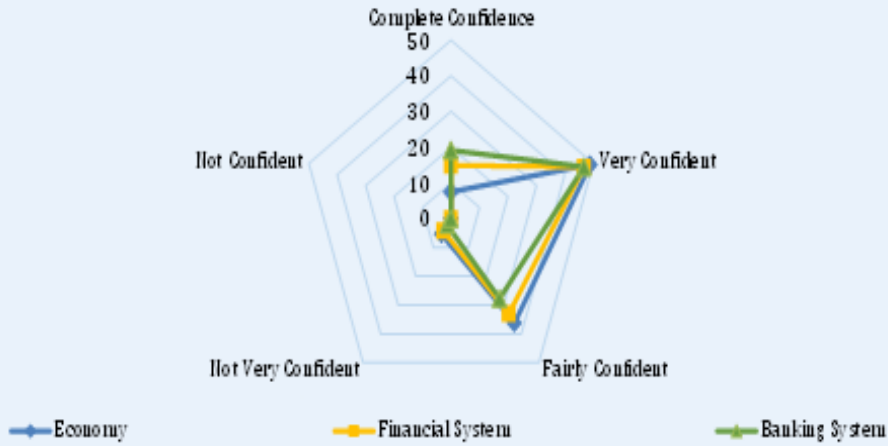
Risk Category	Risk Description	7th Wave (Jan-21)	8th Wave (Jul-21)	9th Wave (Jan-22)	7th Wave (Jan-21)	8th Wave (Jul-21)	9th Wave (Jan-22)
		Present (Average)	Present (Average)	Present (Average)	Present (Average)	Present (Average)	Present (Average)
Global Risks	Slowdown in global growth	2.42	2.73	2.52	2.63	2.67	2.55
	Sovereign default risk	3.03	3.12	2.99	2.89	2.96	2.89
	Lack of funding from abroad	2.61	2.76	2.49	2.54	2.56	2.53
Macroeconomic Risks	Volatility in commodity prices	2.25	2.18	1.89	2.72	2.83	2.65
	Slowdown in domestic growth	2.26	2.51	2.22	2.92	2.82	2.82
	Increase in domestic inflation	2.19	2.33	1.99	2.98	2.90	2.83
	Widening fiscal deficit	2.40	2.45	2.09	2.94	2.89	2.80
	Deterioration of BoP	2.58	2.48	2.11	3.11	3.34	3.11
	Sovereign rating downgrade	2.77	2.71	2.47	2.77	2.74	2.70
	Slowdown in corporate sector growth	2.53	2.74	2.63	2.18	2.25	2.13
	Slowdown in infrastructure development	2.88	2.79	2.75	2.84	2.82	2.79
	Deterioration in household savings	2.12	2.36	2.10	2.58	2.63	2.66
	Volatility in real estate prices	2.97	3.04	2.91	2.44	2.24	2.39
Financial Market Risks	Energy crisis	2.39	2.34	2.34	2.88	2.74	2.73
	Political uncertainty	2.43	2.71	2.49	2.71	2.93	2.79
	Foreign exchange rate risk	2.39	2.42	1.91	2.71	2.93	2.79
	Equity price risk	2.79	2.89	2.64	2.71	2.93	2.79
	Interest rate risk	2.62	2.72	2.18	2.71	2.93	2.79
Institutional Risks	Liquidity risk	2.79	2.75	2.62	2.71	2.93	2.79
	Regulatory risk	2.63	2.67	2.55	2.71	2.93	2.79
	Legal risk	2.89	2.96	2.89	2.71	2.93	2.79
	Asset quality deterioration	2.54	2.56	2.53	2.71	2.93	2.79
	Shortfall in capital requirement	2.72	2.83	2.65	2.71	2.93	2.79
	Access to funding (deposit mobilization & borrowings)	2.92	2.82	2.82	2.71	2.93	2.79
	Excessive private sector credit	2.98	2.90	2.83	2.71	2.93	2.79
General Risks	Concentration risk in PSC	2.94	2.89	2.80	2.71	2.93	2.79
	Concentration risk in mutual fund	3.11	3.34	3.11	2.71	2.93	2.79
	Operational risk	2.77	2.74	2.70	2.71	2.93	2.79
	Cyber security risk	2.18	2.25	2.13	2.71	2.93	2.79

Very High

Medium

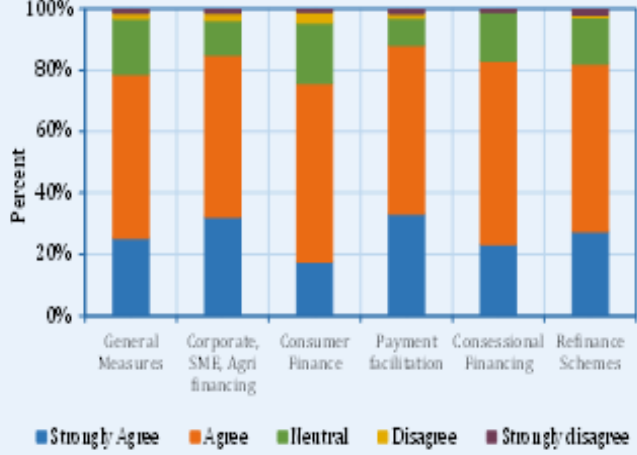
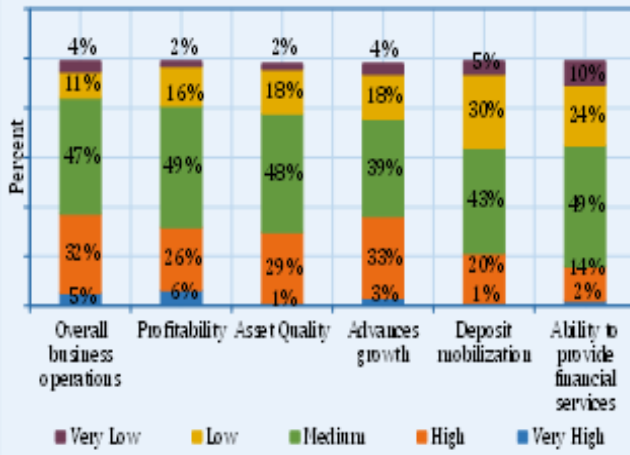
Very Low

پارٹ 1: کوویڈ-19 کے دلچسپے کے مضمرات کم کرنے کے لیے ایسٹ پیسنگ کے اقدامات پر ریسے 2020-21 میں مین کا سروے

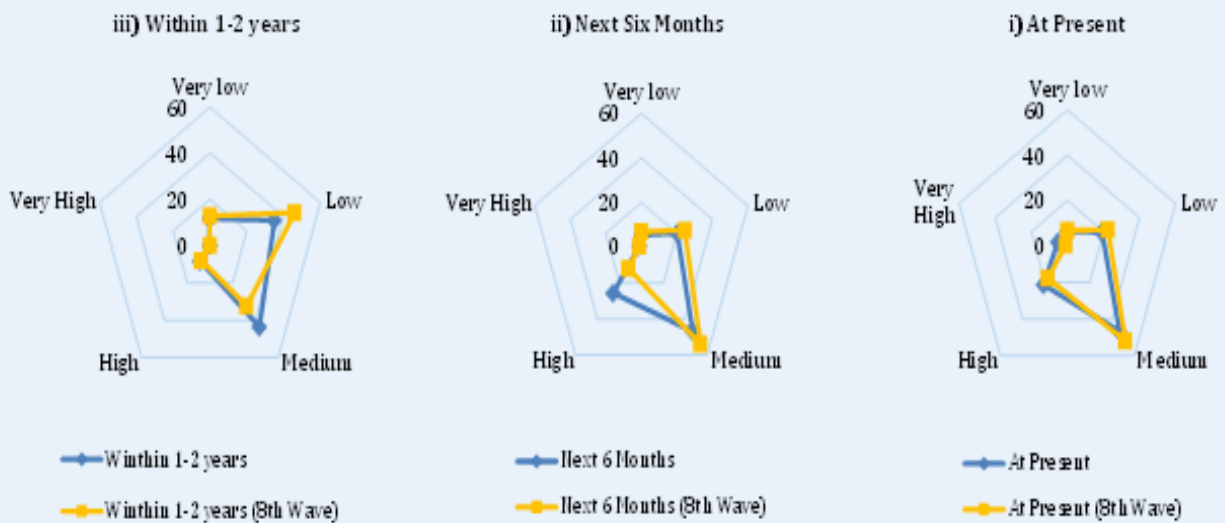


پارٹ 2: مالی صنعت کے اہم شعبوں پر کوویڈ-19 کے نکلے اثرات پر ریسے 2020-21 میں مین کا سروے

پارٹ 3: معیشت کے لیے ایسٹ پیسنگ کے اقدامات کی ڈرائنگ ریورس 2020-21 میں مین کا سروے



پارٹ 4: کوویڈ-19 کی عالمی وبا سے پاکستان کے مالی نظام کے استحکام کی پیمائش کے امکانات - ملٹی گرائس کی ڈرائنگ ریورس کے ساتھ موازنہ



باب 1: عالمی اور ملکی کئی مالی ماحول

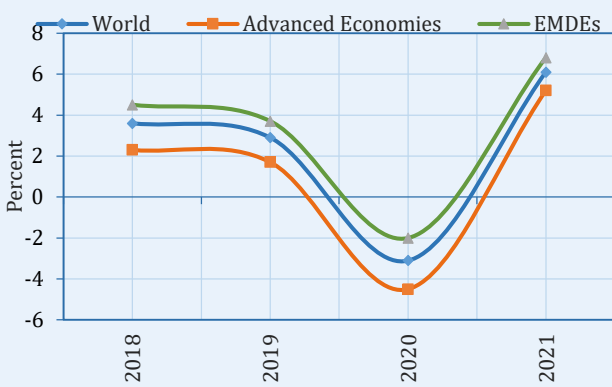
کووڈ 19 کی وجہ سے 2020ء کے دوران تاریخی نقصانات کا سامنا کرنے کے بعد عالمی معیشت میں تیز لیکن قدرے غیر یقینی بحالی ہوئی۔ معاون پالیسی اقدامات وبائی مرض کے منفی اثرات کو محدود کرنے میں بڑی حد تک موثر رہے اور ان سے 2021ء میں معاشی بحالی میں بھرپور مدد ملی۔ وبا کی بنا پر طلب رکھی ہوئی تھی اور رسدی زنجیر میں تعطل پڑ گیا تھا، چنانچہ ان دونوں رکاوٹوں کے دور ہونے سے، ایشیا کی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ ہوا، کچھ اجناس کی قیمتیں وبا سے پہلے کی سطح سے بھی تجاوز کر گئیں۔ یہ بات ترقی یافتہ اور ابھرتی ہوئی دونوں معیشتوں میں مہنگائی کے دباؤ سے ظاہر ہوتی ہے۔ عالمی سطح پر، مالیاتی اور زری پالیسی مدد جو 2020ء میں متعارف کرائی گئی تھی، 2021ء کے دوران بھی جاری رہی، اگرچہ زہر جائزہ عرصے کے دوران کچھ یکجائی، خاص طور پر مالیاتی اقدامات میں دیکھی گئی۔ تاہم، ترقی یافتہ اور ابھرتی ہوئی منڈیوں میں مالیاتی تعاون کے تناظر میں سرکاری قرضوں کی پہلے سے بلند سطح مزید نئی بلندیوں پر پہنچ گئی۔ مہنگائی کے مسلسل دباؤ، محدود مالیاتی گنجائش اور جغرافیائی و سیاسی حرکیات کی بنا پر زری پالیسی کا حال میں معمول پر آنا مزید ہنگامی اقدامات کے لیے چیلنجوں کا باعث بن سکتا ہے اور پالیسی کو کووڈ سے پہلے کی سطح پر جلد معمول پر لا سکتا ہے۔

پاکستان میں وبا کے دوران معیشت کو سہارا دینے کے لیے بروقت اور موثر پالیسی اقدامات سے ملکی معیشت میں مضبوط بحالی ممکن ہوئی جو مالی سال 21ء کے دوران جی ڈی پی میں 5.7 فیصد نمو سے ظاہر ہے۔ عام طور پر ایشیا سازی اور خاص طور پر بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کو کم شرح سود کے ماحول، ری فنانس اسکیموں کی موجودگی اور حکومت کی طرف سے اقتصادی پیکج کے باعث نجی شعبے کے قرضے کی مضبوط نمو سے فائدہ ہوا۔ مالیاتی استحکام نے کووڈ سے متعلقہ اخراجات اور قرض واپسی میں اضافے کے باوجود بجٹ خسارے میں جی ڈی پی کا تناسب گھٹانے میں مدد دی۔ بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت اور نفع یابی مستحکم رہی۔ تاہم، مہنگائی غیر مستحکم اور بلند رہی، جس کی بنیادی وجہ رسدی پہلو کے عوامل تھے۔ کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ 2021ء کی دوسری ششماہی میں بڑھا جس کا اظہار شرح مبادلہ اور زر مبادلہ کے ذخائر پر دباؤ سے بھی ہوا۔ بیرونی کہاتوں کے دباؤ اور بڑھتی ہوئی مہنگائی کے جواب میں اسٹیٹ بینک نے مختلف زری اور کئی معاشی پالیسی اقدامات کیے۔ آگے چل کر سیاسی استحکام کی صورت حال اور اجناس کی عالمی قیمتیں مستقبل قریب میں ملکی معاشی کارکردگی متعین کرنے کے کلیدی عناصر ہوں گے۔

عالمی پیش رفت

عالمی اقتصادی بحالی کو 2021ء کے دوران جن چیزوں سے مدد ملی ان میں نئی ویکسین کی تیاری / بڑے پیمانے پر ویکسینیشن، پالیسی تعاون کا تسلسل اور تجارتی حجم میں مسلسل اضافہ شامل ہے جبکہ عالمی طلب بھی بڑھی (چارٹ 1.1)۔

چارٹ 1.1: عالمی اقتصادی نمو کی شرحیں



Source: IMF

سال بھر وبا کی مختلف لہریں آنے کے باوجود 2021ء میں عالمی معیشت بحالی کی راہ پر مضبوطی سے گامزن رہی۔ صرف اور سرمایہ کاری میں بحالی کے ساتھ ساتھ اقتصادی سرگرمیوں میں نمایاں اضافہ ہوا۔ آئی ایم ایف نے 2021ء کے لیے تازہ ترین تخمینوں میں عالمی نمو 6.1 فیصد رکھی ہے جبکہ 2020ء میں 3.1 فیصد سکڑاؤ آیا تھا (جدول 1.1)۔

تاہم، چند عوامل عالمی معیشت کی بحالی کے لیے خدشات پیدا کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر کووڈ-19 کی نئی اقسام جیسے ڈیلٹا اور اومیکرون نے کئی ممالک میں ترقی کے امکانات کو متاثر کیا، رسد کی عالمی زنجیر میں رکاوٹوں نے ایشیا سازی کو منفی طور پر متاثر کیا، اور اجناس کی قیمتیں بڑھنے اور اجرت میں اضافے نے پیداواری لاگت میں اضافہ کیا۔ مجموعی طور پر، عالمی ترقی کے لیے خطرات 2020ء کے مقابلے میں منفی پہلو پر رہے۔

--- عالمی طلب کی مستحکم بحالی سے معاشی بحالی کو سہارا ملا ---

جدول 1.1: عالمی معیشت: بی ڈی پی کی حقیقی نمو (فیصد)

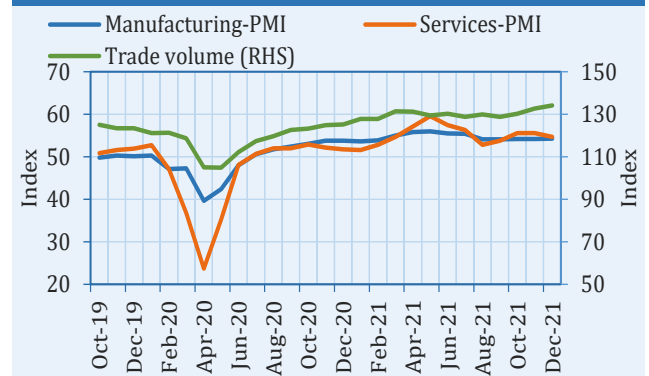
2023ء	2022ء	2021ء	2020ء	2019ء	
3.6	3.6	6.1	(3.1)	2.9	دنیا
2.4	3.3	5.2	(4.5)	1.7	ترقی یافتہ ممالک
4.4	3.8	6.8	(2.0)	3.7	ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتیں
5.6	5.4	7.3	(0.8)	5.3	ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتیں-ایشیا
2.3	3.7	5.7	(3.4)	2.3	امریکہ
2.3	2.8	5.3	(6.4)	1.6	یورپ کا علاقہ
1.2	3.7	7.4	(9.3)	1.7	برطانیہ
2.3	2.4	1.6	(4.5)	(0.2)	جاپان
5.1	4.4	8.1	2.2	6.0	چین
3.3	2.7	11.0	1.8	0.9	ترکی
6.9	8.2	8.9	(6.6)	3.7	بھارت
(2.3)	(8.5)	4.7	(2.7)	2.2	روس
3.6	7.6	3.2	(4.1)	0.3	سعودی عرب
3.8	4.2	2.3	(6.1)	3.4	عرب امارات
4.2	4.0	5.7	(1.0)	3.1	پاکستان

* پیش گوئی

ماخذ: آئی ایم ایف کی عالمی اقتصادی جائزے کی رپورٹ، اپریل 2022ء

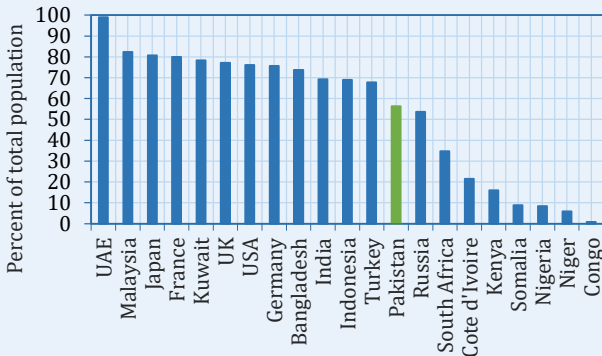
کو وڈ 19 کی وجہ سے 2020ء میں جو کساد بازاری آئی تھی عالمی طلب تیزی سے اس سے نکلی ہے۔ 2020ء کی وبا کے دوران کیے جانے والے معاون پالیسی اقدامات کے اثرات نے 2021ء کے دوران ایشیا اور خدمات کی عالمی طلب بحال کرنے میں اہم کردار ادا کیا جبکہ کاروباری اداروں اور لوگوں کی نقل و حرکت پر پابندیاں نرم ہونے کے بعد رکی ہوئی طلب (pent-up demand) کی بنا پر اور اضافی بچت کے اثرات سے (خاص طور پر ترقی یافتہ معیشتوں میں) بڑی معیشتوں میں اقتصادی سرگرمیوں میں مضبوط بحالی آئی۔ دوران سال عالمی تجارت مستحکم کارکردگی کے ساتھ بہتر ہوئی، جیسا کہ دسمبر 2021ء میں ایشیا اور خدمات کی تجارت کے اب تک کے سب سے زیادہ حجم سے ظاہر ہوتا ہے (چارٹ 1.2)۔

چارٹ 1.2: بلند تعدد کے عالمی اقتصادی اظہاریے



Note: PMI= Purchasing Managers Index
Source: Bloomberg and CPB Netherlands Bureau of Economic Policy Analysis

چارٹ 1.3: ویکسین یافتہ آبادی کا تناسب



Source: Our World in Data

--- بعض ترقی پذیر ملکوں کی بحالی میں تشویش کا اہم سبب ویکسین ملنے میں عدم مساوات ہے ---

ویکسین تک رسائی ترقی یافتہ معیشتوں اور ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں میں یکساں نہیں ہے چنانچہ اس عدم مساوات نے کم آمدن ممالک میں معاشی سرگرمیوں کو زیادہ شدت سے روک کر ان کی اقتصادی بحالی کو سست کیا۔⁷ ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں میں ویکسین تک رسائی کے علاوہ 2021ء میں وائرس کے نئی شکلوں میں دوبارہ آنے سے مشکلات مزید بڑھ گئیں (چارٹ 1.3)⁸۔

خلیج کے ملکوں میں معاشی بحالی نسبتاً بہتر رہی ---
تفویہی سال 2021ء کے دوران مشرق وسطیٰ اور شمالی افریقہ کے خطے میں خلیج تعاون کونسل (جی سی سی) کے ملکوں میں معاشی بحالی خاص طور پر نمایاں رہی ہے۔⁹ جی سی سی ممالک میں معاشی ترقی کی مضبوط بحالی کو جن چیزوں نے مدد دی ان میں عالمی طلب میں بحالی، تیل کی قیمتوں میں اضافہ،¹⁰ ویکسین نیشن کی بلند شرح اور سفری پابندیوں میں نرمی

⁷ ورلڈ ایکٹو ایکسٹنڈنگ - اکتوبر 2021ء

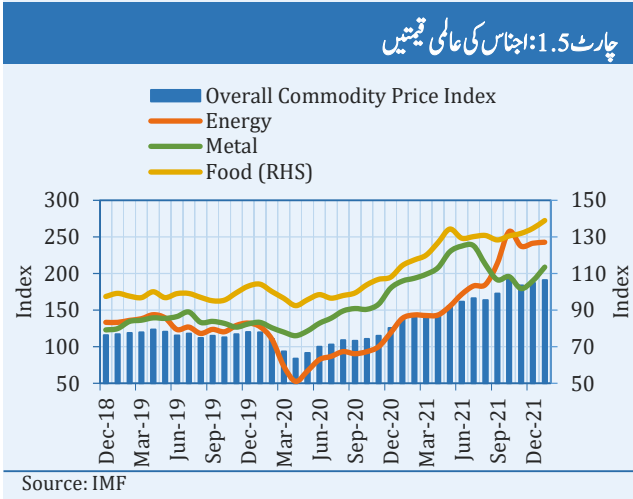
⁸ 2021ء کی پوٹنٹی سہ ماہی تک کم آمدن ملکوں میں صورت حال یہ تھی کہ 96 فیصد آبادی کو ویکسین نہیں لگی تھی جبکہ ترقی یافتہ ملکوں میں مکمل طور پر ویکسین شدہ آبادی 60 فیصد تھی۔

⁹ مشرق وسطیٰ، شمالی افریقہ، افغانستان اور پاکستان

¹⁰ خام تیل کی سالانہ اوسط قیمت 2020ء کے مقابلے میں 2021ء میں 66.2 فیصد بلند رہی۔

طلب میں اضافے اور سپلائی چین میں رکاوٹوں سے اجناس کی قیمتیں بڑھ گئیں ---

درحقیقت، اجناس کی عالمی قیمتوں میں پہلے ہی بڑھے کارجمان تھا، یہ سلسلہ جون 20ء میں معیشتوں کے دوبارہ کھلنے کے نتیجے میں شروع ہوا تھا اور سپلائی چین کے عالمی مسائل بھی اسی درمیان سامنے آئے تھے۔ چنانچہ ان رکاوٹوں کے مزید پھیلنے کی وجہ سے 2021ء میں یہ رجحان مزید تیز ہو گیا (چارٹ 1.5)۔



غذائی ایشیا کی قیمتیں بڑھانے کے معاملے میں طلب و رسد میں شدید خلل کے علاوہ موسمی حالات نے بھی اہم کردار ادا کیا۔ مثال کے طور پر تاز قستان اور روس میں خراب موسم کی وجہ سے گندم کی قیمتوں میں 2021ء کے دوران اضافے کارجمان جاری رہا۔¹² اس کے علاوہ دیگر ایشیائی خوردنوش جیسے مکئی، سویا بین، پام آئل اور چینی کی قیمتوں میں بھی پورے 2021ء کے دوران اضافہ ہوتا رہا۔

بیشتر معیشتوں میں زری پالیسی موقف عام طور پر نرم رہا۔ ---

تاہم، قیمتوں کے دباؤ کے باوجود مرکزی بینکوں نے عام طور پر محتاط نقطہ نظر اپنایا اور معاشی بحالی کے لیے تعاون جاری رکھنے کی غرض سے 2021ء میں پالیسی ریٹ کو برقرار رکھا۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ ابتدائی طور پر سرکردہ مرکزی بینکوں نے اجناس کی قیمتوں میں اضافے کو عارضی نوعیت کا سمجھا۔

ماسوائے برطانیہ کے، دیگر بڑے ترقی یافتہ ملکوں کے مرکزی بینکوں نے 2021ء کے دوران پالیسی موقف میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔¹³ فیڈرل ریزرو نے اپنی شرح کو 0.125

خصوصاً اہم ہیں۔ سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات جیسی تیل پر مبنی معیشتوں میں بحالی پاکستان جیسے ملکوں کے لیے نعمت ثابت ہوئی جن کی لیبر فورس ان ممالک میں کام کرتی ہے، اور ان کے جاری کھاتوں کو ترسیلات زر سے اہم مدد ملتی ہے (جدول 1.2)۔¹¹

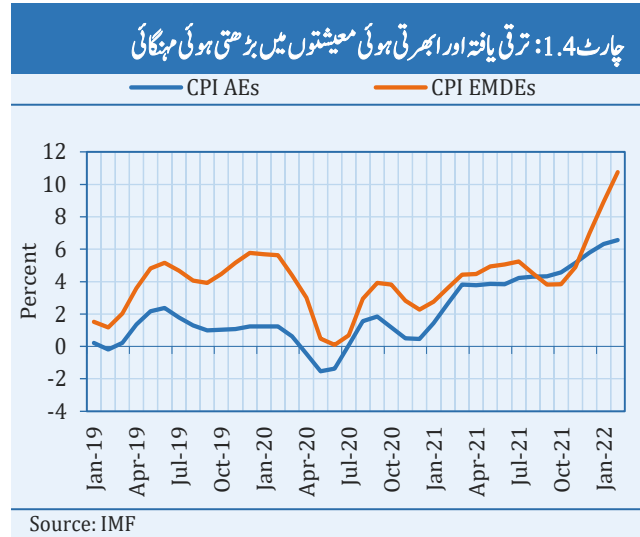
جدول 1.2: فلج تعاون کونسل (جی سی سی) کی میکرڈ آئٹم کارکردگی

	2021*	2020	2019	2018
حقیقی جی ڈی پی (سالانہ شرح نمو)	2.5	(4.8)	1.0	2.0
جاری کھاتے کا توازن (فیصد جی ڈی پی)	6.0	(0.4)	5.8	8.6
مالیاتی توازن (فیصد جی ڈی پی)	(1.8)	(8.8)	(1.5)	(1.5)
تیل کے نرخ (امریکی ڈالر فی بیرل)**	69.1	41.6	61.5	68.5
مہنگائی (سالانہ اوسط، فیصد)	2.8	1.2	(1.5)	2.2

* آئی ایم ایف کی پیش گوئی
** برطانوی ریٹ، دبی فلج اور مغربی نیکیس اسٹریٹجی ٹیل کی خام تیل کی قیمتوں کا اوسط
ماخذ: علاقائی اقتصادیات پر آئی ایم ایف کا جائزہ، مشرق وسطیٰ اور وسط ایشیا، اکتوبر 2021ء اور عالمی بینک

ترقی یافتہ اور ابھرتے ہوئے ملکوں میں صارفین کے لیے قیمتوں میں اضافہ ہوا۔ ---

عالمی معیشت کی مضبوط بحالی اور اس کے نتیجے میں اجناس عالمی قیمتوں میں اضافے سے 2021ء کے دوران دنیا بھر میں مہنگائی کا دباؤ بڑھا جبکہ 2020ء میں یہ کم سطح پر دیکھا گیا تھا۔ تاہم، سال کے آخری حصے میں یہ اضافہ نسبتاً تیز تھا (چارٹ 1.4)، کیونکہ ایک طرف سپلائی چین میں خلل پڑ رہا تھا اور دوسری طرف مجموعی عالمی طلب میں اضافہ اور خام مال کی کمی تھی جس نے اجناس کی عالمی قیمتوں پر زیادہ بوجھ ڈالنا شروع کر دیا۔

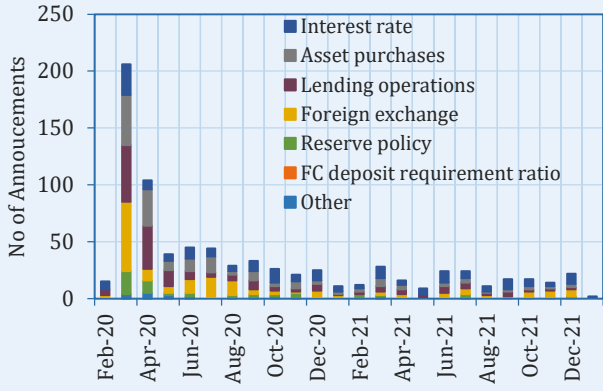


¹³ دسمبر 2021ء میں بینک آف انگلینڈ نے اپنا بینک ریٹ 0.15 فیصدی درجے بڑھا کر 0.25 فیصد کر دیا۔

¹¹ ورلڈ آئیٹم آؤٹ لک - مشرق وسطیٰ اور وسط ایشیا - اکتوبر 2021ء

¹² پاکس 3.1: اجناس کی عالمی قیمتوں میں چیزوں سے اضافے کے محرکات: اجناس کی قلت اور رسد کی رکاوٹیں۔ پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 22ء۔

چارٹ 1.6: عالمی وبا پر زری پالیسی کا جوہی اقدام

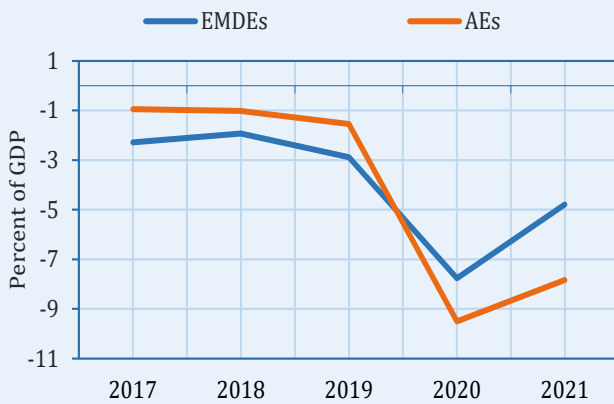


Source: Bank for International Settlements (BIS)

تھی (چارٹ 1.8)۔ سرکاری قرضوں کی مستحکم بلند سطح خاص طور پر ابھرتی ہوئی معیشتوں اور ترقی پذیر ملکوں کے لیے باعث تشویش ہے، جس سے مالی گنجائش محدود ہو گئی ہے۔

مزید برآں ترقی یافتہ ملکوں میں مہنگائی کے مستقل دباؤ سے نمٹنے اور اثاثوں کی قیمتوں کے پھیلاؤ سے بچنے کے لیے زری پالیسی متوقع طور پر معمول پر لائی جائے گی جس کے پیش نظر ابھرتی ہوئی معیشتوں اور ترقی پذیر ملکوں کے لیے بیرونی قرضوں کی ادائیگی کے اخراجات بڑھ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اجناس کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتیں ابھرتی ہوئی معیشتوں اور ترقی پذیر ملکوں کے لیے چیلنجوں میں اضافہ کر سکتی ہیں۔

چارٹ 1.7: ابھرتی ہوئی معیشتوں اور ترقی یافتہ ملکوں میں بنیادی توازن



Source: IMF-Haver Analytics

فیصد پر برقرار رکھا، جسے آخری بار مارچ 2020ء میں تبدیل کیا گیا تھا۔ اسی طرح یورپی مرکزی بینک (ای سی بی) نے بھی نرم زری پالیسی جاری رکھی اور کلیدی شرحوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔¹⁴

دوسری طرف، ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں میں سے برازیل، روس اور جنوبی افریقہ کے مرکزی بینکوں کو مہنگائی کے ابھرتے ہوئے دباؤ کے مقابلے کے لیے کچھ سختی کرنی پڑی، جبکہ چین اور بھارت نے 2021ء کے دوران پالیسی ریٹ بڑی حد تک جوں کا توں رکھا۔

دراصل 2020ء میں آنے والی وبا پر دنیا بھر کے مرکزی بینکوں نے پالیسی رد عمل دیتے ہوئے بلند سطح کے غیر معمولی پن کا مظاہرہ کیا تھا۔ 2021ء کے دوران معاشی بحالی اور مہنگائی کے دباؤ میں اضافے کا منظر نامہ عمومی طور پر بہتر تھا چنانچہ مرکزی بینک کے پالیسی رد عمل کی بنیاد یہ تھی کہ اسے بتدریج معمول پر لایا جائے۔ اس کے علاوہ 2021ء کے آخر میں اومیکرون ویرینٹ سے ابھرتے ہوئے معاشی خدشات ایک بڑا چیلنج بن گئے (چارٹ 1.6)۔ 2022ء کے آغاز میں جب وبا کی شدت کم ہوئی تھی اور مہنگائی کا دباؤ گہرائی میں بیہوش ہو رہا تھا تو ترقی یافتہ معیشتوں کے مرکزی بینکوں نے پالیسی موقف واپس تبدیل کرنا شروع کیا اور اب وہ رفتہ رفتہ کلیدی شرحوں میں اضافہ کر رہے ہیں، جبکہ فیڈرل ریزرو نے 2022ء میں شرح سود میں مزید اضافے کا اشارہ دیا ہے۔¹⁵

تاہم مالیاتی موقف نے 2021ء میں کچھ سختی دکھائی۔۔۔

دنیا بھر کے مالیاتی حکام نے 2020ء کے دوران کووڈ 19 کے اثرات کو کم کرنے کے حوالے سے توسیعی زری پالیسی کے ساتھ ساتھ زبردست معاون پالیسیاں اختیار کیں تاہم، 2021ء میں ترقی یافتہ ملکوں اور ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں دونوں میں مالیاتی موقف کچھ سخت ہوا۔ ترقی یافتہ ملکوں نے، جن کے پاس نسبتاً زائد مالی گنجائش تھی، کسی حد تک اپنی مالیاتی مدد رفتہ رفتہ واپس لے لی، لیکن مؤخر الذکر ملکوں میں سختی نسبتاً تیز تھی کیونکہ ان کے پاس محدود مالیاتی گنجائش اور صلاحیت ہے (چارٹ 1.7)۔

2020ء کے دوران فراہم کردہ غیر معمولی پالیسی تعاون نے پہلے سے بلند سرکاری قرضوں کو نئی بلندیوں پر پہنچا دیا۔ 2021ء میں معاشی بحالی کے باوجود کووڈ 19 کی لہروں کے دوبارہ ابھرنے سے قرضوں کی بلند سطح برقرار رہی جو بصورت دیگر سکرپٹ سکتی

¹⁵ فیڈرل ریزرو نے مارچ 2022ء میں اپنا ریٹ 0.25 فیصد بڑھاتے ہوئے مزید اضافے کا زور دار اشارہ دیا چنانچہ ریٹ 2022ء کے آخر تک 1.9 فیصد ہو گیا۔

¹⁴ ای سی بی نے اپنے ڈپازٹ ریٹس 2019ء ہی کی سطح پر رکھے یعنی 0.5 فیصد۔

بڑی معیشتوں (امریکہ، برطانیہ جرمنی، اور فرانس) میں سرکاری بانڈز پر 10 سالہ یافتہ 2021ء کی پہلی ششماہی میں (بہتر نمو کے امکانات کی وجہ سے) اضافہ ریکارڈ کرنے کے بعد 2021ء کی تیسری سہ ماہی میں گرناتر شروع ہوئی جس کا سبب ڈیلٹا ویرینٹ کے بارے میں سرمایہ کاروں کے خدشات تھے۔ چوتھی سہ ماہی کے اوائل میں یافتہ دوبارہ بڑھنا شروع ہوئی لیکن کووڈ 19 کی نئی لہر (اومیکرون) کے ابھرنے سے کچھ اعتدال میں آیا۔ اگرچہ 10 سالہ بانڈز پر یافتہ میں 2021ء کے اختتام تک اضافہ ہوا لیکن ماسوائے فرانس کے، دیگر معیشتوں (امریکہ، برطانیہ اور جرمنی) کی یافتہ وبا سے پہلے کی سطح (جنوری 2021ء) (چارٹ 1.10) سے کم رہی۔

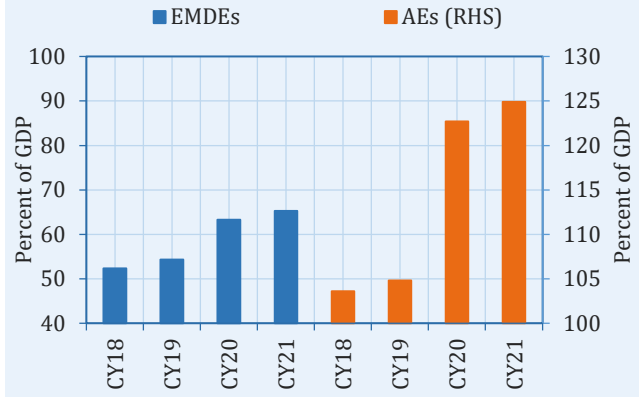
اگرچہ کووڈ-19 کی اومیکرون قسم کا خطرہ کم ہو چکا ہے، تاہم مستقبل میں عالمی نمو کے امکانات بڑی حد تک جن چیزوں پر منحصر ہیں ان میں اجناس کی بین الاقوامی قیمتیں اور مہنگائی کا دباؤ، سپلائی چین کی حرکیات، اور یوکرین اور روس کے درمیان جغرافیائی سیاسی تناؤ کی حرکیات شامل ہیں۔ یہ دونوں ممالک گندم، تیل اور گیس وغیرہ جیسی اہم اجناس کے بڑے سپلائرز ہیں۔ موجودہ کشیدگی یورپ اور ایشیا کے مختلف ممالک کو ایندھن کی فراہمی پر اثرات ڈال سکتی ہے اور عالمی بحالی کی رفتار پر منفی اثر پڑ سکتا ہے۔ مزید برآں، 2022ء کے آغاز پر اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے کا رجحان برقرار ہے اور اس میں کمی کے واضح امکانات نہیں ہیں۔ نتیجتاً، مستقبل میں مالی منڈیوں میں سرمایہ کاروں کے احساسات کے لیے اہم خدشات کا تعلق عالمی اقتصادی سرگرمیوں میں تبدیلیوں اور مہنگائی کے رجحانات سے ہوگا۔

مقامی تبدیلیاں

کووڈ 19 اور اس کے بعد بھی اتنے والی لہروں کی بنا پر مالی سال 2020ء میں تاریخ کی پست ترین نمو ہوئی۔

ملکی معیشت 2020ء اور 2021ء کے دوران کووڈ 19 کی متعدد لہروں سے متاثر ہوتی رہی۔ وبا کی روک تھام کے لیے لاک ڈاؤن اور دیگر اقدامات کی وجہ سے خدمات اور صنعتی

چارٹ 1.8: ترقی یافتہ ملکوں اور ابھرتی ہوئی معیشتوں میں مجموعی سرکاری قرضہ



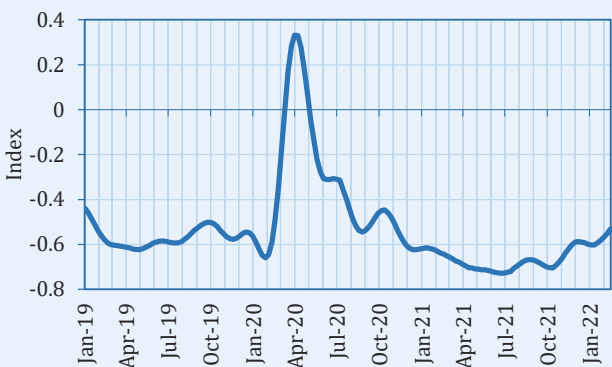
Source: IMF

2021ء کے دوران مالی منڈیاں نسبتاً پرسکون رہیں حالانکہ سال کے آخر میں سرمایہ کاروں کا اعتماد کم ہوا۔۔۔

مالی منڈیوں میں 2021ء کے بیشتر عرصے کے دوران جوش و خروش دیکھا گیا کیونکہ معیشتیں دوبارہ کھل گئی تھیں، پالیسی کی معاونت کے اقدامات ہوئے تھے اور دنیا بھر میں مختلف ویکسینوں کی آمد ہوئی تھی۔ تاہم کووڈ کی ڈیلٹا جیسی نئی اقسام کے ابھرنے پر اتار چڑھاؤ کے مختصر ادوار دیکھے گئے۔ مزید برآں، جیسے جیسے مہنگائی کا دباؤ زیادہ مستحکم ہوتا گیا، مارکیٹ کے شرکانے زری پالیسی موقف میں بتدریج معکوسیت کی توقع کی۔ نتیجتاً ترقی یافتہ ملکوں کی ایکویٹی مارکیٹوں میں 2021ء کے آخری حصے میں کچھ بہتری دیکھی گئی جبکہ ابھرتی ہوئی معیشتوں اور ترقی پذیر ملکوں میں 2021ء کے آغاز ہی سے ایکویٹی مارکیٹیں بتدریج گراؤ کا رجحان دیکھ رہی تھیں (چارٹ 1.9 الف)۔

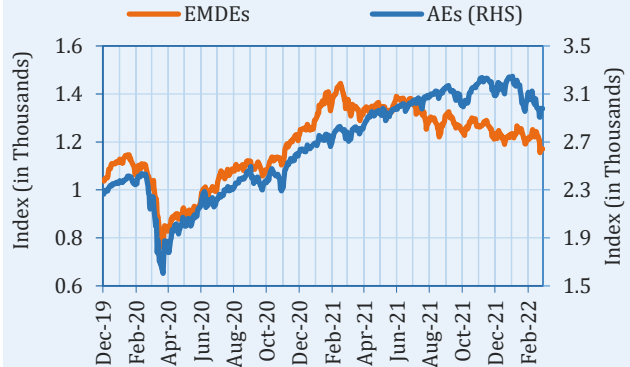
مالی حالات 2021ء کے بیشتر عرصے کے دوران سازگار رہے اور میکرو پیمانے کی پیش رفت کے مطابق رہے (چارٹ 1.9 ب)۔ تاہم مہنگائی کا دباؤ ابھرنے سے یہ توقعات پیدا ہوئیں کہ کلیدی شرح سود معکوس (reversal) ہو جائے گی۔

چارٹ 1.9 ب: مالی صورت حال کا اشاریہ



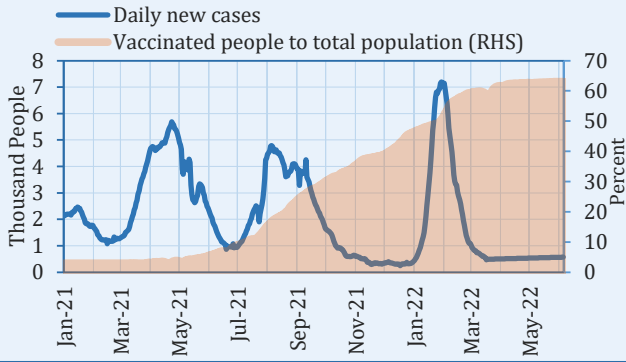
Source: US Federal Reserve

چارٹ 1.9 الف: ترقی یافتہ ملکوں اور ابھرتی ہوئی معیشتوں میں ایکویٹی کی قیمتیں



Source: Bloomberg

چارٹ 1.11: کووڈ-19 ویکسینیشن اور اموات



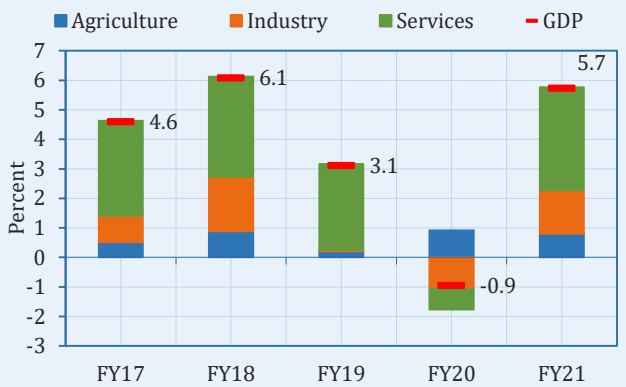
Source: Ministry of National Health Services and National Institute of Population Studies

بینک نے بینکوں کو قرضوں کی اصل رقم موخر کرنے اور قرضوں کی تنظیم نو کرنے کو کہا۔ اسٹیٹ بینک کے ریلیف اقدامات مجموعی طور پر جی ڈی پی کا تقریباً پانچ فیصد تھے۔

--- جس سے مالی سال 21ء میں معاشی سرگرمیوں میں زبردست بحالی آئی ---

بروقت اور بربد پالیسی اقدامات سے نہ صرف تیز رفتار گراؤ کو روکنے میں مدد ملی بلکہ ان سے مالی سال 21ء میں معاشی سرگرمیوں میں مضبوط بحالی آئی جبکہ جی ڈی پی کی شرح نمو میں 5.7 فیصد بحالی آئی۔ مزید برآں، مالی سال 19ء اور مالی سال 20ء کے مقابلے میں مالی سال 21ء کی نمو کے نتائج اس لحاظ سے قابل ذکر تھے کہ یہ وسیع البنیاد تھے اور تینوں شعبے بلحاظ تناسب ان میں شریک تھے (چارٹ 1.12، جدول 1.3)۔

چارٹ 1.12: جی ڈی پی کی نمو اور اس میں شعبوں کا حصہ



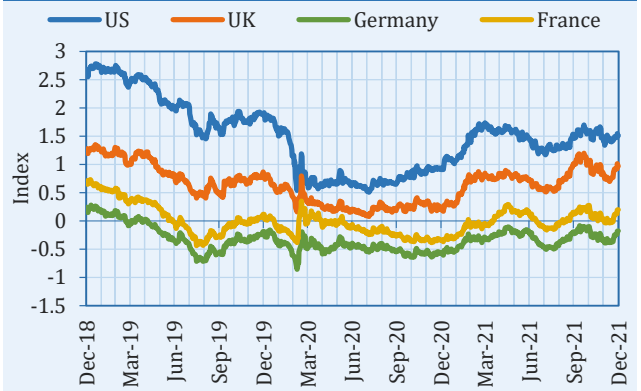
Source: PBS

اشیا سازی میں بحالی اور زراعت میں لچک نے خدمات میں بہتری کی راہ ہموار کی ---

مالی سال 21ء کے دوران بڑے اور چھوٹے پیمانے پر اشیا سازی کے شعبوں میں بالترتیب 11.4 فیصد اور 9.0 فیصد اضافہ ہوا۔ اشیا سازی خاص طور پر بڑے پیمانے کی اشیا سازی کو

¹⁷ اسٹیٹ بینک کے کووڈ کے عرصے میں قرضے: آر ایف سی سی اور ٹی ای آر ایف

چارٹ 1.10: دس سالہ سرکاری بانڈ کی یافت



Source: Bloomberg

سرگرمیوں میں نقصانات ہوئے، جس سے مالی سال 20ء میں معیشت 0.9 فیصد سکڑاؤ کی طرف چلی گئی (چارٹ 1.12، جدول 1.3)۔ پاکستان نے وبا کے ابتدائی مرحلے میں وائرس کا پھیلاؤ روکنے کے لیے سخت لاک ڈاؤن لگایا تاہم، 2020ء کی دوسری سہ ماہی کے بعد اگرچہ سخت ترین پابندیوں میں رفتہ رفتہ نرمی کر لی گئی تاہم اسماٹ لاک ڈاؤن اور عوامی اجتماعات پر جزوی پابندیاں 2021ء کے آخر تک جاری رہیں۔

--- تاہم بربد اور بروقت اقدامات نے وبا کو کامیابی سے روکا اور اقتصادی بحالی کی معاونت کی ---

وبا پر قابو پانے میں ویکسینیشن، اسماٹ لاک ڈاؤن اور روابط میں کمی (contact tracing) جیسی مرکز کوششیں کامیاب ثابت ہوئیں، جیسا کہ ٹیکے لگانے کی شرح (چارٹ 1.11) بڑھنے اور اموات کی شرح میں کمی سے ظاہر ہوتا ہے۔

وبا پر قابو پانے کی کوششوں کے علاوہ حکومت نے 15 ملین سے زائد انتہائی غریب خاندانوں کی ”احساس“ ایئر جنسی کیش پروگرام سے مالی مدد کی۔¹⁶ حکومت نے اقتصادی محرک پیکج (ای ایس پی) کے ذریعے اشیا سازی، برآمدات اور زراعت کے شعبوں کی بحالی میں معاونت کے لیے بربد مرعات دیں جن کا حجم جی ڈی پی کا تقریباً دو فیصد تھا۔

کووڈ کی وجہ سے پیدا ہونے والے معاشی اثرات کو محدود کرنے اور مالی استحکام کے تحفظ کے لیے اسٹیٹ بینک نے حکومت کے ساتھ مل کر بربد اور بروقت اقدامات کیے۔ ان اقدامات میں زری پالیسی کی شرح میں 625 بی پی ایس کی (چارٹ 1.15)، برطرفیوں کو روکنے کے لیے ری فنانس اسکیموں (روزگار اسکیم) کا آغاز، صحت کے شعبے کی مدد (کووڈ کا مقابلہ کرنے کے لیے ری فنانس سہولت) اور اقتصادی ری فنانس کی عارضی سہولت (ٹی ای آر ایف) کے ذریعے طویل مدتی سرمایہ کاری کو فروغ دینا شامل ہے۔¹⁷ قرض گیسوں کی مدد، اور لاک ڈاؤن سے پیدا ہونے والی مشکلات سے مالی شعبے کو بچانے کے لیے اسٹیٹ

¹⁶ پی ایس ایس ایس۔ ”احساس“ ایئر جنسی کیش پروگرام۔ 19 اپریل 2022ء کو دیکھا گیا۔

2021ء	2020ء	2019ء	2018ء	2017ء	
حقیقی شعبہ					
(فیصد)					
5.7	(0.9)	3.1	6.1	4.6	جی ڈی پی کی حقیقی نمو (مالی سال)
7.8	(5.8)	0.2	9.2	4.6	صنعتی شعبے کی نمو (مالی سال)
3.5	3.9	0.9	3.9	2.2	زرعی شعبے کی نمو (مالی سال)
6.0	(1.2)	5.0	6.0	5.6	خدمات کے شعبے کی نمو (مالی سال)
18.4	(10.9)	3.1	2.2	7.1	بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کی نمو (سال بساں اوسط)
9.5	9.5	9.4	5.3	5.0	مہنگائی (سال بساں اوسط)
بیرونی شعبہ					
(ارب امریکی ڈالر)					
17.7	13.4	11.3	7.2	14.1	اسٹیٹ بینک کے ذخائر (آخر مدت)
-12.3	-0.7	-7.1	-18.8	-16.3	جاری کھاتے کا توازن
29.1	21.9	23.3	23.4	21.5	برآمدات (اشیا)
66.6	44.1	50.0	60.1	57.3	درآمدات (اشیا)
-37.5	-22.2	-26.7	-36.6	-35.8	تجارتی توازن
31.1	25.9	22.1	21.0	19.7	ترسیلات زر
162.9	161.9	150.0	121.7	105.5	پاکستانی روپے / ڈالر کی شرح (سالانہ اوسط)
مالیاتی شعبہ					
(فیصد)					
(7.1)	(8.1)	(9.1)	(6.5)	(5.8)	مالیاتی خسارہ (فیصد جی ڈی پی، مالی سال)
17.5	10.1	12.3	(3.0)	20.3	محاصل کی نمو (سال بساں)
12.5	9.4	18.9	6.0	17.0	اخراجات کی نمو (سال بساں)
زری شعبہ					
(فیصد اور ٹریلین روپے)					
20.3	4.7	5.2	19.1	14.2	نئی شعبے کو قرضہ (سال بساں نمو)
15.6	14.2	11.8	10.0	8.6	حکومت کی میزانیہ قرض گیری
10.3	8.2	5.8	5.2	6.2	جدولی بینکوں سے قرض گیری
5.3	6.0	6.0	4.9	2.3	اسٹیٹ بینک سے قرض گیری

* تمام ڈیٹا تقویمی سال کے لحاظ سے ہے، ماسوائے اس کے جہاں وضاحت کی گئی ہو
ماخذ: وزارت خزانہ، پاکستان دفتر شماریات اور اسٹیٹ بینک

ہے۔ خدمات میں دو اہم ذیلی شعبوں تھوک اور خوردہ تجارت، اور ٹرانسپورٹ اور مواصلات میں مالی سال 21ء کے دوران بالترتیب 10.6 فیصد اور 5.1 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ (مالی سال 20ء میں ان میں بالترتیب منفی 5.3 فیصد اور منفی 9.0 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

نئی شعبے کے قرضوں کی بحالی کو توسیعی زری پالیسی اور نو مالکاری اسکیموں نے مدد دی۔۔۔

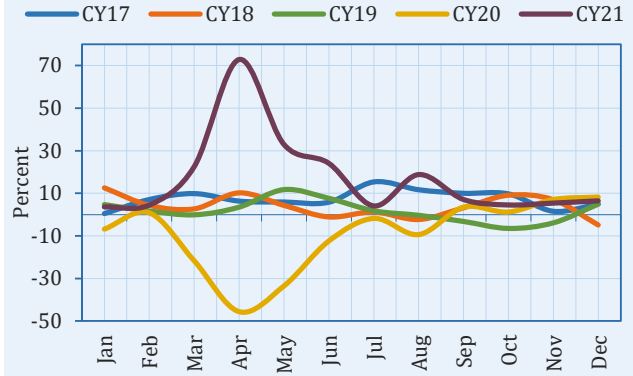
مارچ تا جون 20ء کے دوران پالیسی ریٹ 13.25 فیصد سے کم کر کے 7 فیصد تک لانے کے بعد اسٹیٹ بینک نے پالیسی ریٹ ستمبر 21ء تک برقرار رکھا۔ چنانچہ مالی سال 21ء کے دوران نئی شعبے کے قرضوں میں اضافے کے عوامل یہ تھے: پالیسی ریٹ میں کمی کی شرح قرض گاری کو منتقلی (چارٹ 1.15) اور ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک کی نو مالکاری اسکیمیں،

2021ء کے دوران 18.3 فیصد شرح نمو سے مضبوط بحالی ملی جبکہ 2020ء میں یہ 10.9 فیصد سکرگئی تھی (جدول 1.3، چارٹ 1.13)۔¹⁸ بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کے بیشتر کلیدی ذیلی شعبوں نے گزشتہ چار سال کی نسبت 2021ء کے دوران قابل ذکر نمو دکھائی (چارٹ 1.14)۔ اس شعبے کی مضبوط بحالی کے اسباب میں مالی اور مالیاتی مہمیز (چارٹ 1.16)، لاک ڈاؤن کے دوران پست پیداوار کا اساسی اثر، رکی ہوئی طلب (pent-up) کا بحالی کے مرحلے کے دوران اثر، ٹی ای آر ایف اور طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) کے تحت تعمیراتی شعبے کا پیکج اور پرکشش مالکاری شامل تھے۔

شعبہ خدمات کی بحالی کی راہ جن چیزوں نے ہموار کی ان میں صنعت میں متحرک نمو اور زراعت میں معقول ترقی کے ساتھ ساتھ لاک ڈاؤن اور سفری پابندیوں کا خاتمہ شامل

¹⁸ ذیلی شعبوں تھوک فروخت اور خوردہ تجارت اور ٹرانسپورٹ اور مواصلات میں مالی سال 21ء کے دوران نمو بالترتیب 10.6 فیصد (مالی سال 20ء: منفی 5.3) اور 5.1 فیصد (مالی سال 20ء: منفی 9.1 فیصد) ہوئی۔

چارٹ 1.13: بڑے پیمانے کی ایشیائی نمو (سال بسال)



Source: PBS

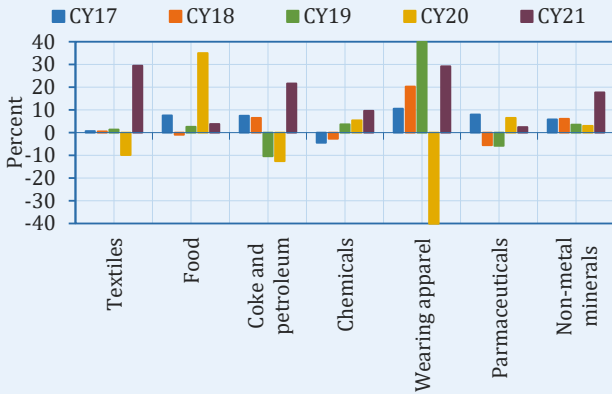
خاص طور پر ٹی ای آر ایف¹⁹۔ خام مال کی بلند قیمتوں کی وجہ سے جاری سرمائے کے قرضوں کی طلب بھی بڑھ گئی۔ 2020ء کے دوران 4.7 فیصد کی سست شرح نمو کے بعد 2021ء کے دوران نجی شعبے کو قرضوں میں 20.3 فیصد کی عمدہ شرح سے اضافہ ہوا (جدول 1.3)۔ نجی شعبے کے قرضوں میں معقول اضافے میں ایشیائی اور ذاتی قرضوں کا حصہ سب سے زیادہ تھا (چارٹ 1.16)۔

--- تاہم بیرونی شعبے کے دباؤ اور بڑھتی ہوئی ملکی قیمتوں نے اواخر 2021ء تک زری پالیسی کی توجہ استحکام کی طرف موڑ دی

معاشی سرگرمیوں کی بحالی اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے رجحان کے ساتھ کرنٹ اکاؤنٹ بیلنس وسط 2021ء سے بڑھنا شروع ہوا، جس کے نتیجے میں 2021ء میں 12.3 ارب ڈالر خسارہ ہوا (2020ء میں 0.7 ارب ڈالر خسارہ ہوا تھا) (چارٹ 1.18)۔ بڑھتا ہوا عدم توازن (مئی 2021ء کے بعد سے) روپے اور امریکی ڈالر کی مساوات کے ردوبدل میں بھی ظاہر ہوا جس کی قدر میں آخر مئی تا آخر دسمبر 2021ء کے دوران 13.7 فیصد کمی واقع ہوئی (چارٹ 1.20)۔ دریں اثناء، اجناس کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں نے نہ صرف بیرونی کھاتے میں خرابی پیدا کی بلکہ ان کے نتیجے میں اگست 2021ء سے ملکی عمومی اور قومی مہنگائی کی شرح بھی بڑھی (چارٹ 1.17)۔ ان تبدیلیوں کے جواب میں اسٹیٹ بینک نے اپنا زری پالیسی موقف از سر نو ترتیب دیا تاکہ کئی معیشت اور مالی استحکام کے لیے ابھرتے ہوئے خطرات پر قابو پانے کی خاطر زری پالیسی اور کئی معیشت کے دانشمندانہ اقدامات کیے جاسکیں۔ اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں 20 ستمبر 2021ء سے تین قسطوں میں مجموعی طور پر 275 بی پی پی ایس اضافہ کیا گیا چنانچہ وہ 2021ء کے اختتام تک 9.75 فیصد تک پہنچ گیا (چارٹ 1.15 اور باکس 3.3)۔²⁰

¹⁹ ٹی ای آر ایف کے تحت کل منظور شدہ قرضے اور جاری کردہ قرضے 2021ء کے اختتام پر بالترتیب 436 ارب روپے اور 269 ارب روپے تھے۔

چارٹ 1.14: بڑے پیمانے کی ایشیائی نمو کے اہم شعبوں کی شرح نمو

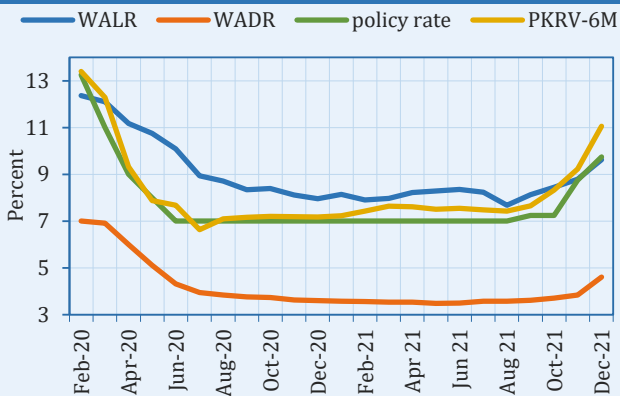


Source: PBS

عمومی مہنگائی رسدی عوامل کے باعث کسی حد تک متغیر اور بلند سطح پر رہی ---

صاف اشاریہ قیمت اوسط مہنگائی 2021ء میں 9.50 فیصد درج کی گئی، جو 2020ء کی 9.53 فیصد کے تقریباً برابر ہے (جدول 1.3)۔ دوران سال ان عوامل سے مہنگائی بلند رہی: سب سے پہلے فروری 2021ء میں بنیادی نرخوں میں اضافے، استعداد کی ادائیگیوں کی سہ ماہی ایڈجسٹمنٹ اور فیول چارج ایڈجسٹمنٹ کی وجہ سے بجلی کی قیمتوں میں اضافہ کیا گیا۔ دوسرا، غیر تلف پذیر غذائی ایشیا (گندم اور شکر) کی مہنگائی (چارٹ 1.17) جس کا سبب یہ ہے کہ کووڈ کی وجہ سے جو رسدی رکاوٹیں پیدا ہوئیں ان سے اجناس کے انتظامی مسائل نے جنم لیا اور غذائی اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافہ ہوا (چارٹ 1.5)۔

چارٹ 1.15: شرح سود

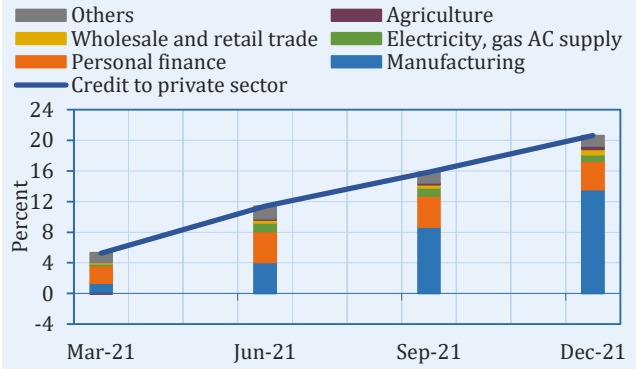


Source: SBP

تیسری بات یہ ہے کہ تیل کی قیمتوں میں عالمی سطح پر وقفے وقفے سے تاہم مسلسل اضافہ ہوا۔ اپریل 2020ء میں 21 ڈالر فی بیرل تھیں جو بڑھ کر 2021ء کے آخر میں 80 ڈالر فی بیرل سے بھی زیادہ ہو گئیں۔ عالمی قیمتوں میں اضافے کے بعد ابندھن ملکی قیمتوں میں

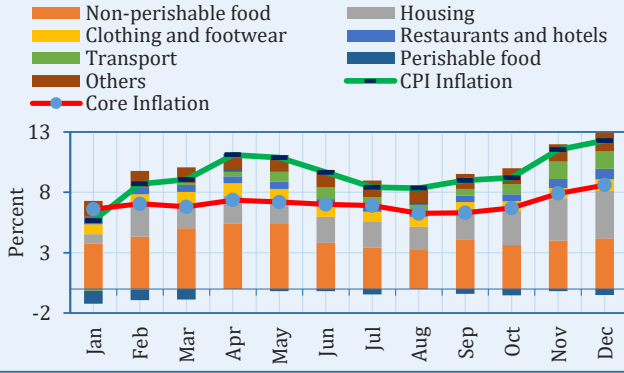
²⁰ جائزے کی مدت کے بعد مئی 2022ء تک پالیسی ریٹ مجموعی طور پر 400 بی پی پی ایس اضافے سے 13.75 فیصد کر دیا گیا۔

چارٹ 1.16: نجی شعبے کو قرضہ



Source: SBP

چارٹ 1.17: صارف اشاریہ قیمت مہنگائی، اس کے اہم اجزاء اور قوزی مہنگائی



Source: SBP

--- جس سے روپے پر دباؤ پڑا

بیرونی عدم توازن کا نتیجہ کرنسی کی مساوات (stress) پر بھی پڑا۔ ابتدائی چار ماہ کے دوران روپے کی قدر میں 5 فیصد اضافے کے بعد 2021ء کے آخری آٹھ ماہ کے دوران روپے کی قدر میں 13.7 فیصد کمی واقع ہوئی۔ مجموعی طور پر 2021ء میں روپے کی قدر میں 9.4 فیصد کمی ہوئی (چارٹ 1.20 اور باب 2)۔

چنانچہ درآمدات اور مہنگائی پر قابو پانے کے پالیسی اقدامات کیے گئے۔۔۔

عالمی مہنگائی کے ماحول میں کرنٹ اکاؤنٹ اور ملکی قیمتوں پر دباؤ کا مقابلہ کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے زری اقدامات کے ساتھ ساتھ بڑے پیمانے کے محتاطیہ پالیسی اقدامات کیے۔ سب سے پہلے اسٹیٹ بینک کا پالیسی ریٹ ستمبر سے دسمبر 2021ء تک مجموعی طور پر 275 بی پی ایس بڑھایا گیا اور پھر اپریل اور مئی 2022ء میں 250 بی پی ایس اور 150 بی پی ایس کا اضافہ کیا گیا، جس سے مجموعی طور پر 675 بی پی ایس کا اضافہ ہوا۔ دوسرا، مطلوبہ نقد محفوظ (سی آر آر) 5 فیصد سے بڑھا کر 6 فیصد کر دیا گیا۔ تیسرا، صارفی ماکاری میں اضافے کو روکنے کے لیے محتاطیہ ضوابط میں ترامیم جیسے اقدامات کیے گئے۔²³ آخر میں، غیر ضروری اشیا کی درآمدات روکنے کے لیے کیش مارجن کی شرائط (سی ایم آر) کے ماتحت اشیا کی فہرست میں اضافہ کر کے ان شرائط میں اضافہ کیا گیا۔

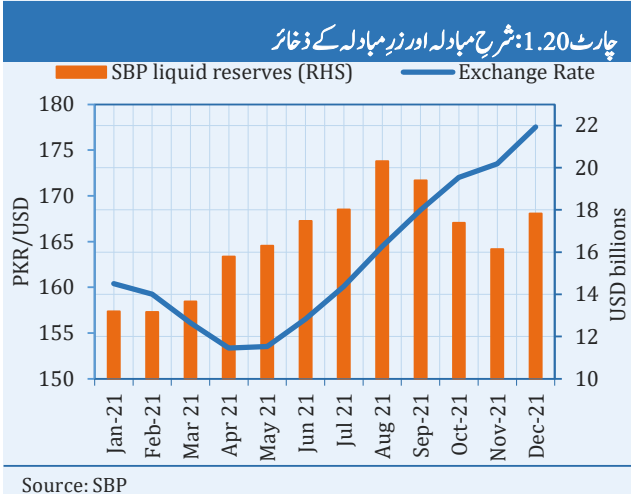
--- جبکہ کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ بڑھنے کے باوجود زرمبادلہ کے ذخائر

میں کثیر جہتی، دو طرفہ اور نجی رقوم کی دستیابی سے اضافہ ہوا سال کی پہلی ششماہی کے دوران سرکاری اور نجی رقوم کی آمد کی وجہ سے زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ ہوا۔ پاکستان کو اپریل 2021ء میں یورو بانڈز کی مد میں 2.5 ارب ڈالر ملے۔ اسی مہینے آئی ایم ایف تو سیمی فنڈ سہولت (ای ایف ایف) کی بحالی پر 0.5 ارب ڈالر، جولائی 2021ء میں براستہ ٹیپ آپشن یورو بانڈز کے ذریعے ایک ارب ڈالر اور اگست 2021ء میں آئی ایم ایف کی جانب سے 2.8 ارب ڈالر اسپیشل ڈرائنگ رائٹ (ایس ڈی

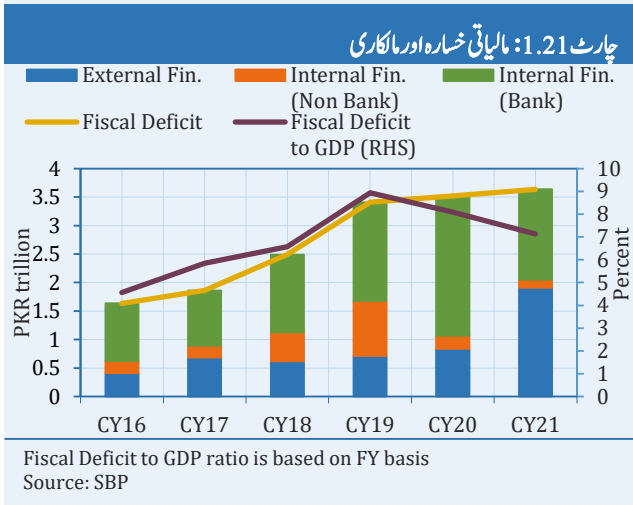
²³ بی پی آر ڈی سرکلر لیٹر نمبر 29 برائے 2021ء

²¹ روپے کی قدر میں کمی کو مدت کی آخری تاریخ پر 'مارک ٹو مارک کیٹ ریٹ' استعمال کر کے ناپا گیا ہے۔

²² یہ پیمائش دیہی اور شہری غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی کی شرحوں کی اوسط سے کی گئی۔



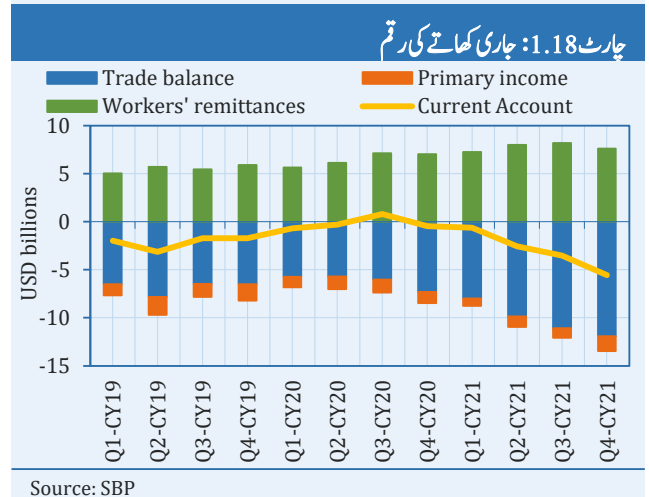
حکومت کو خسارہ کم کرنے کے قابل بنایا حالانکہ نقد رقم کی منتقلی اور وبا سے متاثرہ ایس پی پرائیویٹ انرجی کے اخراجات ہوئے تھے (چارٹ 1.21)۔



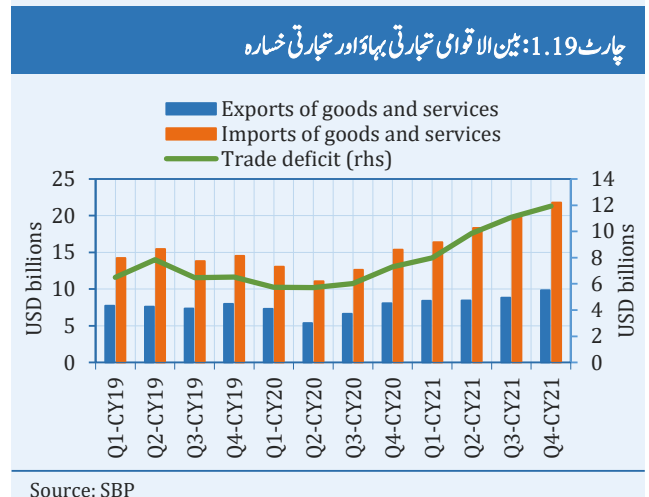
تقریبی سال کی بنیاد پر اور مطلق طور پر مالیاتی خسارہ 2021ء کے دوران 3.3 فیصد (2020ء: 3.2 فیصد) بڑھ کر 3.6 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا۔ اس مالیاتی خسارے کا بڑا حصہ (52.5 فیصد) کثیر جہتی اور نجی بہاؤ کی شکل میں بیرونی قرضے سے پورا کیا گیا جیسا کہ پہلے ذکر آیا۔ حکومت نے بھی اسٹیٹ بینک سے نئے میزانی قرضے نہ لینے کی پابندی پر عمل کیا، تاہم مجموعی میزانی خسارے کو جدولی بینکوں اور غیر بینک مالی اداروں نے بالترتیب 43.6 فیصد اور 3.9 فیصد پورا کیا۔

بینکوں کا خطرہ قرض کم ہوا جبکہ نفع یابی اور ادائیگی قرض کی صلاحیت بدستور مستحکم رہی۔۔۔

بینکاری شعبہ چکدار اور مستحکم رہا۔ اثاثوں کے معیار میں بہتری آئی کیونکہ 2020ء کے اختتام پر مجموعی غیر فعال قرضوں کا جو تناسب 9.2 فیصد تھا وہ 2021ء کے اختتام پر کم ہو



آر) مختص کیے گئے۔ ان رقموں نے اگست 2021ء تک اسٹیٹ بینک کے سیال ذخائر کو سہارا دیا۔ تاہم اس کے بعد کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ بڑھنے اور صکوک کی ادائیگی کے نتیجے میں زرمبادلہ ذخائر میں کمی واقع ہوئی (چارٹ 1.20)۔ دسمبر 2021ء کے دوران سعودی عرب سے 3.0 ارب ڈالر کے دو طرفہ ڈپازٹس نے بھی زرمبادلہ ذخائر کو سہارا دیا۔ مزید برآں 2021ء کے دوران روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹس (آر ڈی اے) کے ذریعے نیا پاکستان سرٹیفکیٹ میں 2.0 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری آئی۔ مجموعی طور پر مالی 2021ء کے دوران اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر میں 4.26 ارب ڈالر اضافہ ہوا۔



مالیاتی یکجائی سے خسارہ بلحاظ جی ڈی پی کم ہو گیا۔۔۔

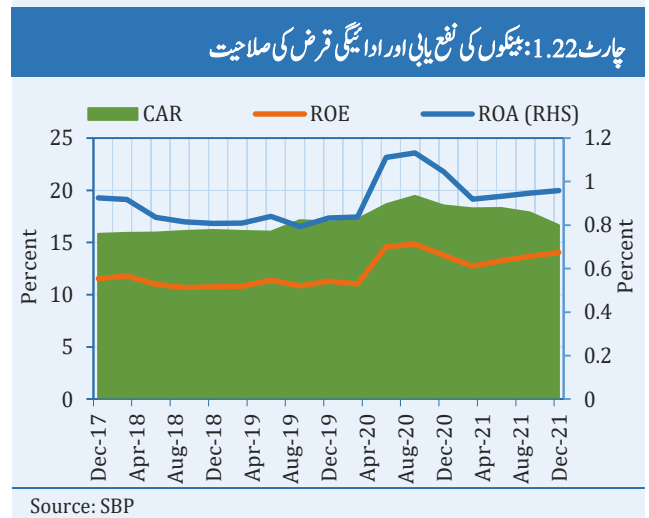
کووڈ سے متعلق غیر معمولی اخراجات کے بعد 2020ء کی دوسری سہ ماہی میں شروع ہونے والی مالیاتی یکجائی سے مالیاتی خسارے میں کمی جاری رہی۔ چنانچہ 2021ء میں مالیاتی خسارہ بلحاظ جی ڈی پی 7.1 فیصد تک لانے میں مدد ملی جو ایک سال قبل 8.1 فیصد تھا۔ ایف بی آر کے ٹیکس محصولات میں اضافے اور غیر سودی کرنٹ اخراجات میں کمی نے

بینکوں کا بعد از ٹیکس منافع 2021ء میں سال بہ سال 8.19 فیصد اضافے کے ساتھ 264 ارب روپے تک پہنچ گیا جس کی بنیادی وجہ تمویں کے اخراجات میں کمی اور غیر سودی آمدنی میں اضافہ ہے۔ بینکاری صنعت کا اثاثہ جات پر منافع 2021ء کے اختتام پر واجبی ساگھٹ کر 0.96 فیصد رہ گیا جو ایک سال قبل 1.04 فیصد تھا۔ اس کمی کی وجہ آمدنی کے حجم میں اضافہ تھا کیونکہ سال کے بیشتر حصے کے دوران کم شرح سود کا ماحول رہا (چارٹ 1.15 اور باب 3)۔

مستقبل میں ملکی اقتصادی حالات سیاسی استحکام اور اجناس کی عالمی قیمتوں پر منحصر ہوں گے۔۔۔

چونکہ کووڈ-19 کی ویکسین کے خلاف مزاحم وائرس کی نئی اقسام کی آمد کے امکانات کم ہیں، اس لیے مستقبل قریب میں ملکی کئی اقتصادی حالات دو چیزوں پر منحصر ہوں گے: ملکی سیاسی استحکام اور اجناس کی عالمی قیمتیں۔ خاص طور پر مشرقی یورپ میں رسدی زنجیر میں تعطل اور جغرافیائی سیاسی صورتحال کے تناظر میں۔ اس کے علاوہ، ملکی سیاسی منظر نامے کا ارتقا استحکام کے جاری پروگرام کے تسلسل پر اور ساتھ ساتھ سرمایہ کاروں کے احساسات پر بھی اثر ڈال سکتا ہے۔

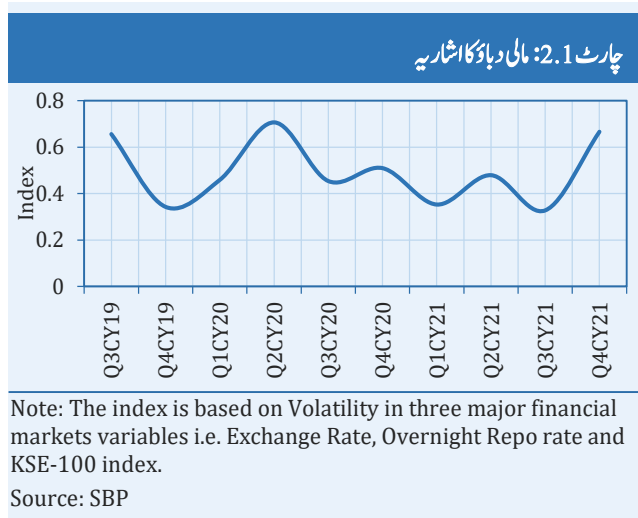
کر 7.9 فیصد رہ گیا۔ اگرچہ شرح کفایت سرمایہ (سی اے آر) ایک سال قبل کی 18.6 فیصد سے گر کر 16.7 فیصد رہ گئی، تاہم یہ 11.5 فیصد کی کم از کم ضوابطی ضرورت سے اب بھی کافی اوپر ہے (چارٹ 1.22)۔ شرح کفایت سرمایہ میں یہ کمی نئی شعبے کے قرضوں میں نمایاں توسیع کی بنا پر بہ وزن خطرہ اثاثوں میں اضافے سے ہوئی (چارٹ 1.16)۔



باب 2: مالی منڈیوں کا رویہ

ملکی مالی منڈیاں بدستور رواں طریقے سے کام کرتی رہیں اور ان میں گذشتہ سال کی نسبت کم اتار چڑھاؤ آیا۔ عالمی وبا سے معاشی بحالی کو 2021ء کی پہلی ششماہی میں مزید تقویت ملی اور مالی حالات نرم رہے۔ تاہم 2021ء کی دوسری ششماہی میں مہنگائی اور بیرونی کہانتوں کے دباؤ میں اضافے کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے متعدد اقدامات کیے جن میں ستمبر سے دسمبر 2021ء تک پالیسی ریٹ 275 بی پی ایس بڑھانا بھی شامل ہے۔ زری پالیسی موقف میں تبدیلی کے ساتھ ہی شرح سود میں مزید اضافے کی توقعات مہنگائی کے بڑھتے ہوئے دباؤ کی وجہ سے بڑھنے لگیں جبکہ بینک قرضے کی طلب بھی زیادہ تھی۔ چنانچہ مالی منڈیوں کے اتار چڑھاؤ میں اضافہ دیکھا گیا۔ پالیسی ریٹ کے مقابلے میں سرکاری تمسکات کی قطع شرحوں میں بھی نمایاں انحراف آیا۔ تاہم مجموعی طور پر مالی منڈیوں نے ہموار کام کیا اور مالی اداروں (خاص طور پر بینکوں) کے لیے استحکام کے بڑے خدشات پیدا نہیں کیے، اس طرح یہ ثابت ہوا کہ مالی منڈیوں کو دھچکے لگنے کی صورت میں ان کے پاس مناسب لچک موجود ہے۔

2021ء کو خاصا متحرک دیکھا، حالانکہ یہ پچھلے سال کے مقابلے میں کافی پرسکون رہا (چارٹ 2.1)۔



مالی منڈیوں نے گذشتہ سال سے کم تغیر کا مظاہرہ کیا

مالی منڈیاں 2021ء کی پہلی ششماہی کے دوران گذشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت پرسکون رہیں، گذشتہ سال وبا چھوٹی اور اس نے معاشی سرگرمیوں کو تیزی سے اپنی لپیٹ میں لے لیا تاہم، 2021ء کی دوسری ششماہی کے دوران مضبوط معاشی بحالی اور کئی معاشی عدم توازن کے اکٹھا ہونے سے خاص طور پر مبادلہ اور ایکویٹی مارکیٹوں میں تناؤ دوبارہ آگیا (چارٹ 2.2)۔

بازار مبادلہ

مالی سال 20ء میں کووڈ کی وجہ سے آنے والے سکڑاؤ سے معیشت کی بحالی کی علامات 2020ء کی دوسری ششماہی کے آخر میں نظر آنے لگیں کیونکہ بلند تعدد کے متعدد

ویکسین کی دستیابی کے ساتھ 2021ء میں معمولات کی بحالی متوقع تھی تاہم اس کے ساتھ رسدی زنجیر میں تعطل اور عالمی مہنگائی کے دباؤ کے نئے چیلنج بھی تھے

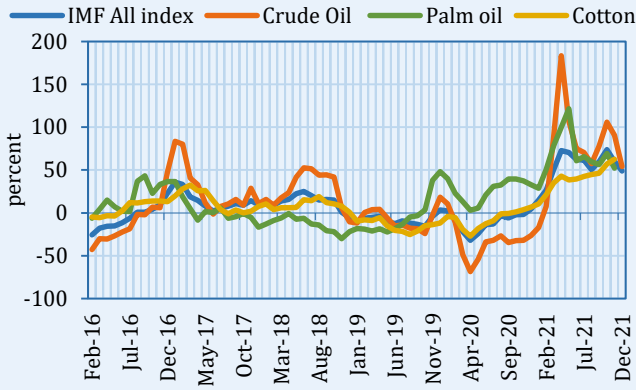
کووڈ 19 ویکسین کے اجراء کے ساتھ ہی معیشتیں دوبارہ کھل گئیں اور 2021ء کے دوران سرگرمیوں میں تیزی آئی۔ اس امید کا اظہار 2021ء میں عالمی مالی منڈیوں میں بھی دیکھا گیا کیونکہ معاشی بحالی اور ان پالیسی اقدامات پر بڑی ایکویٹی مارکیٹوں کا رد عمل اچھا تھا جو وبا کے اثرات سے نمٹنے کے لیے پچھلے سال متعارف کرائے گئے تھے۔ تاہم معمولات کو واپسی میں چیلنج حائل تھے۔ کووڈ 19 سے مقابلے کے لیے جو غیر معمولی پالیسی اقدامات کیے گئے ان کے نتیجے میں طلب میں اضافہ ہوا چنانچہ طلب اتنی بڑھ گئی کہ رسد میں اضافہ پیچھے رہ گیا۔ مزدوروں کی کمی سامنے آئی کیونکہ مثال کے طور پر بین الاقوامی سفر محدود رہا اور متعدد معیشتوں میں قرنطینہ کی پابندیوں کی زد میں رہا، جبکہ شپنگ کنٹینرز کی قلت رہی جس کے ساتھ ساتھ بندرگاہوں پر بھوم ہوا جس کے نتیجے میں مال برداری کی لاگت بڑھ گئی اور عالمی رسدی زنجیر کے مسائل مزید بڑھ گئے۔

طلب بڑھنے کی وجہ سے بہت سے ممالک میں اجناس کی قیمتوں اور مہنگائی میں اضافہ ہوا، جس سے خاص طور پر پاکستان جیسی ابھرتی ہوئی معیشتوں کے پالیسی سازوں کے لیے یہ چیلنج پیدا ہوا کہ وہ معاشی نمو کے استحکام کے ساتھ ساتھ مہنگائی کے بڑھتے ہوئے دباؤ کو متوازن کریں۔

اسٹیٹ بینک نے 20 ستمبر 2021ء سے 2021ء کے اختتام تک پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 275 بی پی ایس اضافہ کیا تاکہ بڑھتی ہوئی مہنگائی کو کم کیا جاسکے اور نمو کے ساتھ ساتھ کرنٹ اکاؤنٹ خسارے کو پائیدار بنایا جاسکے۔ پالیسی ریٹ میں اضافے سے شرح مبادلہ میں مطابقت بھی پوری ہوئی، جسے بیرونی شعبے کے دباؤ سے غیر متناسب بوجھ کا سامنا تھا۔²⁴ ان تبدیلیوں کی عکاسی ملکی مالی منڈیوں کے طرز عمل میں بھی آئی جنہوں نے

²⁴ دیکھیے زری پالیسی بیان برائے ستمبر 2021ء

چارٹ 2.3: اجناس کی عالمی قیمتوں میں سال ب سال تبدیلی کا رجحان



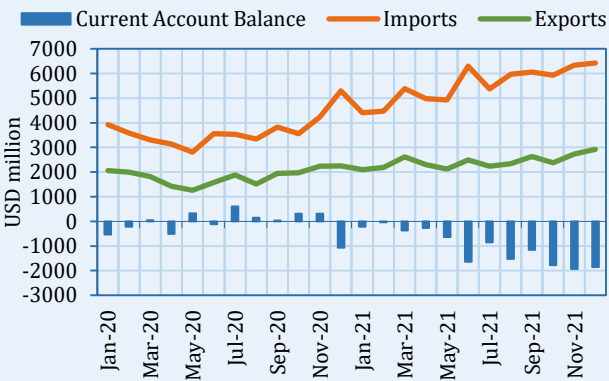
Source: IMF

کیونکہ ملک نے زر مبادلہ ذخائر تک وہ رسائی کھودی جو امریکی فیڈرل ریزرو اور کچھ کثیر الجہتی اداروں (جیسے آئی ایم ایف سے ایس ڈی آر) سے مل سکتی تھی۔²⁷ چنانچہ کرنٹ اکاؤنٹ بیلنس میں اضافہ ہوا اور 2021ء کی دوسری ششماہی کے دوران 9 ارب ڈالر کا خسارہ درج کیا گیا (3.2 ارب ڈالر خسارہ) (چارٹ 2.4)۔

اگرچہ کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ بڑھنے سے زر مبادلہ کی قدر کم ہوئی تاہم شرح مبادلہ کے لچکدار نظام کی وجہ سے 2021ء میں تغیر پذیری گذشتہ سال کی نسبت محدود رہی۔۔۔

روپے کی قدر 2021ء میں 9.4 فیصد گری (2020ء میں 3.1 فیصد کمی)۔²⁸ تاہم، سال کے دوران مبادلے کی مساوات نے دو مختلف مراحل دیکھے یعنی 31 دسمبر 2020ء اور 7 مئی 2021ء کے درمیان شرح مبادلہ 4.7 فیصد بڑھ گئی، پھر 7 مئی اور 31 دسمبر 2021ء

چارٹ 2.4: کرنٹ اکاؤنٹ کی رقم، درآمدات اور برآمدات



Source: SBP

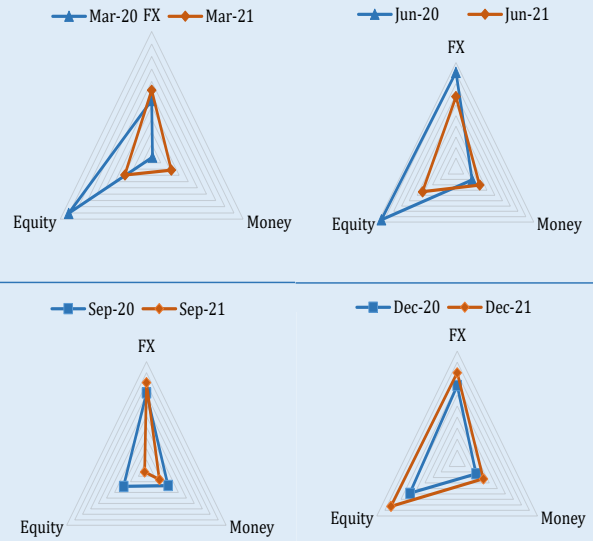
تقریباً 45 فیصد ہے جبکہ گزشتہ سال یہ حصہ 34.1 فیصد تھا۔ شیپنگ کے اخراجات میں اضافہ ہی وائی 21 کے دوران نقل و حمل کے لئے زیادہ ادائیگیوں کی ایک بڑی وجہ تھی۔

²⁷ آئی ایم ایف کا مئی صفحہ برائے افغانستان۔ آخری بار 28 جنوری 2022ء کو دیکھا گیا۔

²⁸ ڈیٹا کا ماخذ: مارک ٹومارکٹ نو قدر پیمائی شرح مبادلہ

اظہاریوں سے معاشی سرگرمیوں کی رفتار بڑھنے کی توثیق ہوئی۔²⁵ تاہم، دنیا بھر میں تیزی سے معاشی بحالی کے ساتھ ہی بین الاقوامی مارکیٹوں میں اجناس کی قیمتیں بھی بڑھنا شروع ہو گئیں (چارٹ 2.3)۔ چنانچہ 2021ء کی دوسری ششماہی میں بیرونی کھاتوں میں تناؤ اور مہنگائی کے دباؤ کی وجہ سے مارکیٹوں کے احساسات اور کارکردگی تبدیل ہو گئی کیونکہ بازار مبادلہ کو سیالیت کے دباؤ اور شرح مبادلہ میں کمی کا سامنا کرنا پڑا۔ بہر حال، اس بازار میں محدود اتار چڑھاؤ دیکھا گیا کیونکہ جب مختلف ذرائع سے زر مبادلہ آیا اور اس کے ذخائر میں اضافہ ہوا تو سیالیت بڑھانے میں مدد ملی اور مارکیٹ ہموار طریقے سے چلنے لگی۔

چارٹ 2.2: مالی منڈیوں کے استحکام کا نقشہ



Note: Volatility in the respective markets is calculated using Exponential Weighted Moving Average (EWMA) method. Daily Overnight repo rate, KSE-100 index and Interbank PKR/USD Exchange Rate are used as indicators for the money, equity and foreign exchange markets, respectively. Source: SBP

زائد درآمدات کے نتیجے میں بیرونی شعبے پر دباؤ پڑا۔۔۔

ایک تو درآمدات کے حجم میں اضافہ ہوا، دوسرے اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے اور سپلائی چین میں خلل نے ملک کے درآمدی اخراجات کو کافی حد تک بڑھا دیا جس سے 2021ء کی دوسری ششماہی میں بیرونی کھاتوں کا دباؤ پیدا ہوا۔ اگرچہ برآمدات اور کارکنوں کی ترسیلات زر بالترتیب 2.4 ارب ڈالر اور 2.6 ارب ڈالر ماہانہ اوسط پر خاصی عمدہ رہیں، تاہم ایشیا اور خدمات دونوں کی درآمدات (خاص طور پر جہاز رانی کی لاگت بڑھنے کی وجہ سے نقل و حمل²⁶) میں بھی نمایاں اضافہ ہوا۔ افغانستان سے اتحادی افواج کے انخلا کے بعد خطے کی جغرافیائی سیاسی صورت حال بدلنے سے دباؤ میں مزید اضافہ ہوا

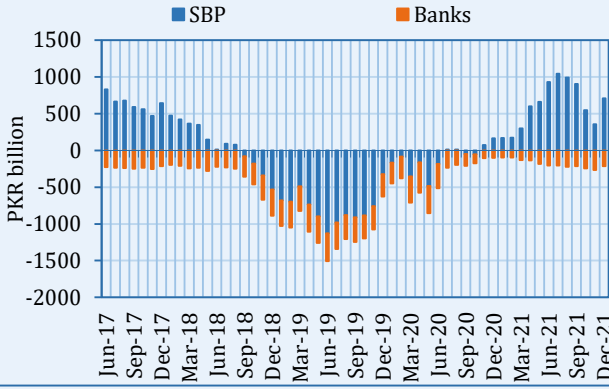
²⁵ مالی سال 21ء کے دوران معیشت میں 5.7 فیصد اور مالی سال 22ء میں 6.0 فیصد نمو ہوئی۔

²⁶ خدمات کی درآمدات مالی سال 2020ء میں 22.4 فیصد کمی کے مقابلے میں مالی سال 21ء میں 22.8 فیصد (سال بہ سال) بڑھ کر 9.8 ارب ڈالر رہیں۔ خدمات کی درآمد میں، مالی سال 2021ء کے دوران ادائیگیوں میں نقل و حمل کا حصہ

تاہم یہ بتانا ضروری ہے کہ پاکستان واحد ملک نہیں جسے شرح مبادلہ پر دباؤ کا سامنا کرنا پڑا، دیگر ابھرتی ہوئی منڈیوں جیسے ترکی، چلی، جنوبی افریقہ اور تھائی لینڈ وغیرہ کی کرنسیوں میں بھی 2021ء کی دوسری ششماہی میں کمی آئی (چارٹ 2.8)۔

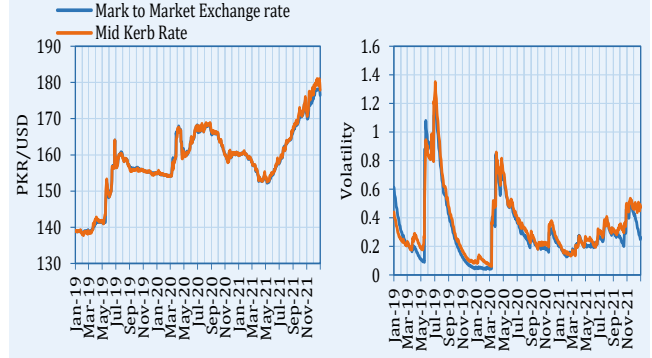
کے درمیان اس میں 13.7 فیصد کمی واقع ہوئی (چارٹ 2.5، الف اور ب)۔ شرحوں میں یہ دو عمومی رجحانات بنیادی اصولوں کے بڑی حد تک مطابق تھے مثلاً کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ مئی 2021ء تک معمولی تھا لیکن جون 2021ء کے بعد سے نمایاں طور پر بڑھ گیا اور اسی کے مطابق شرح مبادلہ میں تبدیلیاں رونما ہوئیں کیونکہ لچکدار نظام خود کو طلب اور رسد کے مطابق ایڈجسٹ کرتا رہا۔

چارٹ 2.7: بینکوں کے خالص بیرونی اثاثے



Source: SBP

چارٹ 2.5: شرح مبادلہ اور اس کی تغیر پذیری



Source: SBP

دوران سال بازار مبادلہ نے ہموار طریقے سے کام کیا تاہم، کئی اظہار یہ سیال زر مبادلہ کے سخت حالات کی طرف اشارہ کرتے ہیں، خاص طور پر 2021ء کے آخر میں، جیسے:

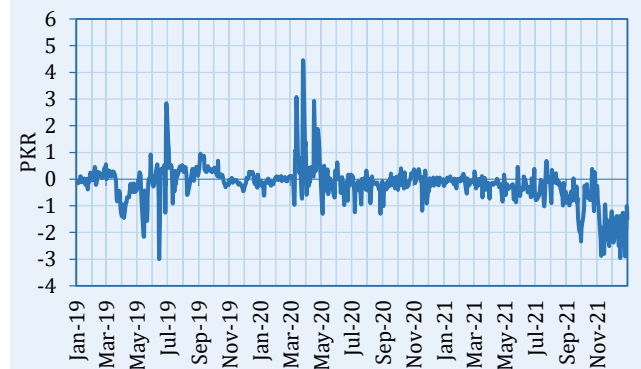
- غیر رسمی منڈی (کرب مارکیٹ) اور بین البینک بازار میں تفاوت 2021ء کی تیسری سہ ماہی میں تیزی سے بڑھا جو دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ افغانستان سے اتحادی افواج کے انخلا کے تناظر میں خطے کی جغرافیائی و سیاسی صورت حال کے اثرات کی عکاسی تھا۔ مذکورہ تفاوت جو 2021ء کے پہلے دس مہینوں میں 0.34 (پاکستانی روپے کے لحاظ سے) تھا، نومبر تا دسمبر 2021ء کے دوران بڑھ کر اوسطاً 1.73 ہو گیا (چارٹ 2.6)۔

- بیرونی کرنسی کے قرضوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ بیرونی کرنسی کے ڈپازٹس (یعنی ایف ای-25 ڈپازٹس) میں 2021ء کے اختتام پر قرضوں اور ڈپازٹس کے تناسب میں اضافہ (چارٹ 2.9)۔
- چھ ماہی پیشگی پر بیمہ میں کمی کے دورانیے جو 2021ء کے دوران پیش آئے (چارٹ 2.10)۔

تاہم اس سے قطع نظر، مارکیٹ میں ہمواری رہی، کیونکہ برآمدات اور کارکنوں کی ترسیلات بڑھنے کے علاوہ، آرڈی اے رقوم کی آمد سے 2021ء میں سیال زر مبادلہ میں اضافہ ہوا۔ مارکیٹ کا اعتماد برقرار رکھنے میں جن دیگر رقوم سے مدد ملی ان میں سعودی فنڈ فار ڈیولپمنٹ سے نقد امداد، یورو بانڈز کی رقوم، این پی سی اور آئی ایم ایف کی جانب سے

دھچکوں اور تغیر پذیری کے نقطہ نظر سے 2021ء پچھلے سال سے اس لحاظ سے مختلف ہے کہ 2020ء میں بازار مبادلہ میں اچانک اور نمایاں تغیر کو 19 ڈی ویا اور اس سے وابستہ غیر یقینی صورت حال کے غیر معمولی دھچکے سے پیدا ہوا تھا تاہم 2021ء کے دوران نسبتاً کم اتار چڑھاؤ کا سبب جاننے کے لیے روایتی بنیادی اصولوں کو دیکھا جاسکتا ہے جیسے اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافہ اور معاشی بحالی جس کی وجہ سے 2021ء کے دوران کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ بتدریج بڑھا۔

چارٹ 2.6: بین البینک - کرب تفاوت



Source: SBP

بیرونی کھاتے میں مجموعی حرکیات (مثلاً کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ بڑھنے) کی عکاسی بینکوں کے ہوئے خالص بیرونی اثاثوں اور شرح مبادلہ کے گرنے سے بھی ہوئی (چارٹ 2.7)۔

پاکستان کوٹے کے لیے نئے ایس ڈی آرز کا اختصاص (عالمی ایس ڈی آرز اختصاص کے سلسلے میں) جیسے مختلف ذرائع شامل ہیں۔

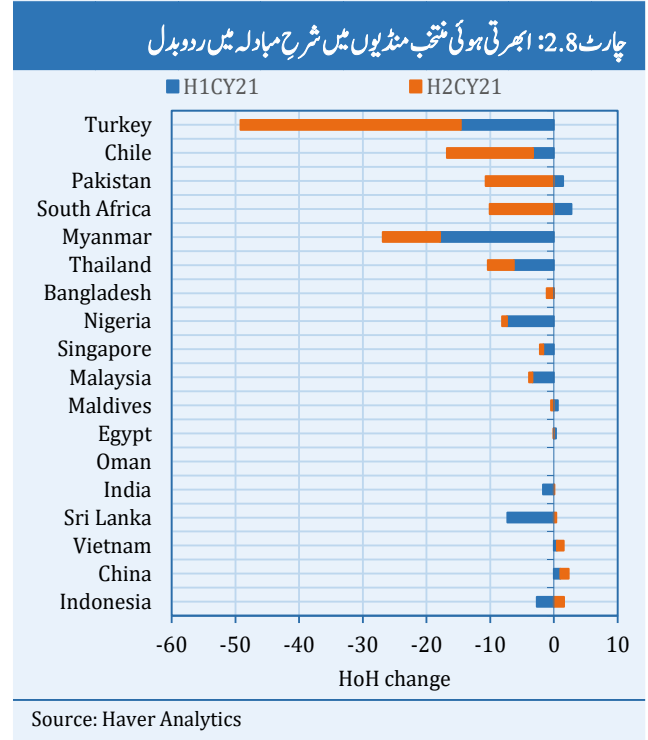
آخری چار مہینوں میں مجموعی طور پر 118.4 ملین ڈالر تھا۔ تاہم خالص اخراج کا حجم اتنا کم تھا کہ اس نے ملکی بازار مبادلہ کے لیے کوئی خدشات نہیں پیدا کیے۔ بازار مبادلہ کی سرگرمیوں کو بہتر بنانے کے لیے پالیسی سازوں نے کئی اقدامات کیے

اسٹیٹ بینک اور حکومت نے ایسے کئی اقدامات کیے جن کا مقصد بازار مبادلہ کی کارکردگی کو بہتر بنانا تھا۔ ان اقدامات میں زر مبادلہ کی ترسیلات اور ترسیلات زر کو آسان بنا کر، شفافیت پیدا کر کے اور زر مبادلہ کے لین دین کی سٹہ بازارہ سرگرمیوں کی حوصلہ شکنی کر کے سیالیت بڑھانے پر توجہ دی گئی (دیکھیے ضمیمہ الف)۔ 2021ء کے دوران کیے گئے کچھ اہم اقدامات یہ تھے:

- اسٹیٹ بینک نے ایکسیچنج کمپنیوں کو اجازت دی کہ وہ بیرون ملک سے آنے والی برآمدات کی رقم امریکی ڈالر میں بینکوں کو قابل قبول بیرونی کرنسیوں کی برآمد کے بدلے میں فروخت کر سکتے ہیں۔³⁰
- حکومت نے جولائی 2021ء میں زر مبادلہ کے مجاز ڈیلروں، مائیکرو فنانس بینکوں اور مبادلہ کمپنیوں کی جانب سے ملکی ترسیلات زر کی مارکیٹنگ کے لیے ایک ترغیبی اسکیم دوبارہ شروع کی۔³¹
- اسٹیٹ بینک، وزارت خزانہ اور مالی اداروں نے نومبر 2021ء میں سوہنی دھرتی ترسیلات زر پروگرام مشترکہ طور پر پیش کیا۔³²
- دستاویزیت اور شفافیت کو فروغ دینے اور زر مبادلہ سٹہ بازارہ خرید و فروخت کی حوصلہ شکنی کے لیے مبادلہ کمپنیوں کو پابند کیا گیا کہ کوئی شخص یومیہ 10,000 سے زائد امریکی ڈالر اور ایک کیلنڈر سال میں 100,000 سے زائد امریکی ڈالر (یا دیگر کرنسیوں میں اس کے مساوی رقم) نہیں خریدے گا۔³³

-- زرمبادلہ قرضوں پر گھرانوں اور کارپوریٹ سیکٹر کا نسبتاً کم انحصار رکھتے ہوئے بینکوں کا زرمبادلہ کا اکتشاف محدود رہا۔ --

شرح مبادلہ کا اتار چڑھاؤ مختلف طرح سے مالی اداروں کو متاثر کر سکتا ہے۔ زر مبادلہ کی کوئی بھی کھلی پوزیشن بینکوں کو شرح مبادلہ میں ناموافق تغیر سے دوچار کر سکتی ہے جس کے نتیجے میں کرنسی کی باز قدر پیمائی (revaluation) کے نقصانات ہو سکتے ہیں۔ بہر حال بینک زر مبادلہ کے سرکردہ ڈیلر اور مالی نظام کا ایک اہم حصہ ہونے کے ناتے زر مبادلہ کے لیے محدود اکتشاف رکھتے ہیں، اور شرح مبادلہ میں کسی بھی دھچکے کو برداشت کرنے کے لیے کافی سرمایہ رکھتے ہیں۔



-- سازگار عالمی مالی حالات اور قرضہ واپسی کی معطلی (ڈی ایس ایس آئی) سے بھی بیرونی کھاتے کو مدد ملی۔ --

دریں اثنا بیرونی قرضوں کی کم ادائیگی سے بیرونی کھاتے پر دباؤ کو کچھ روکنے اور مارکیٹ کے اعتماد کو بڑھانے میں مدد ملی۔ پاکستان نے 2021ء میں 12.4 ارب ڈالر کا بیرونی قرضہ واپس کیا (2020ء میں 14.6 ارب ڈالر ادا کیے تھے)۔ بیرونی قرضوں کی کم واپسی کا بنیادی سبب قرضہ واپسی کی معطلی (ڈی ایس ایس آئی) کے تحت ریلیف مانا اور اس کے ساتھ ساتھ عالمی شرح سود کا پست ہونا تھا۔²⁹

قرضوں کی منڈی پر سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال ہوا

نیز، سرمایہ کاروں کا بھی اعتماد بحال ہوا کیونکہ 2021ء کے پہلے آٹھ ماہ میں سرکاری تمسکات میں 263.9 ملین امریکی ڈالر کی خالص آمد ہوئی۔ تاہم، افغانستان سے امریکہ کے انخلا اور ترقی یافتہ معیشتوں میں زری پالیسی کو معمول پر لانے کی توقعات کے ساتھ، سرکاری تمسکات سے خالص اخراج ستمبر 2021ء میں دوبارہ شروع ہو گیا، جو 2021ء کے

²⁹ عالمی بینک کے تخمینوں کے مطابق، پاکستان نے 2021ء میں ڈی ایس ایس آئی کے تحت چھوٹ سے 5.40 ارب روپے کی بچت کی۔

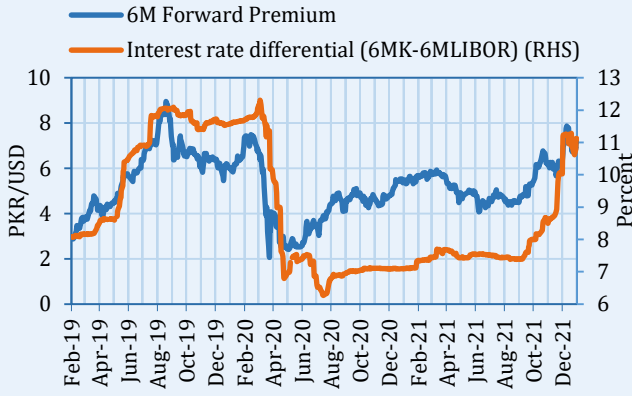
³⁰ ایف ای سرکلر نمبر 2 برائے 2021ء بتاریخ 24 فروری 2021ء

³¹ ای بی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 08 برائے 2021ء

³² اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز بتاریخ 25 نومبر 2021ء

³³ اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز بتاریخ 19 دسمبر 2021ء

چارٹ 2.10: چھ ماہی پیشگی پریمیم



Source: SBP and FRED

پی ایس بڑھا کر 9.75 فیصد کر دیا (ستمبر 2021ء میں 25 پی پی ایس اضافہ، نومبر میں 150 پی پی ایس اور دسمبر میں 100 پی پی ایس اضافہ)۔ بعد ازاں اسٹیٹ بینک نے 13 نومبر 2021ء کو بینکوں کے لیے بھی مطلوبہ نقد محفوظ ایک فیصد بڑھا کر 6 فیصد کر دیا تھا تاکہ رسد زر میں اضافے کے رجحان کو روکا جاسکے۔³⁴

--- جس کی تکمیل کئی محتاطیہ اقدامات سے کی گئی ---

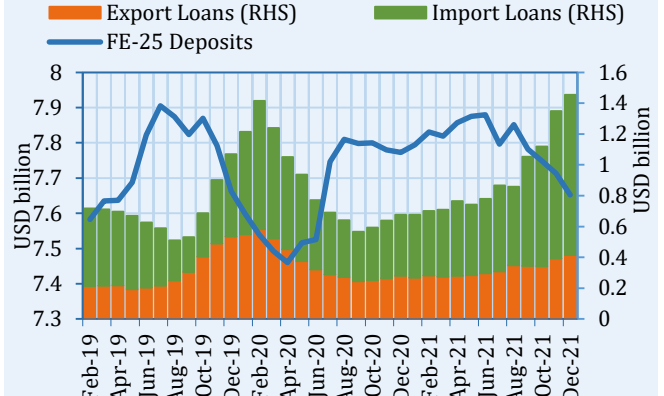
اسٹیٹ بینک نے صارفی ماکاری کے محتاطیہ ضوابط میں ترمیم کی اور صرف کی حوصلہ شکنی، غیر ضروری اشیا کی درآمد کرنے اور بینکوں کے قرضوں کے ذریعے ان طریقوں کے پھیلاؤ کی روک تھام کی غرض سے مالی استحکام کے مسائل کو حل کرنے کے لیے کچھ اضافی اشیا کی درآمدات پر کیش مارجن عائد کیا³⁵ تاہم، ان اقدامات کے باوجود مجموعی طور پر مالی حالات نرم اور ہم آہنگ رہے، جیسا کہ منفی حقیقی شرح سود اور بینک قرضے کی طلب بڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے جو 2021ء کی دوسری ششماہی میں نمایاں طور پر بڑھا۔³⁶

حکومت کی قرضوں کی ضروریات نے بین ال بینک مارکیٹ میں سیالیت کی صورت حال کو بڑھایا ---

اسٹیٹ بینک کا پالیسی ریٹ بدلنے کے رد عمل میں شینیز رپورٹ نے، جو 2021ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران زیادہ تر مستحکم رہا، دوسری ششماہی میں بہت زیادہ اتار چڑھاؤ کا مظاہرہ کیا (چارٹ 2.11)۔ دوسری ششماہی میں شینیز رپورٹ اور پالیسی ریٹ کے درمیان اوسط تفاوت بھی زیادہ رہا، جو پالیسی ریٹ میں مزید اضافے کی توقع اور حکومت کی قرضے کی ضروریات بلند ہونے کی عکاسی کرتا ہے (چارٹ 2.12)۔

³⁴ 2021ء کی دوسری ششماہی کے دوران نجی شعبے کو دیے جانے والے قرضوں میں 969.2 ارب روپے کا اضافہ ہوا جو 2021ء کی پہلی ششماہی کے 312.7 ارب روپے سے تین گنا زیادہ تھے۔

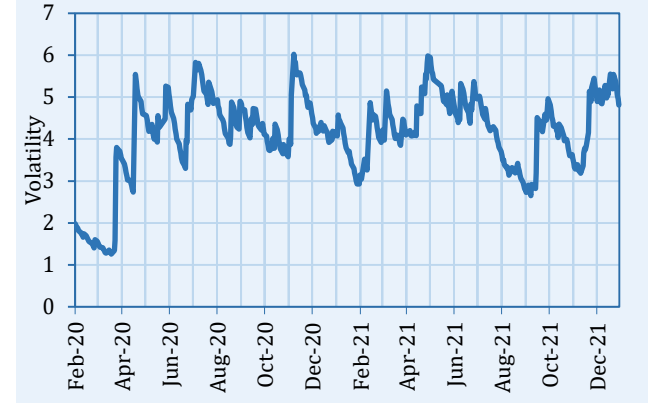
چارٹ 2.9: ایف ای-25 ڈپازٹس اور قرضے



Source: SBP

حسابیت (تناؤ کی جانچ) کے تازہ ترین نتائج بینکوں کی کم حسابیت اور زرمبادلہ کے خطرات کے لیے عمدہ پیک کی تصدیق کرتے ہیں، کیونکہ شرح مبادلہ میں شدید اتار چڑھاؤ کے باوجود زیادہ تر بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ 11.5 فیصد کی ضوابطی شرط سے کہیں زیادہ ہے (مزید تفصیلات کے لیے باب 3.1: بینکاری شعبہ)۔

چارٹ 2.11: شینیز رپورٹ کی تعمیر پذیری



Source SBP:

بازار سرمایہ

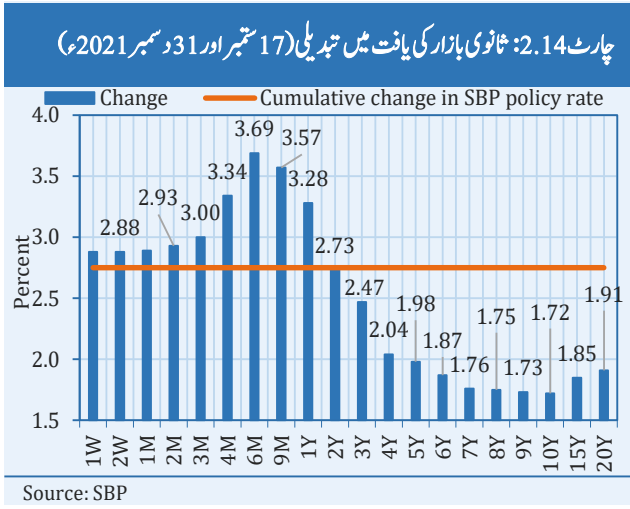
اسٹیٹ بینک نے ابھرتے ہوئے دباؤ کے جواب میں 2021ء کی دوسری ششماہی میں پالیسی ریٹ بڑھا دیا ---

بیرونی کھاتوں اور مہنگائی کے ابھرتے ہوئے دباؤ کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے پائیدار بحالی کو یقینی بنانے کے لیے 2021ء میں پالیسی ریٹ 7.0 فیصد سے مجموعی طور پر 275 پی پی ایس

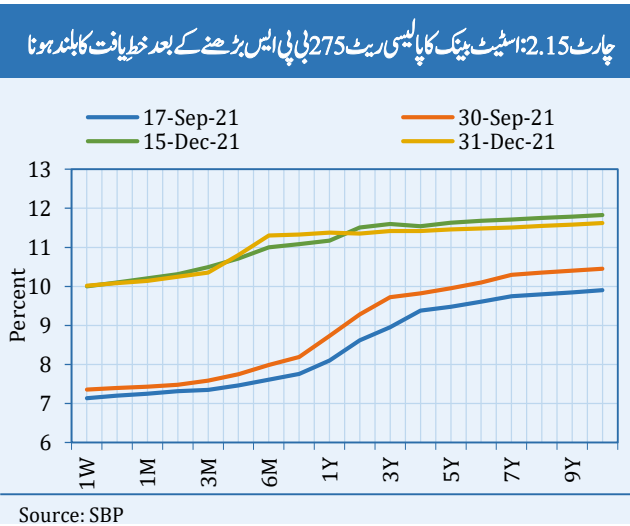
³⁴ اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز بتا رہی ہے کہ 13 نومبر 2021ء

³⁵ تفصیل کے لیے دیکھیے پی پی آر ڈی سرکلر لیز نمبر 29 برائے 2021ء، بتاریخ 23 ستمبر 2021ء اور اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز بتا رہی ہے کہ 30 ستمبر 2021ء

ثانوی مارکیٹ کی یافت، خاص طور پر قلیل مدتوں (1 سال تک) کے منافع میں پالیسی ریٹ بڑھنے کے بعد سے بلند تر اضافہ دیکھا گیا (چارٹ 2.14)۔

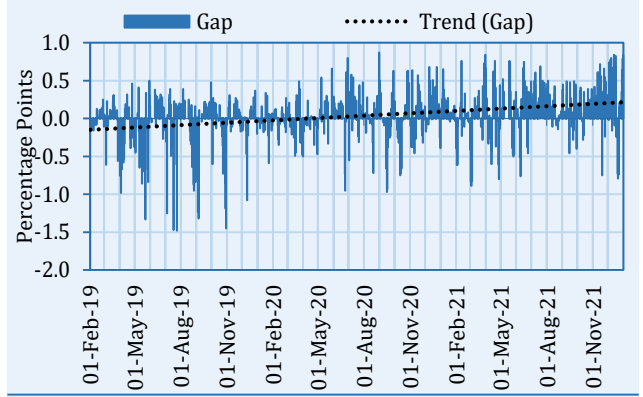


-- اور 2021ء کے اواخر کی نیلامیوں میں مارکیٹ ٹریڈری بلز (ایم ٹی بیلز) کی قطع شرحوں میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا، حالانکہ بازار زد کے سودوں نے مارکیٹ کی توقعات کو اعتدال پر لانے میں مدد کی شرح سود بڑھنے کی مارکیٹ کی توقعات کے نتیجے میں 17 ستمبر 2021ء اور 15 دسمبر 2021ء کے مابین (2 سال تک کی عرصیت میں) خط یافت میں اوسطاً 308 پی پی ایس کا اضافہ ہوا (چارٹ 2.15)۔



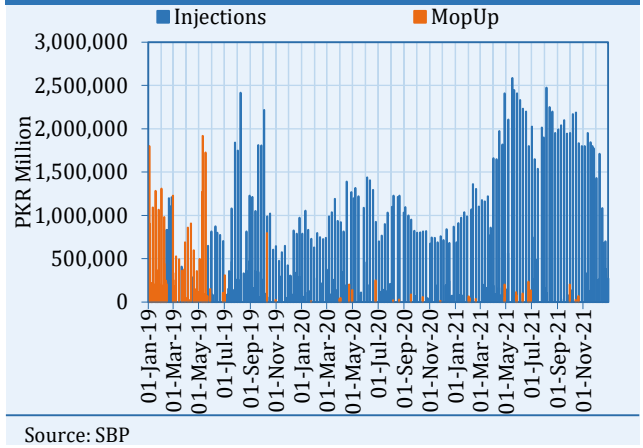
بازار زر کے تین ادخالات 63 دنوں میں کیے گئے، جو اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ (دسمبر 2021ء کے دوران) سے واجبی سے زیادہ تھے، انہوں نے مارکیٹ کی توقعات پر اثر ڈالنے میں اہم کردار ادا کیا، اور دسمبر 2021ء کے آخر تک خط یافت میں کچھ کمی کا

چارٹ 2.12: شہینہ رپورٹ اور پالیسی ریٹ کے درمیان فرق



تاہم 2021ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران کم بجٹ خسارہ (بہ نسبت 2020ء کی تیسری سہ ماہی) اور کچھ بیرونی مالکاری (مثلاً پورو ہانڈز وغیرہ) کی دستیابی نے بین الینک مارکیٹ میں حکومت کی قرضے کی ضروریات اور سیالیت کے دباؤ کو کم کر دیا، چنانچہ بازار زر میں ادخال کا اوسط حجم 2021ء کی دوسری سہ ماہی کی نسبت تیسری سہ ماہی کے دوران گر گیا۔ 2021ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران بجٹ خسارہ بڑھنے کے باوجود حکومت کا بیٹکاری شعبے کے قرضوں پر انحصار سہ ماہی کے دوران محدود رہا کیونکہ بیرونی مالکاری اسے دستیاب تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ ڈپازٹس کی عمدہ نمو کی بنا پر سال کے آخر میں اوسط ادخال میں کمی واقع ہو گئی (چارٹ 2.13)۔

چارٹ 2.13: بازار زر کے سودوں میں ادخال اور انجکشن



مہنگائی کی سطح نے مارکیٹ کی توقعات کو بڑھا دیا

اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں 20 ستمبر 2021ء سے اضافے اور نومبر دسمبر 2021ء میں صارف اشاریہ قیمت مہنگائی سال بسال دوہندسی سطح پر رہنے³⁷ کی وجہ سے

³⁷ سال بسال سی پی آئی مہنگائی نومبر 2021ء میں 11.53 فیصد اور دسمبر 2021ء میں 12.28 فیصد بڑھ گئی۔

اضافے کی توقع کے پیش نظر زیادہ بلند شرحوں کی پیش کش کی۔ چنانچہ حکومت کی جانب سے پی آئی بیز کی قبولیت 2021ء کی دوسری ششماہی میں ہدف سے کم رہی۔

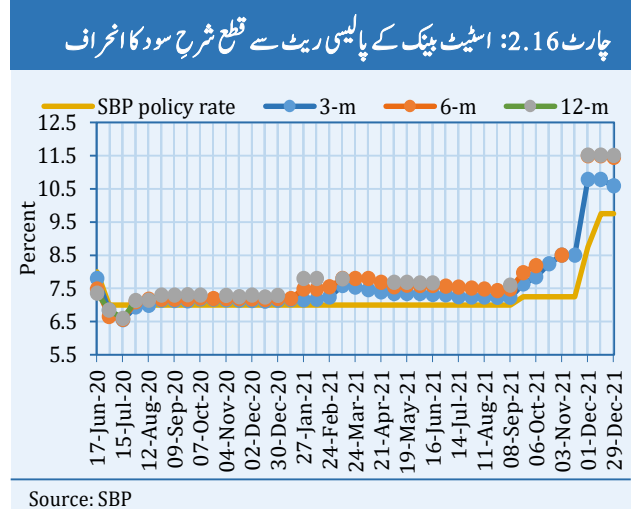
رواں شرح والے وثیقہ جات میں مارکیٹ کی دلچسپی 2021ء کی دوسری ششماہی میں بحال ہوئی

پالیسی ریٹ میں ابتدائی اضافے اور پیشگی رہنمائی کے طریقے میں تبدیلی کے بعد رواں شرح والے پی آئی بیز (سہ ماہی کوپن ادائیگی) میں مارکیٹ کی دلچسپی 2021ء کی تیسری اور چوتھی سہ ماہی میں بحال ہوئی، جس کی عکاسی یہ بات ہے کہ پیشکش اور ہدف کا تناسب بالترتیب 3.45 اور 2.45 رہا۔ حکومت نے بھی 2021ء کی دوسری ششماہی میں پی آئی بیز کی ہدف سے زائد رقم (رواں شرح، سہ ماہی کوپن) قبول کی، یعنی یہ حکمت عملی کہ اپنے قرضوں کا خاکہ عرصیت طویل کیا جائے، تاہم 2021ء کی تیسری سہ ماہی میں جو پیشکشیں رواں شرح والے 3 سالہ سہ ماہی کوپن بانڈ کی طرف مائل تھیں ان کا چھکاؤ چوتھی سہ ماہی میں 2 سالہ رواں شرح والے بانڈ کی جانب ہو گیا کیونکہ موخر الذکر بانڈ پر شرح منافع ہر پندرہ دن پر طے کی جاتی ہے اور ادائیگی ہر سہ ماہی پر کی جاتی ہے، چنانچہ شرح سود میں ممکنہ تبدیلی سے ہونے والا دورانیہ کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔

مارکیٹ کی توقعات اور حرکیات کے مطابق رواں شرح والے پی آئی بی (ششماہی کوپن) کی نیلامی کے نتائج سے کمزور سرگرمی ظاہر ہوئی۔ حکومت نے بھی ان بانڈز میں کوئی رقم قبول نہیں کی ماسوائے 2021ء کی دوسری سہ ماہی کے۔ حکومت نے 72.2 ارب روپے کے 10 سالہ رواں شرح والے پی آئی بی (ششماہی کوپن) اور 73.6 ارب روپے کے 5 سالہ متغیر شرح کرایہ والے حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک آئی پی بیز کو جون اور نومبر 2021ء میں دو قسطوں میں جاری کیے۔

آئی پی بیز کو خصوصی اجراء کے علاوہ حکومت نے 2021ء میں باقاعدہ حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک کی پیش کش بھی کی تاہم مارکیٹ نے مقررہ شرح کرایہ والے صکوک میں کم دلچسپی لی (ہدف کی رقم، 15.0 ارب روپے) اور حکومت نے 2021ء کی پہلی ششماہی میں پیش کردہ رقم سے کم رقم قبول کی۔ اس کے برعکس مارکیٹ نے متغیر شرح کرایہ والے حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک کے لیے 89.5 ارب روپے (نیلامی کے ہدف 35.0 ارب روپے کے دگنا سے بھی زیادہ) کی پیشکش کی، جس میں سے حکومت نے پہلی ششماہی میں 66.5 ارب روپے قبول کیے۔ دوسری ششماہی کے دوران مارکیٹ نے 5 سالہ مقررہ شرح کرایہ والے صکوک (پیشکش اور ہدف کا تناسب 2.08) کے ساتھ ساتھ متغیر شرح کرایہ والے 5 سالہ اجارہ صکوک (پیشکش اور ہدف کا تناسب 1.95) میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ اگرچہ حکومت نے اول الذکر صکوک میں ہدف کا صرف 80 فیصد قبول کیا تاہم اس نے موخر الذکر صکوک میں ہدف کا 1.7 گنا قبول کیا۔ اول الذکر صکوک

باعث بنے لیکن خطیافت کی مختلف مدتوں میں یہ تبدیلی ملی جلی تھی، مثال کے طور پر تین ماہ تک کی مدت پر یافت میں کمی دیکھی گئی جبکہ تین ماہ سے زائد اور ایک سال تک کی مدت پر یافت 15 دسمبر 2021ء کے مقابلے میں دسمبر 2021ء کے اختتام پر بڑھ گئی۔ درحقیقت دسمبر 2021ء کے اختتام پر چھ ماہی اور اس سے اوپر کی مدتوں کے لیے خطیافت کچھ ہموار تھا، جس سے اس بات کی عکاسی ہوتی ہے کہ مارکیٹ مستقبل قریب میں نسبتاً مستحکم شرح سود کی توقع کر رہی تھی (چارٹ 2.16)۔



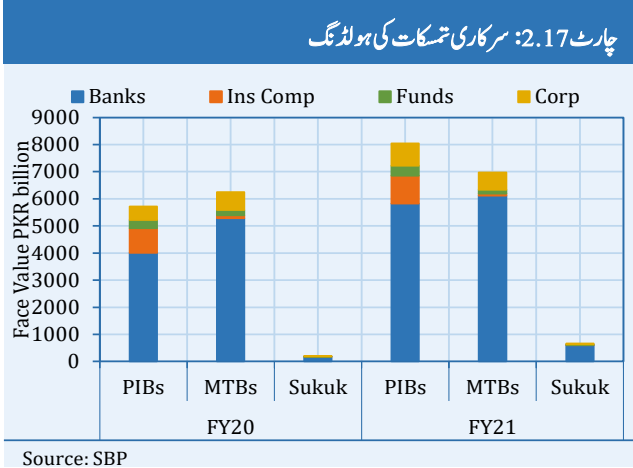
مارکیٹ کی بدلتی ہوئی توقعات اور قرضے کی حکومتی ضروریات کی عکاسی سرکاری تمسکات کی نیلامی میں ہوئی

سرکاری تمسکات کی 2021ء کے دوران نیلامی میں مارکیٹ کاروبہ متحرک تھا، جو مارکیٹ کی توقعات میں تبدیلی اور ارتقا پذیر قرضے کی طلب اور سیالیت کی عکاسی کرتا ہے۔ مارکیٹ کو 2021ء کی پہلی سہ ماہی میں شرح سود بڑھنے کی توقع تھی جس کی وجہ سے 'شکل میں اقتصادی بحالی (2020ء میں) اور 2021ء کی پہلی سہ ماہی میں آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی کے پس منظر میں طلب میں ہونے والا اضافہ تھا۔ چنانچہ سرکاری تمسکات کی نیلامی میں مارکیٹ کی دلچسپی قلیل مدتی آلات کی طرف ہو گئی۔

تاہم، شرح سود میں اضافے کی توقعات (جس کی عکاسی خطیافت سے ہوتی ہے) 2021ء کی دوسری سہ ماہی کے اختتام تک بڑی حد تک ختم ہو گئیں۔ چنانچہ مارکیٹ نے معینہ شرح والے پاکستان سرمایہ کاری بانڈز (پی آئی بیز) میں زبردست دلچسپی ظاہر کی۔ معینہ شرح والے پی آئی بیز کی تمام مدتوں میں موصولہ مشترکہ پیشکشیں 2021ء کی دوسری سہ ماہی کی نیلامی سے تقریباً 4 گنا تھیں (پیش کش اور ہدف کا تناسب 3.9)۔ اگرچہ 2021ء کی تیسری اور چوتھی سہ ماہی میں اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں اضافے کے بعد پی آئی بی (معینہ شرح) میں مارکیٹ کی دلچسپی برقرار رہی، تاہم بینکوں نے بیٹج مارک شرحوں میں مزید

اہم قرضوں کی ادائیگی، سالوینسی اور کارکردگی کے اظہار یوں میں بہتری دیکھی (تفصیلات کے لئے دیکھیں باب 6: کارپوریٹ سیکٹر)۔ علاوہ ازیں مالی سال 2021ء میں بینکنگ سیکٹر کے غیر فعال قرضوں (این پی ایل) کے تناسب میں بھی کمی آئی ہے۔

میں ہدف سے کم قبولیت کی ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ بینکوں نے پالیسی ریٹ میں مزید اضافے کی توقع کی بنا پر بلند شرحوں پر بولیاں لگائیں۔



خط یافت میں نمایاں بلندی اور اتار چڑھاؤ مالی اداروں اور قرض گریوں پر اثرات ڈالتا ہے، تاہم شرح سود کے خطرے کا سامنا کرنے کے لیے بینکوں کے پاس کافی لچک ہے۔۔۔

بینکوں کے اثاثے مسلسل بڑھ رہے ہیں، اور معینہ آمدنی والی سرکاری تمسکات میں ان کا اکتشاف حالیہ برسوں میں خاص طور پر بڑھا ہے۔ درحقیقت، سرکاری تمسکات کا بڑا حصہ بینکوں کی تحویل میں ہے (چارٹ 2.17)۔ اگرچہ سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری سے بینکوں کی سیالیت کو سہارا ملتا ہے اور ان کی آمدنی بڑھتی ہے، تاہم اس کے ساتھ ہی اس طرح کی سرمایہ کاری سے بینکوں کو شرح سود میں تبدیلیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس سے قطع نظر، بینک شرح سود کے خطرے سے بڑی حد تک محفوظ رہتے ہیں جس کی دو وجوہات ہیں: مناسب سرمائے کا کٹسٹن اور ان تمسکات کی شرح سود کے خطرے کا محدود اکتشاف (یعنی وہ ری پرائسنگ اور عرصیت کی نسبتاً قلیل مدت چنتے ہیں)۔ یہ تمسکات پیشتر قلیل مدتی ایم ٹی بی اور رواں شرح والے پی آئی بی پر مشتمل ہیں اور ان کے گہری اور فعال ثانوی بازار ہیں۔ (مزید تفصیلات کے لیے باب 3.1: بینکاری کا شعبہ)۔

ایکویٹی مارکیٹ

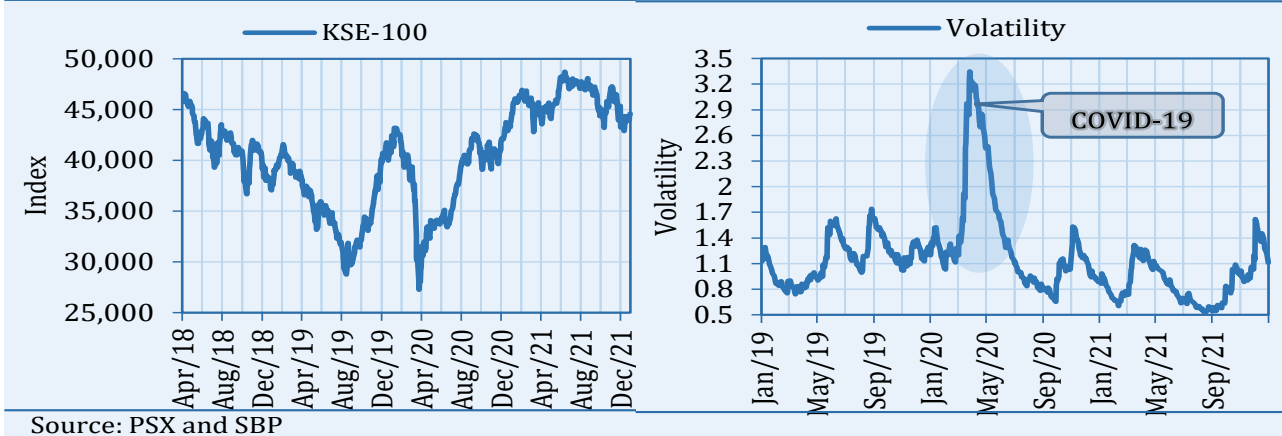
کے ایس ای 100 انڈیکس نے 2021ء کی پہلی ششماہی میں اپنی بڑھتی ہوئی رفتار کو برقرار رکھا لیکن بیرونی کہانے پر اور مہنگائی کے دباؤ سے، اور اس کے نتیجے میں زری پالیسی کی سمت بدلنے سے دوسری ششماہی میں وہ کم ہو گئی

۔۔۔ جبکہ قرض گیر بھی سازگار مالی حالات کی وجہ سے بڑی حد تک محفوظ رہتے ہیں

ایکویٹی مارکیٹ 2021ء کے دوران مختلف مراحل سے گزری۔ وبا کے بعد معاشی بحالی اور 2021ء کی پہلی ششماہی میں اطمینان بخش کارپوریٹ نتائج کے پیش نظر انڈیکس 14 جون 2021ء کو 48,726 کی بلند ترین سطح پر پہنچ گیا (31 دسمبر 2020ء کو 43,755) جو 11.3 فیصد اضافہ ہے۔³⁸

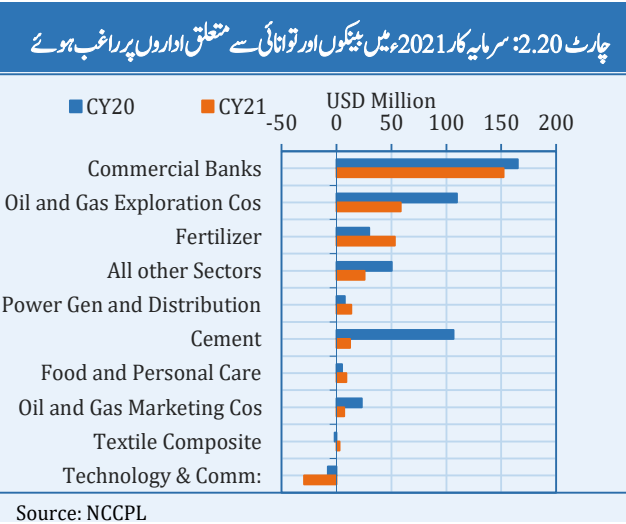
بینکوں کے قرض گیر شرح سود میں حالیہ تبدیلیوں سے بڑی حد تک غیر متاثر رہے ہیں جس کی وجہ یہ ہیں: (1) نرم میکرو مالی حالات ہیں کیونکہ حقیقی شرح سود اب بھی منفی رہی جبکہ معاشی سرگرمیاں ٹریک پر رہیں، (2) معاشی بحالی نے ان کا نقد بہاؤ اور آمدنی بڑھائی۔ کارپوریٹ سیکٹر، جو بینکوں کا نجی شعبے کا بیشتر قرضہ استعمال کرتا ہے، نے اپنے

چارٹ 2.18: کے ایس ای-100 اشاریہ اور اس کی تغیر پذیری



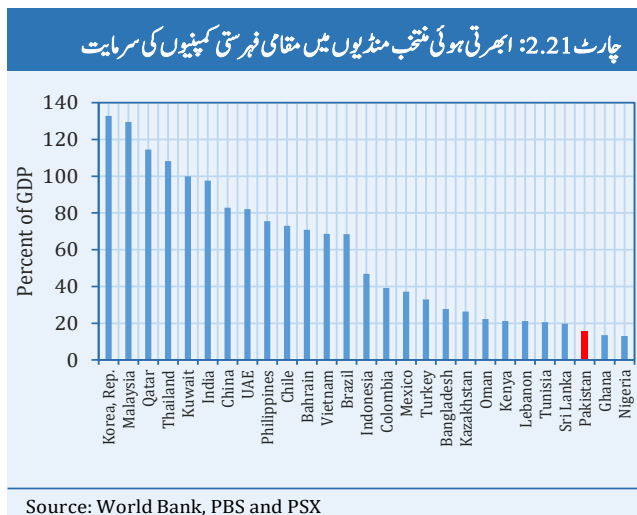
³⁸ بینکاری شعبے کی ششماہی کارکردگی کا جائزہ برائے پہلی ششماہی 2021ء میں مالی منڈیاں اور خطرے کی تشخیص پر سیکشن دیکھیے۔

اضافے کی وجہ سے)، کھاد، بجلی کی پیداوار (دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ حکومت کی جانب سے گردش قرضوں کے کچھ حصے کے تصفیے کی وجہ سے) اور سینٹ (تعمیراتی شعبے کی زائد سرگرمیوں کی وجہ سے) کے بارے میں بھی امید کا اظہار کیا تاہم 2021ء میں ٹیکنالوجی کے شعبے میں خالص فروخت دیکھی گئی، جبکہ پچھلے سال لاک ڈاؤن نے اس شعبے کے امکانات کو بڑھایا تھا (چارٹ 2.20)۔



2021ء کے دوران فہرستی کمپنیوں میں اضافہ ہوا

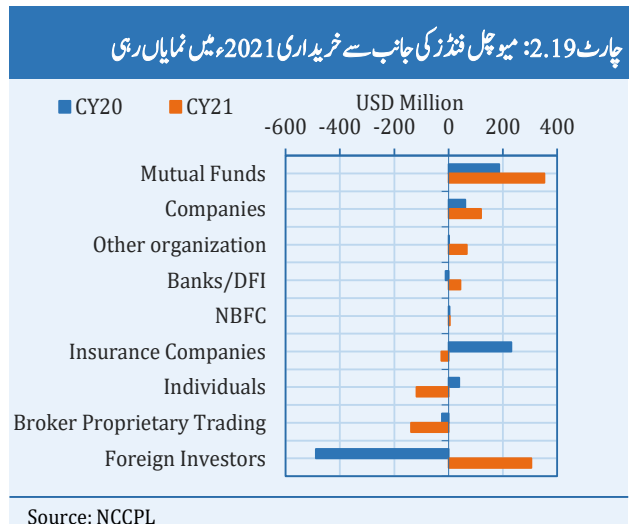
اولین عوامی پیشکشوں (آئی پی او) کی تعداد 2020ء میں تین رہی تھی تاہم 2021ء میں ان کی تعداد گنی ہو کر چھ ہو گئی جبکہ فہرستی کمپنیوں کی تعداد پچھلے سال کے 531 سے بڑھ کر 533 ہو گئی (جدول 2.1)۔ اس سے قطع نظر، 2021ء میں فہرستی سرمایہ 4.4 فیصد اضافے سے 1.48 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا۔ 2021ء کے اختتام تک فہرستی سرمایہ جی ڈی پی کا 3.3 فیصد تھا، جو دیگر ابھرتی ہوئی معیشتوں کے مقابلے میں کم ہے، اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ فرموں کے لیے فہرست میں شمولیت سے فائدہ اٹھانے اور سرمائے کی تشکیل کے لیے طویل مدتی فنڈز جمع کرنے کے مزید امکانات ہیں (چارٹ 2.21)۔



وسط جون کے بعد ستمبر 2020ء تک انڈیکس لگ بھگ 47 ہزار کی سطح پر رہا۔ تاہم پالیسی ریٹ بڑھنے کے اعلان کے بعد نشانیہ اشاریہ 13 اکتوبر 2021ء تک گر کر 43,222 پر آ گیا۔ آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی کی توقعات سے اشاریہ 5 نومبر 2021ء تک دوبارہ 47 ہزار تک چلا گیا۔ بڑھتی ہوئی مہنگائی، کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ بڑھنے، نیز نومبر اور دسمبر میں پالیسی ریٹ میں دوبار اضافے سے اسٹاک مارکیٹ نے اتار چڑھاؤ دیکھنے کے بعد سال کا اختتام 44,596 پر کیا: اس طرح 2021ء میں 1.9 فیصد اضافہ ہوا (2020ء میں 7.4 فیصد)۔ اس کے باوجود ایکویٹی مارکیٹ میں اوسط تغیر گزشتہ سال سے کم رہا کیونکہ 2020ء میں وبا سے متعلق غیر یقینی حالات کی وجہ سے قیمتوں میں تیزی سے اتار چڑھاؤ آیا تھا (چارٹ 2.18)۔

غیر ملکی سرمایہ کار 2021ء میں خالص خریدار بنے

غیر ملکی سرمایہ کاروں نے 2021ء میں 304.4 ملین ڈالر مالیت کے حصص خریدے۔ جزدانی سرمایہ کاری کا یہ بہاؤ پچھلے سال کے رجحان کے برعکس تھا۔ تب واکے دھچکے نے غیر ملکی سرمایہ کاروں کو اپنے جزدان دوبارہ متوازن کرنے اور ابھرتی ہوئی مارکیٹوں سے نکلنے پر مجبور کیا تاکہ وہ غیر یقینی صورت حال سے محفوظ رہ سکیں۔ غیر ملکی سرمایہ کاروں نے 2021ء کی پہلی ششماہی میں پاکستانی میں تقریباً 65.1 ملین ڈالر کے حصص فروخت کیے تاہم ستمبر 2021ء کے بعد سے مارکیٹ اشاریے میں کمی اور کمپنیوں کے حصص کی قیمتیں گرنے سے پاکستان کی ایکویٹی مارکیٹ میں ان کی دلچسپی بحال ہوئی (چارٹ 2.19)۔



اگرچہ غیر ملکی سرمایہ کاروں نے کئی شعبوں میں حصص خریدے تاہم بینکاری کا شعبہ نمایاں رہا، کیونکہ سرمایہ کاروں نے یہاں مزید بہتری کا اندازہ لگایا۔ دوران سال انہوں نے حصص میں جتنی بھی خالص سرمایہ کاری کی اس کا تقریباً نصف صرف بینکاری میں لگایا۔ سرمایہ کاروں نے معیشت کے دیگر اہم شعبوں جیسے توٹائی (عالمی قیمتوں میں

دسمبر 2021ء	دسمبر 2020ء	دسمبر 2019ء	دسمبر 2018ء	دسمبر 2017ء	دسمبر 2016ء
533	531	534	546	559	572
1,483.5	1,421.1	1,386.6	1,322.7	1,276.8	1,221.9
7,900.1	8,035.4	7,811.8	7,692.8	8,570.9	9,454.1
46,348	43,755	40,735	37,067	40,471	44,111
17,981	18,180	18,656	17,174	20,215	22,111
75,000	71,168	66,032	61,174	68,612	74,111
31,549	30,780	29,012	28,043	29,774	31,111
22,406	21,718	19,387	18,185	20,357	22,111
6	3	1	3	7	11
16.0	14.2	8.7	5.4	12.5	15.1
5	7	7	6	1	3
25.1	247.0	240.6	28.8	10.5	12.1
513	330	164	194	249	301
18.2	12.3	5.9	7.9	12.1	15.1
146	102	74	68	60	51
8.9	4.7	2.9	3.0	4.3	5.1

ماخذ: فی اسٹاکس، 11 نومبر 2021ء تک کی صورت حال

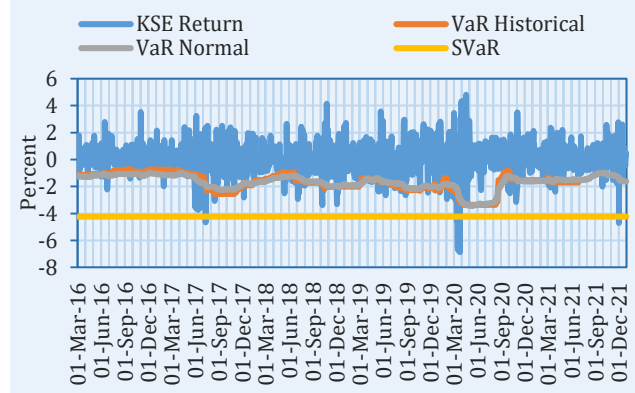
بھی موجود ہے۔ دراصل بینکوں کی سرمایہ کاری اور ایکویٹی میں ان کا اکتشاف قدامت پسندانہ احتیاط کا تقاضا ہے۔ دسمبر 2021ء کے اواخر تک حصص میں ان کی سرمایہ کاری مجموعی سرمایہ کاری کا معمولی سا حصہ ہے (یعنی 1.5 فیصد) اور سرمائے میں بھی (یعنی 11.4 فیصد)۔ حساسیت کے تازہ ترین تجربے (دباؤ کی جانچ) سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ایکویٹی کی قیمتوں میں کسی ممکنہ شدید دھچکے کا سامنا کرنے کے لیے بینکوں کے پاس کافی لچک موجود ہے۔

مستقبل میں مالی منڈیوں میں استحکام کا انحصار بڑی حد تک ان امور پر ہو گا: (i) بیرونی کھاتے پر دباؤ کی حالت، اگر عالمی قیمتیں توقع سے زیادہ عرصے تک بلند رہتی ہیں (مثال کے طور پر مشرقی یورپ میں جغرافیائی سیاسی تناؤ کی وجہ سے)، (ii) مہنگائی کا دباؤ جسے کم ہونے میں نسبتاً زیادہ وقت لگ سکتا ہے، (iii) آئی ایم ایف پروگرام کا کامیاب نفاذ، (iv) مزید استحکام کے اقدامات پر زری اتھارٹی کا رد عمل، اور (v) کووڈ 19 کی کوئی نئی قسم اور اس کے پھیلاؤ کی شدت۔

2021ء کے اواخر میں ایم ٹی بی کی نیلامیوں کی قطع شرحوں میں نمایاں اضافے کے اثرات اور مارکیٹ کی توقعات انڈیکس کے اتار چڑھاؤ میں ظاہر ہوئیں

اگرچہ 2021ء کے دوران کے ایس ای 100 اشاریے میں اتار چڑھاؤ گزشتہ سال سے کم تھا، تاہم گوشواروں سے پتہ چلتا ہے کہ تاریخی ویلیو ایٹ رسک (وی اے آر) کی خلاف ورزی کے 17 واقعات ہوئے (2020ء میں 20 مرتبہ) اور ان خلاف ورزیوں کی شدت بھی پچھلے سال سے کم تھی (چارٹ 2.22)۔ وی اے آر کی زیادہ تر خلاف ورزیاں دوسری ششماہی میں دیکھی گئیں اور ان کا سبب کئی معاشی تبدیلیاں تھیں۔ مثال کے طور پر کے ایس ای 100 اشاریے کا اتار چڑھاؤ 2 دسمبر 2021ء کو بلند ترین تھا جب ایک روز قبل یکم دسمبر کی نیلامی میں ٹریڈری بلز کی قطع شرحوں میں نمایاں اضافے سے 2 دسمبر 2021ء کو کے ایس ای 100 اشاریے میں 2135 پوائنٹس کمی واقع ہوئی۔

چارٹ 2.22: کے ایس ای 100 اشاریے کی ویلیو ایٹ رسک



Source: PSX

ایکویٹی کی قیمتوں میں کمی کو بینکوں نے محدود اکتشاف کی بنا پر بخوبی برداشت کیا

کے ایس ای 100 اشاریے میں 2 دسمبر 2021ء کو ہونے والی 4.71 فیصد کمی 11 جولائی 2017ء کے بعد (بومیہ بنیاد پر) دیکھی گئی سب سے بڑی کمی تھی، لیکن اس سے بینکوں جیسے مالی اداروں کے استحکام کے لیے فوری خدشات پیدا نہیں ہوئے کیونکہ ایکویٹیز میں ان کی سرمایہ کاری محدود ہے اور دھچکے برداشت کرنے کے لیے سرمائے کا مناسب کشن

سیکشن الف: شعبہ بینکاری کی کارکردگی اور خطرے کا تجزیہ

بکس 3.1: اسلامی بینکاری

2021ء کے دوران اسلامی بینکاری اداروں نے متاثر کن نمو کا سلسلہ جاری رکھا۔ قرضوں اور سرمایہ کاریوں دونوں نے اثاثوں کی توسیع میں اہم کردار ادا کیا، تاہم قرضوں کا حصہ قدرے بلند سطح پر رہا، کیونکہ سرمایہ کاری اور ڈپازٹ کے تناسب میں مزید اضافہ ہو گیا تھا۔ ڈپازٹس میں رقوم کی مضبوط آمد کے علاوہ اسلامی بینکاری اداروں نے اثاثوں کی نمو کو فنانس کرنے کے لیے خاصی مقدار میں قرضے لیے۔ کم شرح منافع کے ماحول میں آمدنی کے اظہاریوں میں کچھ اعتدال دیکھا گیا۔ تاہم، کمزور خطرہ قرض اور اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریوں میں بہتری سے قطع نظر اسلامی بینکاری اداروں کی لچکداری مضبوط رہی۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے اسلامی بینکاری اداروں کو سازگار ضوابطی ماحول کی فراہمی کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھیں جن میں شریعت سے ہم آہنگ اسٹینڈنگ سیلنگ سہولت اور مضاربہ پر مبنی بازار زر کے سودوں کے ادخالات شامل ہیں۔

اہم کردار ادا کیا (چارٹ 3.1.1)۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اسلامی بینکاری ادارے اپنے حریف روایتی بینکوں کے مقابلے میں مالی خدمات پر زیادہ توجہ مرکوز کیے ہوئے ہیں، اور اسلامی بینکاری اداروں کے اثاثوں کی بنیاد (مجموعی بینکاری شعبے کے 33.7 فیصد کے مقابلے میں) کا 46.6 فیصد قرضوں پر مبنی ہے۔

جدول 3.1.1: اسلامی بینکاری اداروں کی کارکردگی						
روایتی بینک			اسلامی بینکاری ادارے			
2021ء	2020ء	2019ء	2021ء	2020ء	2019ء	
ارب پاکستانی روپے						
24,482	20,854	18,708	5,577	4,269	3,284	مجموعی اثاثے
12,703	10,673	8,343	1,852	1,261	597	سرمایہ کاریاں (خالص)
7,523	6,411	6,626	2,597	1,881	1,623	قرضے (خالص)
17,509	15,130	13,301	4,211	3,389	2,652	ڈپازٹس
سال بسال فیصد تبدیلی						
17.4	11.5	9.9	30.6	30.0	23.5	مجموعی اثاثے
19.0	27.9	12.8	46.8	111.3	15.9	سرمایہ کاریاں (خالص)
17.4	-3.3	2.8	38.1	15.9	7.4	قرضے (خالص)
15.7	13.7	10.4	24.2	27.8	20.4	ڈپازٹس
مجموعی اثاثوں میں حصہ (فیصد)						
51.9	51.2	44.6	33.2	29.5	18.2	سرمایہ کاریاں (خالص)
30.7	30.7	35.4	46.6	44.1	49.4	قرضے (خالص)
43.0	42.4	49.8	61.7	55.5	61.2	ایف ڈی آر/اے ڈی آر (فیصد)

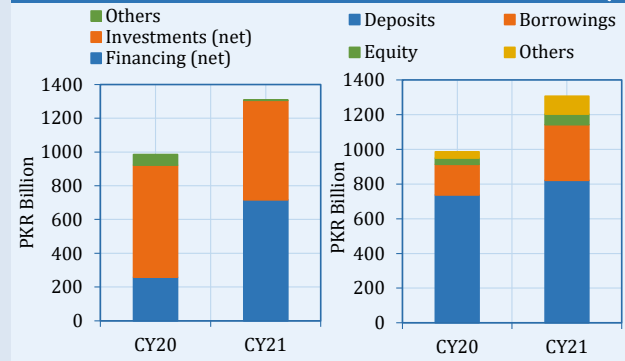
* ایف ڈی آر = فنانسنگ اور ڈپازٹس اور اے ڈی آر = قرضے اور ڈپازٹس
ماخذ: بینک دولت پاکستان

فنڈنگ کے لحاظ سے اسلامی بینکاری اداروں نے 821.7 ارب روپے مالیت کے ڈپازٹس جمع کیے، جو سال کے دوران 24.3 فیصد اضافے کو ظاہر کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں، اثاثوں کی بڑھتی ہوئی بنیاد کی اعانت کے لیے فنڈنگ کی طلب میں اضافے کو پورا کرنے کی خاطر قرض گیری میں بھاری اضافہ دیکھا گیا۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ وقت گزرنے کے

عالمی اسلامی مالی خدمات کی صنعت کی نمو مضبوط رہی۔۔۔

وباسے متعلق چیلنجوں کے باوجود عالمی اسلامی مالیاتی خدمات کی صنعت نے اپنی متاثر کن نمو کی رفتار کو برقرار رکھا۔ تازہ ترین دستیاب اعداد و شمار کے مطابق عالمی اسلامی مالیاتی خدمات کی صنعت کے مجموعی اثاثے 2021ء کے دوران 10.7 فیصد نمو کے ساتھ بڑھ کر 2.7 ٹریلین ڈالر (جو 2019ء میں 2.4 ٹریلین ڈالر تھے) تک پہنچ گئے۔ اسلامی بینکاری اور اسلامی سرمایہ منڈیوں نے اثاثوں میں توسیع کو تقویت بہم پہنچائی، جبکہ بنگلہ دیش میں معمولی سگڑاؤ دیکھا گیا۔⁶⁸

چارٹ 3.1.1: اثاثوں اور واجبات کے اجزائے ترکیبی (بہاؤ)



Source: SBP

2021ء میں ملکی اسلامی بینکاری کی صنعت نے اپنی مضبوط نمو کی رفتار برقرار رکھی۔۔۔

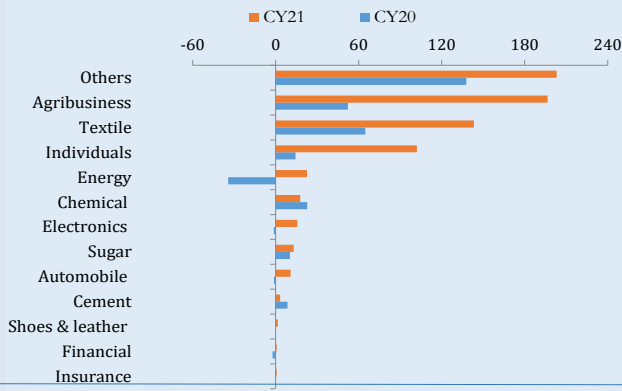
اسلامی بینکاری اداروں کی اثاثہ جات میں نمو نے اپنے روایتی ہم منصبوں پر سبقت لے جانے کا سلسلہ جاری رکھا، کیونکہ 2021ء کے دوران اس میں 30.6 فیصد اضافہ ہوا، جو گذشتہ برس ہونے والی 30.0 فیصد نمو سے کچھ زیادہ ہے (جدول 3.1.1)۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ توسیع کی رفتار 2012ء کے مقابلے میں بلند ترین سطح پر ہے۔ گذشتہ برس سرمایہ کاری پر مبنی نمو کے رجحان کے بعد 2021ء میں اثاثوں کی توسیع میں قرضوں نے

⁶⁹ اسلامی بینکاری اداروں میں مکمل اسلامی بینکوں کے ساتھ ساتھ روایتی بینکوں کی اسلامی بینکاری برانچیں دونوں شامل ہیں۔

⁶⁸ آئی ایف ایس بی (2021ء)۔ اسلامی مالی خدمات کی صنعت کے استحکام کا جائزہ۔ تازہ ترین جائزے میں عالمی آئی ایف ایس آئی کی 2020ء تک کی کارکردگی کا احاطہ کیا گیا ہے۔

یہی رہن قرضوں میں زیادہ حصہ ہے، اور رہن قرضوں کو فروغ دینے اور معیشت میں تعمیراتی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لیے اسٹیٹ بینک کے مختلف اقدامات⁷¹ سے اسے مزید تقویت حاصل ہوئی۔

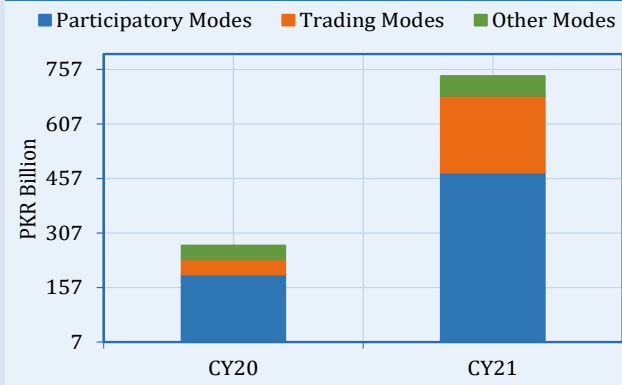
چارٹ 3.1.3: مالی رقوم کی شعبہ وار آمد



Source: SBP

قرضوں کے طریقوں کے لحاظ سے قرضوں کے بہاؤ میں شراکتی طریقہ کار (مشارکہ اور تفکیلی مشارکہ) کی بالادستی بدستور قائم ہے۔ 2021ء کے دوران شراکتی اور تجارتی طریقوں کے تحت قرضوں میں بالترتیب 473 ارب روپے اور 212 ارب روپے کا اضافہ ہوا (چارٹ 3.1.4)۔

چارٹ 3.1.4: مالی رقوم کی مختلف ذرائع سے آمد



Source: SBP

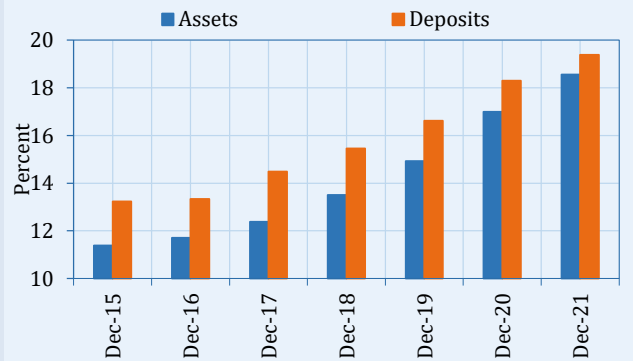
یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ قرضوں اور ڈپازٹ کے تناسب میں قابل ذکر بہتری دیکھی گئی۔۔۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ روایتی بینکوں کے مقابلے میں اسلامی بینکاری اداروں کے فریق وسطی عمل میں مضبوط کردار ادا کر رہے ہیں۔ قرضوں میں مضبوط اضافے کا نتیجہ

⁷¹ آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 04 برائے 2021ء۔

ساتھ ساتھ اسلامی بینکاری اداروں کی اہمیت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے، کیونکہ آخر 2021ء تک (آخر 2015ء میں 11.4 فیصد حصہ) بینکاری کے شعبے کے مجموعی اثاثوں کی بنیاد میں اسلامی بینکاری اداروں کا حصہ تقریباً 20 فیصد (18.6 فیصد) تھا۔

اسی طرح، ڈپازٹس کا حصہ آخر دسمبر 2015ء کے 13.2 فیصد سے بڑھ کر 19.4 فیصد تک پہنچ گیا ہے (چارٹ 3.1.2)۔

چارٹ 3.1.2: بینکاری صنعت میں اسلامی بینکاری اداروں کا حصہ



Source: SBP

قرضوں کے بہاؤ میں بڑا حصہ زرعی کاروبار، ٹیکسٹائل اور افراد کا تھا۔۔۔

2021ء میں مجموعی خام قرضوں (بشمول سرکاری اور نجی) میں 731 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جو 2020ء میں 271.6 ارب روپے تھا۔ زرعی کاروبار، ٹیکسٹائل اور افراد کا قرضوں کے مجموعی بہاؤ میں حصہ 60 فیصد تھا (چارٹ 3.1.3)۔ قرضوں کی نمو میں تیزی کی وجوہات میں معاشی سرگرمی کی بحالی، خام مال کی بڑھتی ہوئی قیمتیں، ٹی ای آر ایف کے تحت رقوم کی تقسیم، اور گندم کی خریداری⁷⁰ کے لیے اجناس کے قرضوں کی بلند سطح شامل ہیں۔

قرضوں کے جزوار تجزیے سے نشانہ ہی ہوتی ہے کہ مجموعی قرضوں کا 62 فیصد کارپوریٹ اداروں نے حاصل کیا۔ کارپوریٹ فنڈنگ کو بڑھانے میں جاری سرمائے اور طویل مدتی قرضوں نے اہم کردار ادا کیا۔ اس کے علاوہ، صارفی قرضے 92 ارب روپے کے اضافے سے بڑھ کر 282 ارب روپے تک پہنچ گئے، جس میں اہم حصہ گاڑیوں کے قرضوں میں 55.1 ارب روپے کے اضافے پر مشتمل تھا۔ مزید برآں، رہن قرضوں میں 33 ارب روپے کا خوش آئند اضافہ دیکھا گیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اسلامی بینکاری اداروں کا پہلے

⁷⁰ کم از کم امدادی قیمت کو 1,400 روپے فی کلوگرام سے بڑھا کر 1,600 روپے فی کلوگرام کر دیا گیا تاکہ گندم کی کاشت کی حوصلہ افزائی کی جاسکے۔

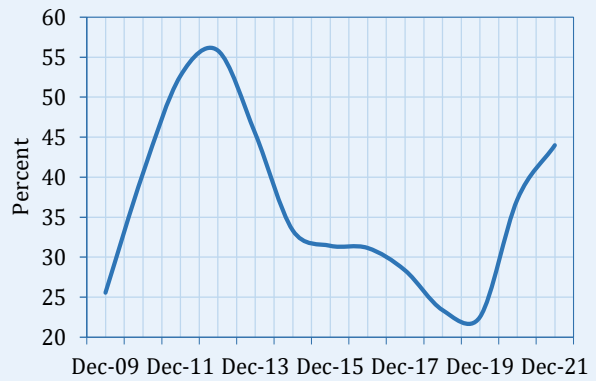
قرضوں اور ڈپازٹ کے تناسب میں بہتری کی صورت میں نکلا جو آخر دسمبر 2021ء تک بڑھ کر 61.7 فیصد تک پہنچ گیا (آخر دسمبر 2020ء میں 55.5 فیصد)۔ لہذا، اسلامی بینکاری اداروں کے قرضوں اور ڈپازٹ کا تناسب اپنے حریف روایتی بینکوں کے آخر دسمبر 2021ء تک کے مقابلے میں بہتر ہے۔

شریعت سے ہم آہنگ تمسکات کی دستیابی میں اضافے کے ساتھ سرمایہ کاری کا جزدان مسلسل مضبوط نمو کی عکاسی کر رہا ہے، جس کے نتیجے میں سیالیت کا خاکہ بہتر ہو گیا۔۔۔

2021ء کے مقابلے میں اسلامی بینکاری اداروں کی سرمایہ کاریوں میں 592 ارب روپے (48.6 فیصد) کا اضافہ ہوا جو گذشتہ برس 664 ارب روپے (111.3 فیصد) تھا۔ یہ سرمایہ کاریاں اجارہ صکوک میں کی گئی ہیں۔⁷²

سست رفتاری کے باوجود آخر دسمبر 2021ء تک سرمایہ کاری اور ڈپازٹ کا تناسب بڑھ کر 44.0 فیصد تک پہنچ گیا جو ایک سال قبل 37.2 فیصد تھا۔ مزید برآں، یہ امر قابل ذکر ہے کہ 2019ء تک مسلسل کمی کے بعد سرمایہ کاری اور ڈپازٹ کے تناسب میں مسلسل اضافہ دیکھا گیا ہے (چارٹ 3.1.5)۔ لہذا، آخر دسمبر 2021ء تک سیال اثاثوں اور مجموعی اثاثوں کا تناسب خاطر خواہ اضافے کے ساتھ بڑھ کر 33.2 فیصد تک پہنچ گیا، جو آخر دسمبر 2020ء تک 20.8 فیصد تھا۔ اس سے شریعت سے ہم آہنگ دستاویزات کی دستیابی میں اضافے کی عکاسی ہوتی ہے، جس سے اسلامی بینکاری اداروں کو اپنی سیالیت

چارٹ 3.1.5: سرمایہ کاریوں اور ڈپازٹ کا تناسب



Source: SBP

کے انتظام میں سہولت ملتی ہے۔

اسلامی بینکاری اداروں کے ڈپازٹس میں مضبوط نمو جاری رہی۔۔۔ بلحاظ فنڈنگ 2021ء کے دوران ڈپازٹس میں 24.3 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس 27.8

فیصد کی نمو ہوئی تھی۔ مزید تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ 2021ء میں صارفین کے ڈپازٹس میں ہونے والے تقریباً سارے اضافے میں بچتوں اور جاری کھاتے (غیر نفع بخش) نے حصہ ڈالا، جبکہ 2020ء میں ان کا حصہ 86 فیصد رہا۔ اس کا سبب معین ڈپازٹس میں 14 ارب روپے کا سکڑاؤ تھا جبکہ گذشتہ برس اس میں 82 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ معین ڈپازٹس میں سکڑاؤ کو منافع کی کم شرح سے منسوب کیا جاسکتا ہے جو معاون زری پالیسی کی وجہ سے 2021ء کے بیشتر حصے میں جاری رہی، اور جس کی وجہ سے منافع کے لحاظ سے حساس ڈپازٹروں نے سرمایہ کاری کے دیگر ذرائع تلاش کیے جبکہ اسلامی بینکاری اداروں نے کم لاگت سی اے ایس اے ڈپازٹس جمع کرنے پر توجہ مرکوز کرنے کی حکمت عملی کو اختیار کر رکھا تھا۔

ڈپازٹس میں اضافے کی مجموعی طور پر مضبوط رفتار، جو روایتی بینکوں کے معاملے میں بھی عیاں ہے، میں متعدد عوامل نے اہم کردار ادا کیا، جن میں بڑھتی ہوئی ترسیلات زر اور آر ڈی اے رقوم کی آمد، بہتر معاشی سرگرمی وغیرہ شامل ہیں۔

اثاثوں کی بنیاد میں بلند نمو کے سبب اسلامی بینکاری اداروں کا گذشتہ برس کے مقابلے میں قرضوں پر انحصار بڑھ گیا۔۔۔

اسلامی بینکاری اداروں کی قرض گیری (اختتام سال کا بیلنس) میں 91.3 فیصد اضافہ ہوا، اور آخر دسمبر 2021ء تک اثاثوں کی بنیاد میں ان کا حصہ بڑھ کر 12 فیصد تک پہنچ گیا (دسمبر 2020ء میں 8.2 فیصد)۔ یہ اضافہ فنانسنگ کی مختلف اسکیموں کے تحت قرضوں میں ہوا تھا۔

اثاثہ جاتی اظہاریوں کے مطابق خطرہ قرض قابو میں رہا۔۔۔

2021ء میں اسلامی بینکاری اداروں کے اثاثہ جاتی معیار میں مزید بہتری آگئی، کیونکہ آخر دسمبر 2021ء تک غیر فعال قرضوں کا تناسب گر کر 2.7 فیصد پر آگیا، جو ایک سال قبل 3.2 فیصد تھا۔ اگرچہ 2021ء میں غیر فعال قرضوں کے اسٹاک میں 16.4 فیصد نمو ہوئی، تاہم قرضوں میں تیزی سے اضافے نے خطرہ قرض کو قابو میں رکھا۔ مزید برآں، تموین اور غیر فعال قرضوں کا تناسب آخر دسمبر 2020ء کے 82.4 فیصد سے بڑھ کر 90.8 فیصد پر آ گیا۔ خالص غیر فعال قرضوں اور سرمائے کا تناسب بھی گذشتہ برس کے 4.2 فیصد سے کم ہو کر 2.1 فیصد پر آگیا، جو غیر قانونی جزدان سے اسلامی بینکاری اداروں کے کمزور خطرے کو ظاہر کرتا ہے (چارٹ 3.1.6)۔

اسلامی بینکاری اداروں کی آمدنی مستحکم رہی۔۔۔

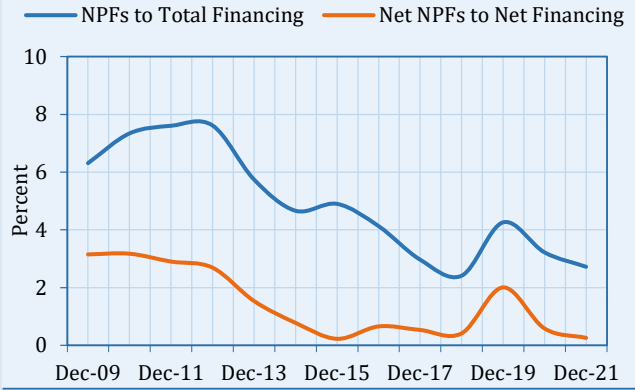
2021ء میں اسلامی بینکاری اداروں کی بعد از ٹیکس آمدنی میں 4.5 فیصد نمو ہوئی۔ اگرچہ منافع کی کم شرح، تموین کے اخراجات میں تیزی سے خالص مارک اپ آمدنی سست ہوگئی، تاہم غیر مارک اپ آمدنی میں نمایاں اضافے سے اسلامی بینکاری اداروں کی آمدنی کو تقویت ملی۔

⁷² ایف آر آر میں 89 ارب روپے اور وی آر آر صکوک میں 647 ارب روپے کی سرمایہ کاری کی گئی۔

مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثوں میں 75 فیصد سے زائد اضافے میں خطرہ قرض بہ وزن اثاثوں نے اہم کردار ادا کیا، جو مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثوں کے 80.1 فیصد پر مشتمل ہے، جس کے بعد آپریٹل خطرے کے حامل اثاثے (17.4 فیصد) اور خطرہ منڈی کے اثاثے (2.5 فیصد) شامل ہیں۔

کم شرح منافع کے ماحول اور اثاثوں کی بنیاد میں مضبوط نمو کی بدولت بعد از ٹیکس اثاثوں پر منافع اور ایکویٹی پر منافع کم ہو کر بالترتیب 1.3 فیصد (گذشتہ برس کے 1.6 فیصد) اور 21.4 فیصد (گذشتہ برس کے 24.5 فیصد) ہو گیا۔

چارٹ 3.1.6: اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریے



Source: SBP

اسٹیٹ بینک مسلسل اسلامی بینکاری اداروں کو سازگار ضوابطی ماحول فراہم کر رہا ہے ---

صنعت کے بڑھتے ہوئے حجم، اس کے آپریٹرز کی نوعیت اور مصنوعات اور خدمات کے متنوع جزدان کو مد نظر رکھتے ہوئے ضرورت اس امر کی ہے کہ شریعت سے غیر ہم آہنگ خطرے کا انتظام کرنے کے لیے اسلامی بینکاری کی پوری صنعت میں یکساں طریقے اختیار کیے جائیں، اور اسٹیٹ بینک نے اس ضمن میں شریعت سے غیر ہم آہنگ خطرے کے انتظام پر مرتکز مزید ہدایات⁷³ جاری کی ہیں۔ خصوصاً، اسٹیٹ بینک نے 2021ء کے دوران شریعت سے ہم آہنگ اسٹیٹنگ سیلنگ کی سہولت اور مضاربہ پر مبنی بازار زر کے سودوں کے ادخالات کو متعارف کرایا تاکہ اسلامی بینکاری اداروں کی جانب سے انہیں درپیش سیالیت کے انتظام کے مسائل سے نمٹا جاسکے (دیکھیے، ضمیمہ الف)۔^{74، 75} ان کی شرح کفایت سرمایہ کا تخمینہ لگایا جاتا ہے۔

اسلامی بینکاری اداروں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت مضبوط رہی ---

آخر دسمبر 2021ء تک شرح کفایت سرمایہ کچھ کمی کے ساتھ ایک سال پہلے کے 16.6 فیصد سے گر کر 16.0 فیصد پر آگئی۔ اگرچہ اس کے تناسب میں کمی واقع ہوئی لیکن اس کی سطح کم از کم مقامی اور عالمی ضوابطی تقاضوں کا بالترتیب 10.5 فیصد اور 11.5 فیصد رہی۔

نتائج اس مشق کے نتائج کے خلاصے کو چارٹ 4.15 میں دیا گیا ہے جو 2020ء کی ہر سہ ماہی کے لیے آخر سہ ماہی کے ڈیٹا پر مبنی ہے۔ یہ نتائج مجموعی سطح کے تجزیے کے نتائج سے ہم آہنگ ہیں۔ اس کے تحت شعبہ بینکاری کے انکیشن تناسب میں خاصا اضافہ ہو سکتا ہے، جس کے ادائیگی قرض کی صلاحیت کے لیے منفی مضمرات ہو سکتے ہیں۔ تاہم سرمائے کی خاصی بفرز کے پیش نظر نظام مجموعی بنیادوں پر اب بھی اس دھچکے سے نمٹنے کی صلاحیت رکھتا ہے کیونکہ بڑے بگاڑ کے باوجود اس کی شرح کفایت سرمایہ اس کی کم از کم مقامی اور عالمی سطح سے بلند رہے گی جو بالترتیب 11.5 فیصد اور 10.5 فیصد بنتی ہے۔

مزید تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ مجموعی اہل سرمائے میں 14.3 فیصد اضافے کے مقابلے میں مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثوں میں 18.8 فیصد کی مضبوط نمو شرح کفایت سرمایہ پر منتج ہوئی۔ تاہم، یہ فنانشنگ کی سرگرمیوں میں معاونت کے لیے سرمائے کے استعمال کو بھی ظاہر کرتی ہے، جس سے بینکوں کی آمدنی اور سرمائے کی پوزیشن کی توسیع میں مدد ملے گی۔

مجموعی اہل سرمائے میں 24 ارب روپے کے اضافے کا اہم محرک سطح اول کا سرمایہ تھا، جس میں 20 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ سطح اول اور خطرہ بہ وزن اثاثوں کا تناسب 12.8 فیصد پر تھا، جس سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ ضوابطی سرمائے کا بیشتر حصہ بہتر معیار کے تمسکات پر مشتمل تھا، جو کسی بھی بحرانی صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لیے ادائیگی قرض کی صلاحیت کے لحاظ سے خوش آئند ہے۔

⁷⁵ ڈی ایم ڈی سرکلر نمبر 25 برائے 2021ء۔

⁷³ آئی بی ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2021ء بتاریخ 14 جون 2021ء۔

⁷⁴ ڈی ایم ڈی سرکلر نمبر 24 برائے 2021ء۔

بکس 3.2: اسٹیٹ بینک کا فریم ورک برائے نگرانی اور انتظام بحران فریم ورک - مالی استحکام کو مضبوط بنانے کے لیے حالیہ اقدامات

مختلف کلیدی امور میں رہنمائی اور کم از کم محتاطیہ معیارات تقویض کیے جاسکیں (ملاحظہ کیجئے جدول 3.2.1)۔

2021ء میں اسٹیٹ بینک نے جامع نگرانی کا ایک نظام قائم کیا ہے، جو خطرے پر مبنی نگرانی (آر بی ایس) فریم ورک کی بنیاد پر تشکیل دیا گیا۔⁷⁷ یہ فریم ورک مالی اداروں کے مستقبل کے حوالے سے جامع جائزے فراہم کرتا ہے اور رہنمائی کے وسائل کو زیادہ سے زیادہ بروئے کار لانے میں مدد دیتا ہے۔ اسٹیٹ بینک اس فریم ورک کے تحت اپنے دائرہ کار میں آنے والے اداروں کی مسلسل نگرانی اور اصلاحی اقدامات کرتا ہے، جیسے ان کی گورننس اور قواعد کو بہتر بنانے کی ہدایت کرنا، خلاف ورزی پر جرمانے عائد کرنا، بینک انتظامیہ کا طرز عمل بینک اور اس کے ڈپازٹرز کے لیے نقصان دہ ہونے کی صورت میں اس کی انتظامیہ برطرفی، وغیرہ۔ اسٹیٹ بینک مسائل میں گھرے کسی ایسے بینک کی بحالی اور تنظیم نو کے لیے اقدامات کرنے کے قانونی اختیارات اور ادارہ جاتی بندوبست کا بھی حامل ہے، جو اپنے وظائف کی انجام دہی سے قاصر ہو اور اس کے نتیجے میں اس بات کا خطرہ پیدا ہو جائے کہ عام ڈپازٹرز نقصان سے دوچار ہو سکتے ہیں اور بینکاری نظام پر عوامی اعتماد کے خاتمے کا بن کر پورے نظام کے لیے بحران کا باعث بن سکتا ہوں۔

جدول 3.2.1: نگرانی کا طریقہ کار اور مالی تحفظ کی پریشانی

- خطرے پر مبنی نگرانی اور درستی کے اقدامات کا طریقہ کار
- مسئلے کے شکار بینک کا انتظام
- قرض فراہمی کا آخری مقام
- ڈپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن

قانونی فریم ورک اور اختیارات (ایس بی پی ایکٹ 1956ء، بی سی او 1962ء اور ڈی پی سی ایکٹ 2016ء)

اسٹیٹ بینک نے بحرائی صورت حال سے نمٹنے کے لئے ہنگامی منصوبہ بندی کا عمل تشکیل دیا ہے، جو بحران کی صورت حال میں مختلف محکموں کے کردار کی رہنمائی اور انہیں باضابطہ بنانے اور ملکی نظام کے لحاظ سے اہم بینکوں (ڈی-ایس آئی بیز) کی نشاندہی پر مشتمل ہے، اور انہیں اضافی سرمائے کی شرط اور بہتر نگرانی کے تابع کیا گیا ہے جس میں بحالی کا منصوبہ تیار کرنے کی شرط، بحرانوں سے نمٹنے کے لئے ابلاغی حکمت عملی شامل ہیں۔ وغیرہ⁷⁸ اسٹیٹ بینک ہنگامی حالات کی منصوبہ بندی کے عمل کو تقویت دینے کی

مالیاتی استحکام سرکاری پالیسی کے کلیدی مقاصد میں سے ایک ہے کیونکہ یہ پائیدار معاشی نمو اور عوامی فلاح و بہبود کے لئے لازم و ملزوم ہے، جس میں مرکزی بینک کا اہم کردار ہوتا ہے۔ حالیہ ترامیم کے تناظر میں، اسٹیٹ بینک ایکٹ 1956⁷⁶ کے سیکشن 4 ب میں یہ واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ پاکستان کے مالی نظام کا استحکام اسٹیٹ بینک کے مقاصد میں سے شامل ہے۔ مزید برآں، اس مقصد کے حصول کے لیے ایکٹ کا سیکشن 4 ج، علاوہ از دیگر امور، ضرورت پڑنے پر اسٹیٹ بینک کو محتاطیہ ضوابطی آلات استعمال کرنے کا اختیار تقویض کرتا ہے۔

مرکزی بینک کے مالی استحکام میں کردار کا اثر اس کے نگرانی فریم ورک کی اثر انگیزی، اور انتظام بحران کے فریم ورک کے طور پر بہ حسن و خوبی تشکیل کردہ حفاظتی حصار سے ظاہر ہوتا ہے۔

اسٹیٹ بینک اپنے نگرانی اور حفاظتی حصار کے فریم ورک کی بہتری اور تازہ کاری کے لیے مسلسل کوشاں ہے۔۔۔

اس طرح اسٹیٹ بینک کا مجموعی نگرانی فریم اور حفاظتی حصار بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ اصولوں اور معیارات کی تعمیل کرتا ہے۔ مختلف بحرانوں کا موثر انتظام اور مالی نظام کے استحکام میں کردار اسٹیٹ بینک کے حفاظتی حصار کی اثر انگیزی کی توثیق کرتا ہے۔ اتفاقاً اسٹیٹ بینک ابھرتے ہوئے بہترین روایات اور منڈی کی بدلتی ہوئی حرکیات کی روشنی میں باقاعدگی سے اپنے نگرانی فریم ورک کا جائزہ لیتا ہے اور اس کی تازہ کاری کرتا ہے۔ اس سلسلے میں اسٹیٹ بینک نے حالیہ برسوں میں اپنے حفاظتی حصار کو مضبوط بنانے کے لیے متعدد اقدامات کیے، جو ذیل میں درج ہیں۔

خطرے پر مبنی نگرانی فریم ورک بطور مالی عدم استحکام کے خلاف بنیادی حفاظتی حصار۔۔۔

اسٹیٹ بینک کو ضوابط اور ہدایات جاری کرنے کے ساتھ ساتھ بینکوں کی نگرانی کرنے اور کسی بھی قسم کی نگرانی کے خدشات کو دور کرنے اور ناکام اداروں کو منظم طریقے سے حل کرنے کی خاطر اصلاحی اقدامات کرنے کے لیے خاطر خواہ انضباطی اختیارات حاصل ہیں۔ چنانچہ، اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو ضروری ہدایات اور محتاطیہ ضوابط جاری کیے ہیں تاکہ

⁷⁶ بینک دولت پاکستان ایکٹ 1956ء۔

⁷⁷ خطرے پر مبنی نگرانی فریم ورک۔ 2021ء میں مالی اداروں کی درجہ بندی کے نظام کیلئے آر بی ایس فریم ورک سے تبدیل کر دیا گیا۔

⁷⁸ ڈی-ایس آئی بیز کی نشاندہی ان کے حجم، باہمی تعلق پائیداری اور پیچیدگی کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔ براہ کرم بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 4 برائے 2018ء ملاحظہ کیجئے۔

پر قائم اور فعال کیا گیا تھا۔ ڈی پی سی مالی استحکام کو فروغ دینے اور بینکاری نظام پر عمومی اعتماد کو برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس کا مقصد بینک کی ناکامی کی صورت میں چھوٹے اور مالی اعتبار سے نیم خواندہ ڈپازٹرز کو محفوظ ڈپازٹس کی مخصوص حد تک زرتلافی فراہم کرنا ہے۔ تمام جدولی بینک ڈپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن کے رکن ادارے ہیں، جو ڈی پی سی کو مقررہ پریمیم ادا کرتے ہیں تاکہ ناکام بینک کے ڈپازٹرز کو ایک محفوظ رقم بطور زرتلافی مل سکے۔⁸⁰

محتاطیہ نگرانی فریم ورک کی توجہ نظامی خطرات اور شعبہ جاتی حرکیات پر مرکوز ---

اسٹیٹ بینک کا ضوابطی نظام تناسب کے اصول پر مبنی ہے اور قاعدے اور اصول دونوں پر مبنی ہدایات پر مشتمل ہے۔ جو ابھرتے ہوئے نظامی خطرات کے ساتھ ساتھ مالی منڈیوں کے باہمی تعلق اور دیگر حرکیات سے پیدا ہونے والے انفرادی پہلوؤں کا تدارک کرتا ہے۔ اسٹیٹ بینک محتاطیہ خطرات کی مسلسل نگرانی اور بروقت اقدامات کرنے کے لیے مختلف محتاطیہ نگرانی جائزے سرانجام دیتا ہے، جن میں ایک طویل عرصے کے دوران کسی بینک کی ادائیگی قرض کی متوقع صلاحیت کے تخمینے کے لیے منظر نامہ جائزہ (دباؤ کی جانچ)، ڈی ایس آئی بیز کی تشخیص اور نامزدگی، مالی استحکام کے جائزے کی طباعت، بینکوں کے تفصیلی اعداد و شمار، مائیکرو فنانس بینکس (ایم ایف بیز) اور ترقیاتی مالی ادارے (ڈی ایف آئیز)، مالی اصابت کے اشاریے، اور خصوصی مطالعہ تصانیف شامل ہیں۔ مزید برآں، ایس ای سی پی کے تعاون سے بینکوں اور مالی اداروں کی مشترکہ نگرانی کی جاتی ہے۔ اسٹیٹ بینک نے بروقت پالیسی اقدامات کی غرض سے کلید متعلقہ فریقوں کے درمیان رابطوں میں سہولت دینے کے لیے ادارے اور ایس ای سی پی اور وزارت خزانہ جیسے دیگر اداروں میں متعدد اعلیٰ سطح فورمز قائم کر دیے ہیں۔

خاطر ڈی۔ ایس آئی بیز کے لیے حل کی منصوبہ بندی بہتر بنانے پر کاربند ہے اور مالی بحران کی صورت حال سے نمٹنے کے لیے اپنی اہلیت جانچنے کی غرض سے آزمائشی مشقوں کا ارادہ رکھتا ہے۔

اسٹیٹ بینک حل کے نظام کو توانا کرنے کے نظریے سے اپنے قانونی اور نگرانی فریم ورک میں مخصوص تبدیلیوں پر غور کر رہا ہے تاکہ بینکوں کے حل کی ابھرتی ہوئی بہترین روایات سے ہم آہنگ ہو جاسکے۔

بحران کا شکار بینکوں کو مالکاری اور ان کے ڈپازٹرز کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے حفاظتی حصار قائم کر دیے گئے ہیں ---

اسٹیٹ بینک نے حالیہ برسوں میں حفاظتی حصار (سیفٹی نیٹ) کو مزید بہتر بنانے کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں۔ مثال کے طور پر اسٹیٹ بینک ایکٹ 1956ء کے سیکشن 17 جی کے تحت آخری چارہ گر (ایل او ایل آر) کی سہولت کی فراہمی کے لیے ضوابط تشکیل دیے گئے ہیں۔⁷⁹ اس سیکشن کے تحت اسٹیٹ بینک کی سیالیت کی صورت حال بہتر بنانے کے لیے بینک کو مالکاری فراہم کر سکتا ہے تاکہ عبوری سیالیت کی کمی بینک کی ناکامی کا باعث نہ بن سکے۔ معیاری مالکاری سہولیت کے برعکس جو وفاقی حکومت کے تمسکات کے عوض فراہم کی جاتی ہیں، ایل او ایل آر کی سہولت کو مختلف قسم کی مناسب ضمانتوں پر بڑھایا جاسکتا ہے۔ اس سہولت کو روایتی اور شریعت کے مطابق دونوں طریقوں سے بڑھایا جاسکتا ہے۔

مزید برآں، ڈپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن ایکٹ 2016ء کے تحت پاکستان میں ڈپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن (ڈی پی سی) کو 2018ء میں ایک غیر مبہم ڈپازٹ بیمہ نظام کے طور

79 اسٹیٹ بینک نے جنوری 2022ء میں ایل او ایل آر ضوابط جاری کیے تھے۔ ان ضوابط میں مالکاری کے طریقے، رہن کی اقسام، سہولت کے نرخ، مدت، اہلیت کا کم از کم معیار، دستاویزات کی شرائط وغیرہ کا احاطہ کیا گیا ہے۔ مزید برآں، بینکوں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ سیالیت کے غیر معمولی دباؤ کی صورت میں ایل او ایل آر سہولت تک رسائی حاصل کرنے کے لیے اپنے آپریٹنگ عمل میں جاری شدہ قواعد و ضوابط کو مناسب طریقے سے شامل کریں۔

80 ڈی پی سی نے حال ہی میں ڈپازٹرز کے اعتماد کو مزید بڑھانے اور مالی استحکام کو سہارا دینے کے لیے ڈپازٹ کی محفوظ سطح کو ڈھائی لاکھ روپے سے بڑھا کر 5 لاکھ روپے فی ڈپازٹری بینک کر دیا ہے۔

79 اسٹیٹ بینک نے جنوری 2022ء میں ایل او ایل آر ضوابط جاری کیے تھے۔ ان ضوابط میں مالکاری کے طریقے، رہن کی اقسام، سہولت کے نرخ، مدت، اہلیت کا کم از کم معیار، دستاویزات کی شرائط وغیرہ کا احاطہ کیا گیا ہے۔ مزید برآں، بینکوں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ سیالیت کے غیر معمولی دباؤ کی صورت میں ایل او ایل آر سہولت تک رسائی حاصل

بکس 3.3: کووڈ19 اور بینکاری کا شعبہ: اسٹیٹ بینک کے اقدامات، سیکھے گئے اسباق اور آگے بڑھنے کا راستہ

بینکاری کی عالمی صنعت لچکدار رہی ---

- جارحانہ زری نر می کے ساتھ 17 مارچ تا 25 جون 2020ء کے دوران پالیسی ریٹ میں 625 بی پی ایس کٹوتی سے اقتصادی عالمین پر مالی بوجھ کم کرنے میں مدد ملی۔ اور اس کے نتیجے میں تقریباً 470 ارب روپے کی سودی لاگت کم ہو گئی۔
- قرض گہروں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کو تقویت دینے اور محفوظ بنانے اور بینکوں کی سرمایہ جاتی پوزیشن کو بڑھانے کے لیے کئی فراستی اقدامات کیے گئے تاکہ معیشت میں قرضوں کے بہاؤ کو برقرار رکھا جاسکے۔
- روزگار اسکیم (روزگار کی اعانت کے لیے)، عارضی معاشی ری فنانس سہولت (نئی سرمایہ کاریوں اور توازن کاری، جدت طرازی اور تبدل کے لیے) اور کووڈ19 سے نمٹنے کے لیے ری فنانس سہولت (صحت کے شعبے کی استعداد بڑھانے کی خاطر) جیسی قرضوں کی متعدد رعایتی اسکیمیں شروع کی گئیں۔ پہلے سے موجود رعایتی اسکیموں (ای ایف ایس، ایل ٹی ایف ایف) کے قرضوں کی حدود میں توسیع کی گئی۔ مزید برآں، ترجیحی شعبوں کو روزگار اسکیم کے تحت قرضوں کی فراہمی کے ضمن میں ایس ایم ایز کے لیے قرضہ ضمانت اسکیمیں وفاقی حکومت کے تعاون سے شروع کی گئیں۔
- مالی خدمات کا تسلسل یقینی بنانے اور مالی خدمات کی ڈھینٹا زیشن سمیت مالی خدمات کے مختلف محفوظ طریقوں کے استعمال کو فروغ دینے کے لیے اقدامات کیے گئے۔

مذکورہ اقدامات کا تخمینہ شدہ مالی اثر جی ڈی پی کے 5 فیصد کے مساوی تھا۔ مزید برآں، یہ امر قابل ذکر ہے کہ مذکورہ اقدامات سیالیت کے دباؤ میں کمی، ادائیگی قرض کی عدم صلاحیت سے بچنے اور معاشی بحالی کی اعانت کے لیے کیے گئے۔ بعد ازاں، اسٹیٹ بینک نے مضبوط بحالی، اجناس کی بلند عالمی قیمتوں اور مہنگائی کے دباؤ کے ساتھ وبا کی لہروں کے اثرات میں کمی اور وبا سے مؤثر انداز میں نمٹنے کو مد نظر رکھتے ہوئے استحکام کی سمت پیش رفت کی۔ مثلاً، 2021ء میں پالیسی ریٹ میں 275 بی پی ایس اضافہ کرتے ہوئے اسے 9.75 فیصد⁸² کرنے کے ساتھ ساتھ گاڑیوں کے قرضوں کے خاتمے کے لیے کئی محتاطیہ اقدامات کیے گئے۔

کووڈ19 کی وبائی عالمی معیشت پر گہرا اثر ڈالا اور عالمی نظام کی لچکداری کو جانچا گیا۔ اس حقیقت کے باوجود کہ کووڈ19 کا دھچکا بہت شدید تھا، تاہم عالمی بینکوں کی لچکداری مستحکم رہی، کیونکہ وہ وبا کے بحران میں 12 سال قبل آنے والے عالمی بحران کے مقابلے میں سرمائے اور سیالیت کی بلند بفرز کے ساتھ داخل ہوئے تھے۔ اگرچہ 2020ء کے دوران قرض گہروں کی قرض واپس کرنے کی صلاحیت میں بگاڑ کی وجہ سے بینکاری کی عالمی صنعت کے تمویں کے اخراجات میں اضافہ ہو گیا تھا، لیکن مرکزی بینکوں کی جانب سے ادائیگی کی تعطیلات، قرضوں اور ملازمت کے تحفظ کے پروگراموں جیسے پالیسی اقدامات کے نتیجے میں غیر فعال قرضوں میں خاصا اضافہ مفقود رہا۔ اس سے قطع نظر، ان اعانتی اقدامات کی مدت 2021ء میں ختم ہو گئی تھی۔

دنیا بھر میں معاشی سرگرمی کی بحالی کے ساتھ کارپوریٹ بیلنس شیٹ عمومی لحاظ سے مضبوط ہوئی ہیں، آمدنیاں بڑھی ہیں اور متعدد معیشتوں میں منافع و باسے پہلے کی سطح سے تجاوز کر گیا ہے۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اعانتی پالیسی اقدامات کی میعاد ختم ہونے کے بعد دیوالیہ پن میں خاصے اضافے کے خدشات درست ثابت نہیں ہوئے۔⁸¹

اسٹیٹ بینک نے معیشت اور مالی نظام کی اعانت کے لیے متعدد اقدامات کیے ---

اسٹیٹ بینک نے وبا سے منسلک معاشی اور کئی فراستی خطرات کو محدود کرنے کے لیے فوری طور پر کارروائی کی۔ وسیع تناظر میں اسٹیٹ بینک نے درج ذیل اقدامات کیے:

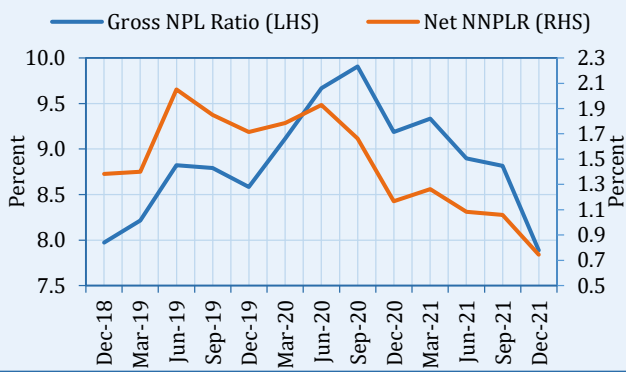
- اسٹیٹ بینک نے عالمی سطح پر اور ملک میں ابھرتی ہوئی صورت حال جانچنے کے لیے خاصا فعال طرز فکر اختیار کیا۔ اس نے باضابطہ اور بے ضابطہ دونوں ذرائع سے بینکاری صنعت کے ساتھ جامع مباحث کیے، اور مسائل اور چیلنجوں کو سمجھنے اور بینکاری صارفین پر اس کے اثرات کی وسعت کو جانچنے کے لیے دیگر فریقوں سے بات چیت کی۔ علاوہ ازیں، متعدد سروے کیے گئے جن سے وبا کے ساتھ منسلک مسائل کی بروقت جانچ اور متعلقہ پالیسی رد عمل کی تشکیل اور اس میں ردوبدل کرنے کا موقع ملا۔

⁸² جائزے کی مدت کے بعد مئی 2022ء تک پالیسی ریٹ مجموعی طور پر 400 بی پی ایس کے اضافے سے 13.75 فیصد تک پہنچ گیا۔

⁸¹ آئی ایم ایف (2021ء): عالمی مالی استحکام کا جائزہ۔ اکتوبر

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ 2020ء کے دوران وبا کے سبب پی ایس اے دباؤ میں رہا۔ تاہم، وبا کے دوران متعارف کرائی جانے والی اسٹیٹ بینک کی اسکیموں نے پی ایس اے کی اعانت میں اہم کردار ادا کیا ہے (چارٹ 3.3.1)۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریوں میں بھی بہتری کا عمل جاری رہا، جو قرض گیروں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کی اعانت اور معاشی سرگرمی کو تحریک دینے کے لیے اسٹیٹ بینک کے تعمیری کردار کو ظاہر کرتا ہے (چارٹ 3.3.2)۔

چارٹ 3.3.2: اثاثہ جاتی معیار میں بہتری جاری رہی



Source: SBP

ڈیجیٹائزیشن کے محاذ پر انٹرنیشنل فنڈز ٹرانسفرز (آئی بی ایف ٹی) کہلائی جانے والی آن لائن ٹرانزیکشنوں پر بینک چارجز سے استثنیٰ دینے اور بینکوں کو ڈیجیٹل مالیات کے استعمال کو فروغ دینے کی اخلاقی ترغیب ڈیجیٹل بینکاری خدمات کے استعمال میں خاصے اضافے پر متوجہ ہوئی۔ تاہم، اس اقدام پر جون 2021ء میں نظر ثانی کرتے ہوئے 25,000 روپے ماہانہ فی اکاؤنٹ سے زائد ٹرانزیکشنوں پر فیس کے خاتمے کو واپس لے لیا گیا۔ 2021ء کے دوران ای بینکاری لین دین میں 40.5 فیصد اضافہ ہو گیا (سال بسال بنیادوں پر)۔

وبا کے دھچکے سے قابل قدر اسباق حاصل ہوئے ہیں ---

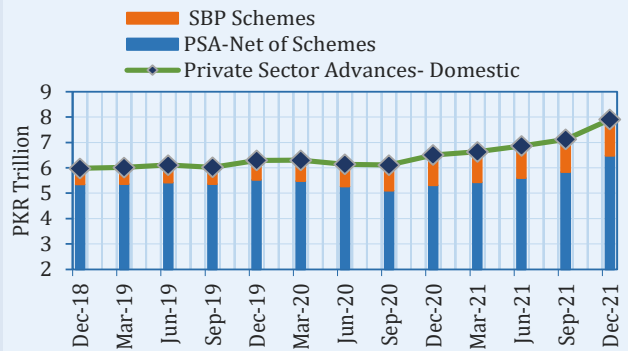
اگرچہ، ابھی تک کووڈ 19 کی وبا کا خاتمہ نہیں ہوا ہے، تاہم اس کے دھچکے سے دنیا بھر میں مالی نظام کے ضابطہ کاروں اور مرکزی بینکوں کے لیے بعض اسباق اخذ کیے جاسکتے ہیں۔ آگے بڑھنے کے لیے ان اسباق سے واپس کسی بھی قسم کے دوبارہ نمودار ہونے کے ساتھ ساتھ اسی طرح کی دباؤ کی صورت حال سے نمٹنے میں مدد مل سکتی ہے۔

کووڈ 19 کے بحران سے لچکدار مالی نظام کی افادیت خصوصاً معیشت کے بینکاری کے شعبے کو وبا کے نتیجے میں درپیش استحکام کے سنگین چیلنجوں کی توثیق ہوتی ہے۔ تاہم، بازل فریم ورک اور آپریشنل صلاحیتوں کے تحت سیالیٹ کی بفرز کی شکل میں پیدا ہونے والی استقامت کے سبب بینکاری کا شعبہ بڑی حد تک وبا کے خلاف حل کی صورت میں ابھر کر سامنے آیا ہے۔

اسٹیٹ بینک کی پالیسیوں کے ٹھوس کلی مالی اثرات مرتب ہوئے ---

اسٹیٹ بینک کے پالیسی اقدامات سے وبا کے دھچکے کی شدت کم کرنے میں مدد ملی۔ مثلاً، ابلاغ کی مؤثر حکمت عملی کے ذریعے وبا کے پھیلاؤ کے مرحلے میں دباؤ کی بلند سطح سے مارکیٹ کو منظم کرنے میں مدد ملی۔ قرضوں کو مؤثر کرنے / ری اسٹرکچرنگ کی اسکیم کے تحت 911 ارب روپے مالیت کے قرضوں کو مؤثر / تشکیل نو کی گئی۔ حقائق کے برعکس تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ بینکوں کے غیر فعال قرضوں میں تیزی سے اضافہ ہو سکتا تھا، اگر قرضوں کے اصل کو مؤثر اور ری شیڈول / ری اسٹرکچر کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ ری شیڈول / تشکیل نو شدہ قرضوں کے مکمل نقصانات کو فرض کرتے ہوئے خام غیر فعال قرضوں کا تناسب بڑھ کر 18.2 فیصد (آخر دسمبر 20ء تک درج شدہ 9.2 فیصد کے مقابلے میں) تک پہنچ سکتا تھا، جو اس انکیشن کے تناسب کی کلیدی تخمین شدہ سطح سے کافی نیچے ہے۔ اسی طرح، شرح کفایت سرمایہ کم ہو کر 15.7 فیصد (18.3 فیصد آخر دسمبر 2020ء تک) پر آسکتی ہے، جس سے بینکوں کو 2020ء میں ممکنہ طور پر 227 ارب روپے کی منفی قبل از ٹیکس نفع یابی کا تجربہ ہو سکتا ہے۔ ان تخمین شدہ منفی نتائج کے مطابق بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت اور قرضوں کے سکڑاؤ کے درمیان موافق گردش نظامیاتی خطرہ پیدا کرنے کے مضبوط امکانات موجود ہیں۔

چارٹ 3.3.1: نجی شعبے کے واجب الادا ملکی قرضوں کی تقسیم



Source: SBP

علاوہ ازیں، روزگار اسکیم کے تحت 212 ارب روپے کی فنڈنگ سے ایس ایم ایز اور چھوٹے کارپوریٹ اداروں کے 383 ہزار ملازمین سمیت 1.7 ملین ملازمین کی برطرفی روکنے میں مدد ملی۔ مزید برآں، ٹیکسٹائل، سینٹ اور گاڑیوں سمیت مختلف معاشی شعبوں نے ٹی ای آر ایف کے تحت پیداواری گنجائش کی توسیع کے لیے 283 ارب روپے کی خاطر خواہ فنڈنگ سے استفادہ کیا۔ مزید برآں، ٹی ای آر ایف کے تحت قرضوں کی تقسیم کے پھیلاؤ کے اضافی جاری سرمائے کے قرضوں کی شکل میں اثرات ظاہر ہونا شروع ہو چکے ہیں اور امکان ہے کہ یہ آگے چل کر بھی جاری رہیں گے۔

اس بحران نے بینکوں کے کاروبار کے تسلسل کے منصوبے (بی سی پی) کی افادیت کو بھی اجاگر کیا ہے۔ بینکوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی بی سی پی کو باقاعدگی سے اپڈیٹ کریں اور اپنے منصوبوں میں وبا جیسے منظر ناموں کی طرح اچھوتے خطرات کو بھی شامل کریں۔

وبا سے نہ صرف چیلنجز پیدا ہوئے ہیں بلکہ مالی خدمات کی رسائی بڑھانے کے مواقع بھی دستیاب ہوئے ہیں کیونکہ اب صارفین جدت پسند ڈیجیٹل مالی مصنوعات میں زیادہ دلچسپی لے رہے ہیں۔ رجحان میں یہ تبدیلی مالی شمولیت کو فروغ دینے اور مالی خدمات کے معیار اور کارکردگی کو بڑھانے میں معاون ثابت ہوگی۔

آخر میں ضرورت اس امر کی ہے کہ ابھرتی ہوئی صورت حال کی فعال نگرانی کی جائے اور معاشی محرکات کے مقابلے میں وبا کے چیلنجوں کے رد عمل میں لچکدار رہا جائے۔ مزید برآں، ملکی اور دیگر مقامات سے دستیاب وسیع تجربے کو مستقبل میں دباؤ کی ایسی صورت حال میں معاون ثابت ہونا چاہیے۔

مالی نظام کا ایک منسلک سبق نگرانی، ضوابطی اور قانونی فریم ورک کو بہترین بین الاقوامی معیارات اور بہترین روایات کے مطابق باقاعدگی سے جانچنا ہے تاکہ ممکنہ بہتری لانے کے لیے مسائل کی نشاندہی کی جاسکے۔

بحران سے پتہ چلتا ہے کہ بروقت اور بربد اقدامات کے ساتھ ساتھ مؤثر اشارے دینا بے یقینی کے حالات میں کلیدی اہمیت کا حامل ہے۔ مزید برآں، صنعت کے ساتھ مؤثر اشتراک اور کھلے پن سے ابلاغ کامیاب پالیسی مداخلتوں کے لیے بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ مؤثر پالیسی اقدامات وضع کرنے اور ان پر عملدرآمد کرنے کے لیے بھی کم از کم تاخیر کے ساتھ مناسب تفصیلی اور بلند تعدد کے حامل ڈیٹا کی دستیابی ایک اہم عنصر ہے۔ ایک اور سبق یہ ہے کہ متعلقہ حقائق کی نشاندہی اور اس بات کو سمجھنا کہ وہ کس طرح ایک دوسرے سے مربوط ہیں، ضروری ہے۔ مزید برآں، پالیسی سازوں کی طرف سے لچکداری ضروری ہے تاکہ وہ اپنے خیالات اور اقدامات میں ردوبدل کے لیے تیار رہیں، کیونکہ ناقص معلومات کی صورت میں مخفی حقائق بدل سکتے ہیں۔

وبا کے تناظر میں خطرات زائل کرنے کے لیے متوازن پالیسی آمیزے (زری، کلی فراستی اور مالیاتی پالیسیوں) پر زور دیا گیا ہے۔

وبانے دنیا بھر میں ڈیجیٹائزیشن کی رفتار کو تیز کر دیا ہے جس کے ساتھ ساتھ سائبر سیکورٹی خطرات میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ لہذا، مالی اداروں کو آئی ٹی اور انسانی وسائل میں زیادہ سرمایہ کاری کے ذریعے اپنی لچکداری کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔

باب 4: نقصان دہ حالات میں بینکاری کے شعبے کی لچکداری

اس جائزے میں شامل کیا گیا دباؤ کا منظرنامہ کلی معاشی اور مالی حالات کی پیش گوئی نہیں ہے۔ یہ ایک فرضی، قابل فہم نقصان کے خطرے کے تعین پر مبنی ہے جسے خصوصاً کلی معاشی حالات میں مفروضہ بگاڑ کی صورت میں بینکاری کے شعبے کی لچکداری جانچنے کے لیے بنایا گیا ہے۔ بیس لائن منظرنامے (معمول کے کاروبار) کے تحت تین برسوں کے دوران بینکاری کے شعبے کی ادائیگی قرض کی سطح مستحکم اور ملکی ضوابطی نشانیہ سے کافی بلند سطح پر رہتی ہے۔ زیادہ نقصان دہ منظرنامے میں بھی توقع ہے کہ بینکاری کا شعبہ اجناس کی عالمی قیمتوں، سیلاب اور قحط جیسے شدید موسمی حالات کے اعادے اور آئی ایم ایف کے پروگرام میں کسی قسم کے فرضی تعطل جیسے شدید دباؤ سے منسلک نقصان دہ کلی معاشی حالات کے نتیجے میں کسادبازاری کے دوران اپنی ادائیگی قرض کی صلاحیت کو باسانی برقرار رکھ سکتا ہے۔ حجم کے لحاظ سے نظامیاتی تعطل کا سبب بننے کا امکان رکھنے والے بڑے بینک سرمائے کی خاصی بلند بفرز رکھتے ہیں اور توقع ہے کہ وہ جائزے کی مدت میں دھچکوں کے اثرات کو برداشت کر سکتے ہیں۔ اسی طرح، توقع ہے کہ درمیانے اور چھوٹے حجم کے بینک دھچکوں کے مقابلے میں لچکدار رہیں گے۔ بیس لائن منظرنامے میں قرضوں کی نمو سست ہو جاتی ہے لیکن قرضوں میں 14 فیصد کی معتدل اوسط شرح سے نمو کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ البتہ دباؤ کے منظرنامے میں قرضوں کی نمو سست ہو جاتی ہے، پھر بھی یہ 12 فیصد کی اوسط کے ساتھ مثبت رہتی ہے، لیکن تیسرے سال گر کر 7 فیصد پر آجاتی ہے۔ لہذا، سرمائے کی مناسب بفرز کے ساتھ بینکاری کا شعبہ توقع ہے کہ بیس لائن اور دباؤ کے منظرناموں دونوں میں معیشت کی قرضہ جاتی ضروریات پوری کرتا رہے گا۔ مختصر یہ ہے کہ نقصان دہ جغرافیائی اور سیاسی کشیدگی کی صورت میں درست شدت، اجناس کی عالمی مارکیٹ میں جاری اور مفروضہ افراتفری کی مدت اور راستے کے متعلق بے یقینی پائی جاتی ہے۔ نتیجتاً، دباؤ کی جانچ کے نتائج بھی خاصی بے یقینی سے مشروط ہیں۔ اسٹیٹ بینک اپنی ذمہ داری کے طور پر ابھرتی صورت حال پر کڑی نظر رکھتا ہے اور مالی استحکام کی حفاظت کے لیے ہر ممکنہ ضروری اقدامات کرنے کے لیے تیار رہے گا۔

4.1 پس منظر

اسٹیٹ بینک 2005ء سے سہ ماہی بنیادوں پر باقاعدگی سے اس مشق کا انعقاد کر رہا ہے۔ بیرونی فریقوں کے لیے دباؤ کی جانچ کے تفصیلی نتائج اور جانچ پڑتال کا تبادلہ 08-2007ء سے مالی استحکام کے سالانہ جائزوں میں شائع کیا جا رہا ہے اور سہ ماہی نتائج بھی سہ ماہی کمیونڈیم: بینکاری نظام کی شماریات کے ذریعے فراہم کیے جا رہے ہیں۔ اسٹیٹ بینک میں دباؤ کی جانچ کے فریم ورک کو مسلسل بہتر اور مضبوط بنایا جا رہا ہے۔ علاوہ ازیں، اپنے نگرانی کے دائرہ کار میں شامل اداروں کے لیے اسٹیٹ بینک روایتی بینکوں، اسلامی بینکوں، روایتی بینکوں کی اسلامی برانچوں، ترقیاتی مالی اداروں اور مائیکرو فنانس بینکوں کے لیے دباؤ کی جانچ کے جامع رہنما خطوط بھی جاری کر چکا ہے۔ ان رہنما خطوط کے تحت اداروں کے لیے ضروری ہے کہ ان کی لچکداری کو باقاعدگی کے ساتھ جانچا جائے۔⁸⁴ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ، ڈی ایس آئی بیز کے نمونے کے لیے اب یہ ضروری ہے کہ وہ دھچکوں کے مختلف منظر ناموں کے تحت دھچکوں کے مقابلے میں اپنی لچکداری کی سطح کی پیمائش کرنے کے لیے کلی دباؤ کی جانچ کے تجربات کریں۔

بینکاری کا شعبہ معیشت کے انجنوں کو چلانے کے لیے قرضے کی شکل میں ضروری ابھدھن فراہم کرتا ہے۔ تاہم، دباؤ کے ادوار میں جب اس شعبے کو نقصانات کا سامنا ہوتا ہے اور سرمائے کی بفرز سکر جاتی ہے تو قرض گاری بھی سکر جاتی ہے جس سے نقصان دہ معاشی اثرات میں شدت آجاتی ہے۔⁸³ 2007-08ء کے عالمی مالی بحران نے حقیقی اور مالی شعبوں کے درمیان فیڈ بیک کی ضرورت کو بہت زیادہ اجاگر کیا ہے۔ نگرانوں نے تب سے مالی شعبے کی نگرانی کی سطح کو بڑھا دیا ہے اور شعبے کی لچکداری کو مضبوط بنانے کے لیے اقدامات کیے ہیں تاکہ معیشت سے منتقل ہونے والے دھچکوں کو برداشت کیا جاسکے۔

نگرانی کرنے والے حکام اور کثیر فریقی ایجنسیاں بعض مفروضہ نقصان دہ لیکن معقول حالات میں شعبہ بینکاری کی لچکداری جانچنے کے لیے دباؤ کی جانچ کے فریم ورکس بھی وسیع پیمانے پر استعمال کر رہی ہیں۔ دباؤ کے ایسے تجربات کے نتائج کلی مالی متغیرات کے تخمین شدہ رویے اور مختلف مفروضہ منظر ناموں کے تحت بینکاری کے شعبے کی صحت کو ظاہر کرتے ہیں۔

Banking, 931-946.

(3) Jokipii, T., & Monnin, P. (2013). The impact of banking sector stability on the real economy. *Journal of International Money and Finance*, 32, 1-16.

⁸⁴ حالیہ جانچ اور دباؤ کی جانچ کے رہنما اصولوں میں توسیع ستمبر 2020ء میں کی گئی ہے (ایف ایس ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2020ء)۔

See e.g., (1) Aizenman, J., Pinto, B., & Sushko, V. (2013). Financial sector ups and downs and the real sector in the open economy: Up by the stairs, down by the parachute. *Emerging Markets Review*, 16, 1-30.

(2) Peek, J., Rosengren, E. S., & Tootell, G. M. (2003). Identifying the macroeconomic effect of loan supply shocks. *Journal of Money, Credit and*

4.2 منظر نامے کے ڈیزائن کا عمومی جائزہ

لیے بھی قرضوں کی فراہمی میں ہچکچاہٹ سے کام لے سکتے ہیں، جس سے معاشی کساد بازاری میں شدت آسکتی ہے۔

دونوں منظر ناموں میں بینکاری کے شعبے کی لچکداری کو جانچنے اور کلی معیشت کے بعض شعبوں کے آپس کے روابط کی لچکداری کو جانچنے کے لیے یکساں طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے۔ حقیقی اور مالی شعبوں کے درمیان تعلق کے پیش نظر ویکٹر آٹوری گریسو (وی اے آر) اور بیسن وی اے آر ماڈلز کے مجموعے کو استعمال کیا گیا ہے۔⁸⁷⁻⁸⁸

خطرے کی کوریج کے لحاظ سے بینکاری کے شعبے کی لچکداری کو قرضوں، مارکیٹ (شرح سود اور شرح مبادلہ) اور آپریشنل خطرات کے مقابلے میں جانچا گیا ہے۔ مجموعی جانچ کے علاوہ چھوٹے، درمیانے اور بڑے بینکوں کے لحاظ سے بینکاری کی صنعت کے مختلف اجزائے کے لیے بین شعبہ جاتی تنوع کو بھی اخذ کیا گیا ہے۔

4.3 بیس لائن منظر نامہ

بیس لائن منظر نامہ، منظر نامہ ایس صفر کو عالمی اور ملکی خطرات کے عوامل کی بنیاد پر تشکیل دیا گیا ہے۔

توسیل اور معاشی اثر کے لحاظ سے کووڈ 19 کے محدود رہنے کا امکان ہے

پہلا، ویکسین کی مزاحمت کرنے والی وبا کی نئی اقسام کا کم امکان فرض کرتے ہوئے عالمی اور ملکی سطح پر کووڈ 19 محدود رہتا ہے۔ مزید برآں، وبا کے ٹیسٹ کرنے کی گنجائش میں توسیع اور اگلے دو برسوں میں حفاظتی ٹیکے لگوانے کی شرح (چارٹ 1.11) میں اضافے کے سبب ملک میں اموات کی شرح پہلے ہی نیچے آچکی ہے۔ جنوری 2022ء میں شروع ہونے والی حالیہ لہر کے دوران اموات کی شرح پچھلی لہروں کے مقابلے میں خاصی نیچی سطح پر رہتی ہے (چارٹ 4.1)۔

جائزے کی مدت کے اختتام تک بتدریج کمی سے قبل قلیل مدت میں اجناس کی عالمی قیمتوں کے بلند سطح پر رہنے کی توقع ہے

دوسرا، 2020ء کے آغاز میں وبا کے نتیجے میں عالمی کساد بازاری اجناس کی قیمتوں میں وسیع کمی پر منتج ہوئی ہے۔ اس کمی کے بعد اپریل 2020ء سے قیمتوں میں تیزی سے مربوط بحالی

موجودہ سال کی دباؤ کی جانچ کی مشق شعبے کے بیس لائن اور مفروضاتی دباؤ کے منظر ناموں کی لچکداری کی جانچ پر مشتمل ہے۔ دونوں منظر نامے وبا کی مستقبل کی لہروں، شدید موسمی حالات، ارتقا پذیر سیاسی محرکات، جغرافیائی و سیاسی کشیدگی کے نتیجے میں اجناس کی بلند قیمتوں، آئی ایم ایف کے پروگرام کے ممکنہ تسلسل کو لاحق خطرات، قرضوں کی بڑھتی ہوئی سطح اور سخت عالمی مالی حالات سمیت اہم اندرونی و بیرونی خطرات کی بنیاد پر تشکیل دیے گئے ہیں۔

بیس لائن منظر نامے میں عالمی اور ملکی معیشت کے حالیہ محرکات کے تحت کلی مالی متغیرات کے راستے کو دیا گیا ہے۔⁸⁵ دوسری جانب، دباؤ کی جانچ کے مفروضاتی منظر ناموں میں ویکسین کی مزاحمت کرنے والی وبا کی اقسام کے سبب کساد بازاری، سیلاب اور قحط کا سبب بننے والے شدید موسمی حالات، جغرافیائی اور سیاسی کشیدگی (روس یوکرین جنگ) میں شدت کے سبب اجناس کی بلند بین الاقوامی قیمتوں اور ملکی سیاسی بے یقینی جیسے مفروضاتی دباؤ کے منظر نامے کو فرض کیا گیا ہے۔⁸⁶

معاشی چیلنجوں کے پس منظر میں ملکی کلی مالی استحکام کے لیے دونوں منظر ناموں کے اثرات کو آئندہ تین برسوں کی پیش گوئی کی مدت، پہلی سہ ماہی 2022ء تا چوتھی سہ ماہی 2024ء کے مقابلے میں جانچا گیا ہے:

پیداوار، مہنگائی، شرح سود، جاری کھاتے کے توازن اور بینکاری شعبے کی صحت پر شرح مبادلہ کے اثرات جیسے کلی معاشی اظہاریوں میں مفروضہ تبدیلیوں کے مضمرات کو غیر فعال قرضوں، منافع اور کفایت سرمایہ کے ذریعے جانچا گیا ہے۔ خصوصاً، مفروضہ اقتصادی کساد بازاری فرموں اور گھرانوں کی آمدنی کی سطح پر منفی اثرات مرتب کر سکتی ہے، جس سے ان کی قرضوں کی واپسی کی صلاحیت متاثر ہوگی اور بینکوں کے خطرہ قرض میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں بینکوں کی نفع یابی پر نقصان دہ دباؤ پڑ سکتا ہے اور ان کی ادائیگی قرض کی صلاحیت پر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔

بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کے فیڈ بیک اثرات کا دائرہ حقیقی معیشت تک وسیع ہو سکتا ہے، کیونکہ بینک ممکنہ طور پر منافع بخش سرمایہ کاری کے مواقع سے استفادے کے

85 عالمی اور ملکی معاشی ماحول سے متعلق اہم مسائل پر تفصیلی بحث کے لیے برائے مہربانی دیکھیے باب 01۔

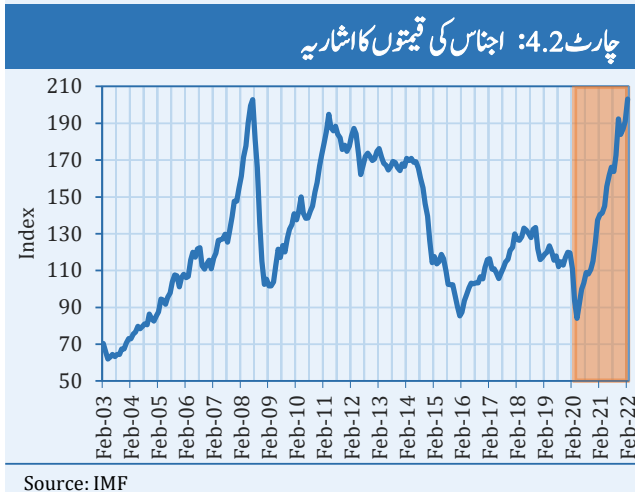
86 دباؤ کی جانچ میں عام طور پر تین قسم کے دھجوں کو مد نظر رکھا جاتا ہے، یعنی V شکل، L شکل اور U شکل میں۔ ان شکلوں کو بحالی کے لحاظ سے وضع کیا جاتا ہے V شکل میں جلد بحالی فرض کی گئی ہے، L شکل میں طویل مدتی

کساد بازاری، جبکہ U شکل میں پیش گوئی کی مدت کے اختتام تک بحالی فرض کی گئی ہے۔ ان اصطلاحات کے تحت دباؤ کے منظر نامے کو L شکل کا فرض کیا گیا ہے، جس میں پیش گوئی کی مدت کے اختتام تک معمولی بحالی ہوتی ہے۔ دباؤ کے

منظر نامے میں شدت کی بلند سطح کے سبب بحالی میں بیس لائن منظر نامے کے مقابلے میں طویل وقت صرف ہوتا ہے۔
87 تفصیلات کے لیے براہ مہربانی دیکھیے باب 4.1 تکنیکی تفصیلات باب 4: بینکاری کے شعبے کی لچکداری، مالی استحکام کا جائزہ برائے 2016ء، ایٹھٹینک آف پاکستان۔

88 بیس فیصد حکام کی دباؤ کی جانچ کے لیے وی اے آر استعمال کرتے ہیں۔ بینک فار انٹرنیشنل سیٹلمنٹس (بی آئی ایس) 2017ء۔ گرائی اور بینک کے دباؤ کی جانچ: مختلف قسم کے طریقے [دسمبر]۔

اس تناظر میں ایس صفر میں فرض کیا گیا ہے کہ مالی سال 22ء کے دوران جی ڈی پی میں تقریباً چھ فیصد نمو ہوگی۔ تاہم، مالی سال 23ء میں استحکام کے مفروضہ اقدامات کے پیش نظر نمو کے سست ہونے کی توقع ہے جبکہ مالی سال 24ء کے دوران اس میں دوبارہ اضافہ متوقع ہے۔ مزید برآں، مالی سال 22ء اور مالی سال 23ء میں صارف اشاریہ قیمت مہنگائی بلند سطح پر رہنے کے بعد مالی سال 24ء میں معتدل ہو سکتی ہے۔



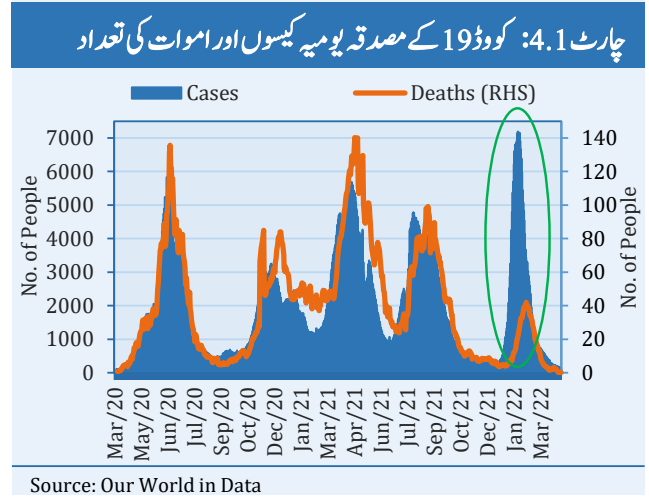
4.4 مفروضہ دباؤ کا منظر نامہ

دباؤ کے منظر نامے، منظر نامہ ایک کو عالمی اور معاشی خطرات کے عوامل سے متعلق درج ذیل مفروضات کے گرد تشکیل دیا گیا ہے۔

جغرافیائی اور سیاسی کشیدگی میں اضافے کے ساتھ اجناس کی عالمی قیمتوں میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے

ایس صفر میں اجناس کی عالمی قیمتوں میں بتدریج کمی فرض کی گئی ہے جبکہ ایس ایک میں اس کی مخالف صورت حال کو فرض کیا گیا ہے۔ روس یوکرین کی جاری جنگ اور اس کے نتیجے میں تیل کے تیسرے بڑے برآمد کنندہ روس پر پابندیاں تیل کی عالمی منڈیوں کی رسد میں تعطل کا باعث بن سکتی ہیں۔ نتیجتاً، ایس ایک میں فرض کیا گیا ہے کہ آخر 2022ء تک تیل کی قیمتیں بڑھ کر 130 ڈالر فی بیرل تک پہنچ سکتی ہیں جس کے بعد آخر 2024ء تک یہ بتدریج کم ہو کر 110 ڈالر فی بیرل پر آجاتی ہیں۔ مزید برآں، گندم کے بڑے رسد کنندگان کی حیثیت سے روس اور یوکرین کے درمیان کشیدگی کے سبب رسد میں تعطل کے نتیجے میں گندم کی عالمی قیمتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے، جو ملکی معیشت پر بھی منفی اثرات مرتب کر سکتا ہے۔

ہوتی ہے (چارٹ 4.2)۔ طلب میں تیزی سے بحالی، کووڈ کے سبب رسدی زنجیر میں تعطل اور مشرقی یورپ میں حالیہ جغرافیائی و سیاسی کشیدگی کے سبب تیل کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں۔⁸⁹ یو ایس انرجی انفارمیشن ایڈمنسٹریشن کے تازہ ترین تخمینے کے مطابق برینٹ آئل کی قیمتیں 2022ء کی دوسری ششماہی میں اوسطاً 102 ڈالر فی بیرل تک رہ سکتی ہیں اور 2023ء میں گر کر 93 ڈالر فی بیرل پر آسکتی ہیں۔⁹⁰ لہذا، تیل کے مستقبلات کی بنیاد پر ایس صفر میں پیش گوئی کی مدت کے اختتام یعنی 2024ء کی چوتھی سہ ماہی تک تیل کی قیمت بتدریج کم ہو کر 80 ڈالر فی بیرل پر آنا فرض کیا گیا ہے۔



ملکی سیاسی ماحول مستحکم رہنے کا امکان ہے جس سے آئی ایم ایف کے ای ایف ایف پروگرام کی اصلاحات کے کامیاب نفاذ میں مدد ملے گی

تیسرا، اپریل 2022ء میں حکومت کی حالیہ تبدیلی کے بعد سیاسی صورت حال کے مستحکم ہونے کا امکان ہے جس سے آئی ایم ایف کے ای ایف ایف پروگرام کے تحت اصلاحات کے کامیاب نفاذ کا موقع مل جاتا ہے۔ تاہم اس پس منظر میں توانائی کے شعبے کے زرع اعانت کو کم کرنے جیسے مالیاتی پالیسی کے اقدامات کے نتیجے میں مہنگائی بڑھ جاتی ہے۔ دوسری جانب، امکان ہے کہ زری حکام کے حالیہ اقدامات سے نمو کی رفتار بھی معتدل ہو جاتی ہے۔ مثبت پیش رفت یہ ہے کہ اصلاحات کے کامیاب نفاذ سے توقع ہے کہ جڑواں خسارے اور سرکاری قرضہ قابو میں رہتا ہے جبکہ سرمایہ کاروں کا اعتماد بڑھتا ہے۔

مذکورہ بالا تین اہم مفروضات کے علاوہ ایس صفر میں بھی ترقی یافتہ معیشتوں میں زری پالیسی کے استرداد کو اثرات کو بھی شامل کیا گیا ہے، لیکن بیرونی قرضوں کے ذرائع کی دستیابی فرض کی گئی ہے۔

⁸⁹ انرجی انفارمیشن ایڈمنسٹریشن (2022ء)۔ توانائی کے قلیل مدتی امکانات۔ امریکہ، اپریل۔ 27 مئی 2022ء کو رسائی حاصل کی گئی۔

⁹⁰ عالمی اقتصادی فورم (2022ء)۔ عالمی معیشت کے لیے تیل کی قیمتیں کیوں اہمیت رکھتی ہیں؟ ماہر کی وضاحت۔ کولونی، سویٹزرلینڈ، فروری۔ Weforum.org۔ یکم مئی 2022ء کو رسائی حاصل کی گئی۔

ملکی سیاسی بے یقینی میں اضافہ بھی نقصان دہ معاشی اثرات پر منتج ہو سکتا ہے

ابن ایک میں ملکی سیاسی بے یقینی میں اضافے کے اثر کو شامل کیا گیا ہے جو مختلف طریقوں سے ملکی معیشت پر منفی اثرات مرتب کر سکتا ہے۔ پہلا، اس سے سرمایہ کاروں اور صارفین کے احساسات کمزور ہو سکتے ہیں، جس سے مجموعی طلب، پیداوار اور روزگار میں بگاڑ پیدا ہو سکتا ہے۔ دوسرا، اس سے پاکستان کے خطرے کے پریمیم میں اضافہ ہو سکتا ہے، جس سے بیرونی قرضوں تک رسائی مہنگی اور زیادہ مشکل ہو سکتی ہے۔ آخر میں یہ صورت حال آئی ایم ایف کے ای ایف ایف پروگرام کے تحت اصلاحاتی ایجنڈے میں سمجھوتے پر منتج ہو سکتی ہے۔

عالمی مالی حالات سخت ہو سکتے ہیں

ترقی یافتہ معیشتوں میں بڑھتی ہوئی مہنگائی (چارٹ 1.4) کے باوجود دسمبر 2021ء تک عالمی مالی حالات معاون ثابت ہوئے۔ تاہم، مہنگائی کے مسلسل بڑھتے ہوئے دباؤ اور روس یوکرین تنازعہ کی وجہ سے عالمی مالی حالات کا اشاریہ حال ہی میں مارچ 2022ء سے سخت گیری کے رجحانات کی عکاسی کر رہا ہے (چارٹ 4.3)۔ مزید یہ کہ فیڈرل ریزرو نے پالیسی ریٹ میں 25 بی پی ایس اضافہ کیا اور اپنے مارچ 2022ء کے اجلاس میں شرح میں مزید اضافوں کا اشارہ بھی دے دیا۔⁹¹ لہذا، ایس ایک میں یہ بھی فرض کیا گیا ہے کہ قلیل مدت میں مالی حالات بدستور سخت رہیں گے، جس سے ابھرتی منڈیوں کے لیے بیرونی قرضے منگنے ہو جائیں گے۔

چارٹ 4.3: گولڈمین سیچ کے عالمی مالی حالات



Source: Bloomberg

شدید موسمی حالات سے کلی مالی استحکام کو خطرہ لاحق ہوتا ہے

فرض کیا گیا ہے کہ عالمی درجہ حرارت میں اضافے اور اس کے نتیجے میں ماحولیاتی تبدیلی قحط، سیلاب، خشک سالی اور طوفانوں جیسے شدید موسمی حالات پر منتج ہو سکتی ہے۔ تاریخی

طور پر پاکستان شدید موسم سے متعلق متعدد آفات کا شکار بنتا رہا ہے، جیسے شدید قحط (1998ء تا 2002ء)، وسیع پیمانے پر سیلاب (2010ء، 2020ء)، گرمی کی شدید لہریں (2015ء)، شدید بارشیں (2020ء)، لینڈ سلائیڈنگ، گلیشئروں کا پگھلنا۔ ان واقعات کے نتیجے میں خاطر خواہ رسد کی دھچکوں اور پیداواری نقصانات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

اگرچہ پاکستان کا شمار گرین ہاؤس گیسوں خارج کرنے والے سرفہرست ممالک میں نہیں کیا جاتا، تاہم انسانی اور پیداواری نقصانات کے لحاظ سے ماحولیاتی تبدیلیوں سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والے ممالک میں یہ 8 ویں نمبر پر رہا ہے۔ طویل مدتی ماحولیاتی خطرے کے اشاریے 2021ء کے مطابق گذشتہ دو دہائیوں (2019-2020ء) کے دوران پاکستان کو ماحولیات سے متعلق 173 شدید نوعیت کے واقعات کا سامنا کرنا پڑا۔ لہذا، اسے ان ممالک کے زمرے میں شامل کیا گیا ہے جو بار بار قدرتی آفات سے متاثر ہوتے ہیں اور اس کا شمار بدستور طویل مدتی اشاریے اور ہر متعلقہ سال کے اشاریے دونوں میں سب سے زیادہ متاثرہ ممالک میں کیا جاتا ہے۔ پیداواری لحاظ سے ملکی پیداوار میں زری شعبے کا حصہ تقریباً 20 فیصد ہے۔ مزید برآں، صنعت اور خدمات کے شعبوں سے اس شعبے کے روابط بھی اسے مجموعی معاشی نمو کا ایک اہم محرک بنا دیتے ہیں۔ تاہم، زراعت کا شعبہ عالمی حدت اور میعاد سیلابوں، قحط، شدید درجہ حرارت اور بے وقت کی بھاری بارشوں جیسی قدرتی آفات کے مقابلے میں انتہائی کمزور ہے۔

اس پس منظر میں نقصان دہ منظر نامے (ایس ایک) میں پیش گوئی کی مدت کے ابتدائی برسوں کے دوران شدید موسمی حالات رونما ہونے کے ساتھ جغرافیائی اور سیاسی کشیدگی میں شدت کے تناظر میں اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں پر دباؤ فرض کیا گیا ہے۔ نتیجتاً، مالی سال 23ء میں حقیقی نمو گر کر تقریباً ایک فیصد رہ جاتی ہے جو مالی سال 22ء میں تقریباً چھ فیصد تھی۔ مالی سال 24ء کے دوران نمو میں معتدل بحالی فرض کی گئی ہے۔ ایس ایک کے تحت رسد کی دھچکے فرض کیے گئے ہیں، جن کے نتیجے میں مہنگائی مالی سال 22ء میں بڑھ کر تقریباً 12 فیصد اور مالی سال 23ء میں 17.5 فیصد تک پہنچ جاتی ہے، جبکہ مالی سال 24ء میں متوقع اعتماد کے بعد کم ہو کر 13.9 فیصد پر آ جاتی ہے۔

4.5 دباؤ کی جانچ کے نتائج: نظام کی سطح

الف) قرضہ جاتی خطرے پر اثر

دباؤ کی جانچ کی مشق سے نشاندہی ہوتی ہے کہ ایس صفر منظر نامے کے تحت ملکی طلب کی سست بحالی، رسد کے سازگار حالات اور آئی ایم ایف کے ای ایف ایف پروگرام کے

⁹¹ عالمی بینک۔ عالمی ماہانہ نیوز لیٹر۔ مارچ 2022ء کا اجراء۔

علاوہ، دودگر خطرات کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کو ممکنہ طور پر متاثر کرنے کا امکان ہے: خطرہ منڈی، جو شرح سود اور شرح مبادلہ میں تبدیلیوں کے ذریعے حاصل ہوتا ہے اور اس کے ساتھ آپریشنل خطرہ بھی۔ لہذا، ان تین خطرات کو بھی سرمائے کے ساتھ خطرہ بہ وزن اثاثوں کے ہر منظر نامے کا تجزیہ کرتے ہوئے مد نظر رکھا گیا ہے۔ اہم اثرات خطرہ حساس اثاثوں اور واجبات میں موافق فرق سے پیدا ہوتا ہے، جس کا نتیجہ سرمائے کی دوبارہ سرمایہ کاری کی صورت میں نکلتا ہے (چارٹ 4.5)۔ بیس لائن منظر نامے کے تحت بینکاری نظام کی شرح کفایت سرمایہ میں 16.7 فیصد کی موجودہ سطح کے مقابلے میں 2024ء کی چوتھی سہ ماہی تک 313 بی پی ایس کا اضافہ ہوتا ہے۔ تاہم، دباؤ کے منظر نامے میں شرح کفایت سرمایہ موجودہ سطح سے بلند لیکن بیس لائن سے 226 بی پی ایس مچلی سطح پر رہتی ہے۔

دونوں منظر ناموں میں پیش گوئی کی ساری مدت کے دوران بینکاری کی صنعت اپنی شرح کفایت سرمایہ کو 11.5 فیصد کے مقامی اور 10 فیصد کے عالمی نشانے سے زائد سطح پر برقرار رکھتی ہے۔

حقیقی معیشت میں مفروضہ سست رفتاری کی خاصی سطح کے باوجود بینکاری کے شعبے کی لچکداری کی وضاحت دو حقائق سے کی جاسکتی ہے۔ پہلا، بینکاری کے شعبے نے 11.5 فیصد کے مطلوبہ ضوابطی فریم ورک کے مقابلے میں سرمائے کی خاصی بلند بفرز کو برقرار رکھا ہوا ہے۔ دوسرا، کوڈ 19 کے دوران جاری کیے گئے 100 بی پی ایس کی سرمایہ جاتی تحفظ کی بفرز کو ابھی تک واپس نہیں لیا گیا ہے، جس سے بینکوں کو اضافی سیالیت فراہم ہوتی ہے۔ تیسرا، پالیسی ریٹ کی حرکت پذیری میں مجموعی طور پر قیمتوں کے از سر نو تعین میں فرق دباؤ کے حالات میں مزید کشن فراہم کرتا ہے، کیونکہ یہ شعبہ جارحانہ انداز میں اپنے جزدان کو دوبارہ متوازن بناتے ہوئے اپنے نجی شعبے کے پرخطر قرضوں کو خطرے سے پاک ٹریڈری سرمایہ کاریوں پر منتقل کر دیتا ہے۔ آخر میں دباؤ کی مدت میں بھی قرضوں کی

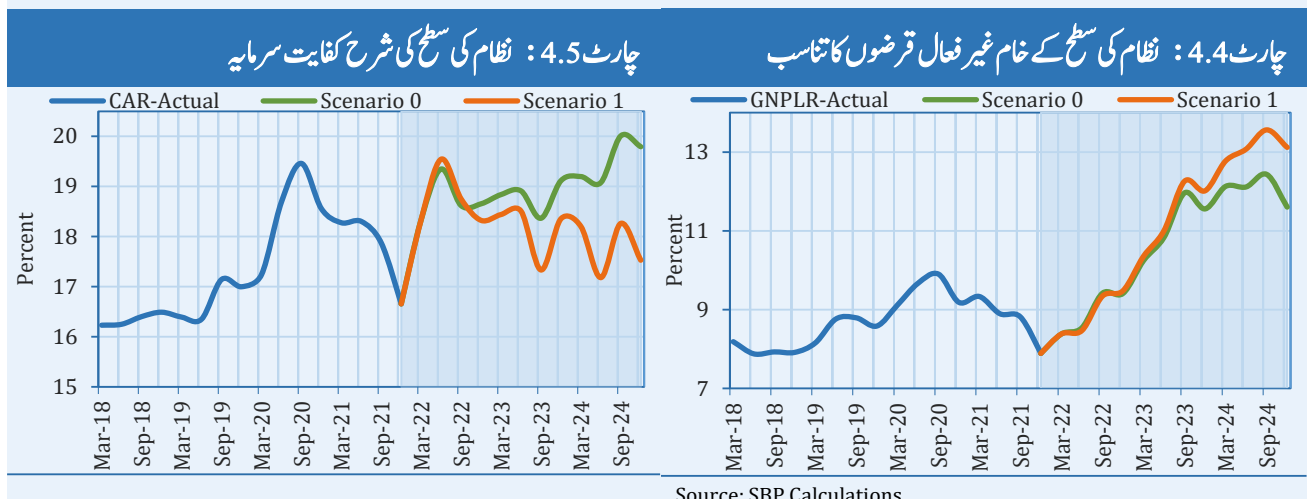
تحت مالیاتی یکجائی کو مد نظر رکھتے ہوئے تین سال کی پیش گوئی کی مدت میں خام غیر فعال قرضوں کا تناسب بلند رہنے کا امکان ہے (چارٹ 4.4)۔ بینکاری کے شعبے کے قرض گیری جزدان میں توسیع ہو سکتی ہے اور پیش گوئی کی مدت میں یہ اوسطاً تقریباً 14.37 فیصد رہے گا۔

خام غیر فعال قرضوں کا تناسب 12.43 فیصد کی بلند ترین سطح حاصل کرنے کے بعد پیش گوئی کی مدت کے اختتام 2024ء تک 11.60 فیصد پر آجاتا ہے۔ یہ پیش گوئی آخر 2021ء تک 7.89 فیصد کی درج شدہ سطح حاصل کرنے کے بعد 371 بی پی ایس زیادہ ہے۔ یہ صورت حال ہمارے ملکی معیشت کے جائزے سے ہم آہنگ ہے، جس میں نشاندہی کیے گئے کلی معاشی اظہاریوں کی بتدریج بحالی بینکاری کے شعبے میں خطرہ قرض میں معمولی اضافے کو ظاہر کرتی ہے۔ اس کے نسب نما یعنی قرضوں میں ایک معقول لیکن سست نمونے بھی خام غیر فعال قرضوں کے تناسب کی قدرے بلند سطح کی عکاسی ہوتی ہے۔

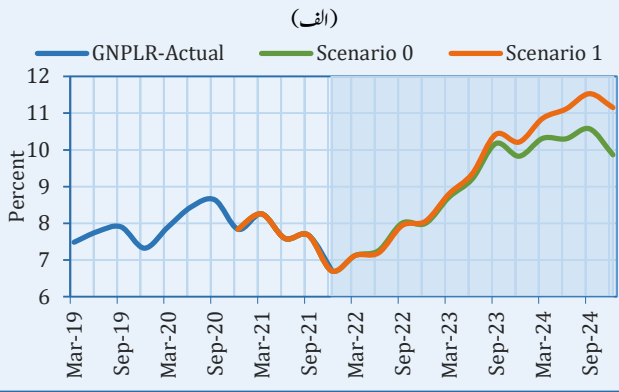
دوسری جانب، مفروضاتی منظر نامے ایس ایک کے تحت اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریے کی سست اوپر ہے کیونکہ عالمی اجناس کی بلند قیمتوں اور ملکی رسد کے دھچکوں کی فرضی تیز سست رفتاری بھی بینکاری نظام کے قرضوں کی رسد کو خاص متاثر کر سکتی ہے۔ ایس ایک کے تحت پیش گوئی کی مدت میں قرض گاری کے جزدان کی نموسست ہو کر اوسطاً 11.8 فیصد رہنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے، جبکہ پیش گوئی کی مدت کے اختتام تک قانونی چارہ جوئی کی شرح 13.56 فیصد کی بلند سطح تک پہنچنے کے بعد 13.12 فیصد پر آجاتی ہے (چارٹ 4.4)۔

ب) ادائیگی قرض کی صلاحیت پر اثر

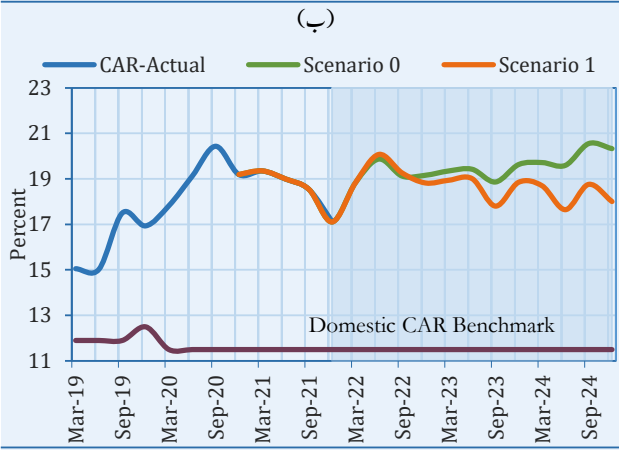
ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اثر کی پیمائش بینکاری نظام کی شرح کفایت سرمایہ سے کی جاتی ہے۔ جیسا کہ منظر نامے کے ڈیزائن میں وضاحت کی گئی ہے کہ خطرہ قرض کے



چارٹ 4.6: خام غیر فعال قرضوں کا تناسب اور شرح کفایت سرمایہ: بڑے بینک



Source: SBP Calculations



Source: SBP Calculations

(ب) درمیانے حجم کے بینک

پیش گوئی کی مدت کے آخر تک درمیانے حجم کے بینکوں (اثاثوں میں حصہ 17.33 فیصد) کے خام غیر فعال قرضوں کے تناسب میں اس کی موجودہ 11.37 فیصد سطح کے مقابلے میں ایس صفر اور ایس ایک منظر ناموں میں بالترتیب 535 بی پی ایس اور 754 بی پی ایس اضافہ ہوتا ہے۔ لہذا، شرح کفایت سرمایہ میں اس کی موجودہ 15.10 فیصد سطح کے مقابلے میں دو منظر ناموں میں 284 بی پی ایس اور 79 بی پی ایس اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس لیے توقع ہے کہ درمیانے حجم کے بینک دباؤ کے منظر نامے میں مطلوبہ ضوابطی شرح کفایت سرمایہ سے ہم آہنگ رہتے ہیں (چارٹ 4.7)۔

ایس صفر اور ایس ایک منظر نامے میں شرح کفایت سرمایہ کی سطح کم از کم مطلوبہ ضوابطی ضرورت (11.5 فیصد) سے بالترتیب 644 بی پی ایس اور 439 بی پی ایس زیادہ رہتی ہے (چارٹ 4.7 (ب))۔ اگرچہ ان کے قانونی چارہ جوئی کے تناسب بلند ہیں اور دھچکے سے

دونوں دہیزوں کے درمیان آنے والے بینکوں کی زمرہ بندی درمیانے حجم کے بینکوں میں کی جاتی ہے۔

قدرے بلند نمو سے بھی منافع کو سہولت ملتی ہے اور اس کے نتیجے میں سرمائے کو بھی مزید برآں، بینک عمومی طور پر قرض دینے کی ایک قدامت پسند حکمت عملی پر عمل پیرا ہوتے ہیں اور ایسے قرض گیروں کو قرض دینے کو ترجیح دیتے ہیں جن کی قرضہ جاتی ساکھ بہتر ہونے کے ساتھ ساتھ کلی معاشی دھچکوں کو برداشت کرنے کی صلاحیت اچھی ہو۔

4.6 دباؤ کی جانچ کے نتائج - بینکاری اجزا

نظام کی سطح کے خطرہ قرض کے تجزیے کے مطابق بینکاری اجزا (چھوٹے، درمیانے اور بڑے حجم کے بینک) کے انفیکشن تناسب کی پیش گوئی بھی کی گئی ہے۔ بینکاری کی صنعت کے اس پہلو کو یہ بات جانچنے کے لیے شامل کیا گیا ہے کہ بین شعبہ جاتی تنوع کس طرح بعض کلی معاشی خطرات کے مقابلے میں بینکوں کی چلنداری کو متاثر کرتا ہے۔

خام غیر فعال قرضوں کے تناسب کے لیے غیر فعال قرضوں کی نظام کی سطح کی پیش گوئیوں اور خام قرضوں کو مناسب طور پر 21 دسمبر تک پورے بینکاری نظام کے قرضہ جاتی جزدان کے ہر جز کے حصے کی بنیاد پر تقسیم کیا جاتا ہے۔ اسی طرح، سرمائے کو بھی جز کی سطح کی شرح کفایت سرمایہ کو اخذ کرنے کے لیے مناسب طور پر تقسیم کر دیا جاتا ہے۔

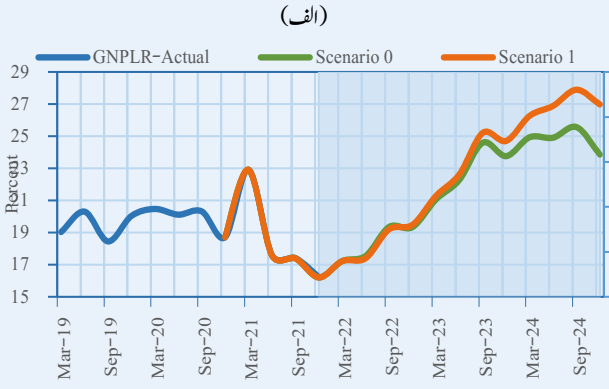
(الف) بڑے بینک

بڑے بینکوں کے جز کا بینکاری نظام میں حصہ 78.65 فیصد ہے اور ایس صفر کے تحت آخر 2024ء تک اس کے خام غیر فعال قرضوں کے تناسب میں اس کی موجودہ 6.71 فیصد سطح سے 316 بی پی ایس کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ تاہم دباؤ کے تحت (ایس ایک) انفیکشن کے تناسب میں پیش گوئی کی مدت کے اختتام تک 445 بی پی ایس کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ ایس لائن اور دباؤ کے منظر ناموں میں شرح کفایت سرمایہ بھی اسی مدت میں اپنی موجودہ 17.11 فیصد سے بالترتیب 322 بی پی ایس اور 89 بی پی ایس بڑھ جاتی ہے (چارٹ 4.6)۔ شرح کفایت سرمایہ ایس صفر میں مقامی نشانیہ سے 883 بی پی ایس کی خاصی بلند سطح پر رہتی ہے جبکہ ایس ایک میں کم از کم ضرورت کے مقابلے میں 650 بی پی ایس زائد رہتی ہے۔

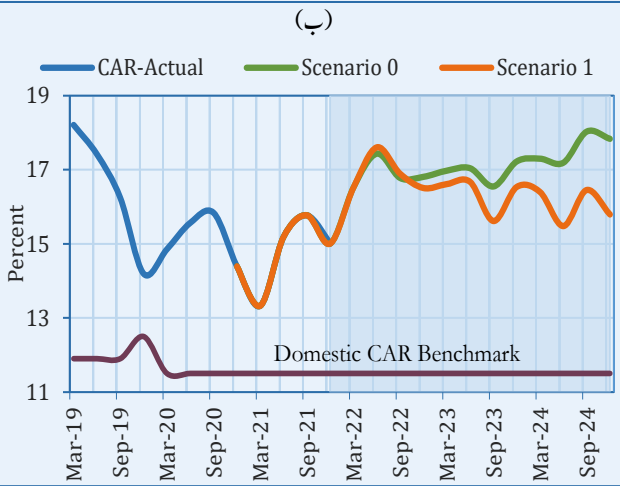
بڑے بینک عام طور پر جانچ کی مدت میں دباؤ کو برداشت کرنے کی اچھی پوزیشن میں ہیں (چارٹ 4.6 [ب])۔ اس کا ایک سبب چلنداری کے پیچھے بڑے بینکوں کے پاس دستیاب سرمائے کی خاصی بلند بفرز ہو سکتی ہیں۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ نظامیاتی لحاظ سے اہم بینکوں کا بھی سرمائے کی اچھی پوزیشن برقرار رکھنے اور دباؤ کے منظر نامے میں فرض کیے گئے دھچکوں کے مقابلے میں چلنداری رکھنے کا امکان ہے۔

92 زمرہ بندی بیلنس شیٹ کی وسعت کی بنیاد پر کی گئی ہے۔ پورے بینکاری شعبے کے 70 ویں پریسنائل سے زائد اثاثوں کے مالک بینکوں کو بڑے جبکہ 30 ویں پریسنائل سے کم کی زمرہ بندی چھوٹے کے طور پر کی جاتی ہے۔ ان

چارٹ 4.8: خام غیر فعال قرضوں کا تناسب اور شرح کفایت سرمایہ: چھوٹے بینک



Source: SBP Calculations

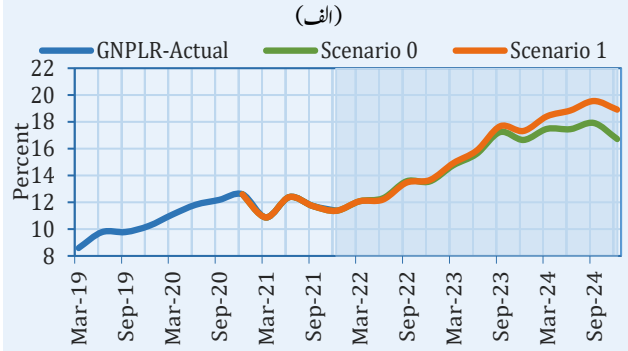


Source: SBP Calculations

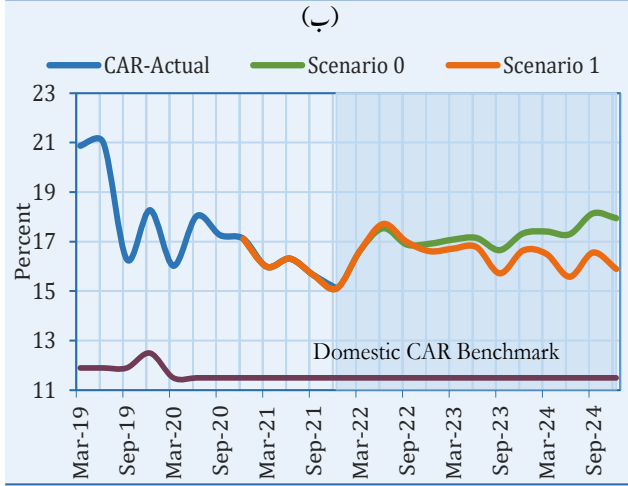
کی موجودہ 15.01 فیصد سطح سے ایس صفر کے تحت 282 بی پی ایس اور ایس ایک کے تحت 78 بی پی ایس اضافہ ہوتا ہے (چارٹ 4.8 (الف))۔ اس مدت کے دوران اس جز نے کفایت سرمایہ کی سطح میں خاصے اضافے کے ذریعے اپنی لچکداری کو مضبوط بنایا ہے۔

بحیثیت مجموعی، بینکاری کے شعبے کی ادائیگی قرض کی صلاحیت سے حوصلہ افزا تصویر ابھر کر سامنے آتی ہے، اور قانونی چارہ جوئی کی شرح بیشتر 8 تا 10 فیصد (موجودہ 7.9 فیصد سطح) کے درمیان رہتی ہے، جبکہ کفایت سرمایہ ملکی ضوابطی نشانے سے خاصی اوپر ہے۔ دباؤ کے مفروضاتی منظر نامے کے تحت بھی توقع ہے کہ بینکاری کا شعبہ عالمی اجناس کی مارکیٹ پر دباؤ سمیت نقصان دہ عالمی اور ملکی کلی معاشی حالات کے نتیجے میں شدید معاشی سست رفتاری برداشت کر سکتا ہے۔ حجم کے لحاظ سے تمام اجزا (چھوٹے، درمیانے اور بڑے) بھی دباؤ کے حالات سے نمٹ سکتے ہیں۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ بڑے بینکوں، جن کا استحکام معیشت اور مالی نظام کے لیے خاصی افادیت کا حامل ہے، کے پاس سرمائے کی خاصی بلند بفرز موجود ہیں، اور اس لیے وہ تین برسوں کی پیش گوئی کی مدت میں مفروضاتی دچکوں کے اثرات کو برداشت کرنے کے قابل ہیں۔ بینکوں کے دیگر اجزا بھی پیش گوئی کی مدت کے دوران ادائیگی قرض کی صلاحیت کے معیار سے انحراف نہیں کرتے۔

چارٹ 4.7: خام غیر فعال قرضوں کا تناسب اور شرح کفایت سرمایہ: درمیانے حجم کے بینک



Source: SBP Calculations



Source: SBP Calculations

قبل کی سرمایہ جاتی بفرز بڑے بینکوں کے جز کے مقابلے میں کم ہیں، تاہم اس جز میں خاصی سرمایہ جاتی بفرز موجود ہیں اور یہ دباؤ کے منظر نامے میں مفروضہ دچکوں کو برداشت کرنے کی صلاحیت کا حامل ہے۔

(ج) چھوٹے بینک

بینکاری نظام میں چھوٹے بینکوں کا حصہ 4.02 فیصد ہے اور دونوں منظر ناموں میں ان میں لچکداری پائی گئی ہے۔ اپنی موجودہ 16.22 فیصد سطح کے مقابلے میں تین سالہ مدت کے اختتام تک ایس صفر منظر نامے میں چھوٹے بینکوں کے قرضوں کی قانونی چارہ جوئی کی شرح میں 764 بی پی ایس اضافہ ہو جاتا ہے، جبکہ ایس ایک میں یہ 1076 بی پی ایس بڑھتا ہے (چارٹ 4.8 (الف))۔ دباؤ کے منظر ناموں کے تحت بینکوں کے کسی بھی جز میں انفیکشن کی یہ بلند ترین سطح ہے۔

چونکہ چھوٹے بینکوں کی قرض گاری کا اکتشاف تقابلی لحاظ سے کم ہے، قانونی چارہ جوئیوں میں مفروضہ اضافے کا ان کی شرح کفایت سرمایہ پر خاطر خواہ اثر نہیں پڑتا، جس میں اس

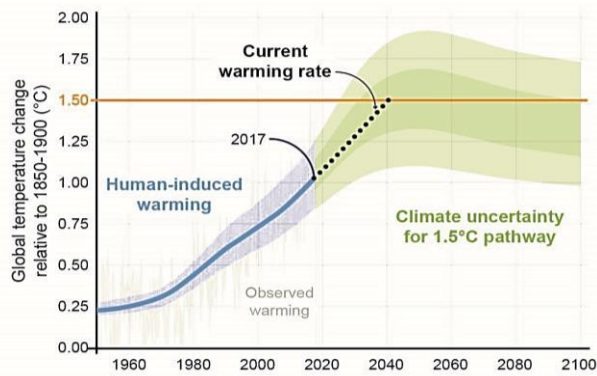
مختصر یہ کہ مضر جغرافیائی اور سیاسی کشیدگی کے سبب عالمی اجناس کی منڈی کی مفروضہ اور موجودہ افراتفری کی درست شدت، مدت اور راستے کے تعین کے بارے میں بہت بے یقینی پائی جاتی ہے۔ نتیجتاً، دباؤ کی جانچ کے نتائج خاصی بے یقینی سے مشروط ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے بھی ارتقا پذیر صورت حال پر کڑی نظر رکھی ہوئی ہے اور مالی استحکام کے تحفظ کی خاطر تمام ضروری اقدامات کرنے کے لیے تیار رہتا ہے۔

اگر تاریخ سے رہنمائی لی جائے تو ملک کے بینکاری کے شعبے نے عمومی طور پر شدید کساد بازاری کی مدت، جیسے 2008ء میں بیرونی شعبے کے بحرانوں اور کووڈ 19 کی وبا کے دوران خاصی بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ یہ دباؤ کے منظر نامے (ایس ایک) کے نتائج سے بالکل واضح ہے کیونکہ اس میں یہ شعبہ سرمائے کی اچھی سطح کا حامل اور لچکدار رہتا ہے۔

بکس 4.1: ماحولیاتی تبدیلی اور مالی استحکام

چونکہ ماحولیاتی تبدیلی کے غذائی ایشیا اور توانائی کی قیمتوں، کاروباری اداروں کی کارکردگی کے ساتھ ساتھ مالی اداروں کی صحت جیسے مختلف شعبوں کے ذریعے کلی معاشی اور مالی استحکام کے لیے براہ راست مضمرات ہوتے ہیں، اس لیے مرکزی بینکوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ ماحولیاتی تبدیلی کو مہنگائی²⁰⁰ اور مالی استحکام کے متعلق اپنی طویل مدتی منصوبہ بندی میں ایک اہم عامل کے طور پر شامل کریں۔ مزید برآں، مالی اداروں کے لیے ضروری ہے کہ وہ ماحولیاتی تبدیلی کے مقابلے میں ضرر پذیر مختلف شعبوں میں اپنے اکتشافات کا انتظام کرنے کے لیے مناسب اقدامات کریں اور قرض دینے اور کاروبار کرنے کے لیے طریقے بھی اختیار کریں جو ماحول دوست ہوں۔

چارٹ 4.1.1: 1850 تا 1900 کی نسبت عالمی درجہ حرارت میں تبدیلی (درجہ سینٹی گریڈ)



Source: IPCC Special Report Global Warming of 1.5C (SRIS - 2018)

ماحولیاتی تبدیلی اور پاکستان — ملک کا شمار کمزور ترین ممالک میں ہوتا ہے۔۔۔

اگرچہ گیسوں کے عالمی اخراج میں پاکستان کا حصہ ایک فیصد سے بھی کم ہے، تاہم اپنی زمینی سطح اور جغرافیائی حالات²⁰¹ کی وجہ سے اس کا شمار دنیا کے کمزور ترین ممالک میں ہوتا ہے۔ ND-GAIN ممالک کے اشاریے میں پاکستان 151 ویں نمبر پر ہے جبکہ اس میں ایک اسکور کو استعمال کرتے ہوئے 182 ممالک کی درجہ بندی گئی ہے جس میں ماحولیاتی تبدیلیوں اور دیگر عالمی چیلنجوں کے مقابلے میں کسی ملک کی ضرر پذیری کے ساتھ ساتھ چکداری کو بہتر بنانے کے حوالے سے ان کی تیاری کی حالت کو اخذ کیا گیا ہے۔

رہے ہیں، اور وہ ہدف سے کم یا زیادہ ہو سکتے ہیں، ہدف دنیا بھر کی اوسط پر مبنی ہے۔

¹⁹⁹ (ipcc.ch). 2022 کو رسائی 30 اپریل 2022ء کو حاصل کی گئی۔

²⁰⁰ سبز بینکاری کے فروغ میں مرکزی بینکوں کا کردار۔ یو این ای پی انکوائری رکنگ پیپر 17/01 (2017)۔

²⁰¹ Germanwatch۔ 31 مارچ 2021ء کو رسائی حاصل کی گئی۔

ماحولیاتی تبدیلی آج کی دنیا کو درپیش سب سے بڑے چیلنجوں میں سے ایک ہے؛ اس کے مضمرات میں انسانیت کی جسمانی بہبود اور بقا کے ساتھ ساتھ قومی ریاستوں کے معاشی اور مالی استحکام سمیت انسانی زندگی کے تمام شعبے شامل ہیں۔ ترقی پذیر ممالک ماحولیاتی تبدیلی کے مقابلے میں زیادہ ضرر پذیر ہیں اور وہ مزید متاثر ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ اس خطرے سے نمٹنے کی صلاحیت اور تکنیکی انفراسٹرکچر سے محروم ہیں۔ نقصان دہ موسمی حالات مالی استحکام کو لاحق براہ راست خطرہ ہیں کیونکہ یہ کاروباری شعبوں میں تباہی کا باعث بنتے ہیں جو بینکوں سے مالی طور پر منسلک ہوتے ہیں جیسے زراعت، یا پست کاربن معیشت پر عبوری منتقلی بھی رکاز ایمنڈ ہن کی کمپنیوں، جاذب توانائی شعبوں، پوٹیلٹی اداروں اور تعمیراتی کمپنیوں کو بھی متاثر کر سکتی ہے۔ لہذا، ضروری ہے کہ بینک ایسے شعبوں میں اپنے اکتشافات کا انتظام کرنے کے لیے مناسب اقدامات کریں۔ کئی ماہرین معاشیات بھی کہتے ہیں کہ ماحولیاتی تبدیلی کے غذا اور توانائی کی قیمتوں جیسے مختلف شعبوں پر اثرات کی وجہ سے کلی معاشی استحکام پر براہ راست اثر انداز ہوں گے، اور اس لیے مرکزی بینکوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ طویل مدتی مہنگائی پر غور و خوض کرتے وقت ان کو مد نظر رکھیں۔

زمین اس وقت تیزی سے ماحولیاتی تبدیلی کے دور سے گزر رہی ہے اور انسانی سرگرمیوں کی وجہ سے گرین ہاؤس گیسوں کا اخراج¹⁹⁶ بڑھنے سے عالمی درجہ حرارت بڑھ رہا ہے۔ ماحولیاتی تبدیلی پر بین الاقوامی پیمانے کے مطابق انسانی سرگرمیوں کے نتیجے میں درجہ حرارت بڑھ کر صنعت کاری سے پہلے کی سطح¹⁹⁷ کے 1.0 درجہ سینٹی گریڈ¹⁹⁸ سے زیادہ ہو چکا ہے، اور گرمی کی موجودہ شرح پر تقریباً 2040ء¹⁹⁹ تک اس میں مزید 1.5 درجہ سینٹی گریڈ تک اضافہ متوقع ہے (چارٹ 4.1.1)۔ آئی پی سی سی رپورٹ نے اس بات کو بھی اجاگر کیا کہ گذشتہ 50 برسوں کے دوران بیشتر علاقوں میں درجہ حرارت عالمی اوسط سے زیادہ تیزی سے بڑھ رہا ہے اور ان میں سے کئی صنعت کاری سے قبل کی موسمی سطح سے 1.5 درجہ سینٹی گریڈ تجاوز کر چکے ہیں۔ عالمی آبادی کا 20 فیصد سے زائد ایسے خطوں میں مقیم ہے جنہیں حدت میں اضافے کا تجربہ ہو چکا ہے، جو صنعت کاری سے پہلے کی 1.5 درجہ سینٹی گریڈ سطح کے مقابلے میں زیادہ ہے (کم از کم ایک سیزن میں)۔

¹⁹⁶ گرین ہاؤس گیسوں کے فضائی موجودگی گیس ہوتی ہے جو حدت جذب کر کے اسے خارج کرتی ہے، اور اس طرح ہمارے سیارے کے ماحول کو معمول سے زیادہ گرم رکھتی ہے۔

¹⁹⁷ 1850 تا 1900 کی مدت صنعت کاری سے پہلے کے درجہ حرارت کو ظاہر کرتی ہے، یہ تقریباً عالمی تجزیے کے مطابق ابتدائی مدت اور حوالہ مدت ہے جسے ماہرین تخمینہ لگانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

¹⁹⁸ 1.5 درجہ سینٹی گریڈ عالمی درجہ حرارت میں اضافے کی اوسط ہے۔ جبکہ مختلف ممالک مختلف شرحوں سے گرم ہو

صنعتی شعبہ زراعت کو کیڑے مار ادویات، مشینری، کھاد جیسا خام مال فراہم کرتا ہے۔ اسی طرح، تمام شعبوں کے بقیہ ملکی معیشت کے ساتھ ٹھوس روابط ہیں۔

ملک کو حالیہ برسوں میں تباہ کن سیلابوں، قحط اور طوفانوں کا سامنا رہا ہے، جس کے نتیجے میں ہزاروں افراد ہلاک ہوئے، ان کے ذرائع آمدنی تباہ ہو گئے اور انفراسٹرکچر اور اثاثوں کو نقصان پہنچا ہے۔

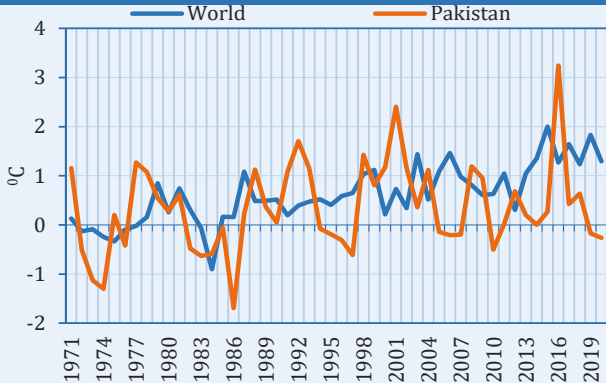
چارٹ 4.1.3: زرعی کاروبار کے غیر فعال قرضے



Source: State Bank of Pakistan

ایشیائی ترقیاتی بینک کے مطابق گذشتہ 50 برسوں کے دوران پاکستان کے سالانہ اوسط درجہ حرارت میں تقریباً 0.5 ڈگری سینٹی گریڈ کا اضافہ ہو چکا ہے (چارٹ 4.1.4)، اور فی سال گرمی کی لہروں کی تعداد میں گذشتہ 30 برسوں کے دوران تین گنا اضافہ ہو چکا ہے (چوہدری، 2017ء)۔²⁰³

چارٹ 4.1.4: سطح کے درجہ حرارت میں اوسط تبدیلی

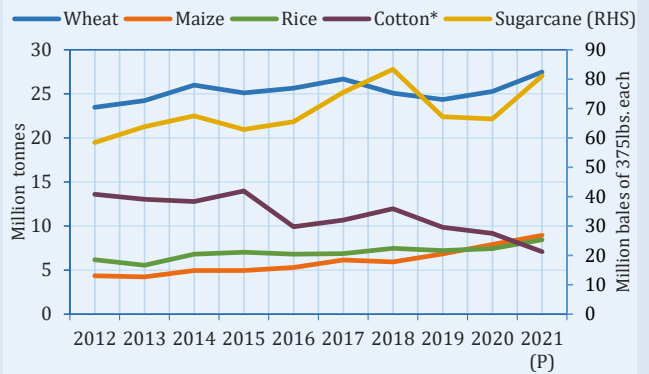


Source: Food and Agriculture Organization Annual Mean Global

کراچی کے ساحل پر سمندر کی سطح میں گذشتہ 100 برسوں کے دوران تقریباً 10 سینٹی میٹر اضافہ ہو چکا ہے، اور آئندہ 80 برسوں کے دوران اس میں مزید 60 سینٹی میٹر اضافے کا امکان ہے۔ بنیادی ماحولیاتی تبدیلیوں کے ایسے واقعات فی کس زرعی اراضی میں کمی، زمین کے نقصان، بے ہنگم بارشوں اور کیڑوں کے حملوں پر منتج ہوتے ہیں (علی 2017ء)۔²⁰⁴ مزید برآں، مستقبل میں ماحولیاتی تبدیلیوں کے ایسے منظر ناموں کے سبب رسوبیت

پاکستان دفتر شماریات کے مطابق جی ڈی پی میں زراعت کا حصہ تقریباً 20 فیصد ہے اور برسر روزگار افرادی قوت کے تقریباً 38 فیصد پر مشتمل ہے۔²⁰² گذشتہ چند برسوں کے دوران سیلاب اور قحط جیسے ماحولیات سے متعلق مادی واقعات سمیت متعدد عوامل نے فصلوں کی پیداوار پر منفی اثرات مرتب کیے ہیں اور پیداوار میں اہم نمود دیکھنے میں نہیں آئی (چارٹ 4.1.2)۔

چارٹ 4.1.2: اہم فصلوں کی پیداوار



Source: Pakistan Bureau of Statistics

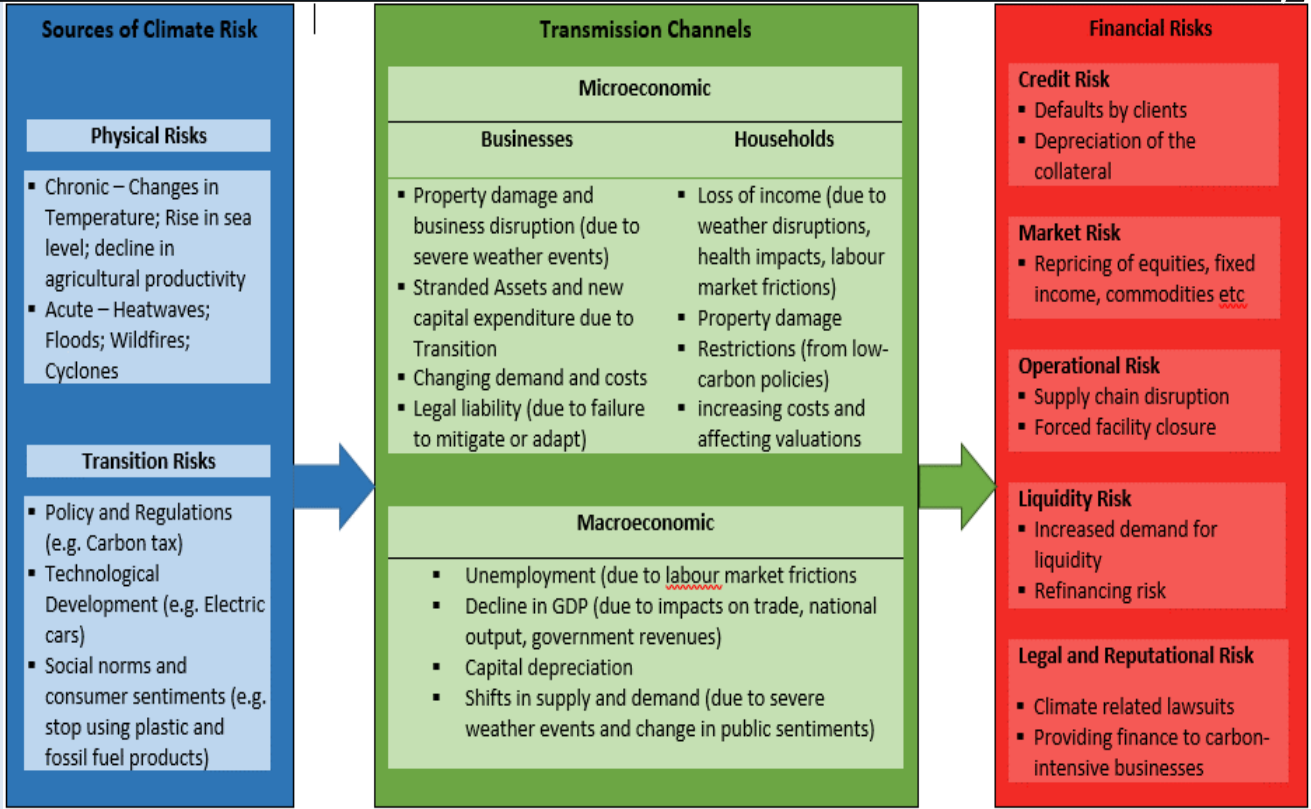
سیلاب اور قحط یا تو فصلوں کو مکمل طور پر تباہ کر دیتے ہیں یا ان کی پیداوار کو متاثر کرنے کے ساتھ انحصار کرنے والے شعبوں کے طریقہ کار پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں، جس سے قرض گیروں کی قرضوں کی واپسی کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے۔ دیگر وجوہات کے علاوہ اس کا سبب بڑھتے ہوئے غیر فعال قرضے بھی ہیں (چارٹ 4.1.3)۔

اگرچہ زراعت سے متعلق قرضوں کا مالی اداروں کے مجموعی اکتشاف میں حصہ اوسطاً صرف 8.1 فیصد (2019ء تا 2021ء) رہا ہے، تاہم ٹیکسٹائل، چینی اور چمڑے جیسے زراعت پر منحصر شعبوں کا قرضوں کے مجموعی جزدان میں مشترکہ حصہ 17.8 فیصد اور مجموعی غیر فعال قرضوں میں حصہ اوسطاً 28.2 فیصد (2019ء تا 2021ء) رہا ہے۔ زراعت کے مینوفیکچرنگ اور خدمات کے شعبے کے ساتھ خاصے مضبوط روابط ہیں۔ یہ شعبہ غذا کی پروسیسنگ اور ٹیکسٹائل کی صنعتوں کے لیے خام مال فراہم کرتا ہے، جبکہ

²⁰³ چوہدری قمرالزمان (2017ء)؛ پاکستان میں ماحولیاتی تبدیلی کا خاکہ (اے ڈی بی)۔

²⁰⁴ Foods | Free Full-Text | Climate Change and Its Impact on the Yield of

²⁰² پی پی ایس لیبر سروے۔ Percentage Distribution of Employed Persons 10 Years of Age and Over by Major Industry Division, Occupation Groups and Sex 2020-21



ہیں۔ ان نقصانات سے بینکوں، بیمہ کمپنیوں اور دیگر مالی و سہولتی اداروں جیسے مالی اداروں کو مالی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ رہن، کمرشل ریسٹل اسٹیٹ، کاروبار اور زرعی قرضے شدید موسمی واقعات اور دیگر ماحولیاتی تبدیلیوں سے متاثر ہوتے ہیں۔ ماحولیاتی تبدیلی کے واقعات تباہ شدہ اثاثوں کی قدر کم کر کے قرض گیر کی قرض واپس کرنے کی صلاحیت پر دباؤ ڈال سکتے ہیں، جو قرضہ جاتی جزدانوں کی نادرہندگیوں اور نقصانات پر منتج ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں خطرہ مزید بڑھ جاتا ہے جب ان اثاثوں کو مالی اداروں کے قرضہ جاتی اکتشاف کو محفوظ بنانے کے لیے ضمانت کے طور پر استعمال کیا جائے۔ نظام کے لحاظ سے اہم مالی اداروں پر دباؤ یا چھوٹے اداروں پر ان سے منسلک اثرات دباؤ کو پورے مالی نظام پر منتقل کر سکتے ہیں۔

اور گلیشیرز کے پگھلنے کی تعمیر پذیری میں اضافے کی وجہ سے پاکستان کو دریا کے بہاؤ میں اضافی اتار چڑھاؤ کا تجربہ ہو سکتا ہے۔ آبی بخارات بننے کی بلند شرحوں کی وجہ سے آبپاشی کے پانی کی طلب میں اضافہ ہو سکتا ہے، اور پانی کی دستیابی میں کمی کا نتیجہ گندم اور باسٹی چاول کی پیداوار میں کمی کی صورت میں نکل سکتا ہے۔ واضح رہے کہ پاکستان میں پانی کی فی کس دستیابی 1951ء کے 5260 کیوبک میٹر زنی شخص سے خاصی کمی کے بعد 2021ء میں 935 کیوبک میٹر زنی شخص رہ گئی ہے۔²⁰⁵ کم پانی کے سبب آبی بجلی کی پیداوار بھی گری سکتی ہے۔ دوسری جانب، ایئر کنڈیشننگ، تعمیرات اور کیمیکل اور دھات کی زائد ضروریات کے باعث توانائی کی طلب میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ ایئر کنڈیشنوں کے زیادہ استعمال کے نتیجے میں آگے چل کر پاکستان میں اوسط درجہ حرارت مزید بڑھ سکتا ہے۔

عالمی ماحولیاتی خطرے کے اشاریے کی سالانہ رپورٹ برائے 2021ء کے مطابق 2000ء تا 2019ء کے دوران 173 موسمی واقعات رونما ہونے کے باعث پاکستان 0.52 فیصد فی یونٹ جی ڈی پی کھو چکا ہے جبکہ اسے 3772 ملین ڈالر مالیت کے معاشی نقصانات ہوئے ہیں۔²⁰⁶ بیمہ کمپنیاں بھی ماحولیاتی تبدیلیوں کے مادی خطرات سے براہ راست متاثر ہوتی ہیں، جس کی وجہ یہ ہے کہ ان کا بنیادی کاروباری طریقہ اس بات کا متقاضی ہوتا ہے کہ وہ

ماحولیاتی تبدیلیاں مالی اداروں کی کاروباری صلاحیت اور مضبوطی پر دو طرح اثر انداز ہوتی ہیں: اثاثوں پر مادی نقصانات اور نئی ٹیکنالوجیوں پر منتقلی کے اثرات۔۔

الف) مادی خطرات اقتصادی عالمین کے اثاثوں کو پہنچنے والے نقصانات سے ابھرتے ہیں جن میں شدید بارشیں، سیلاب، قحط اور دیگر قدرتی آفات جیسے موسمی واقعات شامل

حاصل کی گئی۔

Major Food Crops: Evidence from Pakistan (mdpi.com) 31 مارچ 2022ء کو رسائی

Global Climate Risk Index 2021 - World | ReliefWeb²⁰⁶ 31 مارچ 2022ء کو رسائی حاصل کی گئی۔

حاصل کی گئی۔

Water proceeding Book August 2021. pdf (pcrwr.gov.pk)²⁰⁵ 31 مارچ 2022ء کو رسائی حاصل کی گئی۔

معیشتوں میں انہیں منافع میں کمی کا سامنا ہو سکتا ہے۔ ایسی فرموں کو قرض دینے والے مالی اداروں کو قرضوں میں بلند نقصانات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

صارفین اور سرمایہ کاروں کی ترجیحات ماحولیاتی تبدیلی کے بڑھتے ہوئے خطرات اور دنیا بھر میں اس ضمن میں تباہی کے واقعات کے تناظر میں تیزی سے بدل رہی ہیں، جبکہ اس کے ساتھ ماحولیاتی تبدیلی کی وکالت اور مرکزی بینکوں کی جانب سے پائیدار فنانس کے ٹھوس اہداف عوام کو اس بات کی ترغیب دے رہے ہیں کہ وہ سبز مصنوعات اور سرمایہ کاروں کو زیادہ ترجیح دیں۔ مثلاً، صارفین کنکریٹ / سیمنٹ کی جگہ پائیدار گھروں اور عمارتوں یا کم گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج والی گاڑیوں کو ترجیح دے سکتے ہیں۔ نتیجتاً، روایتی مینوفیکچرنگ سے وابستہ افراد کو حکومتی ضوابط یا تکنیکی اقدامات سے قطع نظر مستقبل میں اپنی مصنوعات کی طلب میں کمی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ مالی اداروں کے ڈپازٹرز اور سرمایہ کار بھی ان سے ایسے منصوبوں میں سرمایہ کاری کا مطالبہ کر سکتے ہیں جو مثبت ماحولیاتی اثرات کی حامل ہوں۔

ماحولیاتی تبدیلی کے اثرات کی عکاسی روایتی مالی خطرے میں ہوتی ہے۔۔۔

ماحولیاتی تبدیلی سے بینکوں کو لاحق خطرات کی شدت کی پیش گوئی کرنا مشکل ہوتا ہے، تاہم، یہ بات یقین سے کہی جاسکتی ہے کہ زیادہ شدید اور تواتر کے ساتھ انتہائی شدید موسمی واقعات اور بلند درجہ حرارت کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، جس کے نتیجے میں بینکوں کے اثاثوں کی مالیت اور آمدنی میں ممکنہ طور پر کمی ہو سکتی ہے۔²⁰⁹ ماحولیاتی تبدیلی کے خطرات مالی اداروں کے روایتی مالی خطرات بھی ابھر کر سامنے آسکتے ہیں یعنی، ماحولیاتی محرکین میں اضافے کا باعث بن سکتے ہیں بینکوں کے، (الف) اس کے قرض گیروں اور کاؤنٹر پارٹیز پر اثرات کے ذریعے خطرہ قرض، (ب) مالیت اور مالی اثاثوں کی قیمتوں میں تبدیلی کے ذریعے خطرہ منڈی، (ج) ڈپازٹس نکلوانے، فنڈنگ کی لاگت اور قرضہ یا مالی سیالیت کے ذرائع میں کمی کے ذریعے خطرہ سیالیت، (د) بینک کے آپریشنوں میں تعطل کے ذریعے آپریشنل خطرہ لاحق ہونا اور، (ه) ماحولیات سے متعلق مقدمات کے ذریعے قانونی اور ساکھ کا خطرہ اور جاذب کاربن شعبے کو فنانسنگ کے ذریعے قانونی اور ساکھ کو لاحق خطرات (چارٹ 4.1.5)۔

مالی استحکام بورڈ کے مطابق ماحولیاتی تبدیلی کے خطرات کے سبب نقصانات کے تخمینے کی بہت زیادہ شدت کے مالی اداروں اور منڈیوں پر شدید اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ دوسری

مادی اثاثوں اور جائیداد پر نقصانات کی ضمانت دیں۔ اگرچہ پاکستان میں نیسے کے شعبے کی مجموعی سرایت خطے میں کم ترین سطح پر ہے یعنی جی ڈی پی کے ایک فیصد سے بھی کم ہے، پھر بھی یہ ماحولیاتی تبدیلی کے خطرات کے مقابلے میں کمزور ہے۔ ایک غیر متوقع ماحولیاتی دھچکے کے سبب کسی بڑی بیمہ کمپنی پر دباؤ ممکنہ طور کو دیگر مالی اداروں پر منتقل ہو سکتا ہے۔

(ب) عبوری خطرات سرکاری پالیسی میں تبدیلی (یعنی کاربن ٹیکس²⁰⁷)، ٹیکنالوجی، اور ماحول دوست معیشت پر منتقلی کے لیے درکار سبز ماحول کی سمت سرمایہ کاری اور صارفی احساسات سے ابھرتے ہیں۔ اس منتقلی کے نتیجے میں کاربن حساس اثاثوں کی مالیت میں کمی ہوگی اور ان کی ملکیت والے سرمایہ کاروں اور مالی وساطتی اداروں کو نقصانات ہوں گے۔ یہ نقصانات پورے مالی نظام میں پھیل کر عدم استحکام پیدا کر کے حقیقی معیشت پر شدید اجتماعی اثرات مرتب کر سکتے ہیں۔ کاربن کی قیمت کے بلبلے کے پھٹنے سے اثاثوں کی قیمتوں میں اچانک کمی کے مجموعی مالی استحکام کے لیے مضمرات ہو سکتے ہیں۔

ضوابطی پالیسیوں میں تبدیلیاں، ٹیکنالوجی اور صارفین کی ترجیحات مالی خطرات کا باعث بنتی ہیں۔۔۔

سبز معیشت پر منتقلی پر مبنی ضوابطی پالیسیاں پیداوار، فروخت اور منافع میں تبدیلیوں کے ذریعے کارپوریشنوں پر اثر انداز ہو سکتی ہیں، جس سے فرموں کی قرضہ جاتی ساکھ متاثر ہو سکتی ہے۔ تجرباتی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ 2015ء کے پیرس سمجھوتے کے بعد ایسی فرمیں جن کے ”کاربن کے استعمال کی سطح بلند ہو، ان کی قرضہ جاتی درجہ بندی کم، یا فٹوں کے تفاوت کی سطح بلند ہوتی ہے، خصوصاً، جب وہ ایسی ریاست میں واقع ہوں جہاں پر ضوابطی نفاذ کی سطح سخت ہے۔“²⁰⁸ کاربن ٹیکس کاربن حساس اثاثوں کی مالیت میں کمی کا باعث بن سکتا ہے، جس کے نتیجے میں فرموں کی بیلنس شیٹ اور آمدنی سکر سکتی ہے اور اس طرح، بینکوں میں ان کے مالی واجبات پر ناہندگی کا امکان بڑھ جاتا ہے۔

ٹیکنالوجی میں تبدیلیاں ماحولیاتی تبدیلی کے خطرات کو زائل اور پائیدار مقاصد کو مقررہ تاریخوں تک اہداف کے حصول میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ بھورے کے ساتھ ساتھ غیر سبز ٹیکنالوجیاں بھی زیادہ مہنگی ثابت ہو سکتی ہیں، اگر ممالک کی جانب سے کاربن ٹیکس یا زیادہ سخت ضوابط متعارف کرائے جاتے ہیں، جن کے نتیجے میں جاذب کاربن ٹیکنالوجی استعمال کرنے والی فرموں کی مسابقت میں کمی آسکتی ہے۔ مثلاً، ایسی کمپنیاں جو مستعد انداز میں ماحول دوست گاڑیاں بنانے کی قابلیت نہیں رکھتیں، کاربن نیوٹرل

Research Paper No. 20-05, FRB of New York Staff Report No. 1014

15 مئی 2022ء کو رسائی حاصل کی گئی۔

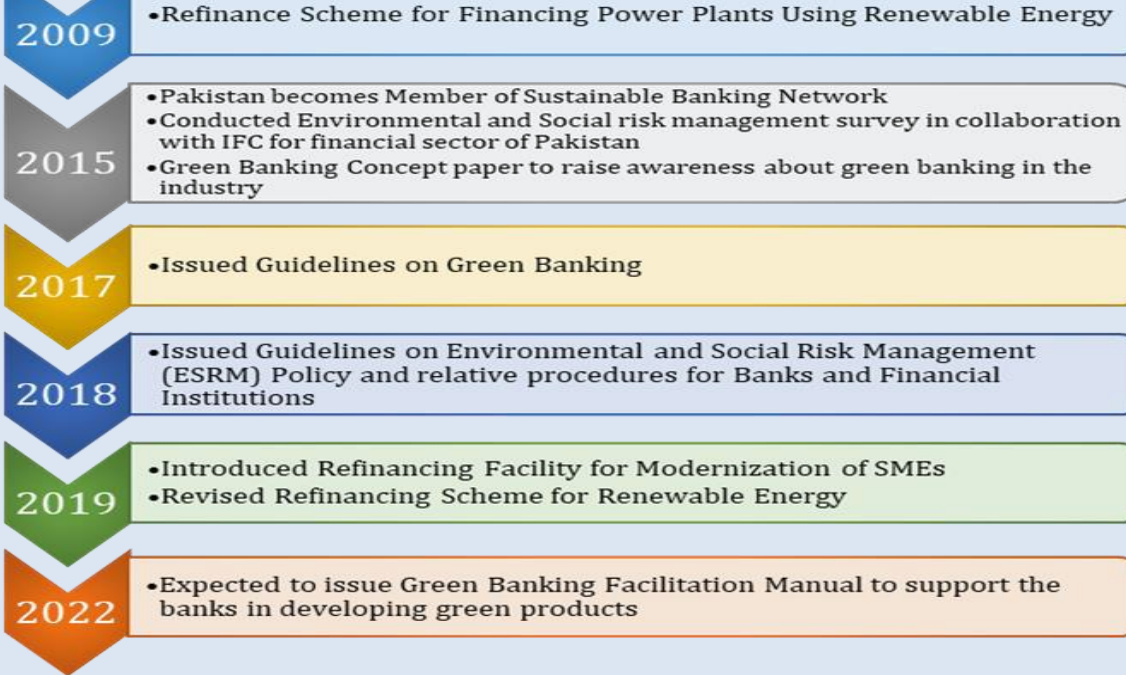
²⁰⁹ ماحول سے متعلق محرکات اور ان کے ترسیلی ذرائع۔ (بی آئی ایس، 2021ء)۔

²⁰⁷ کاربن کے اخراج پر عائد ٹیکس کے تحت ضروری ہے کہ ایسی ایشیا اور خدمات کی پیداوار جن سے بالواسطہ طور پر محسوس ہونے والی ماحولیاتی اور سماجی لاگت کی تلافی ہو سکے، مثلاً، زیادہ شدید موسمی واقعات اور صحت کے مسائل۔

²⁰⁸ Seltzer, Lee and Starks, Laura T. and Zhu, Qifei, [Climate Regulatory](#) 105

[Risks and Corporate Bonds](#) (April 20, 2022). Nanyang Business School

چارٹ 4.1.6: اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا گرین پاکستان انی شیو



جانب، مالی اداروں کی طرف سے کاربن کے زائد استعمال والی صنعتوں کو خاصی فنانشنگ کی فراہمی کے تسلسل سے بھی ان خطرات میں شدت آسکتی ہے۔²¹⁰

مالی اداروں کے لیے رہنما خطوط جاری کرنا اور ماحولیاتی، سماجی اور گورننس کو ان کی کاروباری حکمت عملی کے ساتھ مربوط کرنا شامل ہیں۔

مرکزی بینک بھی وسائل کو ماحول دوست منصوبوں میں مختص کرنے میں رہنمائی اور اثر انداز ہو کر ماحولیاتی تبدیلی کے پالیسی مقصد کے حصول میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔۔۔

حکومت پاکستان ماحولیاتی تبدیلی کے خطرات سے نمٹنے میں فعال کردار ادا کر رہی ہے۔۔۔

1990ء کی دہائی سے حکومت نے ماحولیاتی خدشات سے نمٹنے کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں، جن میں نئی قانون سازی اور پاکستان ماحولیاتی تحفظ کی کونسل جیسے اداروں کا قیام شامل ہیں۔ اگست 2017ء میں قائم کی گئی ماحولیاتی تبدیلی کی وزارت حکومت پاکستان کی ایسی وزارت ہے جو ملک میں ماحولیاتی تبدیلی کے لیے وقف ہے۔ حکومت نے 108 اکتوبر 2018ء کو 'صاف سبز پاکستان موومنٹ' کا آغاز کیا تاکہ پاکستان میں صاف اور سبز ماحول تخلیق کیا جاسکے۔ ملک نے ماحول کو تحفظ دینے اور پاکستان میں ماحولیاتی تبدیلی کے نقصان دہ اثرات کو زائل کرنے کے لیے قوانین، قواعد، ضوابط اور پالیسیاں وضع کی ہیں۔²¹²

مرکزی بینکوں نے ماحولیاتی اور سماجی پائیداری کے پالیسی مقاصد کے حصول میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ زہریلی گیسوں کے خالص صفر اخراج²¹¹ کا مقصد حاصل کرنے کے لیے فنانس کلیدی حیثیت رکھتا ہے، لہذا، ضروری ہے کہ مالی صنعت پائیدار فنانس پر منتقلی میں کردار ادا کرے۔ باضابطہ ہدایات اور حدود جاری کرنے کے لیے براہ راست اختیارات استعمال کرنے کے علاوہ مرکزی بینک مالی اداروں کی حوصلہ افزائی کے لیے انہیں اس بات کی اخلاقی ترغیب بھی دے سکتے ہیں کہ وہ اپنے آپریشنوں میں ماحولیاتی خطرات اور ماحول کو مد نظر رکھیں اور ان سے نمٹنے کی استعداد میں اضافہ کریں۔

مزید برآں، پاکستان مختلف کثیر فریقی ماحولیاتی سمجھوتوں، کنونشنز اور پروٹوکولز پر بھی دستخط کر چکا ہے، جن میں ماحولیاتی تبدیلی پر اقوام متحدہ کا فریم ورک کنونشن، کیوٹو پروٹوکول، پیرس ایگریمنٹ، اوزون کی تہ کو تحفظ دینے کے لیے ویانا کنونشن شامل ہیں، اور ان کی توثیق بھی کی جاسکتی ہے۔

مرکزی بینک بھی کئی قسم کے اقدامات کر سکتے ہیں، جیسے مالی صنعت کے لیے روڈ میپ تیار کرنا، سبز قرضے مختص کرنے کی پالیسیاں وضع کرنا، سبز درجہ بندیوں کی تشکیل اور ماحول سے متعلق مالی کوائف ظاہر کرنے کی سفارشات پر ٹاسک فورس کے تقاضوں کے مطابق

²¹⁰ توازن کو خالص صفر کہا جاتا ہے، اس کا ہدف 2050ء تک حاصل کیا جاتا ہے۔

²¹¹ The Implications of Climate Change for Financial Stability (fsb.org)۔ 15 مارچ

²¹² مزید تفصیلات کے لیے Ministry of Climate Change ملاحظہ فرمائیے۔

2022ء کو رسائی حاصل کی گئی۔

²¹¹ خالص صفر انسانی سرگرمیوں کے نتیجے میں خارج ہونے والی گیس کی مقدار اور فضا سے ہٹنے والے مواد کے درمیان

اسٹیٹ بینک پائیدار کی مالیات کے فروغ اور مالی اداروں کو ماحولیاتی تبدیلی کے خطرات سے نمٹنے میں معاونت۔۔۔

اسٹیٹ بینک آف پاکستان 2009ء سے سبز بینکاری کی سرگرمیوں کے اقدامات کے کامیاب نفاذ اور ملک میں پائیدار فنانسنگ کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے کلیدی کردار ادا کر رہا ہے (چارٹ 4.1.6)۔

اسٹیٹ بینک نے قابل تجدید توانائی کی اسکیمیں متعارف کرائیں۔۔۔

اسٹیٹ بینک 2009ء سے قابل تجدید توانائی کو استعمال کرنے کے منصوبوں کی فنانسنگ کے لیے مختلف قسم کی روایتی اور اسلامی ری فنانس اسکیمیں متعارف کرا چکا ہے۔²¹³ ان اسکیموں کا مقصد قابل تجدید توانائی کو فروغ دے کر توانائی کی قلت اور ماحولیاتی تبدیلی کے دہرے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے قرضوں کی فراہمی ہے۔ فروری 2022ء تک مجموعی طور پر اسٹیٹ بینک کی قابل تجدید توانائی کی فنانسنگ اسکیم کے تحت 79.7 ارب روپے تقسیم کیے جا چکے ہیں۔

کارپوریشن کے اشتراک سے اسٹیٹ بینک نے اسی سال پاکستان میں مالی شعبے کے متعلق ایک ماحولیاتی اور سماجی خطرے کے انتظام کا سروے منعقد کیا اور گرین بینکنگ پیپر شائع کیا گیا تاکہ صنعت میں سبز بینکاری کے متعلق آگاہی کو بڑھایا جاسکے۔

سبز بینکاری پر اسٹیٹ بینک کے رہنما اصول۔۔۔

اسٹیٹ بینک نے 2017ء میں سبز بینکاری کے رہنما اصول جاری کیے جن کا مقصد ماحول اور ماحولیاتی تبدیلی سے ابھرنے والے خطرات کے بارے میں مالی اداروں کو تحفظ فراہم کرنا اور مالی اداروں کی سہولت دینا تھا کہ وہ توانائی کے مستعد منصوبوں میں سرمایہ کاری کریں، اور ماحول اور معاشرے پر اس کے مضر نقصانات کو کم کرنے کے لیے اندرونی کنٹرولز کو ری انجینئر کریں۔²¹⁶ ان رہنما خطوط میں درج ذیل تین اہم شعبوں کا احاطہ کیا گیا ہے، (i) خطرے کا انتظام، (ii) کاروبار میں سہولت، اور (iii) ماحول اور معاشرے پر اثرات میں کمی۔

ماحول اور سماجی خطرے کے انتظام پر اسٹیٹ بینک کی پالیسیاں

اسٹیٹ بینک نے 2018ء میں مالی شمولیت اور انفراسٹرکچر پروجیکٹ کے تحت ماحول اور سماجی خطرے کے انتظام کے لیے پالیسیاں اور طریقے جاری کیے۔ شراکتی مالی اداروں کے لیے پالیسی کے اہم مقاصد یہ تھے، (الف) تمام کاروباری سرگرمیوں کے لیے ماحول اور سماجی تقاضوں کے مطابق قابل اطلاق شرائط وضع کرنا، (ب) ان کے ماحولیاتی اور سماجی انتظام کے نظاموں کو تقویت دینا، (ج) ماحول اور سماجی خطرے کے انتظام کے قومی تقاضوں کا مکمل نفاذ اور عملدرآمد اور (د) ماحول اور سماجی مسائل پر وسیع تر شفافیت اور احتساب۔

مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو رہنمائی فراہم کی ہے کہ وہ اپنے دباؤ کی جانچ کے ماڈلز میں قدرتی آفات کے مضر دھچکوں کے مقابلے میں بینکوں کی لچکداری کی جانچ کریں۔ اسٹیٹ بینک نے مالی اداروں کو اس بات کی ہدایات بھی جاری کی ہیں کہ وہ اپنے صارفین کو مالی خدمات کی فراہمی کے لیے ڈیجیٹل ذرائع کے استعمال میں اضافہ کریں۔ اس اقدام سے کاغذ کے استعمال میں کمی آئے گی اور بینکاری لین دین کو تیز اور ماحول دوست بنانے میں مدد ملے گی۔ کاغذ اور سفر کم سے کم کرنے کے لیے بینکوں نے ستمبر 2021ء سے صارفین کی ڈیجیٹل آن بورڈنگ شروع کر دی ہے۔

اسٹیٹ بینک نے پانی کے مؤثر انتظام کے متعلق رہنما خطوط جاری کیے۔۔۔

اسٹیٹ بینک نے کاشت کاروں کو پانی کے انتظام کے جدید نظاموں کو اختیار کرنے میں اعانت اور پانی کے ضائع ہونے اور زیر زمین پانی میں کمی کے چیلنج سے نمٹنے میں پانی کا بہتر استعمال یقینی بنانے کی غرض سے 2011ء میں پانی کے مستعد انتظام کے لیے رہنما خطوط جاری کیے۔

اسٹیٹ بینک پائیدار بینکاری اور فنانس نیٹ ورک (ایس بی ایف این) کا رکن ہے۔۔۔

اسٹیٹ بینک نے 2015ء میں ایس بی ایف این میں شمولیت اختیار کی۔ انٹرنیشنل فنانس

²¹⁶ IH&SMEFD Circular No. 08 of 2017

²¹⁷ اے سی اینڈ ایم ایف ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2018ء - Annexure 2: Environmental and

Social Risk Management Guidelines

²¹³ IH&SMEFD Circular No. 9 of 2019

²¹⁴ IH&SMEFD Circular No. 08 of 2017

²¹⁵ اینٹوں کا سیدھی لکیر کے بجائے ٹیز سے میز سے طریقے سے انبار لگانا۔ یہ طریقہ ایس کے زیادہ بہتر طریقے پر متجہ ہوتا ہے اور توانائی کی مستعدی بڑھتی ہے۔

آگے بڑھنے کا راستہ ---

- ماحول اور سماجی خطرے کے انتظام کے لیے پالیسیاں وضع کرنا، جن کے تحت مالی اداروں کے لیے ضروری ہو کہ وہ اپنے کوائف کے اظہار میں ماحولیاتی خطرے کو شامل کریں اور اپنے کاربن سے متعلق اکتشافات کو رپورٹ کریں۔
- خطرے کے فریم ورکس میں ماحولیاتی خطرے کو شامل کرنے کے لیے مالی اداروں کی پالیسیوں اور طریقوں کا جائزہ لینے کی خاطر نگرانی جائزے کا انعقاد۔
- اب تک کیے جانے والے اقدامات کی اثر انگیزی کی جانچ اور اس جانچ کو مستقبل کے قابل پیمائش مقاصد کا تعین کرنے میں استعمال کرنا اور ان کی نظامیاتی لحاظ سے نگرانی کرنا۔
- حکومت، کاروباری اداروں اور عوام کو اس بارے میں آگاہی فراہم کرنے کے لیے ماحول سے متعلق مالی خطرات کی تعلیم کے پروگرام وضع کرنا تاکہ انہیں پتہ چل سکے کہ ان کی پالیسیاں، آپریشنز اور صرف کے فیصلے ماحول، زری اور مالی استحکام پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

ایس بی این کی گلوبل پروگریس رپورٹ اکتوبر 2021ء میں شائع ہوئی تھی، جس کے مطابق پاکستان کا شمار ان 22 ممالک میں ہوتا ہے، جنہوں نے اسی ذیلی سطح نفاذ کے مرحلے کی سمت پیش رفت کی ہے، جبکہ اگلا اور حتمی مرحلہ 'پختگی کا مرحلہ' ہو گا۔ آگے چل کر اسٹیٹ بینک یہ ارادہ رکھتا ہے:

- یہ جانچنے کی استعداد پیدا کرنا کہ:
 - مالی استحکام پر ماحولیاتی تبدیلی کے ممکنہ اثرات
 - ماحولیاتی تبدیلی پر ان کی پالیسیوں اور طریقوں کے ممکنہ اثرات
- ماحولیاتی تبدیلی کے نتیجے میں ابھرنے والے مالی خطرات کی نشاندہی، شناخت اور انتظام کے لیے طویل مدتی حکمت عملی تیار کرنا۔
- پاکستان میں ماحولیاتی تبدیلی سے نمٹنے میں مدد دینے کے لیے سبز مصنوعات کی تیاری میں بینکوں کی اعانت کے لیے سبز بینکاری سہولت مینوئل کا اجرا۔

باب 5 خرد مالکاری بینکوں کی کارکردگی اور خطرے کا تجزیہ 115

وبائی مرض کے دوسرے سال میں ایم ایف بی سیکٹر نے ایڈوانسز اور سرمایہ کاری میں اضافے کی وجہ سے اٹاٹھ جاتی اساس میں توسیع کی۔ تاہم، وبائی مرض سے متعلق لاک ڈاؤن کے سبب قرض گیروں کی ادائیگی کی صلاحیت اور اداروں اور صارفین کے تعلقات میں خلل کی وجہ سے اثاثوں کے معیار کے اظہارے کسی قدر ابتر ہو گئے۔ اس کے باوجود اسٹیٹ بینک کے قرضوں میں مدد اور معاونت کے عبوری ضوابطی اقدامات سے یہ شعبہ خطرے سے بچنے کے قابل ہو گیا، کیونکہ ایم ایف بی وبائی مرض کے دوران اپنی ادائیگی قرض کی صلاحیت اور کریڈٹ اور خدمات کے بہاؤ دونوں کو برقرار رکھنے میں کامیاب رہے۔ بلند تمویں اور انتظامی اخراجات کی وجہ سے اس شعبے کو نقصان اٹھانا پڑا۔ اگرچہ مختلف ادارے اپنے کاروباری ماڈلز کو معقول بنا کر اپنی کارکردگی کو بہتر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں، تاہم اس شعبے کی مجموعی کارکردگی اور اصابات کے اظہارے وبائی مرض سے پیدا ہونے والے چیلنجوں اور آئی ایف آر ایس 9 کے نفاذ سے مشروط ہوں گے۔

ایف بی شعبے کی بڑھتی ہوئی اہمیت نیز معاشرے کے مالی خدمات سے محروم طبقوں کی معاشی اور سماجی ترقی میں اس کے کردار پر زور دیا۔

وبائی مرض سے متعلق غیر یقینی صورت حال کی وجہ سے 2021ء کے دوران ایم ایف بی کی نمو حالیہ رجحان سے کم رہی۔۔۔

مالی سال 2021ء میں ایم ایف بی سیکٹر کے اثاثہ جاتی اساس 17.8 فیصد اضافے کے ساتھ 582 ارب روپے تک پہنچ گئی جو حالیہ برسوں کے رجحان کے مقابلے میں سست روی کے اشارے ظاہر کرتی ہے کیونکہ وبائی مرض کی وجہ سے پیدا ہونے والی دشواریوں نے ایم ایف بی کی کارکردگی کو متاثر کیا اور غیر یقینی کی صورت حال پیدا کی۔

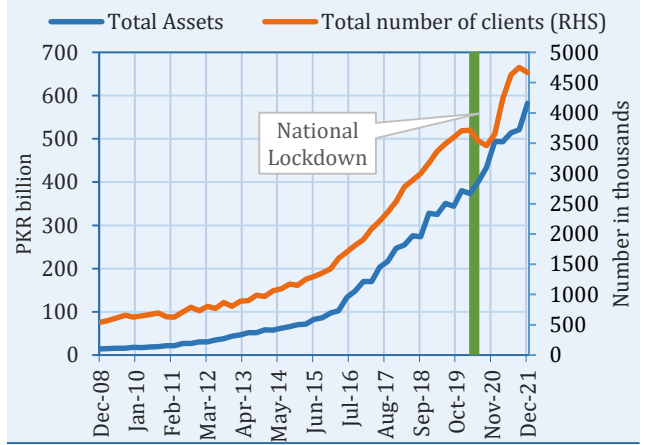
2021ء کے دوران اس نمو کی بنیادی وجہ ایڈوانسز اور سرمایہ کاری کا بڑھنا تھا، جس میں بالترتیب 20.5 فیصد اور 37.9 فیصد اضافہ ہوا۔ ایم ایف بی سیکٹر نے خاص طور پر ملکی وسائل سے میزانیہ ضروریات کو پورا کرنے کی حکومتی طلب سے استفادہ کرتے ہوئے کم خطرے والے سرکاری وثیقوں کی حاملیت میں اضافہ کیا۔ ڈپازٹس میں 50 ارب روپے (13.4 فیصد) اضافے سے اثاثہ جاتی اساس کی نمو میں خاصی مدد ملی۔ تاہم، اثاثوں کی نمو کی مالکاری کے لیے قرض گیری میں کسی قدر اضافہ بھی ضروری تھا؛ دوران سال قرض گیری میں 32 ارب روپے (119.3 فیصد) کا اضافہ ہوا۔

بیشتر زمروں میں ایڈوانسز میں اضافہ دکھائی دیا۔۔۔

ایڈوانسز کے تفصیلی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ صارفین کو قرض دینے کے علاوہ دیگر تمام شعبوں میں اثر پر اثر قرضوں میں نمایاں اضافے کے ساتھ مثبت نمودار کی گئی، اس کے بعد زراعت اور طویل مدتی مکاناتی مالکاری کا نمبر آتا ہے (چارٹ 5.2)۔¹¹⁶

¹¹⁶ کاروباری اداروں کے قرضے 17 ارب روپے اضافے سے 77 ارب روپے، زراعت کے قرضے 10 ارب روپے اضافے سے 82 ارب روپے اور طویل مدتی مکاناتی مالکاری کے قرضے 9 ارب روپے اضافے سے 20 ارب روپے ہو گئے۔

چارٹ 5.1: خرد مالکاری بینکوں کے شعبے میں نمو



Source: SBP

ایم ایف بی سیکٹر سماجی اور معاشی ترقی میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے اگرچہ مالی شعبے میں اس کا برائے نام حصہ ہے۔۔۔

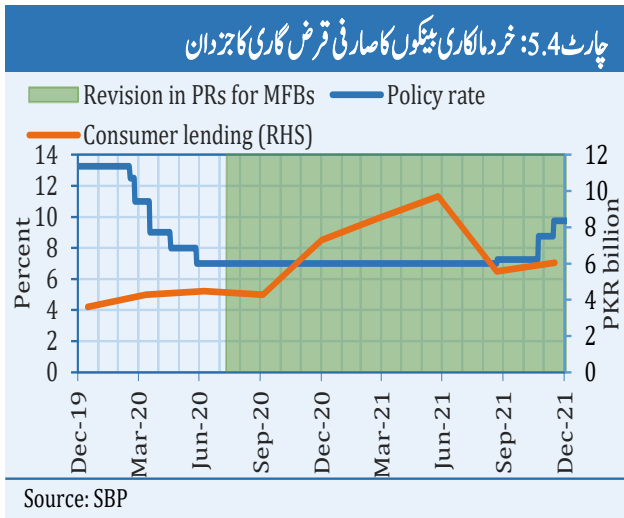
پاکستان میں، حالیہ برسوں کے دوران ایم ایف بی ترقی کی رفتار اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ یہ شعبہ اب بھی اپنے عرصہ حیات کے نمو کے مرحلے میں ہے: گذشتہ پانچ برسوں میں اس نے 27.9 فیصد کی مرکب سالانہ شرح نمو (سی اے جی آر) کے ساتھ ترقی کی ہے۔ اگرچہ 2021ء کے دوران ان کامیابیوں میں ایک چھوٹا سا حصہ ہے، یعنی کل اثاثوں کا 1.5 فیصد، تاہم، قرض گیروں کی تعداد کے لحاظ سے 2021ء میں ایم ایف بی کے قرض گیروں کی 4.7 ملین کی تعداد بینکوں کے 3.9 ملین سے تجاوز کر گئی ہے (2020ء میں، ایم ایف بی = 3.65 ملین قرض گیر، بینک = 3.8 ملین قرض گیر) (چارٹ 5.1)۔

مزید برآں، ملک بھر میں کل موبائل بینکاری اکاؤنٹس کے 83.3 فیصد حصے کا حامل یہ شعبہ مالی شمولیت کا ایک اہم محرک تھا۔ ان اعداد و شمار نے مالی لین دین کے عمل میں ایم

¹¹⁵ ایم ایف بی کے اثاثے بینکاری شعبے کا حصہ نہیں ہیں۔

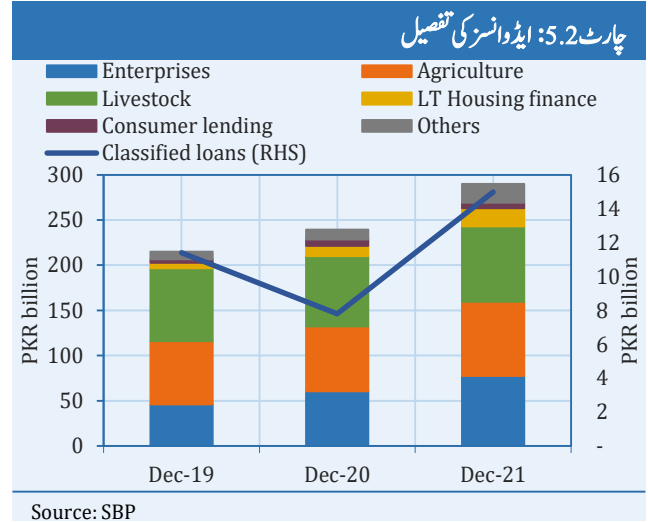
حجم کی حد بڑھ گئی۔¹¹⁹ اسی طرح قرض گروں کی اہلیت کے معیار پر نظر ثانی سے کھپت کے لیے سونے پر قرض گاری میں سہولت ملی۔¹²⁰

ان ترامیم کے ساتھ ساتھ زیر جائزہ سال کے بیشتر حصے کے دوران سازگار زرعی پالیسی نے صارفی مالکاری کے جزدان میں ہونے والے اضافے میں معاونت فراہم کی جو ستمبر 2020ء اور جون 2021ء کے دوران 126.8 فیصد بڑھ گیا اور ستمبر 2021ء کی سہ ماہی میں اسٹیٹ بینک کی پیش بینی رہنمائی میں تبدیلی اور شرح سود میں اضافے کی وجہ سے تیزی سے کمی واقع ہوئی (چارٹ 5.4)۔

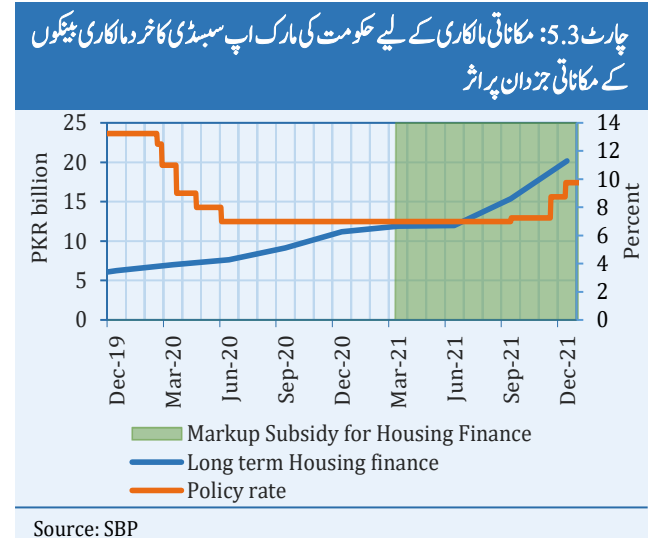


مائیکرو فنانس قرض گروں کی باز ادائیگی کی صلاحیت و بائی مرض سے متعلق رکاوٹوں سے متاثر ہوئی تھی...

وبائی مرض کے آغاز نے دنیا بھر میں خاص طور پر مائیکرو فنانس کے فراہم کنندگان (ایم ایف پیز) کو متاثر کیا کیونکہ وبائی مرض نے صارفین کی آمدنی کی صلاحیت کے ساتھ ساتھ باز ادائیگی کے مضبوط کلچر کو متاثر کیا جس پر مائیکرو فنانس فراہم کرنے والے انحصار کرتے ہیں۔ اس کے رد عمل میں، دنیا بھر کے ایم ایف پیز نے قرضوں کو مؤخر کیا اور از سر نو تشکیل دیا، جنہیں بالآخر جمع کرنا مشکل ہو گیا۔ جیسے جیسے باز ادائیگیاں ختم ہوئیں، ایم ایف



2021ء میں طویل مدتی مکاناتی مالکاری میں 80.2 فیصد اضافے کی جزوی وجہ اکتوبر 2020ء میں حکومت کی جانب سے مکاناتی مالکاری کے لیے متعارف کرائی گئی مارک اپ سبسڈی کی وجہ سے ہوا۔ اس اسکیم پر مارچ 2021ء کے دوران نظر ثانی کی گئی تاکہ ایم ایف بیز کو ایجنٹوں کے طور پر شامل کیا جاسکے، اس کے بعد اس شعبے کو لازمی اہداف بھی تفویض کیے گئے (چارٹ 5.3)۔^{117، 118}



اس کے علاوہ انٹرنیشنل اور مکانات کی مالکاری میں، جزو، اضافہ ایم ایف بیز کے محتاطیہ ضوابط میں ترمیم کی وجہ سے ہوا، جس سے مائیکرو فنانس قرض گروں کے لیے قرض کے

¹¹⁹ مثال کے طور پر مکاناتی قرضے اور چھوٹے کاروباری ادارے کی حد 10 لاکھ روپے سے بڑھا کر 30 لاکھ روپے کر دی گئی ہے۔

¹²⁰ اے سی اینڈ ایس ایم ایف ڈی سرکلر نمبر 02 برائے 2020ء - مائیکرو فنانس بینکوں کے لیے محتاطیہ ضوابط میں

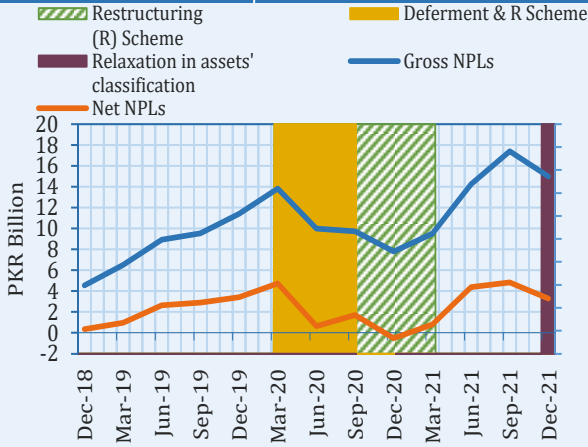
رد بدل

¹¹⁷ آئی ایچ اینڈ ایس ایم ایف ڈی سرکلر نمبر 03 برائے 2020ء - مکاناتی مالکاری کے لیے مارک اپ سبسڈی

¹¹⁸ آئی ایچ اینڈ ایس ایم ایف ڈی سرکلر نمبر 03 برائے 2021ء - مکاناتی مالکاری کے لیے حکومت کی مارک

اپ سبسڈی اسکیم

چارٹ 5.5: غیر فعال قرضے اور قرضہ ریلیف اسکیم



Note: While the validity of the Deferment and Restructuring schemes have expired on 30-Sep-2020 and 31-Mar-2021, respectively, loans under the two schemes can exist beyond the validity period as loan principals could be deferred for up to twelve months and loans could be restructured for more than twelve months. This means that loans under deferment could exist till 30-Sep-2021 and loans under restructuring could exist beyond 31-Dec-2021. Source: SBP

تاہم، اثاثوں کے معیار کے اظہارے دباؤ میں رہے ...

کمرشل بینکوں کے قرض گروہوں کے مقابلے میں ایم ایف بیز کے قرض گروہوں پر وبائی مرض کا اثر نسبتاً زیادہ دیر پا تھا کیونکہ وبائی مرض کے دوران ان کے وسائل کم ہو گئے تھے، جس نے کچھ قرض گروہوں کو مزید غربت کی جانب دھکیل دیا تھا۔ اسی طرح، ایم ایف بی سیکٹر کے غیر فعال قرضوں میں سال 2021ء میں اضافہ دیکھنے میں آنے لگا کیونکہ ڈی آر ایس بھی ختم ہونا شروع ہو گیا۔ ایم ایف بی قرض گروہوں میں موجودہ دباؤ کو محسوس کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے مؤخر اور ری اسٹرکچرڈ جزدان کے لیے دسمبر 21ء میں اثاثوں کی درجہ بندی اور تموین کی ضروریات کے معیار میں ترمیم کی۔¹²⁴ اس اقدام سے نئے غیر فعال قرضوں کے بہاؤ کو روکنے میں مدد ملی۔ اسی طرح، غیر فعال قرضے ستمبر 21ء میں عروج (17 ارب روپے) پر پہنچنے کے بعد 2021ء کے اختتام تک ایک بار پھر کم ہو کر 15 ارب روپے رہ گئے اور غیر فعال قرضوں کا تناسب 5.2 فیصد تک گھٹ گیا۔

¹²³ کوڈ 19: اسٹیٹ بینک کا قرضے میں توسیع اور تنظیم نو کا بیکیج

¹²⁴ یعنی قرضوں کی درجہ بندی کی ٹائم لائن میں 30 دن کی توسیع کی گئی؛ براہ مہربانی دیکھیے: اے سی اینڈ ایس ایم

ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 01 برائے 2021ء - کوڈ 19 کے اثرات کو ماند کرنے کے لیے ضوابط کی معاونت

بیز کے ذخائر کم ہونا شروع ہو گئے کیونکہ آپریشنل اخراجات جاری رہے، جس کے نتیجے میں سیالیت کے خدشات بڑھ گئے۔^{121، 122}

گذشتہ دو برسوں کے دوران ایم ایف بی سیکٹر کے اثاثوں کا معیار پاکستان میں بھی دباؤ کا شکار رہا کیونکہ کورونا وبائی مرض نے کچھ قرض گروہوں کی باز ادائیگی کی صلاحیت کو متاثر کیا اور سماجی فاصلے اور نقل و حرکت کی پابندیوں کے تناظر میں ادارے اور صارفین کے تعلقات میں خلل پیدا کیا۔ قرضوں کے نقصانات میں کسی بھی اچانک اضافے سے ایم ایف بیز کے لیے قرضوں کی ادائیگی کے مسائل پیدا ہونے کا امکان تھا جس کے نتیجے میں کریڈٹ کے بہاؤ پر اثر پڑ سکتا تھا اور اس طرح نادمہنگی میں مزید اضافہ ہو سکتا تھا۔

اسٹیٹ بینک کی قرضوں میں مدد کی اسکیم نے اثاثوں کے معیار کے خدشات کو ناکام بنانے اور قرضوں کے بہاؤ کو آسان بنانے میں مدد کی۔۔۔

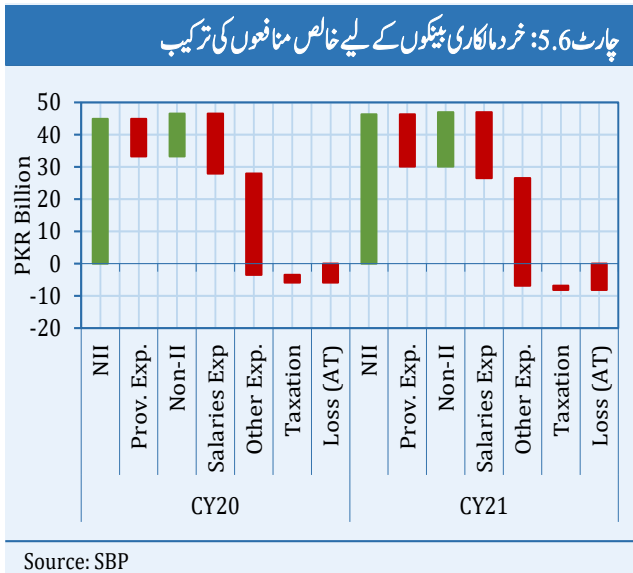
چھوٹے قرض گروہوں کی ادائیگی کی صلاحیت میں کمی کے گردشی اثرات کو روکنے اور ایم ایف بی سیکٹر کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کو بڑھانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے ضوابطی ڈیٹ ریلیف اسکیم (ڈی آر ایس) متعارف کروائی جس میں ادائیگی کی تعطیلات (اصل رقم) اور ایڈوانسز کی آسان تنظیم نو شامل تھی۔ اس اسکیم نے قرض کے نقصانات کی شناخت کو ملتوی کرتے ہوئے عبوری برداشت فراہم کی اور اس طرح ایم ایف بیز کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کے ساتھ ساتھ قرض گروہوں کو قرض کے بہاؤ کو محفوظ رکھا۔ مارچ 2020ء کو متعارف کرائی گئی اسکیم کے تحت فعال قرضوں کی اصل ادائیگی کو ایک سال کے لیے مؤخر کرنے کی اجازت دی گئی تھی اور کوڈ سے متاثرہ قرضوں کی تنظیم نو کی اجازت دی گئی تھی تاکہ قرض کو باقاعدہ سمجھا جاسکے۔¹²³ اس اسکیم کے تحت ایم ایف بیز نے 1.8 بلین سے زائد چھوٹے قرض گروہوں کو 135 ارب روپے کی مدد فراہم کی، جس سے وہ وبائی مرض کے سخت اثرات کا مقابلہ کرنے کے قابل ہوئے اور ایم ایف بیز کو اپنے سرمائے کی بچت کو برقرار رکھنے اور کریڈٹ اور خدمات کے بہاؤ کو برقرار رکھنے میں سہولت فراہم کی (چارٹ 5.5)۔ اسی طرح غیر فعال قرضے زیر پڑتال رہے اور 2020ء کے اختتام پر غیر فعال قرضوں کا تناسب 3.3 فیصد رہا۔

¹²¹ سی بی اے پی (2019ء) خرد مالکاری کے لیے کوڈ 19 کا خطرہ۔ اکتوبر۔ آخری بار 15 اپریل 2022ء کو دیکھی گئی۔

¹²² Meagher, P. (2020). Microfinance in the COVID-19 crisis: A framework for regulatory responses. *Insights for Inclusive Finance. CGAP*, June. Accessed on April 15, 2022

مجموعی طور پر ایم ایف بی سیکٹر کو بلند تمویں اور انتظامی اخراجات کی وجہ سے نقصان کا سامنا کرنا پڑا ، حالانکہ یہ چند اداروں پر مرکوز تھا ---

اثاثوں میں صحت مند نمو کے باوجود مجموعی طور پر ایم ایف بی سیکٹر کی زیریں سطح 2019ء کے بعد سے خطرے کی زد میں رہی ہے کیونکہ اس شعبے کو نادر ہنگامی کے بڑھتے ہوئے خطرے کا سامنا ہے۔ 2021ء میں قبل از ٹیکس مجموعی خسارہ 6.85 ارب روپے رہا (20ء میں 3.4 ارب روپے کا نقصان)۔ نتیجتاً، اس شعبے کا مجموعی ایکویٹی پر نفع (قابل از ٹیکس) 2020ء میں منفی 7.1 فیصد سے کم ہو کر 2021ء میں منفی 12.7 فیصد ہو گیا، جبکہ آپریشنل خود کفالت (یعنی مالی آمدنی اور تمام اخراجات کا تناسب) 2020ء میں 81.9 فیصد سے کم ہو کر 2021ء میں 76.8 فیصد ہو گیا (چارٹ 5.6 اور 5.7)۔



اتفاقی طور پر یہ نقصان چند اداروں پر مرکوز تھا جبکہ بیشتر ایم ایف بی نے منافع کمایا۔ خسارے میں چلنے والے ان اداروں کو نادر ہنگامیوں کے واقعات کا زیادہ سامنا کرنا پڑتا ہے (کچھ مخصوص عوامل اور وبائی مرض کی وجہ سے) جو مجموعی غیر فعال قرضوں کا 51.3 فیصد ہے۔

ایک عام مائیکرو فنانس بینک کے کاروباری ماڈل میں عام طور پر بلند مالی خطرہ شامل ہوتا ہے جسے دانشمندانہ اور سماجی طور پر مناسب قرض گاری ماڈل کے ذریعے مؤثر طور پر منظم کیا جاسکتا ہے ---

ایم ایف بی سیکٹر نے اپنے قرضوں کا 75 فیصد سے زیادہ قرض بغیر ضمانت کے قرض گیاروں کو فراہم کیا ہے مثلاً ذاتی گارنٹی کے ذریعے حاصل کردہ قرضے۔ اگرچہ اس خصوصیت نے مالی شمولیت اور معاشرے کے پس ماندہ زمروں کے معاشی حالات میں بہتری لانے میں کردار ادا کیا، لیکن اس میں ایم ایف بی کے لیے نسبتاً زیادہ خطرہ قرض بھی شامل تھا۔ مزید برآں، گروپ کے لیے مشترکہ قرضوں کا تصور۔ جو بین الاقوامی سطح پر مائیکرو فنانس کا ایک اہم پہلو ہے، جس میں بینگی قرضوں کی بروقت ادائیگی کے لیے اخلاقی دباؤ اور کمیونٹی کے دباؤ کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے۔ پاکستان میں ایم ایف بی کے اندر بتدریج اپنا مقام کھو چکا ہے۔ گروپ قرض دینے کے کئی فوائد ہیں جیسے ادائیگی کی کارکردگی پر طرز عمل کے داخلی قواعد (مثال کے طور پر ساتھی کا انتخاب) ہونا۔¹²⁵ یہ معلوماتی ہم آہنگی کو بڑھانے میں مدد کرتا ہے تاکہ ایسے افراد کو کریڈٹ کی پیش کش کے زیادہ سے زیادہ امکانات کے ساتھ مل کر خطرے کا انتظام ممکن ہو سکے جو قبل ازیں قابل بیکاری نہیں سمجھے جاتے تھے۔¹²⁶ تاہم، مجموعی قرضوں میں مشترکہ قرضوں کا حصہ بتدریج گھٹ کر 2021ء میں صرف 10.2 فیصد رہ گیا ہے۔ یہ 2020ء میں 15.2 فیصد، 2018ء میں 28.2 فیصد اور 2014ء میں 48.8 فیصد تھا۔ قدر کے لحاظ سے بھی 2018ء کے بعد سے گروپ کے قرضوں میں کمی دیکھی گئی ہے۔ کمی کی ایک وجہ یہ ہے کہ اسے قرض گیاروں کے لیے بوجھ سمجھا جاتا ہے¹²⁷ نیز ایم ایف بی کے لیے مشترکہ قرضوں کو تشکیل دینا مشکل سمجھا جاتا ہے۔ مزید برآں، قرضوں کی دیگر شکلوں کی توسیع میں نسبتاً لچک اور برسوں میں حاصل ہونے والے تجربے کی وجہ سے، ایم ایف بی مشترکہ قرضوں پر نسبتاً کم توجہ دے رہے ہیں۔

Attanasio, O., Augsburg, B., De Haas, R., Fitzsimons, E., & Harmgart, H.¹²⁷ (2013). Group lending or individual lending? Evidence from a randomized field experiment in rural Mongolia. *Forthcoming in the American Economic Journal: Applied Economics, CentER Discussion Paper Series*, (2013-074)

Zeller, M. (1998). Determinants of repayment performance in credit groups: The role of program design, intragroup risk pooling, and social cohesion. *Economic development and cultural change*, 46(3), 599-620

Marconatto, Diego & Barin Cruz, Luciano & Gressler Teixeira, Emidio¹²⁶ & Moura, Gilnei. (2017). Why the microfinance institutions exist: lending groups as a mechanism to enhance informational symmetry and enforcement activities. *Organização & Sociedade*, 24, 633-654

نمو کے باوجود 2020ء اور 2021ء کے دوران انتظامی اخراجات بلند سطح پر رہے۔ وبائی مرض کی وجہ سے نئی برانچیں کھولنے میں سست روی اور آپریشنز میں کمی کی وجہ سے 2020ء میں انتظامی اخراجات تقریباً 49 ارب روپے پر مستحکم رہے اور 2021ء میں مہنگائی کی نسبتاً بلند شرح کے باوجود یہ اخراجات 2021ء میں صرف 7.6 فیصد اضافے کے ساتھ 53 ارب روپے تک پہنچ گئے۔

سیالیت کے اظہاریوں میں سست روی کے باوجود ایم ایف بیز اپنی سیالیت کی ضروریات کو پورا کرتے رہے ---

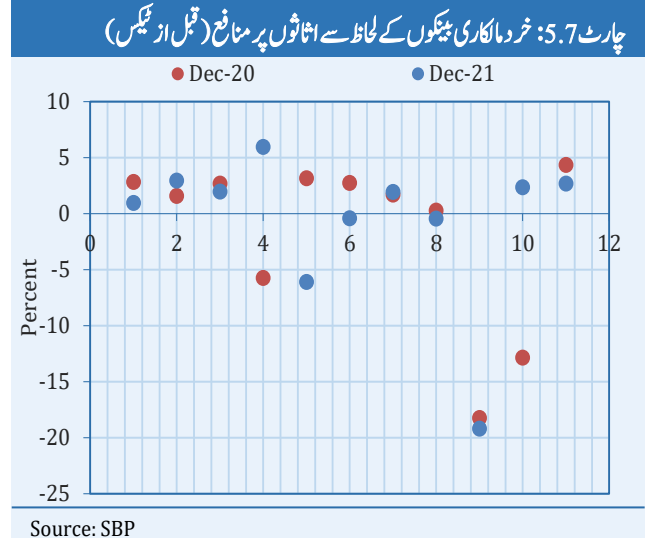
اثاثہ جاتی اساس میں تیزی سے اضافے (طویل مدتی قرضوں کی توسیع سمیت) کی وجہ سے، جس کا ایک اہم حصہ قرضوں سے مالی اعانت کی گئی تھی، ایم ایف بی سیکٹر کے سیالیت کے اظہاریے قدرے ابتر ہو گئے اور 2021ء کے دوران قرضہ جزدان کی اوسط عرصیت میں اضافہ ہوا۔ ایک سال سے زائد مدت کے قرضوں کا حصہ 2020ء کے 18.9 فیصد سے بڑھ کر 2021ء میں مجموعی قرض جزدان (عرصیت) 37.6 فیصد ہو گیا جبکہ سیال اثاثوں سے کل ڈپازٹس کا حصہ 2020ء کے 47.3 فیصد سے کم ہو کر 2021ء میں 43.1 فیصد ہو گیا۔ تاہم، ایم ایف بیز نے اپنے اثاثوں کی ذمہ داری کی صورتوں کو موثر طریقے سے منظم کرنا جاری رکھا کیونکہ نرم زری پالیسی مؤقف اور ایم ایف بیز کے پاس دستیاب فنڈز پر مبنی سیالیت کو سٹیز کی وجہ سے مارکیٹ میں وافر سیالیت دستیاب تھی (جدول 5.1)۔

ایم ایف بی سیکٹر کے ادائیگی فرض کی صلاحیت کے اظہاریوں میں قدرے کمی آئی، تاہم پھر بھی کم سے کم ضرورت سے کافی اوپر تھے ---

ایم ایف بی سیکٹر کا مجموعی سی اے آر 2020ء کے 19.0 فیصد سے کم ہو کر 2021ء میں 18.3 فیصد رہ گیا جس کی وجہ اہل سرمائے کے مقابلے میں اثاثہ جاتی اساس (قرض گاری جزدان میں اضافے سمیت) میں تیز اضافہ ہے۔ تاہم، یہ تناسب اب بھی 15.0 فیصد کی کم از کم ضوابط کی ضرورت سے کہیں زیادہ تھا (جدول 5.1)۔ خسارے میں چلنے والے چند اداروں کے سپانسرز نے سرمائے کی ضروریات کو پورا کرنے اور اپنے آپریشنز کو تقویت دینے کے لیے مزید ایکویٹی کے ادخال سے اپنے عزم کا اظہار جاری رکھا۔

دباؤ کی تازہ ترین جانچ کے نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ ایم ایف بیز کے پاس خطرے کے اہم عوامل پر شدید دھچکوں کے اثرات کو برداشت کرنے کے لیے کافی گنجائش موجود ہے، اس طرح یہ اشارہ ملتا ہے کہ اس شعبے اور بالعموم خسارے میں چلنے والے ایم ایف بیز کے پاس نقصانات پر قابو پانے اور کئی ماحول میں دباؤ کو دور کرنے اور طویل مدتی استحکام

ایم ایف بی سیکٹر نے سرمایہ کاریوں میں بھی اپنا حصہ بڑھایا۔ خاص طور پر سرکاری وثیقوں میں، جو پیشگی کے مقابلے میں نسبتاً کم منافع رکھتے ہیں۔ 2020ء میں اثاثوں کے 19.6 فیصد سے بڑھ کر 2021ء میں 22.9 فیصد ہو گئے۔ مزید برآں، اثاثوں کی نمو کو پورا کرنے کے لیے، سال کے آخر میں قرضوں پر انحصار بڑھ گیا۔



تاہم 2021ء کے بیشتر عرصے کے دوران نرم زری پالیسی کی وجہ سے سرمایہ کاری پر منافع (آر او آئی) اور این آئی ایم میں کمی واقع ہوئی۔ اسی طرح مالی سال 2021ء میں اس شعبے کے لیے فنڈز کی لاگت (ڈپازٹس اور قرضوں) کے تناسب میں کمی واقع ہوئی۔ ان حرکیات نے سودی آمدنی اور اخراجات دونوں کی سست نمو میں کردار ادا کیا، جس کے نتیجے میں خالص سودی آمدنی میں 3.4 فیصد (2020ء میں 10.5 فیصد اضافہ) کا معتدل اضافہ ہوا۔ معاشی لاک ڈاؤن کی وجہ سے 2020ء میں غیر سودی آمدنی میں کمی دیکھی گئی اور 2021ء کے دوران اس میں 27.3 فیصد کا نمایاں اضافہ درج کیا گیا۔ تاہم، تمویں کے اخراجات میں اضافے کی وجہ سے آمدنی گھٹ گئیں۔

گذشتہ چند برسوں کے دوران قرضوں کے نقصان کی تمویں کے اخراجات میں اضافہ ہوا ہے۔ یہ اخراجات 2020¹²⁸ء میں 12 ارب روپے اور 2021ء میں 16 ارب روپے کی بلند ترین سطح پر رہے۔ 2020ء میں ان میں قدرے کمی آئی کیونکہ اسٹیٹ بینک کی زر اصل کی ادائیگی میں التوا اور قرضوں کی تنظیم نو کی اسکیم نے نئے غیر فعال قرضوں کے بہاؤ اور متعلقہ تمویں اخراجات کو روک دیا۔ 2021ء کے دوران تمویں اخراجات میں ایک بار پھر 40.3 فیصد کا اضافہ ہوا کیونکہ ایم ایف بیز نے اپنے قرض گاری کے جزدان میں اضافہ کیا اور دوران سال اسکیم کے اطلاق کا ایک حصہ ختم ہو گیا۔ رواں سال معمولی

¹²⁸ تمویں کے اخراجات 2018ء کے 4 ارب روپے سے بڑھ کر 2019ء میں 13 ارب روپے ہو گئے؛ اس کے بعد سے، وہ بلند سطح پر رہے ہیں۔

2021ء کے دوران فعال بی بی اکاؤنٹس کی تعداد میں نمایاں اضافہ (21.3 فیصد) درج کیا گیا اور بیشتر اہم اشاریوں میں مضبوط دوہندہ نمو درج کی گئی، جو ملک میں مالی شمولیت کو بڑھانے اور ادائیگیوں کے ڈیجیٹل طریقوں اور معیشت کی دستاویزیت کی حوصلہ افزائی کے لیے اچھی علامت ہے (دیکھیے جدول 8.3)۔

وبائی مرض کی وجہ سے پیدا ہونے والے دباؤ اور رکاوٹوں کا تسلسل اور آئی ایف آر ایس-9 کے تعارف سے ایم ایف بیز کے لیے اثاثوں کے معیار اور آمدنی کے محاذ پر چیلنجز پیدا ہوسکتے ہیں۔۔۔

مستقبل میں اس شعبے کی کارکردگی کا انحصار ایم ایف بیز کی اس قابلیت پر ہوگا کہ وہ اپنے قرض گیروں کی ادائیگی کی صلاحیت اور اداروں اور قرض گیروں کے تعلقات کے سلسلے میں وبائی مرض کی وجہ سے پیدا ہونے والے دباؤ اور رکاوٹوں سے نمٹ سکیں۔ اسٹیٹ بینک کے ڈی آر ایس کے تحت مؤخر اور ری اسٹرکچر کیے گئے واجب الادا قرضوں کی کامیاب وصولی ایم ایف بی سیکٹر کی اصابت اور کارکردگی کے اشاریوں کے لیے کلیدی اور فیصلہ کن ثابت ہوگی۔ علاوہ ازیں، چند اداروں کی جانب سے اپنی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے جاری کوششیں بھی اہم ہوں گی۔

مزید برآں، 2021ء میں خطرہ قرض میں اضافے کے پیش نظر، ایم ایف بی سیکٹر کو مستقل بنیادوں پر نگرانی کی ضرورت ہے تاکہ کسی بھی حل طلب خدشات کو بروقت حل کیا جاسکے۔

آئی ایف آر ایس-9 (جو مالی اثاثوں اور واجبات کی شناخت، درجہ بندی، پیمائش، اور اخراج (de-recognition) سے متعلق ہے) میں مضرت کا نیا ماڈل شامل ہے جس میں نقصانات کی عائد کیے جانے کے بجائے ممکنہ بنیاد پر وصولی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس معیار کے اطلاق سے مستقبل میں ایم ایف بیز کی آمدنی اور ادائیگی قرض کی صورت حال پر کچھ بوجھ بڑھ سکتا ہے۔

برقرار رکھنے کے لیے آمدنی کو بہتر بنانے کے ضمن میں اپنے کاروباری ماڈل کو از سر نو ترتیب دینے کا کافی موقع ہے۔

جدول 5.1: خرد کاروباری بینکوں کی مالی اصابت کے اظہاریے					
بیان	دسمبر 17ء	دسمبر 18ء	دسمبر 19ء	دسمبر 20ء	دسمبر 21ء
فیصد					
سرمایہ					
مجموعی سرمایہ اور مجموعی بہ وزن خطرہ اثاثے	21.4	22.6	20.9	19.0	18.3
سطح 1 سرمایہ اور مجموعی بہ وزن خطرہ اثاثے	19.5	20.2	17.8	15.3	14.3
معیار اثاثے					
غیر فعال قرضے اور مجموعی قرضے	1.5	2.4	5.3	3.3	5.2
تموین اور غیر فعال قرضے	124.6	92.1	70.0	106.5	78.1
خالص غیر فعال قرضے اور خالص قرضے	-0.4	0.2	1.7	-0.2	1.2
خالص غیر فعال قرضے اور سرمایہ	-1.5	0.7	6.5	-0.9	5.4
آمدنی					
اثاثوں پر منافع (بعد از ٹیکس)	4.3	2.9	-1.7	-0.8	-1.3
ایکوئیٹی پر منافع (بعد از ٹیکس)	29.4	20.7	-12.4	-7.1	-12.7
آپریٹنگ خود کفالت	78.4	89.5	75.8	81.9	76.8
سیالیت					
سیال اثاثے اور قلیل مدتی واجبات	5.2	7.0	7.5	0.9	2.4

ماخذ: اسٹیٹ بینک

مالی شعبے میں اپنے معمولی حصے کے باوجود، ایم ایف بی برانچ لیس بینکاری زمرے میں سب سے آگے ہیں، جس نے مالی شمولیت پر پالیسی اقدامات کو آگے بڑھایا ہے۔۔۔

مائیکرو فنانس بینک برانچ لیس بینکاری (بی بی) کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں، کیونکہ یہ مجموعی بی بی اکاؤنٹس کے 80 فیصد سے زیادہ حصے کا حامل ہے۔ ضمنی طور پر، یہ اکاؤنٹس وسعت اور حجم بڑھا سکتے ہیں یوں بینکوں اور بینکاری خدمات سے محروم عوام تک رسائی کی صلاحیت فراہم کرتے ہیں۔ انھیں متعارف کروائے جانے کے بعد سے، بی بی اکاؤنٹس کی تعداد روایتی بینک اکاؤنٹس کی تعداد سے آگے نکلنے کے لیے غیر معمولی شرح سے بڑھی ہے۔

سپیشن ب: غیر بینک مالی شعبے کی کارکردگی اور خطرے کا تجزیہ

باب 6.1: ترقیاتی مالی ادارے (ڈی ایف آئیز)

ڈی ایف آئیز کی اثاثہ جاتی اساس میں بنیادی طور پر سرمایہ کاری کی وجہ سے توسیع آئی، جو ان کے اثاثوں کا ایک بڑا حصہ ہے۔ 2021ء کے دوران شرح سود میں اضافے کی توقعات کی وجہ سے طویل مدتی آلات کی طلب برقرار رہی۔ اقتصادی سرگرمیوں میں بحالی اور خام مال کی بلند قیمتوں نے ایڈوانسز میں تیزی لانے کے لیے محرک کے طور پر کام کیا، جس میں نمو وسیع بنیاد رہی۔ قلیل مدتی قرضوں پر انحصار فنڈنگ کا اہم ذریعہ رہا۔ غیر فعال قرضوں میں کمی اور قرض گیروں کی ادائیگی کی صلاحیت میں بہتری کی وجہ سے اس شعبے کے اثاثوں کے معیار میں بہتری آئی۔ تاہم، پست شرح سود اور تمسکات کی فروخت پر نقصانات کی وجہ سے خالص سودی آمدنی اور غیر سودی آمدنی میں کمی کی وجہ سے نفع آوری گھٹ گئی۔ ڈی ایف آئیز نے اب بھی ادائیگی قرض کے مضبوط جزدان کو برقرار رکھا، حالانکہ قرضے کے پہلاؤ کے لیے سرمائے کے استعمال کی وجہ سے سی اے آر میں کمی واقع ہو گئی۔ اپنے مینڈیٹ کو پورا کرنے اور رسک ریٹرن میٹریکس (خطرے کے پلٹاؤ کی جدولوں) کو بہتر بنانے کے لئے، ڈی ایف آئیز اپنی سرمایہ کاری بینکاری صلاحیتوں کو فروغ دینے اور توسیع پر توجہ مرکوز کر سکتے ہیں اور معیشت میں سرمائے کی تشکیل کو آسان بنانے اور اس کی ملکاری کے لیے پائیدار طویل مدتی مالکاری بڑھانے کے لیے ٹھوس کوششیں کر سکتے ہیں۔

2021ء میں ترقیاتی مالی اداروں کی نمو کی رفتار جاری رہی۔۔۔

2021ء کے دوران ڈی ایف آئیز کی اثاثہ جاتی اساس میں 99 ارب روپے (سال بسال 22.6 فیصد نمو) کی زبردست توسیع دیکھی گئی، جس کی بنیادی وجہ سرمایہ کاری میں 51 ارب روپے (سال بسال 17.9 فیصد نمو) کا اضافہ ہے جو اثاثہ جاتی اساس کا بڑا حصہ ہے۔ اگرچہ اثاثوں میں سرمایہ کاری کا غلبہ برقرار رہا لیکن گذشتہ برس کے مقابلے میں سرمایہ کاری میں معمولی کمی دیکھی گئی جبکہ زیر جائزہ سال کے دوران ایڈوانسز میں تیز رفتاری سے اضافہ ہوا۔ (جدول 6.1.1)

ڈی ایف آئیز کی فنڈنگ کی ساخت سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنے کاروباری آپریشنز کو فنڈ کرنے کے لیے بنیادی طور پر محفوظ قرضوں اور شیئرز ہولڈرز کی ایکویٹی پر انحصار کرتے ہیں۔ ڈی ایف آئیز نے مجموعی اثاثوں کا 90.0 فیصد ایکویٹی اور مالی اداروں سے قرضوں کے ذریعے پورا کیا جبکہ صرف 6.3 فیصد کو ڈپازٹس کے ذریعے مالی اعانت فراہم کی گئی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مالی اداروں سے قرضوں پر انحصار دسمبر 2021ء کے اواخر میں بڑھ کر 64.70 فیصد (دسمبر 2020ء میں 59.31 فیصد) ہو گیا۔

سرمایہ کاری کی ساخت طویل مدتی آلات کی طرف مائل رہی۔۔۔

ڈی ایف آئیز کی طویل مدتی آلات میں سرمایہ کاری کی خواہش 2021ء میں بھی برقرار رہی۔ 2020ء میں پی آئی بیز میں سرمایہ کاری کا ذخیرہ 162 ارب روپے سے بڑھ کر 2021ء کے دوران 192 ارب روپے ہو گیا۔ بیشتر طویل مدتی سرمایہ کاری رواں شرح زمرے¹²⁹ میں رکھی گئی تھی جو شرح سود کی بڑھتی ہوئی توقعات کی عکاسی کرتی ہے۔¹³⁰

جدول 6.1.1: اہم متغیرات اور مالی اصابت کے اظہار					
2021ء	2020ء	2019ء	2018ء	2017ء	
ارب روپے					
338	287	240	122	122	سرمایہ کاریاں (خالص)
140	111	92	82	77	ایڈوانس (خالص)
539	439	377	238	228	مجموعی اثاثے
348	261	229	111	101	قرض گریاں
34	27	12	12	17	امانتیں
136	132	117	106	99	ایکویٹی
15	16	15	15	15	غیر فعال قرضے
فیصد					
38.7	43.1	44.9	47.0	47.0	شرح کفایت سرمایہ
9.5	12.8	14.5	15.8	17.1	غیر فعال قرضے اور ایڈوانسز
1.6	3.1	4.2	5.3	5.5	خالص غیر فعال قرضے اور خالص ایڈوانسز
2.4	3.3	2.7	2.2	2.4	اثاثوں پر منافع (بعد از ٹیکس)
8.9	10.7	7.2	4.9	5.8	ایکویٹی پر منافع (بعد از ٹیکس)
32.5	25.2	32.4	40.1	37.3	لاگت اور آمدنی کی شرح
98.0	97.5	97.6	86.9	90.9	سیال اثاثے اور قلیل مدتی واجبات
412.6	405.1	763.8	707.1	447.9	ایڈوانسز اور امانتیں

ماخذ: اسٹیٹ بینک

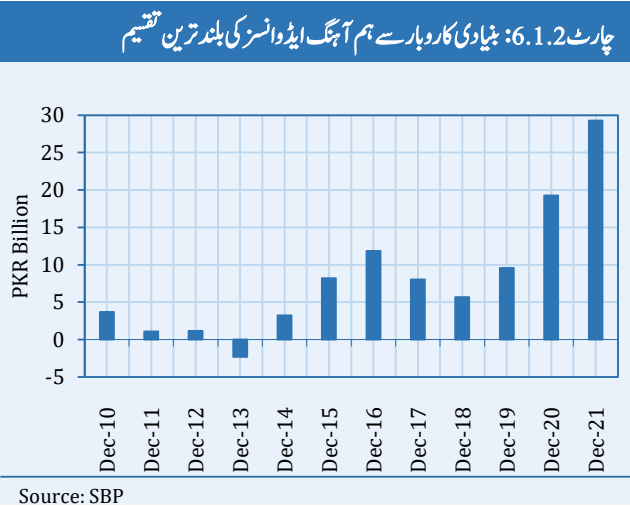
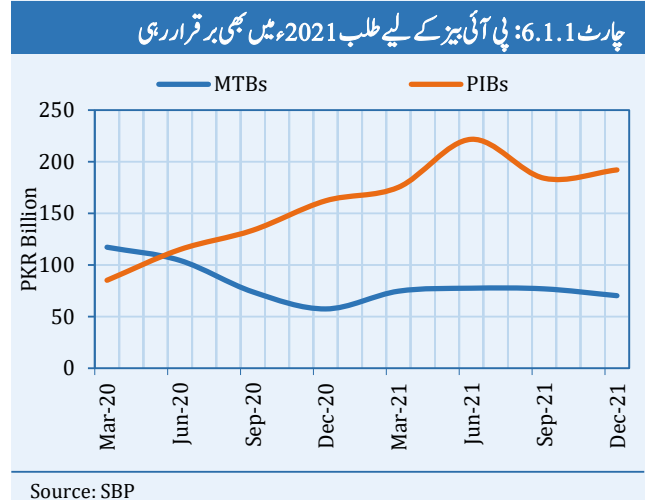
جہاں تک ایم ٹی بیز میں سرمایہ کاری کا تعلق ہے تو 2021ء کے دوران 13 ارب روپے کی پست آمد درج کی گئی جس کے نتیجے میں بقایا اسٹاک 70 ارب روپے تک پہنچ گیا کیونکہ ڈی ایف آئیز نے اپنے جزدان کو قلیل مدتی سرمایہ کاری سے طویل مدتی رواں پی آئی بیز میں

میں، اگرچہ سرمایہ کاریاں طویل مدت کے لیے رکھی جاتی ہیں، تاہم، منافع پست تر قاعدہ کے ساتھ نوبت بندی کی جاتی ہے جس سے نوبت بندی کے خطرات کو کم کیا جاتا ہے۔

¹²⁹ رواں شرح اور معین شرح پی آئی بیز میں بالترتیب 20 ارب روپے اور 15 ارب روپے کی سرمایہ کاری کی گئی۔

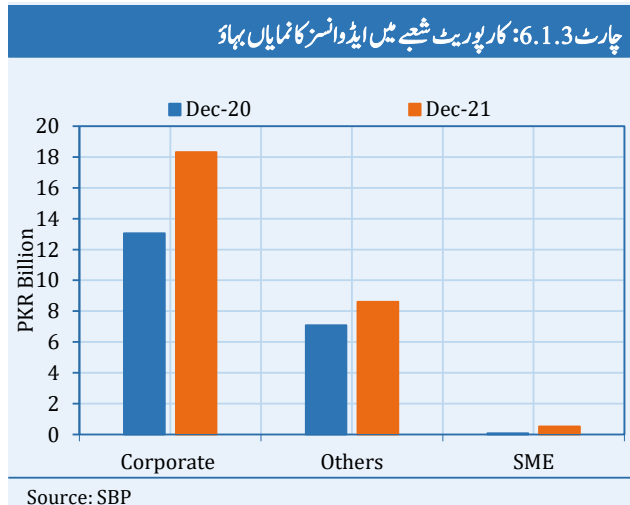
¹³⁰ شرح سود میں اضافے کی توقعات کے منظر نامے میں، مالی ادارے اپنی سرمایہ کاری کو قلیل مدتی آلات (جیسے ایم ٹی بیز) اور رواں شرح آلات (جیسے رواں شرح پی آئی بیز) میں رکھنے کا رجحان رکھتے ہیں۔ رواں شرح زمرے

منتقل کر دیا، جو پھر بھی شرح سود کے خطرے کے حوالے سے کم حساس تھے کیونکہ ان میں متغیر شرح اور نوبت بندی کی مدت کم ہوتی ہے۔ (چارٹ 6.1.1)



کارپوریٹ شعبے نے ایڈوانسز کا بڑا حصہ حاصل کیا ---

زمرہ وار ایڈوانسز سے ظاہر ہوتا ہے کہ کارپوریٹ شعبے نے 2021ء کے دوران طویل مدتی (معین سرمایہ کاری) اور قلیل مدتی مالکاری (جاری اور تجارتی مالکاری) دونوں سے فائدہ اٹھایا۔ (چارٹ 6.1.3)۔ معین سرمایہ کاری اور جاری سرمائے کی مد میں کارپوریٹ اداروں کو بالترتیب 18.3 ارب روپے اور 3.6 ارب روپے کے نئے قرضے دیے گئے۔



اور قرضوں کی تقسیم وسیع بنیاد اور متنوع رہی ---

شعبہ وار تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ اقتصادی شعبوں میں پیش رفت متنوع رہی۔ خاص طور پر مالی، نیٹسٹائل، توانائی، کیمیکل اور ادویات اور چینی کے شعبے نے ایڈوانسز کا بڑا حصہ حاصل کیا۔ (چارٹ 6.1.4) 2021ء میں بھی مالی اداروں کو دیے جانے والے ایڈوانسز

شیئرز اور بانڈز میں بھی سرمایہ کاری بڑھ گئی ---

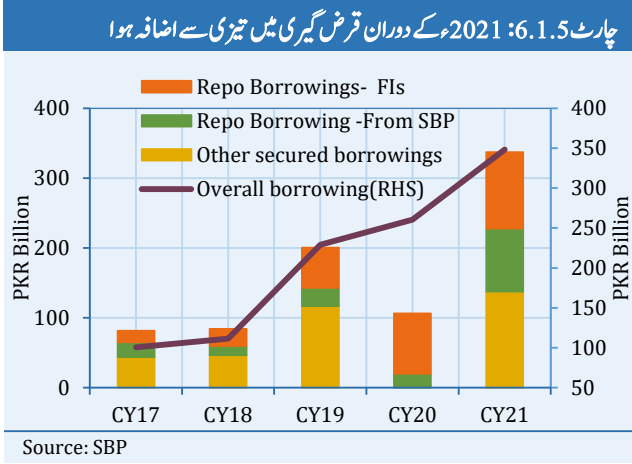
سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری کے علاوہ، سرمایہ کاری کے دیگر راستوں جیسے حصص، ٹی ایف سی، ڈی پنجر وغیرہ میں کچھ اضافہ بھی دیکھا گیا۔ 2021ء کے بیشتر حصے کے دوران کم شرح سود اور ایکویٹی مارکیٹ میں محدود اتار چڑھاؤ کی وجہ سے ڈی ایف آئی کی ایکویٹی اسٹاک میں سرمایہ کاری 11.8 فیصد اضافے کے ساتھ 5 ارب روپے تک پہنچ گئی۔ دوسری جانب اسی عرصے کے دوران ٹی ایف سیز / بانڈز / ڈی پنجر میں سرمایہ کاری میں 9.5 فیصد اضافہ ہوا۔

معاشی سرگرمیوں کی بحالی اور دیگر معاون عوامل کے سبب نمو کی رفتار میں تیزی آئی ---

گذشتہ برس کے 21.0 فیصد کے مقابلے میں 2021ء کے دوران ایڈوانسز میں 26.3 فیصد کا نمایاں اضافہ دیکھا گیا۔ (چارٹ 6.1.2) مختلف اقتصادی شعبوں کی خالص آمد میں 29 ارب روپے کا اضافہ وسیع بنیاد تھا۔ مالکاری سرگرمیوں میں تیزی کی وجہ سے اقتصادی سرگرمیوں کی بحالی، سازگار زرعی پالیسی، خام مال کی بلند قیمتیں، اسٹیٹ بینک کی نو مالکاری اسکیموں¹³¹ کے تحت تقسیم اور نو تشکیل شدہ مورگنچ نو مالکاری کمپنی کی جانب سے قرضوں میں اضافے جیسے کئی عوامل تھے۔

¹³¹ 2021ء کے دوران ٹرف، قابل تجدید توانائی (آر ای) اور ایل ٹی ایف کے تحت ڈی ایف آئی کی جانب سے قرضوں میں اضافے جیسے کئی عوامل تھے۔ بالترتیب 18.6 ارب روپے، 2.7 ارب روپے اور 1.8 ارب روپے تقسیم کیے گئے۔

فیصد اضافہ درج کیا گیا (چارٹ 6.1.5)۔ اس سے بنیادی طور پر اسٹیٹ بینک کی نو مالکاری اسکیموں کے اثرات کی عکاسی ہوتی ہے جو قرضوں میں اضافے کا 88.0 فیصد ہے۔ مزید برآں، ڈی ایف آئی نے اپنے کلین قرض گیری کو کم کیا اور اسٹیٹ بینک اور بین الیمینٹ منڈی سے محفوظ قرض گیری میں اضافہ کیا تاکہ ان کے مارجن کو بہتر بنایا جاسکے کیونکہ محفوظ قرض گیری عام طور پر اقتصادی ہوتی ہیں۔



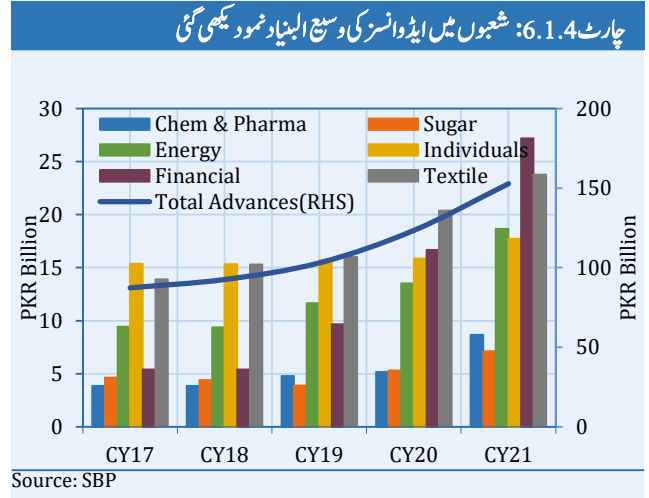
مستحکم فنڈنگ کے ذرائع کی کمی کے نتیجے میں وسیع پیمانے پر عرصیت کے تضادات پیدا ہوتے ہیں۔۔۔

75 فیصد سے زائد واجبات (قرض گیریاں اور ڈپازٹس) کی عرصیت ایک سال تک تھی جبکہ صرف 29.4 فیصد اثاثے (ایڈوانسز اور سرمایہ کاری) ایک سال کے اندر پختہ ہوئے، جس کی وجہ سے ایک سال تک کی مدت کی عرصیت میں بہت بڑا فرق پیدا ہوا۔ مزید برآں، تین سال سے زائد عرصے تک کی عرصیت والے 42.7 فیصد اثاثوں کو اسی عرصیت کے صرف 14.2 فیصد فنڈز سے پورا کیا گیا۔ اگرچہ ایکویٹی کے بلند سہارے اجرائے ثانی اور نو مالکاری کے خطرات کے خلاف کافی تحفظ فراہم کرتی ہے۔ تاہم، اس شعبے کو سرمایہ منڈی سمیت مستحکم ذرائع سے فنڈز اکٹھا کرنے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ مستحکم فنڈنگ تک رسائی سے اس شعبے کو اپنے سرمائے کے مؤثر استعمال میں بھی مدد ملے گی، کیونکہ اس شعبے نے کفایت سرمایہ کی کافی بلند شرح کو برقرار رکھا ہے۔ (چارٹ 6.1.6 الف اور ب)

¹³³ ایل ٹی ایف اور ٹرف نے 2021ء کے دوران ڈی ایف آئی کے ٹیکسٹائل سے متعلق کاروباروں میں مجموعی طور پر تقریباً 3 ارب روپے کا اضافہ ظاہر کیا ہے۔

¹³⁴ ڈی ایف آئی صرف سرٹیفیکٹ آف انویسٹمنٹ (سی او آئی) کے اجراء کے ذریعے ٹرم ڈپازٹ حاصل کر سکتے ہیں۔

میں اضافے نے، بنیادی طور پر مورگج نو مالکاری کمپنی کی جانب سے مالکاری کی وجہ سے اپنی رفتار برقرار رکھی۔¹³²



توانائی کے شعبے کی فرموں نے جاری سرمائے کی ضروریات کے لیے 5 ارب روپے کی اضافی مالکاری حاصل کی۔ مزید برآں افراد کے ساتھ ساتھ ٹیکسٹائل کے شعبے نے سب سے زیادہ مالکاری حاصل کی جس میں بالترتیب 24 ارب روپے اور 18 ارب روپے کا اضافہ دیکھا گیا۔ استعداد میں توسیع / بی ایم آر کے لیے طویل مدتی قرضے 2021ء کے دوران ٹیکسٹائل کے قرضوں میں اضافے کی وضاحت کرتے ہیں، کیونکہ اس شعبے نے ایل ٹی ایف اور ٹرف (TERF) جیسی اسٹیٹ بینک کی نو مالکاری اسکیموں سے بھی فائدہ اٹھایا۔¹³³

ڈپازٹس میں معمولی اضافہ ہوا۔۔۔

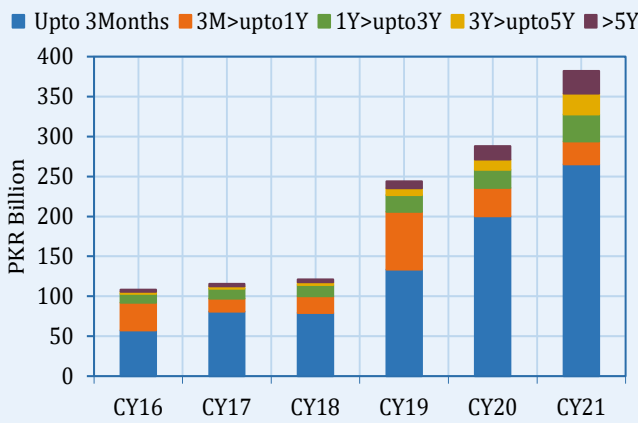
کاروبار کے دائرہ کار اور حجم دونوں کے محدود ہونے کی وجہ سے ڈی ایف آئی کے فنڈ کی اساس میں ڈپازٹس کا معمولی حصہ رہا۔¹³⁴ مجموعی فنڈنگ میں ڈپازٹس کا حصہ 2020ء کے 6.25 فیصد کے مقابلے میں 2021ء کے دوران 6.3 فیصد تک بڑھ گیا۔

تاہم، قرضے فنڈنگ کا اہم ذریعہ رہے اور اثاثہ جاتی اساس میں ان کی شراکت میں دوران سال مزید اضافہ ہوا۔۔۔

چونکہ ڈی ایف آئی کی محدود رسائی کے ساتھ سرمایہ منڈیاں پسماندہ ہیں، اس لیے وہ بنیادی طور پر اپنے اثاثوں کی مالکاری کے لیے مالی اداروں سے قرضوں پر انحصار کرتے ہیں۔ 2020ء کے 13.8 فیصد اضافے کے مقابلے میں رواں سال قرضوں میں 33.7

¹³² مورگج فرانس مینڈیٹ کے ساتھ ایک ڈی ایف آئی تو سیتی مرٹے میں ہے اور اس نے روایتی اور اسلامی بینکوں، علاقائی بینکوں، خرد مالکاری بینکوں، خرد مالکاری اداروں، مضاربہ اور این بی ایف سیز تک صاف سازی اساس کو وسیع کیا ہے۔ مزید برآں، ڈی ایف آئی نے بینکوں کے ساتھ ایک ورکنگ ماڈل تیار کیا ہے جہاں وہ ان کی معین مورگج مصنوعات میں سے ایک کو فنڈ کرے گا۔

چارٹ 6.1.6: فنڈنگ کے ذرائع کا بلحاظ عرصیت تجزیہ



Source: SBP

اس کے علاوہ غیر سودی آمدنی میں بھی کمی واقع ہوئی جس کی بنیادی وجہ تسکات کی تجارت¹³⁶ پر نقصانات تھے کیونکہ شرح سود میں اضافہ (2021ء کی چوتھی سہ ماہی میں) معین آمدنی تسکات پر نوبت بندی کے نقصانات پر منبج ہوا جبکہ سال کے آخر میں ایکویٹی کی قیمتوں میں بھی کمی واقع ہو گئی۔

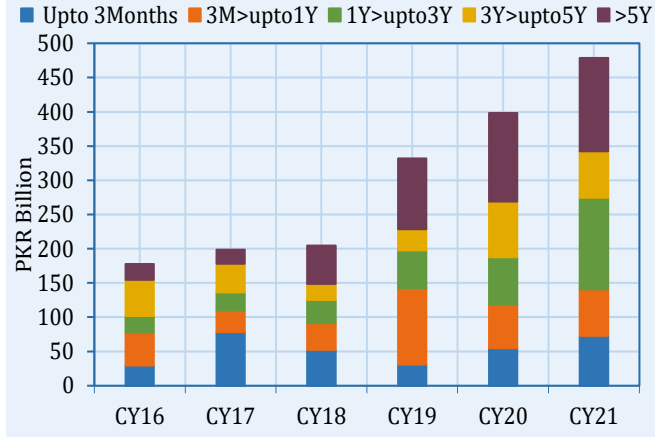
اسی طرح، 2021ء میں آمدنی کے اشاریے بھی گھٹ گئے۔ ڈی ایف آئی کا اثاثوں پر نفع (آر او اے) بعد از ٹیکس 2020ء کے 3.3 فیصد سے گھٹ ہو کر 2.4 فیصد رہ گیا جبکہ ایکویٹی پر نفع (آر او ای) ایک سال قبل کے 10.7 فیصد سے گھٹ کر 8.9 فیصد رہ گیا۔

زیر جائزہ سال کے دوران اثاثوں کا معیار بہتر ہو گیا۔۔۔

2021ء کے دوران غیر فعال قرضوں کے اسٹاک 1.2 ارب روپے کمی سے 14.5 ارب روپے رہ گئے (2020ء میں 0.8 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا)۔ نتیجتاً ایڈوانسز میں نسبتاً بلند اضافے اور غیر فعال قرضوں کی سست رفتار کی وجہ سے انفیکشن کا تناسب 12.8 فیصد سے گھٹ کر 9.5 فیصد رہ گیا۔ (چارٹ 6.1.8)۔ مزید برآں، کارپوریٹ سیکٹر کی بہتر آمدنی اور ادائیگی کی صلاحیت¹³⁷ اور اسٹیٹ بینک کے وہابی امدادی اقدامات کے تحت مؤخر / از سر نو تشکیل شدہ قرضوں کی وصولی نے انفیکشن کے تناسب کے گھٹنے میں کردار ادا کیا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ غیر فعال قرضوں کا تناسب گزشتہ برس کے 77.8 فیصد کی سطح سے بڑھ کر 84.9 فیصد ہو گیا ہے۔

¹³⁷ 2021ء کے دوران کارپوریٹ سیکٹر کی آمدنی (منافع میں 46.5 فیصد اضافہ) اور قرضوں کی ادائیگی کی صلاحیت میں زبردست اضافہ ہوا۔ تفصیلات کے لیے باب 7 ملاحظہ کریں۔

چارٹ 6.1.6 الف: آمدنی کے اثاثہ جات کا بلحاظ عرصیت تجزیہ

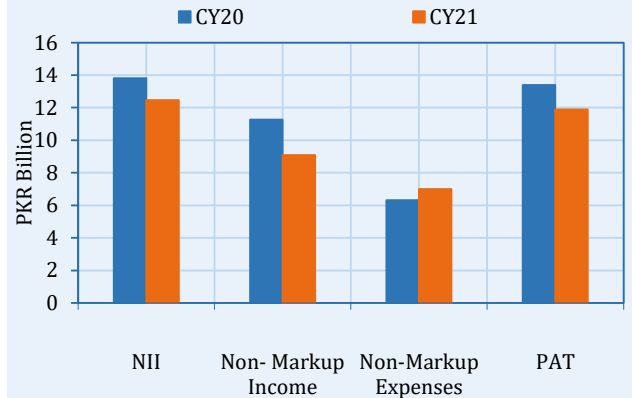


Source: SBP

سود میں سست روی کے ساتھ ساتھ غیر سود آمدنی نے منافع کو کم کیا۔۔۔

2021ء کے دوران ڈی ایف آئی کا نفع (بعد از ٹیکس) 12 ارب روپے (2020ء میں 13 ارب روپے) رہا۔ نفع میں کمی بنیادی طور پر کم این آئی آئی اور غیر سودی آمدنی کے ساتھ ساتھ بلند آپریٹنگ اخراجات¹³⁵ کی وجہ سے تھی (چارٹ 6.1.7)۔ این آئی آئی میں کمی پست شرح سود کے ماحول کے اثرات کی عکاسی کرتی ہے جو 2021ء کے بیشتر حصے میں غالب رہی جس کے نتیجے میں سرمایہ کاری اور ایڈوانسز پر سودی آمدنی میں سست روی آئی۔

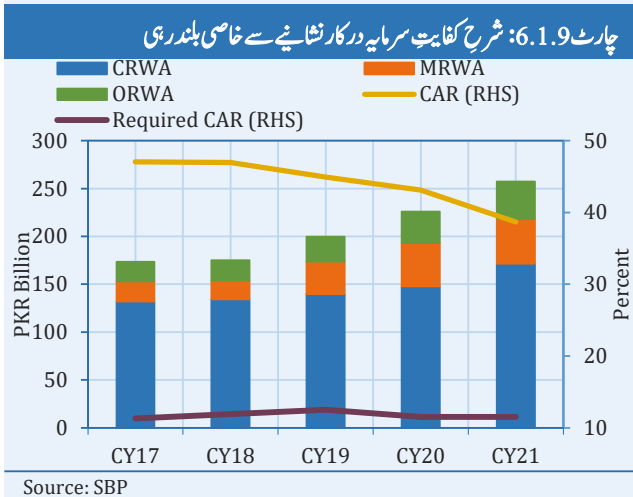
چارٹ 6.1.7: 2021ء کے دوران نفع آوری گھٹ گئی



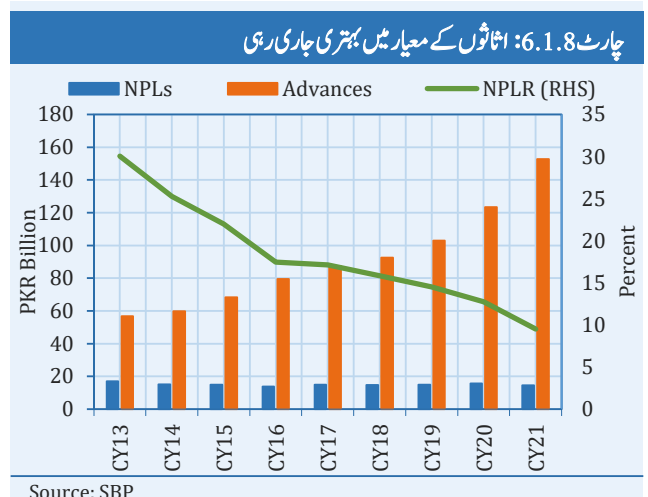
Source: SBP

¹³⁵ 2021ء میں لاگت اور آمدنی کا تناسب بڑھ کر 32.5 فیصد ہو گیا جو گزشتہ برس کے اسی عرصے میں 25.2 فیصد تھا۔

¹³⁶ ڈی ایف آئی نے 2020ء میں تسکات کی فروخت پر 2.3 ارب روپے کا فائدہ درج کیا (جب کووڈ وہابی مرض کے پیش نظر شرح سود میں نمایاں کمی دیکھی گئی تھی) جبکہ 2021ء کے آخر میں شرح سود میں اضافے کی وجہ سے 0.1 ارب روپے کا خالص نقصان ہوا تھا۔



تمسکات میں سرمایہ کاری اور ٹریڈنگ پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ متعدد ساختی مسائل (مثال کے طور پر سرمایہ منڈی تک ڈی ایف آئیز کی محدود رسائی وغیرہ) کی وجہ سے فنڈنگ کے مستحکم ذرائع کی عدم موجودگی اور اس کے نتیجے میں مہنگی بین الینک فنڈنگ پر انحصار ڈی ایف آئیز کے پروجیکٹ کی مالکاری کے امکانات میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ مزید برآں، ڈی ایف آئیز بتدریج سرمایہ کاری برقرار رکھنے اور پروجیکٹ فنانس پر ویشٹلز کو راغب کرنے کے حوالے سے بینکوں کے مقابلے میں اپنی مسابقت کھو چکے ہیں۔ اگرچہ ڈی ایف آئیز کی توجہ سرمایہ کاری کی سرگرمیوں سے ہٹا کر نجی شعبے کے منصوبوں کی پاسداری اور سرمایہ کاری پر منتقل کرنے کی ضرورت ہے، تاہم سرمایہ منڈی کی ترقی اور معاشرے میں بچت اور سرمایہ کاری کے کلچر کو فروغ دینے سمیت بنیادی ساختی مسائل کو مؤثر مالی خواندگی کے ذریعے حل کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ قابل عمل رہنے کے ضمن میں، ڈی ایف آئیز کے لیے انتہائی اہمیت کا حامل ہے کہ وہ مستحکم فنڈنگ کے اقتصادی ذرائع کی تلاش اور تعمیر کریں اور ضروری سرمایہ کاری بینکاری مہارت کو فروغ دیں۔ ان اقدامات سے نہ صرف ان کے بنیادی کاروبار کی بحالی میں مدد ملے گی بلکہ سرمائے کے مؤثر استعمال اور رسک ریٹرن میٹرس کو بہتر بنانے میں بھی مدد ملے گی۔



اگرچہ شرح کفایت سرمایہ (سی اے آر) گھٹ گئی، تاہم یہ ضوابطی نشانیے سے خاصی اوپر رہی۔۔۔ ڈی ایف آئیز کا سی اے آر 2020ء کے 43.1 فیصد سے گھٹ کر 2021ء کے دوران 38.7 فیصد رہ گیا۔ ٹی آر ڈبلیو اے میں نمایاں توسیع کے مقابلے میں اہل سرمائے میں ست اضافہ (2021ء میں 2.08 فیصد اضافہ) اس تخفیف پر منتج ہوا۔

مزید تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ خطرہ قرض ڈی ایف آئیز کے سرمائے کے ضوابطی تقاضے کا بڑا حصہ ہے، کیونکہ سی آر ڈبلیو اے کل آر ڈبلیو اے کا 66.6 فیصد ہے (چارٹ 6.1.9)۔ 2021ء کے دوران سی آر ڈبلیو اے میں 23.8 فیصد کا نمایاں اضافہ ہوا جس کی وجہ مالکاری سرگرمیوں میں تیزی ہے۔

اقتصادی ترقی میں ڈی ایف آئیز کے کردار کو از سر نو مرتب کرنے کی ضرورت ہے۔۔۔

ڈی ایف آئیز کو انفراسٹرکچر کے طویل مدتی منصوبوں کی مالکاری اور معیشت میں سرمائے کی تشکیل کے عمل کو آسان بنانے کے لیے تشکیل دیا گیا تھا۔ تاہم، طلب اور رسد دونوں پہلوؤں کے لحاظ سے۔ متعدد وجوہات کی وجہ سے پیشتر ڈی ایف آئیز قابل فروخت

باب 6.2: غیر بینک مالی ادارے

زیادہ تر غیر بینک مالی اداروں نے بطور معاشی ایجنٹ کووڈ وبائی مرض کے دوسرے سال میں روز مرہ کے معاملات کو اسی کے مطابق ڈھال لیا، اور بیشتر ایسے ادارے اپنے اثاثوں کو وسعت دینے میں کامیاب رہے۔ زری منڈی کے فنڈز نے اثاثہ جات کے انتظام کے زمرے میں نمو جاری رکھی، جس کا غیر بینک مالی اداروں کے شعبے میں غالب حصہ ہے۔ گزشتہ سال وبائی امراض کے پیش نظر قرض دینے والے غیر بینک مالی اداروں نے بھی دباؤ کا سامنا کرنے کے بعد اپنی کارکردگی بحال کی، کیونکہ ان کے اثاثوں میں تیزی سے اضافہ ہوا جبکہ ان کے قرضوں کے جزدان میں نابدنگی کے عنصر میں کمی آئی۔ آگے چل کر ابھرتے ہوئے مالی حالات، خاص طور پر معاشی سرگرمیاں، شرح بائے سود اور شرح مبادلہ کی حرکیات، غیر بینک مالی اداروں کے شعبے کی نمو اور کارکردگی کا تعین کرے گی۔

دسمبر 2021ء میں 3.0 فیصد جبکہ سرمایہ منڈیوں کی رسائی محدود ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مزید نمو کی خاصی گنجائش موجود ہے۔

جدول 6.2.1: غیر بینک مالی اداروں کا خاکہ اثاثہ				
دسمبر 2019ء	جون 2020ء	دسمبر 2020ء	جون 2021ء	دسمبر 2021ء
ارب روپے				
40	40	44	45	46
724	802	985	1,087	1,192
30	31	36	40	40
226	229	314	338	374
980	1,062	1,335	1,465	1,605
مجموعی زیر انتظام اثاثے				
6	6	6	7	8
50	49	54	54	67
0	0	0	0	0
7	7	8	7	10
54	51	51	54	57
11	11	6	5	5
-	-	-	-	0
66	65	66	63	78
126	122	129	137	146
1,339	1,412	1,700	1,839	2,023

ماخذ: ایس ای سی

سال 2021ء میں انتظام اثاثہ کمپنیوں / سرمایہ کاری مشیروں (اے ایم سیز / آئی اے) کی تعداد گزشتہ سال نسبت 23 سے بڑھ کر 26 تک پہنچ گئی اور 2021ء میں ان کی اپنی اساس سرمایہ 44 ارب روپے سے بڑھ کر 46 ارب روپے تک جا پہنچی۔ دوسری جانب 2021ء میں انتظام اثاثہ کمپنیوں / سرمایہ کاری مشیروں کے زیر انتظام متعدد فنڈز اور

¹³⁹ مالکاری کاروبار میں شامل غیر بینک مالکاری ادارے (جسے نان اے ایم علاوہ از انتظام اثاثہ) زمرہ بھی کہا جاتا ہے۔
 میں لیزنگ کمپنیاں، مضاربہ، انویسٹمنٹ فنڈس کمپنیاں، غیر بینک خرد مالکاری ادارے وغیرہ شامل ہیں۔
¹⁴⁰ انتظام اثاثہ زمرے میں شامل ہیں: انتظام اثاثہ کمپنیاں، مشاورتی سرمایہ کاری، رینیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ، میوچل فنڈز، پنشن فنڈز، نجی ایکویٹی (پی ای) فنڈز، اور صوابدیدی / غیر صوابدیدی جزدان۔
¹⁴¹ زیر انتظام اثاثوں میں میوچل فنڈز، پنشن فنڈز اور انتظام اثاثہ / آئی اے کے زیر انتظام اثاثوں کے جزدان شامل ہیں۔

سال 2021ء میں غیر بینک مالی اداروں کے شعبے میں مضبوط اور وسیع البنیاد نمو درج ہوئی گو کہ معیشت کی کووڈ وبا سے نبرد آزمائی جاری تھی۔۔۔

سال 2021ء میں غیر بینک مالی اداروں کے شعبے کے اثاثوں میں 19.0 فیصد اضافہ ہوا۔ منڈی میں اپنے غالب حصے اور گزشتہ سال کی کارکردگی کے مطابق، میوچل فنڈز اور جزدان غیر بینک مالی اداروں کے اثاثوں میں اضافے کے اہم محرک تھے۔¹³⁸ مزید برآں، گزشتہ سال اپنے اثاثوں میں کمی کے برعکس، مالکاری کے کاروبار سے منسلک غیر بینک مالی اداروں میں اضافہ ہوا، جس میں نان بینک مائیکرو فنڈس کمپنیوں (این بی ایم ایف سیز)¹³⁹ اور انویسٹمنٹ فنڈس کمپنیوں (آئی ایف سیز) نے بنیادی کردار ادا کیا۔ (جدول 6.2.1)

غیر بینک مالی اداروں کے شعبے میں انتظام اثاثہ¹⁴⁰ کے زمرے کا غلبہ برقرار رہا اور زیر انتظام اثاثوں کا منڈی میں حصہ¹⁴¹ سال 2020ء میں 78.5 فیصد سے بڑھ کر سال 2021ء میں 79.3 فیصد تک پہنچ گیا۔

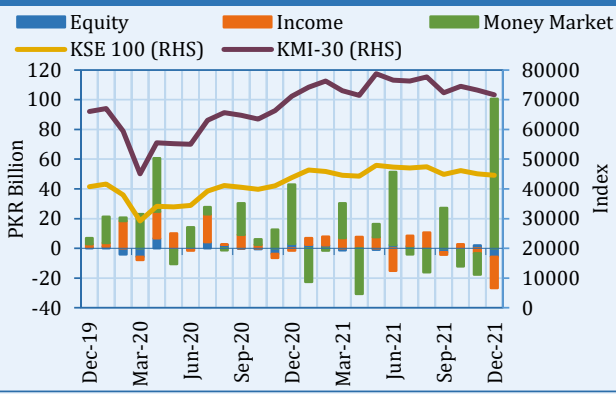
انتظام اثاثہ کا زمرہ

منی مارکیٹ کے فنڈز پر میوچل فنڈز کے شعبے کا غلبہ برقرار رہا۔۔۔

میوچل فنڈز کا شعبہ مسلسل بڑھ رہا ہے کیونکہ سال 2021ء میں زیر انتظام اثاثوں میں 21.0 فیصد اضافہ ہوا۔ اس اضافے کی وجہ انتظام اثاثہ کمپنیوں کی سرمایہ کاری کے ساتھ ساتھ نئی سرمایہ کاری بھی تھی جیسا کہ سال 2021ء میں خالص فروخت بڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے۔ یہ شعبہ اب بھی مجموعی مالی شعبے میں نسبتاً کم حصہ رکھتا ہے، (آخر

¹³⁸ اس تجربے کے مقصد سے غیر بینک مالی اداروں میں غیر بینک مالکاری کمپنیاں، رینیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ (آری آئی ٹی) اور مضاربہ کمپنیاں شامل ہیں۔ منسوخ شدہ کمپنیز آرڈیننس، 1984ء کا باقی رہ جانے والے سیکشن 282 الف (جس میں حصہ VIII-A) جس میں دفعہ 282 اے سے 282 این شامل ہے۔ کمپنیز ایکٹ 2017ء کے تحت منسوخ نہیں ہوتا ہے اور غیر بینک مالی اداروں پر لاگو ہوتا ہے) کے مطابق، غیر بینک مالکاری کمپنیوں میں کمیشن کے ذریعے درج ذیل میں سے کوئی بھی یا کسی اور قسم کے کاروبار کرنے کے لیے لائسنس یافتہ کمپنیاں شامل ہیں، یعنی: سرمایہ کاری مالکاری خدمات، لیزنگ، مکاناتی مالکاری خدمات، معاشرہ سرمایہ انویسٹمنٹ، ڈسکاؤنٹنگ سروسز، مشاورتی سرمایہ کاری خدمات، انتظام اثاثہ خدمات، اور کاروبار کی کوئی دوسری شکل، جس کی وفاقی حکومت سرکاری گزٹ میں نوٹیفیکیشن کے ذریعے وقتاً فوقتاً وضاحت کر سکتی ہے۔ غیر بینک خرد مالکاری کمپنیاں (این بی ایم ایف سیز) بھی نان بینک مالکاری اداروں میں شامل ہیں۔

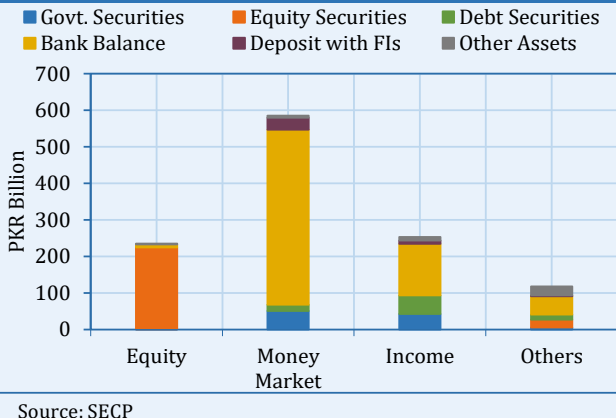
چارٹ 6.2.2: تین بڑے میوچل فنڈز کی خالص فروخت



Source: MUFAP & PSX

معین انکم بانڈز، انکم فنڈز اور دیگر کے بلند حصے کو دیکھتے ہوئے، اس شعبے میں نظامی خطرات کے امکانات بہت کم تھے، کیونکہ بینکاری کے ملکی شعبے میں دباؤ کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے ٹھوس سرمائے اور سیالیٹ کے بفرز موجود ہیں (مزید تفصیلات کے لیے بینکاری شعبے اور منفی حالات سے نبرد آزمائی کے لیے اس کی چک، پر باب 3 اور 4 ملاحظہ کریں)۔ (چارٹ 6.2.3)

چارٹ 6.2.3: 2021ء میں میوچل فنڈز میں اثاثوں کا اختصا

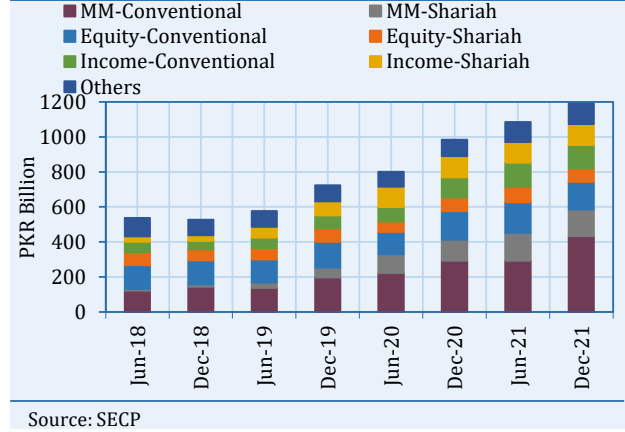


Source: SECP

مزید برآں، 2021ء کے دوران میوچل فنڈز کے شعبے کی مجموعی سرمایہ کاری میں انفرادی شخصیات کا حصہ صرف 31.7 فیصد تھا؛ بقیہ زیادہ تر ادارہ جاتی سرمایہ کاروں جیسے بینکوں، بیمہ کمپنیوں، دیگر کارپوریشن وغیرہ کی طرف سے حصہ ڈالا گیا تھا۔ بیشتر ادارہ جاتی سرمایہ کاروں کے پاس سرمایہ کاری جزدان کے ساتھ اسٹاک کے بارے میں ایک وقتی نقطہ نظر ہوتا ہے جسے ان کی کتابوں میں مارکیٹ کرنے کے لیے نشان زد کیا جاتا ہے۔ اس طرح، یہ سرمایہ کار فنڈز کی کارکردگی اور استحکام کے بارے میں زیادہ حساس ہو سکتے ہیں، جس کا مطلب یہ ہے کہ اہم معاشی دھچکوں کے سامنے ایسے سرمایہ کاروں کی طرف سے کوئی بھی ایک سمتی حکمت عملی مارکیٹ کی زد پذیری میں اضافہ کر سکتی ہے۔ اس کے باوجود، میوچل

پلاز 227 سے بڑھ کر 285 ہو گئے جبکہ 2021ء میں مجموعی زیر انتظام سرمایہ 206 ارب روپے بڑھ کر 1192 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ اس نمو کا رجحان مالی طلب کو پورا کرنے کے لیے سرکاری تمسکات کے بڑھتے ہوئے اجراء کے ساتھ ساتھ 2021ء کی دوسری ششماہی میں زری سختی کے آغاز سے مطابقت رکھتا تھا۔ (چارٹ 6.2.1)

چارٹ 6.2.1: میوچل فنڈز کے اجزائے ترکیبی



Source: SECP

اسی طرح، 2021ء میں زیر انتظام سرمائے میں زری منڈی کی رقوم کا حصہ بڑھ کر 49.2 فیصد تک پہنچ گیا (2020ء میں 41.9 فیصد)۔

اگرچہ انکم فنڈز میں بھی اضافہ ریکارڈ کیا گیا، تاہم ایکویٹی فنڈز کی خالص فروخت سے ظاہر ہوتا ہے کہ 2021ء میں 2.7 فیصد (یا 6 ارب روپے) کم ہو کر 235 ارب روپے رہ گئے۔ ایکویٹی فنڈز میں تخفیف کے ایس ای 100 انڈیکس جیسے اہم اشاریوں کے رجحان سے مطابقت رکھتی ہے، جس میں پہلی ششماہی کے دوران اضافہ درج کیا گیا، لیکن مالی سال 21ء کی دوسری ششماہی میں کمی درج کی گئی۔ یہاں تک کہ انکم فنڈز میں اضافہ 2020ء میں 52.6 فیصد (یا 82 ارب روپے) سے کم ہو کر 2021ء میں 6.6 فیصد (یا 16 ارب روپے) رہ گیا۔ دسمبر 2021ء تک انکم فنڈز 253 ارب روپے رہے۔ (چارٹ 6.2.2)

2021ء میں کے ایس ای 100 انڈیکس کی کارکردگی ملی جلی رہی۔ اگرچہ 2021ء کی پہلی ششماہی میں منڈی کی کارکردگی حوصلہ افزا تھی، لیکن شرح کفایت سرمائے میں اضافے اور مہنگائی کی بڑھتی ہوئی توقعات کی وجہ سے، اس میں کمی واقع ہوئی، جس کے نتیجے میں مرکزی بینک کی طرف سے زری پالیسی میں تبدیلی آئی۔ اسی طرح، ایکویٹی کی قیمتوں کے دباؤ میں آنے سے، ایکویٹی فنڈز میں کمی درج کی گئی۔

میوچل فنڈز کے اثاثوں کے اختصا سے پتہ چلتا ہے کہ بینک-سینسز زری مارکیٹ اور انکم فنڈز کا ایک بڑا حصہ ہیں۔ بینک-سینسز، سرکاری تمسکات اور زری مارکیٹ فنڈز میں

تاہم، چونکہ دو نئی آری آئی ٹی اسکیمیں تعمیراتی نوعیت کی ہیں، اس لیے انہیں منقسمہ آمدنی پیدا کرنے میں کچھ وقت لگے گا۔ دسمبر 2021ء تک آری آئی ٹی کی تین اسکیموں کے مجموعی فنڈز کا حجم 67 ارب روپے تھا۔

آری آئی ٹی کی ایک اسکیم وبائی مرض کوڈ میں کامیابی سے نکل سکی، جس کی عکاسی 2021ء کے دوران منافع میں 23.2 فیصد اضافے (سرمایہ کارانہ جائیداد کی منصفانہ قیمت میں تبدیلی سے پہلے) سے ہوتی ہے۔ اس کے برعکس 2020ء میں 26.1 فیصد کمی آئی تھی، کیونکہ انتظامیہ کو کرایہ داری کے معاہدے دوبارہ طے کرنا پڑے تھے اور کوڈ وبا کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے نقل و حرکت کی پابندیوں کے تناظر میں کاروبار میں کمی کے لیے کرایہ داروں کو کرایہ سے استثنائے پیش کش کرنا پڑی تھی (براہ کرم مالی استحکام کے جائزے کا گذشتہ برس کا شمارہ ملاحظہ کریں)۔ اسی طرح 2021ء میں بھی آری آئی ٹی کا شعبہ اپنی گنجائش کی سطح 90 فیصد سے اوپر رکھنے میں کامیاب رہا۔ اس کے ہمراہ، دوسرا کلیدی کارکردگی اظہاریہ یعنی بہ وزن اوسط لیز تنسیخ (ڈیلیو اے ایل ای) 144 تقریباً 3.2 سال (گذشتہ برس میں 3.3 سال) تھا۔ (جدول 6.2.2)

آری آئی ٹی بڑھتی ہوئی شرح سود کے اثرات کا شکار ہیں، جس سے یافتیں مسابقتی، کرائے کے بنیادی جزدان میں ناہندگی، سیالیت اور قانونی خطرات جنم لیتے ہیں۔ چنانچہ، ممکنہ کاروباری خطرات کا راستہ روکنے کے لیے خطرے کے موثر انتظام کی حکمت عملی پر عملدرآمد اہمیت اختیار کر لیتا ہے۔

غیر بینک مالی اداروں کی قرض فراہمی

غیر بینک مالی اداروں کے قرضوں کے جزدان پر غیر بینک مائیکرو فنانس کمپنیاں حاوی رہیں۔۔۔

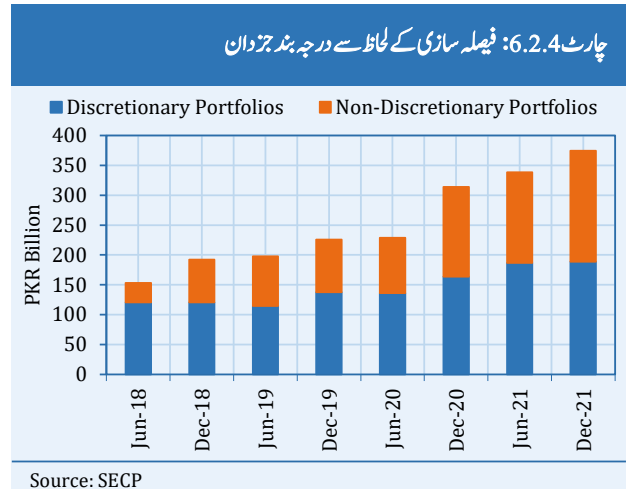
قرض گیر غیر بینک مالی ادارے شعبہ ہذا کا دوسرا زمرہ ہوتے ہیں، جس کے پاس اس شعبے کا 14.2 فیصد حصہ ہے۔ 2021ء میں اس شعبے کا اساس سرمایہ 13.6 فیصد اضافے کے ساتھ 287 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ اس نمو میں بنیادی کردار غیر بینک مائیکرو فنانس

فنڈز ضابطہ کاروں کی طرف سے محتاط ارتکاز کی حد اور خطرے کے انتظام کی ضروریات کے تابع ہیں، جو موثر طریقے سے ارتکاز اور نظامی خطرہ پیدا ہونے کی جانچ کرتے ہیں۔

مجموعی جزدان میں صوابدیدی جزدان کا حصہ مسلسل کم ہوتا رہا۔۔۔

2021ء کے دوران جزدان (زیر انتظام) 19.2¹⁴² فیصد بڑھ کر 374 ارب روپے تک پہنچ گیا (صوابدیدی اور غیر صوابدیدی دونوں جزدانوں میں اضافے کے ہمراہ)۔

وبائی مرض کوڈ کے سبب معاشی سرگرمیوں کی بڑھتی ہوئی رفتار ایک مرتبہ پھر تھکنے کے بعد صوابدیدی جزدان کا حصہ 2020ء کے 52.1 فیصد سے کم ہو کر 2021ء میں 50.4 فیصد رہ گیا۔ (چارٹ 6.2.4)



ریٹیل اسٹیٹ سرمایہ کاری ٹرسٹ شعبے میں خاطر خواہ سرگرمیاں دیکھی گئیں۔۔۔

حکومت کی جانب سے تعمیرات اور ہاؤسنگ شعبے کو ترجیح دینے کے ساتھ ساتھ زیادہ سازگار ضوابط اور ٹیکس کی شرحوں کو ہموار کرنے کی وجہ سے ریٹیل اسٹیٹ سرمایہ کاری ٹرسٹ (REITs) شعبے میں حوصلہ افزا پیش رفت ہوئی۔¹⁴³ جون 2021ء سے اب تک 6 نئی آری آئی ٹی اسکیموں کی منظوری دی گئی ہے، جس کے بعد 2021ء کے اختتام تک منظور شدہ اسکیموں کی مجموعی تعداد 7 ہو گئی ہے۔ 2015ء میں رجسٹرڈ آری آئی ٹی کرایہ داری اسکیم کے ہمراہ، آری آئی ٹی کی دو نئی ترقیاتی اسکیموں میں سرمایہ کاروں کو مکاناتی یونٹس کی پیش کش کی گئی جن سے کی مدد سے 2021ء جائیدادیں حاصل کی گئیں۔

¹⁴² جزدان (زیر انتظام) مجاز سرمایہ کاروں کی سرمایہ کاری کو کہا جاتا ہے (جس میں کم از کم 3 ملین روپے کی سرمایہ کاری کی پیش کش کی جاتی ہے)، جو سرمایہ کاری مشیروں کے زیر انتظام ہوتی ہیں۔ "صوابدیدی جزدان" کے تحت، سرمایہ کاری کے فیصلے موکلات کی طرف سے سرمایہ کاری کے مشیر کے ذریعے کیے جاتے ہیں اور ان پر عمل درآمد کیا جاتا ہے، جبکہ "غیر صوابدیدی جزدان" کے تحت، سرمایہ کاری کے فیصلے موکلات کی تحریری ہدایات کے مطابق انجام دیے جاتے ہیں۔

¹⁴³ ریٹیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ وہ سرمایہ کاری اسکیمیں ہوتی ہیں، جو آمدنی پیدا کرنے والی جائیدادوں کی ملکیت رکھتے ہیں اور بیشتر اوقات ان کا انتظام کرتے ہیں۔ اس طرح کی اسکیموں کے ذریعے، سرمایہ کار ریٹیل اسٹیٹ کے مختلف زمروں میں

جدول 6.2.2: ریٹیل اسٹیٹ سرمایہ ٹرسٹ کی آمدنی کے کلیدی زمرے

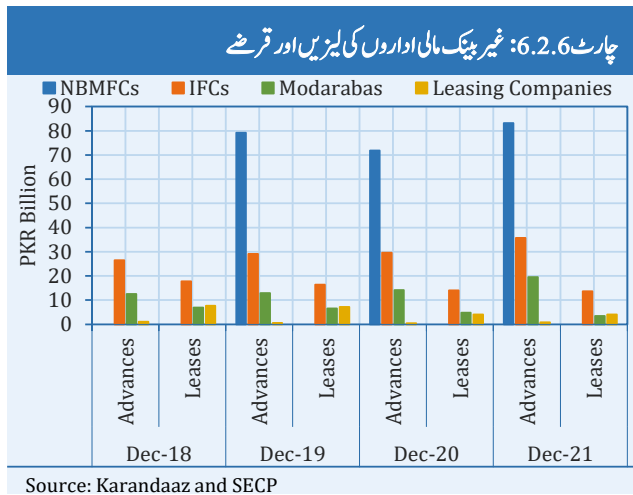
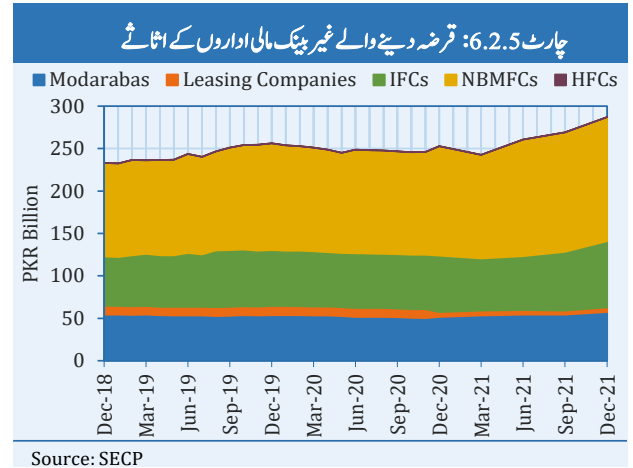
تفصیلات	جون 19ء	دسمبر 19ء	جون 20ء	دسمبر 20ء	جون 21ء	دسمبر 21ء
مجموعی اثاثے (اسٹاکس)	47.0	49.5	52.0	54.4	58.1	60.0
کرایہ آمدنی (ششماہی)	1.7	1.7	1.1	1.4	1.5	1.7
سرمایہ کارانہ جائیداد کی معقول مالیت میں تبدیلی سے قبل نفع (ششماہی)	1.6	1.6	1.1	1.3	1.4	1.5
جائیداد کی معقول مالیت میں تبدیلی (ششماہی بہاؤ)	1.0	2.4	3.0	2.1	3.8	1.8
نیکس سے قبل نفع (ششماہی)	2.5	4.0	4.1	3.4	5.2	3.2

ماخذ: ریٹیل اسٹیٹ سرمایہ کاری ٹرسٹ کے مالی گوشوارے

کمپنیوں اور بین الاقوامی فنانس کمپنیوں کا ہے، غیر بینک مالی اداروں میں ان شعبوں کا حصہ بالترتیب 50.9 فیصد اور 27.2 فیصد ہے۔ (چارٹ 6.2.5)

تاہم، اثاثوں اور واجبات کے خاکہ عرصیت سے پتہ چلتا ہے کہ زیادہ تر شعبوں کا خاکہ عرصیت اطمینان بخش تھا۔ قرض گیر غیر بینک مالی اداروں کو 90 روزہ مدت کے حامل مضاربہ میں اثاثوں اور واجبات کے عدم توازن کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم، اس یہ تفاوت کافی حد تک قابو میں تھا۔ اس کے علاوہ، تفاوت کی حامل مضاربت کو معقول مالکاری اور مضبوط مالی وسائل کا سہارا حاصل ہے۔ (چارٹ 6.2.7)

غیر بینک مائیکرو فنانس اداروں اور بین الاقوامی مالی اداروں کی عرصیتوں میں عدم مطابقت پر گہری نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ وہ سیالیت کے خطرات سے نمٹنے کی غرض سے خطرے سے نسبتاً گریز کے نقطہ نظر پر عمل پیرا تھے۔ کچھ دستیاب فنڈز پر پابندیاں عائد ہونے کے سبب غیر بینک مائیکرو فنانس ادارے اپنی سرمایہ کاری کے فیصلوں کی تحدید کر سکتے ہیں۔



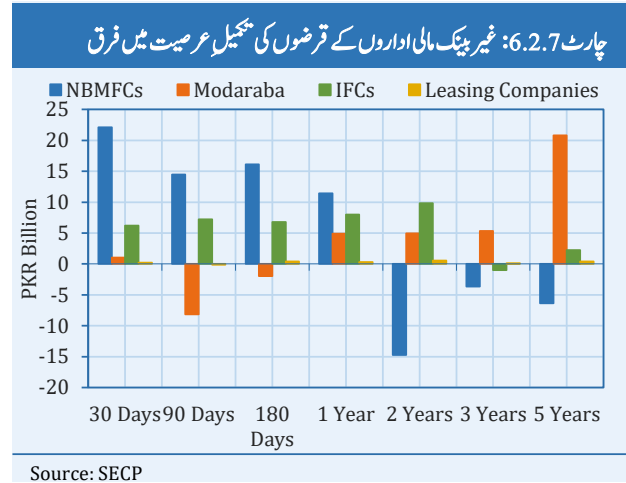
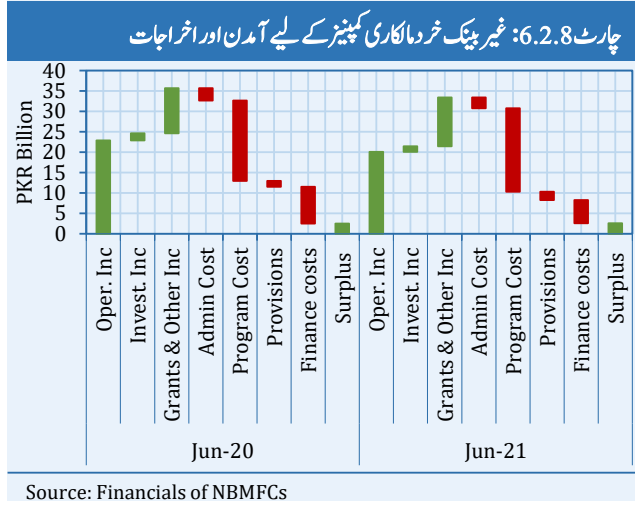
قرض گیر غیر بینک مالی اداروں کے قرضوں کے جزدان میں غیر بینک مائیکرو فنانس کمپنیاں حاوی رہیں۔ 2021ء کے دوران قرضوں کے جزدان میں 19.7 فیصد اضافہ درج کیا گیا۔ دوسری طرف، لیزنگ جزدان میں برسوں سے بتدریج کمی آرہی ہے۔ واضح رہے کہ غیر بینک مائیکرو فنانس کمپنیاں لیزنگ کے کاروبار میں شامل نہیں ہیں۔ (چارٹ 6.2.6)

قرض گیر غیر بینک مالی اداروں کا خاکہ، سیالیت عموماً اطمینان بخش رہا۔۔۔ چونکہ قرض گیر غیر بینک مالی اداروں کو عام طور پر اثاثوں اور واجبات کے انتظام کے لیے تیار مارکیٹ فنڈنگ تک محدود رسائی حاصل ہوتی ہے، لہذا ان فرموں کے استحکام کے لیے سیالیت کا خطرہ ایک اہم عنصر رہا۔

غیر بینک مائیکرو فنانس اداروں کی نمو میں اہم کردار قرضوں کا ہے ---

اخراجات میں کمی اور گرانٹس میں اضافے کا سہارا حاصل تھا۔ (چارٹ 6.2.8) آخر 2021ء میں زری پالیسی کے موقف میں معکوس تبدیلی کی وجہ سے ہو سکتا ہے کہ سال کے آخر میں مالی اخراجات میں بڑھ جائیں۔ اگر قریبی مدت میں زری سخی جاری رہتی ہے تو اس سے غیر بینک مائیکرو فنانس اداروں کے مالی اخراجات میں اضافہ ہوگا، جس سے مستقبل میں نجی سطح پر دباؤ پڑ سکتا ہے۔

غیر بینک مائیکرو فنانس ادارے نان ڈپازٹ کمپنیاں ہیں جنہیں قرض گیر غیر بینک مالی اداروں کے زمرے میں درجہ بند کیا گیا ہے۔ 2021ء میں غیر بینک مائیکرو فنانس اداروں کی اساس سرمایہ 13.2 فیصد اضافے کے ساتھ 146 ارب روپے تک پہنچ گئی۔ 2021ء میں لاک ڈاؤن اور نقل و حرکت کی دیگر پابندیوں میں زری کی مدد سے ان کے چھوٹے قرضے 15.9 فیصد بڑھ کر 83 ارب روپے تک جا پہنچے، کیونکہ وہ بائی امراض پر قابو پانے کے موثر اقدامات اور سال کے دوران ویکسینیشن مہم میں امید افزا تیزی کے پس منظر میں معاشی سرگرمیاں دوبارہ شروع ہوئی ہیں۔ چونکہ غیر بینک مائیکرو فنانس ادارے ڈپازٹس بڑھانے سے قاصر ہیں، اس لیے اساس سرمایہ میں 17 ارب روپے کا اضافہ بالترتیب 11 ارب روپے اور 4 ارب روپے کے قرضوں اور ایکویٹی میں اضافے سے ہوا۔



غیر بینک مائیکرو فنانس اداروں کے شعبے میں تقریباً 30 کمپنیوں کی موجودگی کے باوجود، اس میں بہت زیادہ ارتکاز تھا، کیونکہ تین اداروں اس شعبے میں کی منڈی میں حصہ 60 فیصد سے زیادہ (اثاثوں کے لحاظ سے) تھا۔

2021ء میں غیر بینک مائیکرو فنانس ادارے کے درجہ بند اثاثے مستحکم تقریباً 5.2 ارب روپے رہے؛ سال کے دوران قرضے میں اضافے کو مد نظر رکھتے ہوئے، 2021ء میں درجہ بند اثاثوں اور واجب الادا مالکاری کا تناسب کم ہو کر 5.8 فیصد (2020ء میں 9.4 فیصد) رہ گیا۔ تاہم، درجہ بند اثاثوں کے اجزائے ترکیبی سال کے دوران تبدیل ہو گئے۔ درجہ بند اثاثوں میں نقصان کے زمرے کا حصہ - جس کے لیے 100 فیصد تمویں درکار ہوتی ہے - بڑھ کر 56.3 فیصد (2020ء میں 24.8 فیصد) تک پہنچ گیا۔ چنانچہ، غیر بینک مائیکرو فنانس اداروں نے بلند تمویں فراہم کی۔ نتیجتاً 2021ء میں اس شعبے کی تمویں کو ترجیح کا تناسب 90 فیصد سے زیادہ رہا، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ قرض کے جزدان میں تاہمندی سے اس شعبے کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کو لاحق خطرے میں کمی آئی ہے۔

فرموں کے حجم میں یہ فرق جزواً، سرگرمیوں کی تعداد اور پاکستان کے مختلف اضلاع تک جغرافیائی رسائی کی حد کے اعتبار سے فرموں کے دائرہ کار کی وجہ سے تھا۔ کچھ ادارے ایک یا دو اضلاع تک محدود تھے، دوسرے ملک گیر سطح پر کام کر رہے تھے۔

سیکورٹیز اینڈ ایکس چینج کمیشن آف پاکستان (ایس ای سی پی) سب سے بڑا ضابطہ کار ہونے کے ناطے غیر بینک مائیکرو فنانس اداروں کے لیے ضوابطی فریم ورک مضبوط بنانے کے لیے پیہم کوشاں ہے تاکہ وہ پائیدار انداز سے کام کر سکیں۔ اس سلسلے میں ایس ای سی پی نے ایسے بڑے غیر بینک مائیکرو فنانس اداروں کے لیے انتظام خطر کے حوالے سے جامع رہنما خطوط جاری کیے، جن غیر بینک مائیکرو فنانس اداروں کا قرضوں کا جزدان 50 کروڑ روپے یا اس سے زائد ہے۔ ان رہنما خطوط میں دیگر امور کے ساتھ ساتھ غیر بینک مائیکرو فنانس اداروں کی کارکردگی کے مقاصد کے پائیدار انداز میں حصول کو یقینی بنانے

کم آپریٹنگ آمدنی کے ساتھ ساتھ زیادہ تمویں اخراجات اور پروگرام کے اخراجات کے باوجود، غیر بینک مائیکرو فنانس اداروں کے شعبہ کارِ فاضل جون 2021ء میں اختتام پذیر سال کے لیے 2.5 بلین روپے پر مستحکم رہا (جون 2020ء میں بھی جم رہا) کیونکہ اسے مالی

ایکویٹی تناسب 61.2 فیصد رہا۔ اس شعبے کی دیگر بیشتر کمپنیاں فنڈنگ کے اس طریقے کا استعمال نہیں کر رہی تھیں، جس کے لیے ضوابطی اجازت درکار ہوتی ہے، جو صرف مخصوص ضوابطی تقاضے پورے کرنے کے بعد دی جاتی ہے۔¹⁴⁶

نتیجتاً، 2021ء میں قرض تا ایکویٹی کا تناسب 0.96 گنا تھا، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بین الاقوامی مالکاری کمپنیوں کے پاس کم لیورج تھا اور بیشتر سرگرمیوں کی مالکاری حصص داروں کے فنڈز فراہم کیے جانے کے سبب انہیں کم خطرات کا سامنا کرنا پڑا۔

مضاربہ اداروں¹⁴⁷ نے گذشتہ برسوں کی نسبت بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔۔۔

مضاربہ وہ اسلامی ادارے ہوتے ہیں، جنہیں شریعت سے ہم آہنگ اور مضاربہ کے دینی بورڈ کی طرف سے منظور شدہ ہونے پر مالکاری کاروبار کرنے کی اجازت دی جاتی ہے،¹⁴⁸ مثال کے طور پر، مضاربہ ادارے اجارہ (لیزنگ)، مرابحہ (لاگت سے زیادہ پر فروخت)، مشارکہ (شرکت داری)، مشارکہ، سلام (مؤخر ترسیل پر فروخت) اور استثنا مالکاری سرگرمیاں؛ حصص بازار میں سرمایہ کاری، حلال اجناس کی تجارت، منصوبوں کی مالکاری سرگرمیاں، اشیا سازی اور دیگر سرگرمیاں انجام دے سکتے ہیں۔

2021ء میں مضاربہ اداروں اساس سرمایہ 51 ارب روپے سے بڑھ کر 57 ارب روپے (11.4 فیصد نمو) تک پہنچ گئی، جو قرضوں، آپریٹنگ اثاثوں اور بینک بیلنس میں اضافے کے ساتھ وسیع البنیاد تھیں۔

کووڈ وبا کے دوسرے سال میں، شعبہ مضاربہ اپنی کارکردگی کو بہتر کرنے میں کامیاب رہا۔ 2021ء میں اس کا مالکاری جزدان میں 5 ارب روپے اضافے سے بڑھ کر 19 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ جبکہ اس شعبے کے درجہ بند اثاثے 2020ء کے 4 ارب روپے سے کم ہو کر 2021ء میں 3.5 ارب روپے رہ گئے۔ اس طرح 2021ء میں متعدی تناسب بھی کم ہوا۔

جون 2020ء کے 14.5 ارب روپے کی نسبت محاصل 2021ء میں 16.5 ارب روپے تک پہنچ گئے۔

کے ضوابط، 2008ء ملاحظہ کریں۔

¹⁴⁷ مضاربہ کے لیے مالی سال کا اختتام 30 جون کو ہوتا ہے۔

¹⁴⁸ جمع پونجی علمی مرکز۔ مضاربہ۔ (افز شدہ 26 اپریل 2022ء)

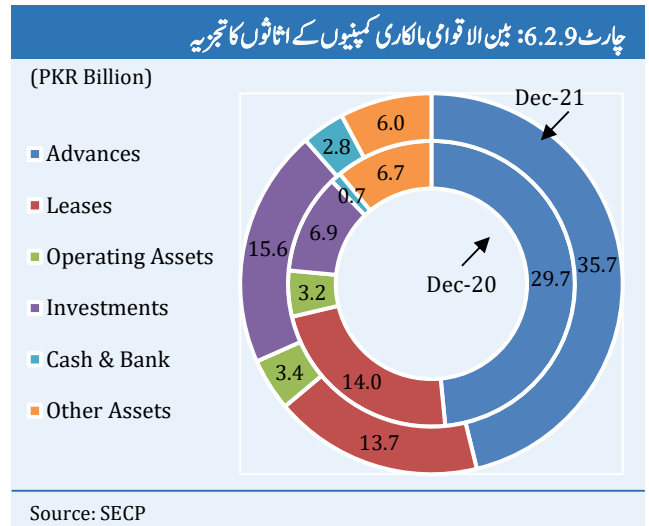
کے لیے فنڈنگ اور انتظام سیالیت کی پالیسیاں مرتب کرنے کی شرط بھی شامل تھی، تاکہ اس شعبے کی مالی اصابت یقینی بنائی جاسکے۔¹⁴⁵

بین الاقوامی مالکاری کمپنیوں کے شعبے میں دو کمپنیوں کا غلبہ رہا۔۔۔

بین الاقوامی مالکاری کمپنیوں کے شعبے کی اساس، سرمایہ 2021ء میں 16 ارب روپے (25.7 فیصد) بڑھ کر 78 ارب روپے ہو گئی (2020ء میں 0.4 ارب روپے کا اضافہ)۔ اثاثوں کی ترقی میں سرمایہ کاری اور قرضوں، جو بالترتیب 9 ارب روپے اور 6 ارب روپے بڑھے، کا بنیادی کردار ہے۔

اگرچہ کچھ نئے فریق بین الاقوامی مالکاری کمپنیوں کے شعبے میں شامل ہوئے، تاہم اس پر دو فرموں کا غلبہ رہا جن کا اس شعبے کی منڈی میں حصہ تقریباً 80 فیصد ہے۔ چنانچہ، زیر جائزہ سال کے دوران یہ کمپنیاں اس شعبے میں ترقی کا اہم محرک بھی تھیں۔

اس شعبے کے زیادہ تر اثاثے مکسومہ اثاثے یعنی قرضے، سرمایہ کاری اور لیز پر مشتمل تھے، جو مجموعی اثاثوں کا 84.1 فیصد تھے۔ (چارٹ 6.2.9)



بین الاقوامی مالکاری کمپنیوں نے اپنی اساس سرمایہ کو تقویت دینے کے لیے قرضوں اور ایکویٹی پر انحصار کیا جو 50.5 فیصد اور 20.5 فیصد اضافے سے بالترتیب 27 ارب روپے اور 38 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ ڈپازٹس پر ان کا انحصار کافی محدود رہا کیونکہ ان سالوں میں صرف ایک فرم نے بڑی حد تک ڈپازٹس جمع کیے۔ 2021ء میں اس کا ڈپازٹ تا

¹⁴⁵ ایس ای سی بی کا ایس آر آف 1605 (آئی) 2021ء-این بی ایف سی اینڈ این ای ضوابط، 2008ء-غیر بینک مالکاری

ادارے اور مکاناتی معیارات میں ترامیم کا نوٹیفیکیشن۔ (افز شدہ بتاریخ 16 مارچ 2022ء)

¹⁴⁶ براؤن غیر بینک مالکاری کمپنیوں اور نوٹیفائڈ اداروں کے سیکشن 4، 14، 15، 17، اے اور نوٹیفائڈ اداروں

جدول 6.2.3: مضاربہ شعبے کے کلیدی مالی اسباب کے اظہار پر

تفصیلات	جون 20ء	جون 21ء
فیصد		
ایکویٹی اثاثے	34.6	47.9
اثاثوں پر نفع (قبل از ٹیکس)	-3.9	2.6
ایکویٹی پر نفع (قبل از ٹیکس)	-10.8	6.3
خاص نفع کارجن	-14.0	7.5
موجودہ تناسب	68.2	94.6
قرض تا ایکویٹی تناسب	188.2	107.7
اخراجات تا حاصل تناسب	42.1	36.0

ماخذ: مضاربہ اداروں کے مالی گوشوارے

متعلقہ حجم اور انتظام اثاثہ کمپنیوں کے زیر انتظام اثاثوں کے حجم اور میوچل فنڈ شعبے کے خاکہ خطر کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے، انتظام اثاثہ اداروں کے زمرے سے پیدا ہونے والے نظامی خطرے اور ان کی بینکوں کو منتقلی بہت کم رہی۔¹⁵¹ دوسری جانب، بینکوں کی انتظام اثاثہ کمپنیوں / سرمایہ کاری کی مشاورتی اداروں میں مالکانہ حصے اور زیر انتظام اثاثوں میں بینکوں کے حصے کو مد نظر رکھتے ہوئے، بینکوں کا استحکام، اپنی منسلک انتظام اثاثہ کمپنیوں کی مسلسل اعانت کے ہمراہ، انتظام اثاثہ کمپنیوں کے استحکام کے لیے اشد ضروری بنا رہا۔ چونکہ بینکوں کی ملکیت میں انتظام اثاثہ کمپنیوں / سرمایہ کاری کی مشاورتی اداروں کے پاس معقول سرمایہ موجود رہا، اور عموماً بینکاری صنعت کو خاطر خواہ سرمایہ اور سیالیت دستیاب تھی (دسمبر 2021ء تک شرح کفایت سرمایہ 16.7 فیصد اور سیال اثاثے تا ڈیپازٹ تناسب 76.7 فیصد) اس لیے انتظام اثاثہ کمپنیوں کے زمرے میں کسی نظامی خطرے کے ابھرنے اور منتقل ہونے کے امکانات معدوم رہے (جدول 6.2.4)۔

بینکوں کے مجموعی میوچل فنڈ اثاثوں اور بینکوں کے میوچل فنڈ کے اکتشاف کا تناسب 2020ء میں 51.8 فیصد سے بڑھ کر 2021ء میں 56.5 فیصد ہو گیا۔ اس اکتشاف کی تمام تر مالکاری بینکوں نے کی تھی۔ جبکہ میوچل فنڈ کے مجموعی حجم کے لحاظ سے غیر بینک مالی اداروں کا اکتشاف نہ ہونے کے برابر یعنی 0.5 فیصد تھا۔

دسمبر 2021ء تک میوچل فنڈز میں سے منسلک بینکوں، ترقیاتی اداروں اور انتظام اثاثہ کمپنیوں کی جانب سے سرمایہ کاری مجموعی سرمایہ کاری کا 3.6 فیصد تھی۔ اسی طرح دیگر بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کی میوچل فنڈز میں سرمایہ کاری کا حجم دسمبر 2021ء تک مجموعی سرمایہ کاری میں سے صرف 1.1 فیصد تھی۔

آپریشنز میں بہتر کارکردگی اور انتظام لاگت کے ساتھ ساتھ، مائل بہ عروج حاصل چلی سطح میں تبدیلی کا باعث بنے۔ جون 2020ء میں اخراجات تا حاصل کا تناسب 42.1 فیصد سے کم ہو کر جون 2021ء میں 36.0 فیصد رہ گیا، کیونکہ سال کے دوران آپریٹنگ اور انتظامی اخراجات میں معمولی کمی واقع ہوئی۔ نتیجتاً، 30 جون 2020ء کو اختتام پذیر سال میں 2 ارب روپے کے خسارے (قبل از ٹیکس) کی نسبت شعبہ مضاربہ نے 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال میں مجموعی طور پر 1.4 ارب روپے کا قبل از ٹیکس نفع حاصل کیا۔

نتیجتاً، جون 2021ء میں ایکویٹی پر نفع (قبل از ٹیکس) کا تناسب بہتر ہو کر 6.3 ہو گیا۔ (جدول 6.2.3)

اگرچہ تمام مضاربہ ادارے کم از کم ایکویٹی یا شرح کفایت سرمایہ کی شرائط کے تابع نہیں ہیں، تاہم، اس شعبے کے مجموعی ایکویٹی تا اثاثہ جات کے تناسب میں مزید اضافہ ہو گیا کیونکہ متعلقہ اداروں کو ادا کی جانے والی کچھ ادائیگیوں کو ایکویٹی میں تبدیل کر دیا گیا تھا،¹⁴⁹ جس سے مضاربہ اداروں کی خسارہ برداشت کرنے صلاحیت میں اضافے کی عکاسی ہوتی ہے۔

آگے چل کر، 2021ء میں شعبہ مضاربہ کی ٹیکس چھوٹ کے خاتمے سے اس شعبے کی نفع آوری اور حصص داروں کو منافع کی تقسیم متاثر ہوگی، جس کا اس شعبے کے مستقبل کے امکانات اور شعبے کے سرٹیفکیٹس میں مستقبل کی سرمایہ کاری پر ممکنہ اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔¹⁵⁰

پست لاگت مکانات کاری کو فروغ دینے کے لیے حکومتی اقدامات کے باعث مکاناتی مالکاری کمپنیاں متعارف ہوئیں۔۔۔

ملک میں مکانات کی طلب پوری نہ ہونے اور ہاؤسنگ شعبے کو فروغ دینے کے حکومتی اقدام کے پیش نظر مکاناتی مالکاری کی ضروریات پوری کرنے خاطر گزشتہ دو برسوں کے دوران تین ہاؤسنگ فنانس کمپنیاں قائم کی گئیں۔ دسمبر 2021ء تک اس شعبے کی اساس سرمایہ 0.2 ارب روپے تھی اور یہ کمپنیاں بتدریج فعال ہو گئیں۔ اس شعبے میں معاون حکومتی پالیسیاں آنے والے سالوں میں ہاؤسنگ فنانس کے شعبے میں نمایاں ترقی کا باعث بن سکتی ہیں۔

انتظام اثاثہ کمپنیوں / سرمایہ کاری کی مشاورتی اداروں سے منسلک ایکویٹی کے لحاظ سے بینکاری شعبے کی میوچل فنڈ شعبے میں نمایاں حصہ داری برقرار رہی۔ بینکاری شعبے کے

¹⁵¹ بینکوں کے اثاثوں کا حجم 30.0 ٹریلین روپے اور ایکویٹی کی بنیاد 1.7 ٹریلین روپے بعوض 1.6 ٹریلین روپے کے کل حجم زیر انتظام اثاثے۔

¹⁴⁹ مضاربہ ضوابط 2021ء کا ضابطہ نمبر 17 ملاحظہ کریں۔

¹⁵⁰ فنانس ایکٹ 2021ء

اس کے ہمراہ، انتظام اثاثہ اداروں کے زمرے میں ارتکاز کے خطرے کے لحاظ سے میوچل فنڈز میں چند بڑے سرمایہ کاروں پر انحصار (ایم ایف یونٹوں میں صف اول کے 20 سرمایہ کاروں کے حصص سے تعین کیا گیا) کم سے کم (تقریباً 12 فیصد) تھا۔

آگے چل کر، غیر بینک مالی اداروں کے شعبے کی کارکردگی کا انحصار اجناس کی عالمی قیمتوں، مشرقی یورپ میں جغرافیائی تزییراتی دباؤ، ملک میں سیاسی استحکام، اور ترقی یافتہ معیشتوں میں زری پالیسی کی تبدیلیوں (بڑھتی ہوئی مہنگائی کے رد عمل میں) پر ہے۔

غیر بینک مالی اداروں اور بینکوں کے درمیان باہمی ربط کا ایک اور ذریعہ خرد مالکاری ادارے تھے، جنہیں بین الاقوامی مالی اداروں کے طور پر درجہ بند کیا گیا تھا، جو جزواً، بینکوں سے قرض لیتے ہیں اور غیر بینک خرد مالکاری اداروں کو مالکاری فراہم کرتا ہے۔ چونکہ غیر بینک خرد مالکاری اداروں کے درجہ بند اثاثوں کے حجم کے ساتھ ساتھ ان درمیانی اداروں یعنی بین الاقوامی مالی اداروں کے لیے بینکوں کے پاس موجود خاطر خواہ سرمائے کی نسبت ان کا اکتشاف کافی حد تک محدود تھا، بینکاری کے پورے شعبے کی زدی پذیری کی ممکنہ منتقلی بہت کم تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ، غیر بینک خرد مالکاری اداروں کے پاس خسارہ برداشت کرنے کے خاصی سکت موجود ہے (2021ء میں ایکویٹی اثاثوں کا تناسب 22.0 فیصد ہے)۔

ان اہم عوامل کا مالی حالات جیسے شرح سود اور شرح مبادلہ کے ساتھ ساتھ ملک میں معاشی سرگرمیوں کی سطح پر واضح اثر پڑے گا۔ بلند شرح سود کے پیش نظر، میوچل فنڈ کاروبار کے حوالے سے زری منڈی اور انکم فنڈز میں مزید سرگرمی آسکتی ہے۔ اسی طرح، قرض دینے والے غیر بینک مالی اداروں کی کارکردگی بنیادی طور پر ملک کے معاشی حالات، خاص طور پر پالیسی ریٹ اور معاشی سرگرمی کی سطح پر منحصر ہوگی، جو قرضے کی طلب کے ساتھ ساتھ ان کے قرض گرووں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کو بھی متاثر کرے گی۔

جدول 6.2.4: انتظام زمرے کا بینکاری شعبے کو فنڈز اور اکتشاف کا بہاؤ

دسمبر 20ء		دسمبر 19ء		تفصیلات		
مجموعی	بینکوں کا مجموعی حصہ	مجموعی	بینکوں کا مجموعی حصہ	مجموعی	بینکوں کا مجموعی حصہ	
(vii)	(viii)	(iv)	(v)	(i)	(ii)	
ارپ روپے	فیصد	ارپ روپے	فیصد	ارپ روپے	فیصد	
33	17	32	17	29	14	1. انتظام اثاثہ کمپنیوں / سرمایہ کاری مشیروں کی ایکویٹی
1,605	1,257	1,335	1,026	980	762	2- انتظام اثاثہ کمپنیوں / سرمایہ کاری مشیروں کے زیر انتظام اثاثے
1,192	22	985	16	724	13	3- میوچل فنڈز کا حجم
724	674	541	510	358	343	4. مالی اداروں میں میوچل فنڈز کا اکتشاف
75	9	76	9	81	6	5. بڑے نمکس کی ایکویٹی میں میوچل فنڈز کا اکتشاف
20	7	20	6	17	6	6. بڑے قرضہ نمکس میں میوچل فنڈز کا اکتشاف
194	14	359	205	97	6	میوچل فنڈز کے 20 بڑے یافتگان

○ متعلقہ زمرے میں بینکوں کے حصے کے معنی:

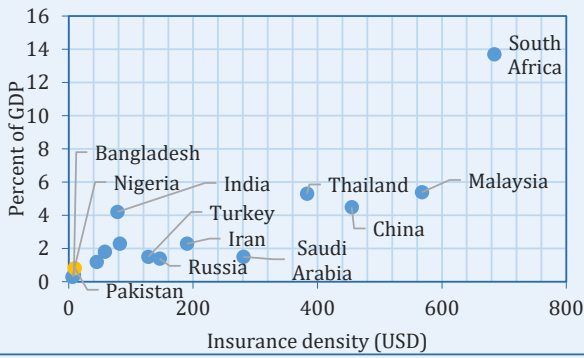
- 1- بینکوں کے زیر ملکیت انتظام اثاثہ کمپنیوں / سرمایہ کاری مشیروں کی ایکویٹی
 - 2- بینکوں کے زیر ملکیت انتظام اثاثہ کمپنیوں / سرمایہ کاری مشیروں کے میوچل / پنشن فنڈز کا جزدان
 - 3- میوچل فنڈز یونٹس میں بینکوں کی سرمایہ کاری
 - 4- بینکوں میں میوچل فنڈز کی سرمایہ کاری بطور ڈپازٹس / ٹی ڈی آر / سی او آئی اور زر طلب / اختصاص
 - 5- بینکوں کے عام حصص میں میوچل فنڈز کی سرمایہ کاری
 - 6- میوچل فنڈز کی بینکوں کے ٹی ایف سیز / کرسٹل نمکس / سلوک و غیرہ میں سرمایہ کاری
- میوچل فنڈز یونٹس کے 20 بڑے یافتگان بینک
ماخذ: ایس ای سی پی

6.3 بیمہ اور تکافل کمپنیاں

2021 میں معاشی سرگرمیوں کی بحالی کے بعد حیاتی اور غیرحیاتی دونوں شعبوں کے لیے بیمہ پریمیم میں اضافہ ہوا۔ قومی ہیلتھ بیمہ پروگرام کی توسیع کے ساتھ گروپ پریمیم کے دگنا ہونے کی وجہ سے حیاتی بیمہ کے مجموعی پریمیم میں نمایاں اضافہ درج کیا گیا۔ بیشتر ہیلتھ بیمہ پالیسیوں کو کم لکھے جانے کے ساتھ، حیاتی بیمہ کے دعووں میں بھی اضافہ ہوا، جس کے نتیجے میں مجموعی طور پر دعووں کا تناسب بڑھ گیا۔ اس کے باوجود پریمیم میں اضافے کی وجہ سے حیاتی بیمہ کے شعبے نے زیادہ منافع کمایا۔ بیمہ کے غیر حیاتی شعبے میں آگ اور املاک سے پہنچنے والے نقصان کے حوالے سے مجموعی غیرحیاتی پریمیم میں اضافہ ہوا، تاہم غیر حیاتی دعووں میں خاطر خواہ اضافہ ریکارڈ نہیں کیا گیا کیونکہ ملک کے جنوبی حصوں میں شہری سیلاب کی وجہ سے گزشتہ سال کے دوران آتشزدگی اور املاک کے حوالے سے دعوؤں میں یکبارگی اضافہ دیکھنے میں آیا تھا۔ چنانچہ، 2021 میں غیر حیاتی بیمہ کے شعبے کے منافع میں قابل قدر اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ کچھ بیمہ کمپنیوں کی جانب سے 2020ء میں ادائیگی قرض کے تقاضے نہ کرنے کے باوجود، مجموعی طور پر ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہار پر بہتر ہوئے۔ عالمی اور ملکی محاذ پر بہت آزما معاشی ماحول کو دیکھتے ہوئے، بیمہ کے شعبے کی ترقی اور کارکردگی کا انحصار ابھرتے ہوئے اقتصادی حالات اور معیشت میں کاروباری سرگرمی پر رہے گا۔

آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ درج کیا گیا اور 2021ء کے دوران مجموعی اساس سرمایہ 11.0 فیصد اضافے کے ساتھ 2 ہزار 143 ارب روپے رہی۔¹⁵⁴

چارٹ 6.3.1: 2020ء میں ملک وار بیمہ کاری کا نفوذ



Source: Swiss Re

بیمہ صنعت پر چند بڑے فریقوں کا غلبہ ہے، جو نئے فریقوں کے لیے بھرپور امکانات سے فائدہ اٹھانے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ پاکستان کے بیمہ شعبے میں 10 حیاتی بیمہ ادارے اور فیملی تکافل کمپنیاں، 30 فعال غیر حیاتی بیمہ ادارے اور جنرل تکافل کمپنیاں اور ایک نو بیمہ ادارہ شامل ہیں۔¹⁵⁵ حیاتی بیمہ

فعال جنرل تکافل کمپنیوں اور واحد نو بیمہ کمپنی کا بھی احاطہ کیا گیا ہے، اس طرح، پوری بیمہ صنعت کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اس تجزیے میں 31 دسمبر 2021ء کو ختم ہونے والی مدت تک کے اعداد و شمار کا احاطہ کیا گیا ہے۔ بیمہ کمپنیوں کے لیے مالی سال کا اختتام اسی سال دسمبر میں ہے۔ بہاؤ کے اجزائے کے لیے نمونہ تمام تناسب سال بہ سال بنیاد پر ہے۔¹⁵⁵ اس جائزے میں تمام فعال بیمہ فرمز کا احاطہ کیا گیا ہے۔

بیمہ کے نفوذ میں پاکستان ہم سر ممالک سے پیچھے ہے۔۔۔

پاکستان میں بیمہ کا نفوذ¹⁵² اس کے بعض سر ممالک کے مقابلے میں جی ڈی پی کے ایک فیصد سے بھی کم رہی۔ اسی طرح کا معاملہ بیمہ کی تعداد کا تھا، جو 2020ء میں فی کس 10 امریکی ڈالر تھا۔ (چارٹ 6.3.1)۔¹⁵³ اگرچہ حالیہ برسوں میں پاکستان کے بیمہ پریمیم میں اضافہ ہوا ہے (گزشتہ 3 سالوں میں مجموعی سالانہ شرح نمو 10.1 فیصد کے مساوی رہی)، اس قلیل بنیاد کا مطلب یہ ہے کہ 10 فیصد کی شرح نمو کا بھی ملک میں بیمہ کے نفوذ پر کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔ اس صنعت کی ترقی کئی عوامل کی وجہ سے متاثر ہوتی ہے، جن میں ملکی پخت کی پست شرح، مذہبی جذبات، کچھ بیمہ مصنوعات کی طرف سے پیش کردہ نسبتاً پست نفع، بیمہ فوائد کے بارے میں آگاہی کی کمی اور دیگر مسائل شامل ہیں۔

صنعت کی عمومی صورت حال

کووڈ وبائی مرض کے بعد معاشی بحالی کے نتیجے میں بیمہ کی صنعت میں 21 فیصد کی نمو درج کی گئی۔۔۔

وبائی مرض کے دوسرے سال میں ترقی یافتہ اور ابھرتی ہوئی دونوں معیشتوں نے کووڈ 19 کے مطابق ڈھال لیا۔ پاکستان نے وبائی امراض سے نمٹنے میں نسبتاً بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور مالی سال 2021ء کے دوران اس متعدی بیماری کے اتوار سے آنے والی لہروں کے باوجود معاشی سرگرمیوں میں زبردست بحالی ہوئی۔ اسی طرح بیمہ صنعت کی

¹⁵² بیمہ کاری کے نفوذ کو کسی ملک میں بیمہ شعبے کی ترقی کے اشاریے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور جی ڈی پی میں بیمہ کاری پر بیمہ کے تناسب کے طور پر شمار کیا جاتا ہے۔

¹⁵³ کسی ملک کے بیمہ شعبے کی ترقی کا ایک اشاریہ بیمہ کاری کی گنجائیت ہوتا ہے؛ اس کا حساب کسی ملک کی پوری آبادی کے لیے کل انشورنس پریمیم کے تناسب کے طور پر لگایا جاتا ہے۔

¹⁵⁴ اس باب کا تجزیہ 6 حیاتی بیمہ اور 24 غیر حیاتی بیمہ اداروں کے اعداد و شمار پر مبنی ہے جو بالترتیب تقریباً 100 فیصد اور 82 فیصد حیاتی اور غیر حیاتی بیمہ شعبوں کے اثاثوں کا احاطہ کرتے ہیں۔ اس تجزیے میں فیملی تکافل کی دو کمپنیوں، دو

بیمہ مصنوعات اور خدمات تک رسائی بہتر بنانے کے علاوہ پالیسی سازوں اور صنعت کی جانب سے وسیع پیمانے پر مالی خواندگی کے لیے آگہی مہمات کے ذریعے ملک میں بیمے کی اہمیت کے بارے میں شعور اجاگر کرنے کی بھی ضرورت ہے۔

ادارے اور فیملی مکافل کمپنیاں (جن کے پاس طویل مدتی کاروباری امکانات ہیں) دسمبر 2021ء میں اثاثوں کے لحاظ سے تقریباً 84 فیصد مارکیٹ شیئر کی حامل ہیں۔

حیاتی بیمہ

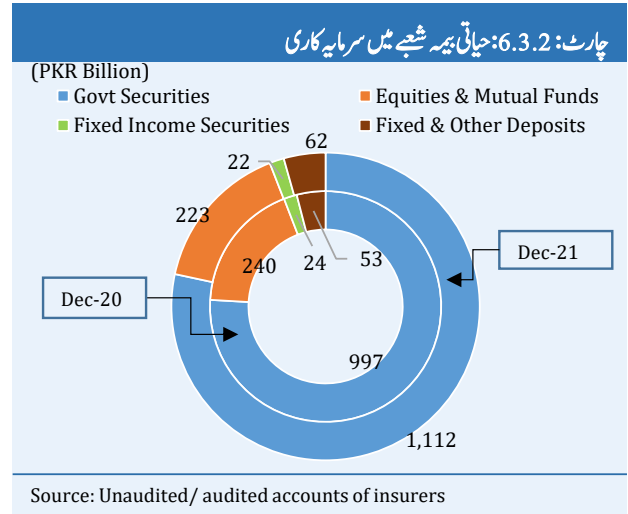
2021ء میں حیاتی بیمے کے شعبے کی اساسی سرمایہ کی نمو سست

رہی۔۔۔

حیاتی بیمہ شعبے کے اساسی سرمایہ میں گزشتہ سال کی مضبوط نمو (2020ء میں 14.7 فیصد) کی نسبت 2021ء میں اساسی سرمایہ 11.3 فیصد کی سست شرح سے بڑھ کر 1805 ارب روپے تک پہنچ گئی۔

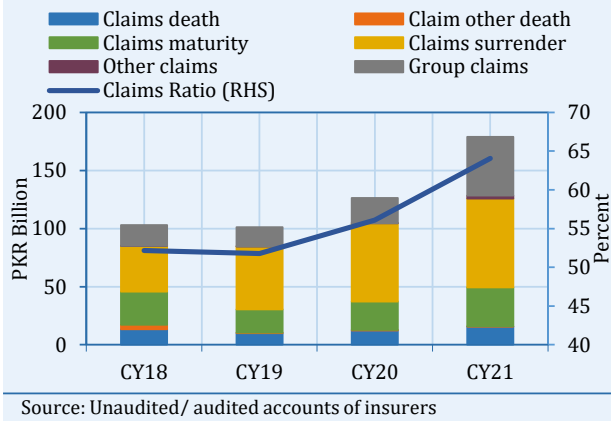
مالی سال 2021 میں سرمایہ کاری بزدان 8.0 فیصد اضافے کے ساتھ 1418 ارب روپے رہا۔ سال کے اختتام پر زرری پالیسی میں سختی کی وجہ سے شرح سود میں اضافے کے نتیجے میں حیاتی بیمہ کمپنیوں نے سرکاری تمسکات میں اپنی سرمایہ کاری میں 114 ارب روپے کا اضافہ کیا اور ایکویٹی اور میوچل فنڈز میں سرمایہ کاری میں 17 ارب روپے گھٹادی۔

(چارٹ 6.3.2)



فریقوں کے نسبتی مارکیٹ شیئر کے لحاظ سے صنعت میں ارتکاز رہا۔ سرکاری شعبے کے کاروباری ادارے (پی ایس ایز) یعنی حیاتی بیمے کی دو حیاتی کمپنیاں، غیر حیاتی بیمہ کی بڑی سرکاری کمپنیاں اور واحد نو بیمہ کمپنی کا اس صنعت میں ایک بڑا حصہ ہے۔ حیاتی بیمے کے شعبے میں سرکاری کمپنیوں کا بیمہ صنعت (بمطابق اثاثہ) میں 50 فیصد سے زیادہ حصہ ہے۔ اسی طرح سرفہرست پانچ غیر حیاتی بیمے کمپنیوں (بشمول پبلک نان حیاتی بیمے کمپنی) کا حصہ نان حیاتی اور جزل مکافل شعبہ کے اثاثوں کا تقریباً 70 فیصد ہے۔ بیمے کے پست نفوذ اور کثافت کے تناظر میں مارکیٹ کا یہ بلند ارتکاز صنعت کی غیر استعمال شدہ صلاحیت کو ظاہر کرتا ہے، جسے نئے اور موجودہ فریقوں کے ذریعے بروئے کار لایا جاسکتا ہے۔

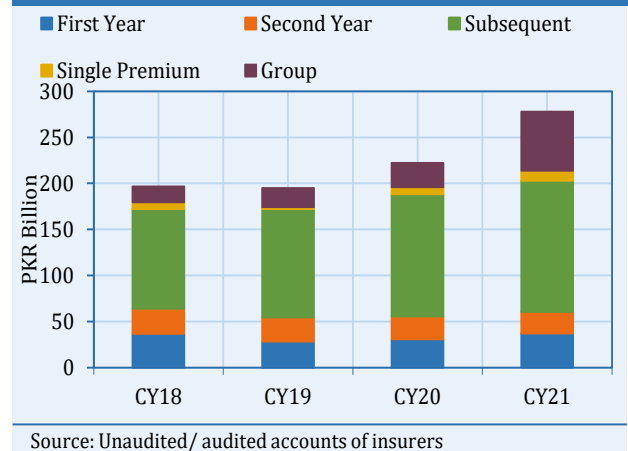
چارٹ 6.3.4: حیاتی بیمہ شعبے کے خالص دعوے



گروپ پریمیم کے باعث مجموعی پریمیم میں اضافہ ہوا۔۔۔

مزید برآں، معاشی سرگرمیوں کی بتدریج بحالی کے ساتھ، پہلے سال کے پریمیم میں 20.3 فیصد کا اضافہ ہوا (2020ء میں پہلے سال کے پریمیم میں 0.4 فیصد کمی کی نسبت)۔ کئی طور پر خالص پریمیم 25.0 فیصد اضافے سے بڑھ کر 278 ارب روپے تک پہنچ گیا جس کی بنیادی وجہ گروپ پریمیم میں اضافہ ہے۔ قومی سطح کے ہیلتھ بیمہ پروگرام کے آغاز کے ساتھ ہی 2021ء میں گروپ پریمیم 26 ارب روپے سے بڑھ کر 64 ارب روپے ہو گئے تھے۔ گزشتہ برسوں میں صوبائی سطح کے سوشل ہیلتھ پروگرام انی شے نوکی

چارٹ 6.3.3: حیاتی بیمہ شعبے کے خالص پریمیم



کے اضافہ ہوا، جس نے سرمایہ کاری کی آمدنی میں کمی کو جزو اُزائل کر دیا۔ ابتدائی طور پر اسٹیٹ بینک کی جانب سے منافع منقسمہ کی تقسیم پر عائد عارضی پابندی کی وجہ سے منافع منقسمہ 2020ء میں ایک بڑی مدت کے لیے روک دیے گئے تھے۔

ابتدائی کامیابی کے بعد سے صحت سہولت پروگرام کا نفاذ کیا گیا، جہاں حیاتی بیمے کی سرکاری کمپنی کے ذریعے قومی سطح پر ہیلتھ بیمہ پالیسیوں کے خطرے کا جائزہ لیا گیا۔ (چارٹ 6.3.3)

حیاتی بیمہ کمپنیوں نے اپنی زیادہ تر سرمایہ کاری سرکاری تمسکات میں برقرار رکھی تھی تاکہ آمدنی کے مستقل بہاؤ کو یقینی بنایا جاسکے اور اپنے طویل مدتی کاروباری وعدوں اور اثاثوں کی ذمہ داری کے انتظام (اے ایل ایم) کی حکمت عملی کے لیے ذخائر بڑھائے جاسکیں۔ گوکہ اس پالیسی کے توسط سے سرمایہ کاری پر نفع میں عبوری اعتماد پیدا ہوا کیونکہ 2021ء میں کے بیشتر عرصے کے دوران شرح سود کم رہی تھی۔

گروپ پر بیمہ (زیادہ تر ہیلتھ بیمے کے کاروبار سے متعلق) میں اضافے کی وجہ سے، گروپ دعویٰ 2021ء میں 22 ارب روپے سے بڑھ کر 50 ارب روپے ہو گئے۔ یہ 132.0 فیصد اضافہ زیادہ تر متوقع تھا کیونکہ ضرورت مند افراد نے طبی سہولیات حاصل کرنے کے لیے اپنی صحت کی پالیسیوں کو استعمال کرنا شروع کیا۔ مجموعی طور پر 2021ء میں مجموعی دعویٰ 53 ارب روپے اضافے سے 179 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ (چارٹ 6.3.4)

سرمایہ کاری کے طویل تر منظر نامے کو مد نظر رکھتے ہوئے، جو انہیں متنوع سرمایہ کاری جزدان کی تشکیل اور زیادہ سے زیادہ منافع حاصل کرنے کے مواقع فراہم کرتا ہے، حیاتی بیمہ کمپنیوں کے منصوبوں کے لیے طویل مدتی مالکاری¹⁵⁸ فراہم کرنے اور تیز تر معاشی ترقی، زیادہ فلاح و بہبود، مشترکہ خوشحالی اور پائیدار استحکام میں کردار ادا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔¹⁵⁹ تاہم، کئی وجوہ کی بنا پر پاکستان میں حیاتی بیمے کے شعبے میں سرمایہ کاری کے لیے طویل مدتی مواقع محدود ہیں، جن میں سرمایہ منڈیوں کا محدود دائرہ کار، پیمانہ اور طویل مدتی مصنوعات کی کمی شامل ہیں۔

اس کے علاوہ، کووڈ وبائی مرض کے دوسرے سال کے دوران، اموات کے دعووں میں 25.8 فیصد کا نمایاں اضافہ دیکھا گیا (2020ء میں 20.7 فیصد اضافے کی نسبت)۔ مجموعی دعووں میں اضافہ بھی بیمے کے کاروبار میں اضافے کے مطابق تھا۔

نتیجتاً، بیمہ شعبے کی نفع آوری میں خوش کن اضافہ ہوا۔۔۔

خالص پر بیمہ ریونیو میں اضافے اور دیگر اخراجات میں معمولی کمی کی وجہ سے اس شعبے کا بعد از ٹیکس منافع 8.9 فیصد اضافے کے ساتھ 9.5 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ (چارٹ 6.3.5)

گروپ دعووں کے تحت ہیلتھ بیمہ پالیسیوں میں اضافے کے ساتھ، اس شعبے کے دعووں کا تناسب بڑھنا شروع ہوا، لیکن اس کے باوجود یہ قابو میں رہا۔¹⁶⁰ دوسری طرف، معمولی سکڑاؤ کے ساتھ ایکویٹی پر نفع کی سطح بلند رہی۔ (جدول 6.3.1)

زیر جائزہ سال کے دوران اخراجات میں کمی واقع ہوئی کیونکہ بیمہ واجبات میں خالص تبدیلی میں کمی آئی تھی۔ تاہم، 2021ء میں کاروباری خطرے میں بڑے اضافے کے پیش نظر، 2021ء میں کاروباری حصول کی لاگت 16.3 فیصد اضافے کے ساتھ 40 ارب روپے تک پہنچ گئی۔¹⁵⁶ اخراجات میں کمی، کلیدی کارکردگی تناسب یعنی اخراجات کا تناسب بھی بہتر ہوا۔¹⁵⁷

دعووں کے تناسب جیسے ٹھوس اظہاریے اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ بیمہ فرموں کے لیے قیمتیں بڑی حد تک موافق رہیں۔ بلند مار جن نے نئے فریقوں کے لیے مارکیٹ میں داخل ہونے اور اس شعبے کی غیر استعمال شدہ صلاحیتوں کو تسخیر کرنے اور اس میں کارکردگی پیدا کرنے کے کافی امکانات کی بھی عکاسی کی۔

خالص مناسب مالیت کے خسارے کی وجہ سے خالص سرمایہ کاری آمدنی سال کے دوران 18.6 فیصد (23 ارب روپے) کم ہو کر 103 ارب روپے رہ گئی۔ 2021ء میں بینکاری شعبے کی جانب سے منافع منقسمہ کے اجراء کی وجہ سے منافع کی آمدنی میں 4 ارب روپے

Caprio Jr, G., & Demirgü-Kunt, A. (1998). The role of long-term finance:¹⁵⁹

theory and evidence. *The World Bank Research Observer*, 13(2), 171-189

Demirgüç-Kunt, A., & Maksimovic, V. (1998). Law, finance, and firm growth. *The journal of finance*, 53(6), 2107-2137

¹⁶⁰ خالص دعوے تا خالص پر بیمہ کا تناسب

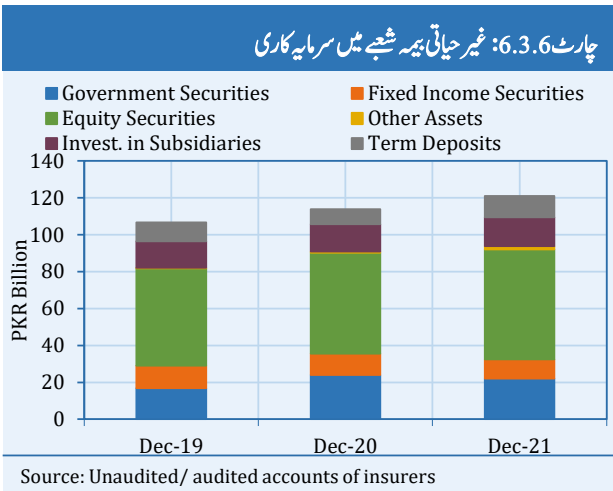
¹⁵⁶ حصولی لاگت پالیسیوں کے حصول اور درج کیے جانے میں ہونے والی لاگت ہے۔

¹⁵⁷ انتظامی اخراجات تا خالص پر بیمہ کا تناسب۔

¹⁵⁸ عالمی بینک کے بلاگز۔ کون سے مالی وساطتی ادارے طویل مدتی قرضے فراہم کرتے ہیں؟ (آخری بار 15 اپریل 2022ء کو دیکھا گیا)

غیر حیاتی بیمہ شعبے نے سرمایہ کاری، کیش اینڈ بینک اور نو بیمہ ریکوری میں اضافے کی وجہ سے 2021ء میں اپنی اساس سرمایہ 13 ارب روپے (2020ء میں 23 ارب روپے کے اضافے کی نسبت) بڑھا کر 24.6 ارب روپے کر دی۔¹⁶²

2021ء میں سرمایہ کاری 7 ارب روپے اضافے سے 121 ارب روپے تک پہنچ گئی کیونکہ غیر حیاتی بیمہ کمپنیوں نے ایکویٹی تمسکات اور میعاد ڈپازٹس میں اپنی سرمایہ کاری میں بالترتیب 5 ارب روپے اور 3 ارب روپے کا اضافہ کیا تھا۔ 2021ء میں کل سرمایہ کاری اور پراپرٹی جزدان کا 49.2 فیصد (2020ء میں 48.1 فیصد) حصہ ایکویٹی تمسکات پر مشتمل دیا۔ دریں اثنا، بیمہ کمپنیوں نے 3 ارب روپے مالیت کی سرکاری اور معین آمدن تمسکات میں اپنی سرمایہ کاری واپس لے لی۔ اس کی وجہ 2021ء کے بیشتر عرصے کے دوران کم شرح سود کا ماحول ہو سکتا ہے کیونکہ بیمہ کمپنیاں اپنی سرمایہ کاری کی آمدنی کو بڑھانے کے لیے زیادہ منافع متلاشی تھیں۔ تاہم، سال کے آخر میں پالیسی ریٹ میں اضافے نے سرکاری تمسکات میں دلچسپی کو بحال کیا ہے۔ (چارٹ 6.3.6)



اثاثہ تاسر سرمایہ کاری تناسب 49.3 فیصد (مالی سال 2020 میں 49.0 فیصد) نچلے درجے کی طرف دکھائی دیتا ہے کیونکہ عام طور پر آمدنی کو سہارا دینے کے لیے بیمہ کمپنیوں کے زیادہ تر اثاثے سرمایہ کاری جزدان کا متوقع حصہ ہوتے ہیں۔

حصص داروں کی ایکویٹی کے ذریعے غیر حیاتی بیمہ شعبے کی اساس سرمایہ کے بڑے حصے کی بدستور مالکاری کی جاتی رہی۔۔۔ 2021ء میں مکتوبہ آمدنی اور تمویں بالترتیب 6 ارب روپے اور 3 ارب روپے بڑھ کر بالترتیب 40 ارب روپے اور 87 ارب روپے ہو گئی۔ کووڈ وبائی مرض کے دوران غیر

¹⁶² سرمایہ کاروں، نقدی اور نقد کے مساوی اور نو بیمہ کاری بازیوں میں بالترتیب 7.2 ارب روپے، 2.4 ارب روپے اور 1.7 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔

جدول 6.3.1: حیاتی بیمہ شعبے کی اصابت

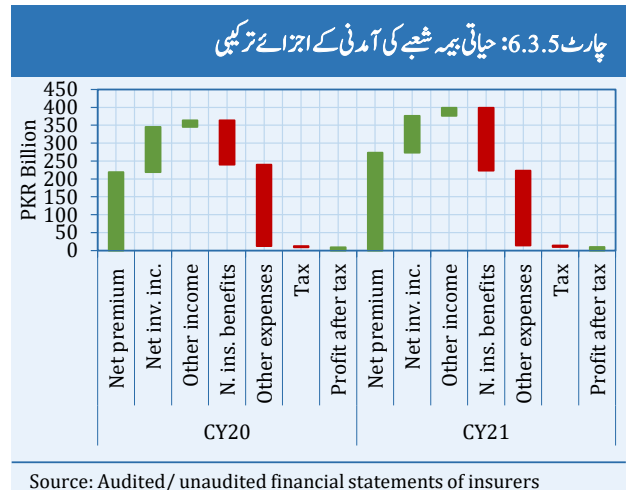
تفصیلات	دسمبر 18ء	دسمبر 19ء	دسمبر 20ء	دسمبر 21ء
دعوؤں کا تناسب	52.2	51.8	56.1	64.1
اخراجات کا تناسب	26.3	26.0	22.9	21.6
ایکویٹی اثاثے	2.0	1.9	2.1	2.2
سرمایہ کاری پر نفع	5.7	10.4	10.6	7.7
ایکویٹی پر نفع	41.1	31.7	40.9	36.6
اثاثوں پر نفع	0.7	0.6	0.8	0.8

ماخذ: بیمہ کار اداروں کے غیر آڈٹ شدہ/ آڈٹ شدہ اکاؤنٹس

غیر حیاتی بیمہ

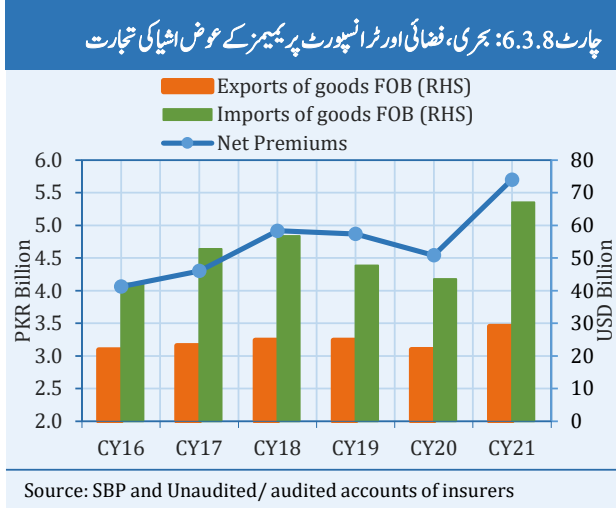
غیر حیاتی بیمہ اداروں نے اپنی اساس سرمایہ میں بیشتر اضافہ ایکویٹی تمسکات میں سرمایہ کاری کے توسط سے کیا۔۔۔

اثاثوں کے لحاظ سے نان حیاتی بیمہ کمپنیاں اور جزل تکافل کمپنیاں مجموعی بیمہ صنعت کا صرف 11.7 فیصد ہیں۔ تاہم اس شعبے میں داخلے کی راہ میں حائل مختلف رکاوٹوں کو مد نظر رکھتے ہوئے جیسے کم از کم ادا شدہ سرمائے کی ضروریات (حیاتی بیمہ کے لیے 70 کروڑ روپے اور نان حیاتی بیمہ کمپنیوں کے لیے 50 کروڑ روپے)¹⁶¹ میں فرق کے پیش نظر 10 فعال حیاتی بیمہ کمپنیوں (بشمول فیملی تکافل کمپنیوں) کے مقابلے میں تقریباً 30 فعال غیر حیاتی بیمہ (بشمول جزل تکافل کمپنیاں) ادارے موجود ہیں۔



¹⁶¹ ایس ای سی بی کی بیمہ کمپنیاں۔ پیٹنگلی تقاضے اور بیمہ کمپنیوں، تکافل آپریٹرز، انشورنس بروکرز، سروے رزاور تھریڈ پارٹی ایڈمنسٹریٹرز کے تشکیل، رجسٹریشن اور لائسنسنگ کے لیے گائیڈ لائن ملاحظہ کریں۔ (15 اپریل 2022ء کو دیکھا گیا)

2021ء میں ایشیا کی غیر ملکی تجارت میں اضافے کی وجہ سے بحری، فضائی اور نقل و حمل کے کاروبار کے لیے خالص پریمیوم میں اسی طرح کا اضافہ ہوا (چارٹ 6.3.8)۔



دوسری جانب گاڑیوں سے متعلق خالص پریمیوم میں، جو پریمیوم میں 40.0 فیصد مارکیٹ شیئر رکھنے والا سب سے بڑا شعبہ ہے۔ گاڑیوں سے متعلق خام پریمیوم میں 13.6 فیصد اضافے کے باوجود، 2021ء کے دوران 2.2 فیصد کی تھوڑی سی کمی آئی۔ بینکوں کی کار ماکاری (آٹو فنانسنگ) کے مطابق خام پریمیوم میں اضافہ ہوا ہے کیونکہ اسٹیٹ بینک کے محتاطیہ ضوابط کے مطابق قرض گارنٹیوں کو اس بات کو یقینی بنانا ہوتا ہے کہ گاڑیوں (آٹو فنانسنگ کے تحت) کا باقاعدہ بیمہ کیا جائے، اور سال کے دوران گاڑیوں کی فروخت میں اضافہ ہو۔¹⁶⁴ جیسا کہ پہلے نوٹ کیا گیا، 2021ء میں خام اور خالص پریمیوم میں فرق کا سبب وسیع تر نو بیمہ اخراجات تھے (چارٹ 6.3.9)۔

پچھلے سال کی نسبت خالص دعووں کے مستحکم رہنے کے ہمراہ پریمیوم میں قابل ذکر اضافے کی وجہ سے، مجموعی دعووں کا تناسب 2020ء میں 51.8 فیصد سے گھٹ کر 2021ء میں 48.8 فیصد رہ گیا (چارٹ 6.3.10)۔

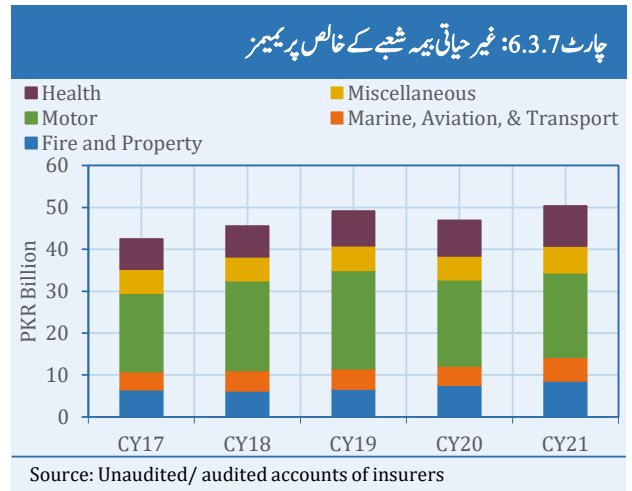
گاڑیوں سے متعلق خالص پریمیوم میں کمی کے ہمراہ، موٹر دعووں میں 1.9 فیصد کمی آئی۔ دوسری طرف، بحری، فضائی اور نقل و حمل کے دعووں میں ان سے وابستہ پریمیوم کے مطابق اضافہ ہوا۔

حیاتی شعبہ کے منافع 2020ء کے دوران صرف تھوڑی کمی آئی اور پھر 2021ء میں اس میں نمایاں اضافہ ہوا۔ مجموعی طور پر 2021ء میں ایکویٹی 8.4 فیصد اضافے کے ساتھ 106 ارب روپے تک پہنچ گئی، جس سے اس میں سرمایہ 43.0 فیصد تک پہنچ گئی۔

2021ء میں غیر مکتوبہ پریمیوم اور خالص پریمیوم کے تناسب کی شرح 43.4 فیصد سے گھٹ کر 42.2 فیصد رہ گئی۔ اگرچہ یہ 40 فیصد کے علامتی 'رہنما خطوط' سے قدرے بلند رہا تھا، تاہم، صورت حال پر باریک بینی سے نظر رکھنے کی ضرورت ہے تاکہ خطرات کی مناسب کوریج کو یقینی بنایا جاسکے۔¹⁶³

آتشزدگی اور جائیداد کے نقصانات کے زمرے نے خالص پریمیوم میں اضافے میں اپنا کردار ادا کیا۔۔۔

سال کے دوران خالص پریمیوم میں 2.8 فیصد کا معمولی اضافہ اور مجموعی اور خالص پریمیوم میں 4.5 فیصد کمی آنے کے بعد 2021ء میں یہ پریمیوم بالترتیب 10.2 فیصد (103 ارب روپے) اور 7.4 فیصد (50 ارب روپے تک) بڑھ گئے، جس کا سبب معاشی سرگرمیوں کی وسیع البنیاد بحالی ہے (چارٹ 6.3.7)۔



آتشزدگی اور املاک کو پہنچنے والے نقصان کے پریمیوم کے بعد گاڑیوں کے بیمہ پریمیوم مجموعی پریمیوم میں اضافے کے اہم محرک تھے۔ یہ خالص پریمیوم سے مختلف تھا، جہاں بحری، فضائی اور نقل و حمل کے پریمیوم کے بعد صحت سے متعلق پریمیوم نے سب سے زیادہ مطلق اضافے کی نشاندہی کی۔ مجموعی اور خالص پریمیوم کی ترقی کے محرکات میں فرق مختلف کاروباری زمروں کے لیے غیر مکتوبہ پریمیوم کی فراہمی اور نو بیمہ اخراجات کے آغاز اور اختتامی بیننس میں فرق کی وجہ سے تھا۔

¹⁶³ 40 فیصد کے علامتی رہنما خطوط اس مفروضے پر ہیں کہ 20 فیصد پریمیوم اخراجات کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اور بقیہ 80 فیصد سال بھر خطرے کا انتظام کرتا ہے۔ چونکہ مفروضاتی پالیسیاں اوسطاً نصف مدت کا تعین ہی کر پاتی ہیں،

لہذا، خام پریمیوم کا تناسب 40 فیصد تک چلا جاتا ہے۔
¹⁶⁴ اسٹیٹ بینک کے محتاطیہ ضوابط برائے صارفی ماکاری ملاحظہ کریں۔

چنانچہ، غیر حیاتی شعبے کا بعد از ٹیکس منافع 36.2 فیصد اضافے کے ساتھ 13 ارب روپے (2020ء میں 10 ارب روپے) رہا۔

مزید برآں، مالی کارکردگی اور استحکام کے اظہار یے بھی بہتر ہوئے کیونکہ 2021ء میں اثاثوں پر منافع (آر او اے) 5.9 فیصد سے بڑھ کر 7.7 فیصد ہو گیا جبکہ 2021ء میں مشترکہ تناسب 165 92.3 فیصد سے کم ہو کر 88.1 فیصد رہ گیا (جدول 6.3.2)۔

عمومی تکافل

عمومی تکافل کے ذمے میں تکافل کے لیے مخصوص آپریٹرز کے خطرات کے نتائج میں بہتری آئی۔۔۔
عمومی تکافل زمرہ 166 تکافل کے لیے مخصوص تین اداروں اور تقریباً وینڈو تکافل کے 20 آپریٹرز (ڈیلیوٹی اوز) پر مشتمل ہے۔

انفرادی بنیادوں پر دو مکمل فعال جنرل تکافل آپریٹرز نے 2021ء کے اختتام پر اپنی اساس سرمایہ 2.1 ارب روپے بڑھ کر 5.7 ارب روپے کر دی (56.8 فیصد اضافہ)۔ ایسا لگتا تھا کہ ڈی ٹی اوز معاشرے میں عقیدے کے حوالے سے حساس طبقوں کی قبولیت اور مدد سے فائدہ اٹھا رہے تھے (جدول 6.3.3)۔

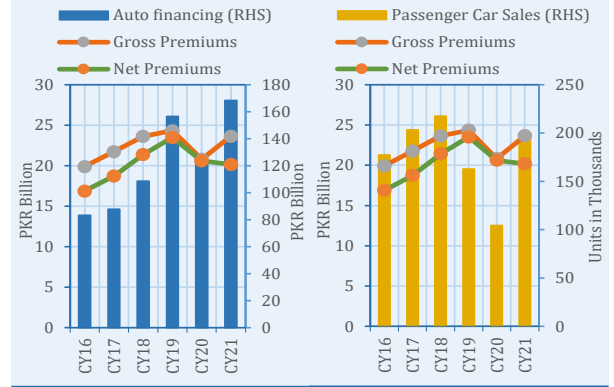
اس کے باوجود 2021ء میں تکافل کے لیے مخصوص اداروں کا مجموعی غیر حیاتی اور جنرل تکافل شعبے کے اثاثوں میں حصہ صرف 2.3 فیصد ہے (جو 2020ء میں 1.5 فیصد تھا)۔

تکافل کے لیے مخصوص اداروں کے سرمایہ کاری جزدان میں بنیادی طور پر ایکویٹی تسمکات (بشمول میوچل فنڈز)، معین آمدنی تسمکات (سکوک) اور ٹرم ڈپازٹس شامل تھے۔ روایتی نان حیاتی شعبہ کی طرح سال کے دوران طویل عرصے تک کم شرح سود کے ماحول کی وجہ سے تکافل کے لیے مخصوص اداروں نے ایکویٹی تسمکات کی طرف رخ کیا جس سے سرمایہ کاری جزدان میں ان کا حصہ 20.7 فیصد سے بڑھ کر 31.4 فیصد ہو گیا۔ قرضہ جاتی تسمکات اور میعاد ڈپازٹس کا حصہ بالترتیب 27.8 فیصد اور 40.8 فیصد رہا۔

تکافل کے لیے مخصوص اداروں کے لیے خالص شراکت اور خالص دعوے 0.4 ارب روپے اور 0.3 ارب روپے بڑھ کر بالترتیب 1.6 ارب روپے اور 1.2 ارب روپے ہو گئے۔

166 یہ سیکشن صرف دو مکمل جنرل تکافل کمپنیوں / وقف تکافل آپریٹرز کا احاطہ کرتا ہے کیونکہ ایک وقف جنرل تکافل کمپنی کا نیا کاروبار بند کر دیا گیا ہے۔ غیر حیاتی بیمہ کمپنیوں کے وینڈو تکافل آپریٹرز (ڈیلیوٹی اوز) کی کارکردگی پر غیر حیاتی سیکشن کے تحت مربوط بنیادوں پر تبادلہ خیال کیا گیا ہے۔

چارج 6.3.9: کاروں کی فروخت، گاڑیوں کے قرضے اور بیمہ



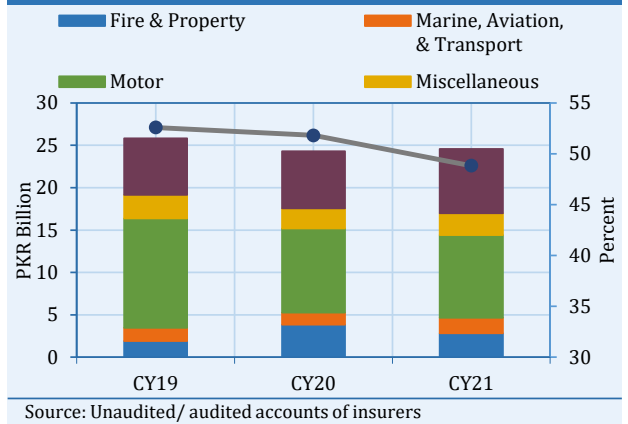
Source: SBP and Unaudited/ audited accounts of insurers

تاہم 2021ء میں آتشزدگی اور املاک کے حوالے سے دعووں میں نمایاں کمی آئی ہے، کیونکہ 2020ء میں ملک کے جنوبی حصوں خاص طور پر کراچی میں موسلا دھار بارشوں کی وجہ سے شہر میں سیلابی کیفیت پیدا ہو گئی تھی، جس سے علاقے کے بنیادی ڈھانچے کو کافی نقصان پہنچا تھا۔

نتیجتاً، سال کے دوران غیر حیاتی شعبے کی نفع آوری میں بڑی حد تک اضافہ ہوا۔۔۔

مستحکم خالص دعووں کی نسبت خالص پریمیوم میں اضافے سے غیر حیاتی شعبے کے خطرے کے نتائج میں اضافہ ہوا، جو 2021ء میں 61.9 فیصد اضافے سے بڑھ کر 6 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ اگرچہ انتظامی اخراجات میں صرف تھوڑا سا اضافہ ہوا ہے، تاہم، سرمایہ کاری جزدان کی بحالی اور منافع منقسمہ کی آمدنی میں اضافے کے نتیجے میں 2021ء میں سرمایہ کاری کی آمدنی 23.7 فیصد بڑھ کر 10 ارب روپے تک پہنچ گئی۔

چارج 6.3.10: خالص دعوے اور دعوؤں کا تناسب



Source: Unaudited/ audited accounts of insurers

165 خالص دعوے اور اخراجات تا خالص پریمیوم کا تناسب

فیملی تکافل

تکافل کے زمرے میں وکالہ فیس نے تکافل کے لیے مخصوص اداروں کی نفع آوری برقرار رکھنے میں مدد دی۔۔۔

فیملی تکافل زمرہ دو تکافل کے لیے مخصوص اداروں اور سات وینڈو تکافل آپریٹرز پر مشتمل ہے۔¹⁶⁷

فیملی تکافل کے ان تکافل کے لیے مخصوص اداروں نے 2021ء میں اپنے اساس سرمایہ میں 6.7 فیصد اضافے کے ساتھ 39.4 ارب روپے کا اضافہ کیا۔

2020ء میں معمولی کمی کے بعد تکافل کے لیے مخصوص اداروں نے 22.8 فیصد اضافے کے ساتھ 2021ء میں 12.0 ارب روپے کا مجموعی حصہ حاصل کیا۔ اگرچہ تمام اجزاء نے صحت مند نمو درج کی، لیکن پہلے سال کی شراکت میں 20.2 فیصد کا اضافہ اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ تکافل کے لیے مخصوص اداروں نے نمایاں نئے کاروبار کو راغب کیا جبکہ اگلے سال میں بالترتیب 9.2 فیصد اور 32.8 فیصد کی ترقی اور گروپ شراکت نے ان کے آپریٹرز کی پائیداری کی نشاندہی کی۔

تاہم، خالص شراکت کے مقابلے میں خالص دعووں میں زیادہ اضافہ (16.4 فیصد کے مقابلے میں 30.0 فیصد) تکافل کے لیے مخصوص اداروں کے لیے قدرے کم خطرے کے نتائج کی نشاندہی کرتا ہے۔

نتیجتاً، 2021ء میں پی ٹی ایف کے لیے زرفاضل (قبل از ٹیکس) 0.3 ارب روپے سے کم ہو کر 0.1 ارب روپے رہ گیا۔ تاہم 2021ء میں ایس ایچ ایف کا منافع (قبل از ٹیکس) کسی حد تک 0.3 ارب روپے پر مستحکم رہا کیونکہ حصول کے اخراجات میں خاطر خواہ اضافہ وکالہ فیس میں اسی طرح کے اضافے سے مطابقت رکھتا ہے۔

سپردگی اور عرصیت کے دعووں میں اضافے کی وجہ سے فیملی تکافل کے لیے مخصوص اداروں کے دعووں کا تناسب بڑھ گیا۔ منافع کے اظہار یوں میں کمی کے باوجود، وہ اطمینان بخش سطح پر رہے۔ (جدول 6.3.4)

جدول 6.3.2: غیر حیاتی بیمہ شعبے کی اصابت

تفصیلات	دسمبر 17	دسمبر 18	دسمبر 19	دسمبر 20	دسمبر 21*
سرماہ تا اثاثے	12.6	12.6	11.8	10.9	10.5
دعوؤں کے تناسب	51.4	52.0	52.6	51.8	48.8
مشترکہ تناسب	89.1	88.6	91.0	92.3	88.1
پر بیمہ مجتمع	55.1	54.4	54.0	50.1	48.9
اثاثوں پر نفع	6.7	6.5	6.6	5.9	7.7

ماخذ: بیمہ کار اداروں کے غیر آڈٹ شدہ / آڈٹ شدہ اکاؤنٹس

* اعداد و شمار کے تخمینے

نتیجتاً 2021ء میں شراکاء تکافل فنڈ (پی ٹی ایف) کا زرفاضل 82.4 ملین روپے سے بڑھ کر 93.6 ملین روپے ہو گیا۔ مزید برآں، حصص داروں کے فنڈ (ایس ایچ ایف) کا منافع 2021ء میں 35.4 ملین روپے سے بڑھ کر 159.8 ملین روپے تک پہنچ گیا، کیونکہ وکالہ فیس میں اضافہ ہوا۔

جدول 6.3.3: وقف جزل تکافل آپریٹرز کی تفصیلات

تفصیلات	دسمبر 18ء	دسمبر 19ء	دسمبر 20ء	دسمبر 21ء	نمو
ایکویٹی	899	911	819	1,248	52.4
سرمایہ کاری	810	951	1,203	1,355	12.7
کل اثاثے	2,290	2,834	3,615	5,669	56.8
مجموعی پر بیمہ	1,054	1,733	2,208	3,252	47.3
خالص پر بیمہ	338	834	1,172	1,584	35.1
خالص دعوے	309	568	872	1,177	35.0
بیمہ کار اداروں کے جائزے کے نتائج	7	-7	39	65	69.1
قبل از ٹیکس زرفاضل	16	38	82	94	13.6

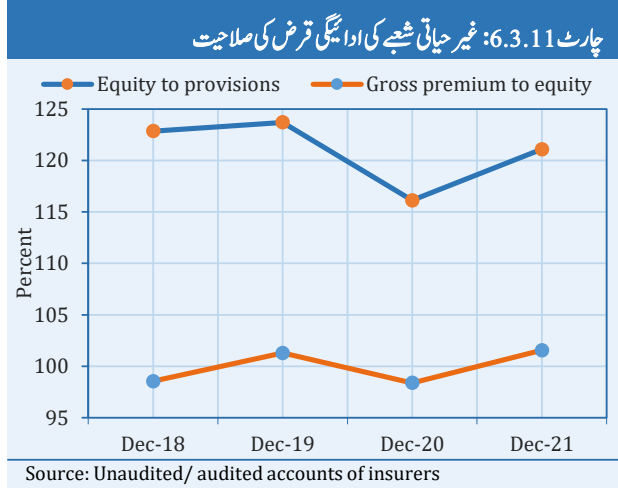
فیصد

دعوؤں کے تناسب	91.6	68.1	74.4	74.3
----------------	------	------	------	------

ماخذ: جزل وقف تکافل آپریٹرز کے غیر آڈٹ شدہ / آڈٹ شدہ اکاؤنٹس

¹⁶⁷ اس سیکشن میں صرف دو فعال جزل تکافل کمپنیوں / وقف تکافل آپریٹرز کا احاطہ کیا گیا ہے، کیونکہ ایک وقف جزل تکافل کمپنی کا نیا کاروبار بند کر دیا گیا ہے۔ غیر حیاتی بیمہ کمپنیوں کے وینڈو تکافل آپریٹرز (ڈبلیو آئی او) کی کارکردگی پر غیر حیاتی سیکشن کے تحت مربوط بنیادوں پر بحث کی گئی ہے۔

بہتری آئی۔ ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہار کے مجموعی طور پر اطمینان بخش سطح پر رہے، کیونکہ 2020ء کے آغاز میں کووڈ وبائی مرض معمولی کمی کے ساتھ مجموعی پر بیمہ ایکویٹی کی نسبت تقریباً ایک گنا تھا (چارٹ 6.3.11)۔



تیس فعال غیر حیاتی بیمہ کمپنیوں میں سے صرف دو بیمہ کمپنیاں 2020ء (2019ء میں دو بیمہ کمپنیاں) میں ادائیگی قرض کی صلاحیت کے تناسب کے نشانیے پر پورا نہیں اتر رہی تھیں، جن میں سے ایک فرم بعد میں مالی طور پر مستحکم ہو گئی۔ دوسری کمزور فرم کامنڈی میں حصہ نسبتاً کم ہے اور فرم کے اعانت کار بھی مارجن کے تقاضے کو پورا کرنے کے لیے ایکویٹی کا ادخال کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

پاکستان میں کام کرنے والی بیمہ کمپنیوں کے پاس عام طور پر اردو ایتی کاروباری ماڈل ہوتے ہیں۔ جن میں نقصان برداشت کرنے کی خاطر خواہ صلاحیت، موافق نرخ اور کم لیوراج استعمال ہوتا ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے پاس مناسب مالی حیثیت ہے اور ان سے نظامی خطرے کا ذریعہ بننے کا امکان کم ہے۔

یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ بیمہ کاروبار کی منفرد نوعیت کے باعث - یعنی معکوس پیداواری چکر¹⁶⁸، طویل مدتی سرمایہ کاری کے منظر نامہ (خاص طور پر حیاتی بیمہ کمپنیوں کے لیے)، از خود انضباطی نظام اور بفرز (مثال کے طور پر قبل از وقت رقم نکالنے پر جرمانے)، باہمی ربط اور مالی نظام میں متعدد اثرات پیدا کرنے کی پست صلاحیت، - عموماً بیمہ کار ادارے نظامی خطرے میں بڑا کردار ادا نہیں کرتے۔

تاہم، چونکہ پاکستان میں کام کرنے والی چند بیمہ کمپنیاں مارکیٹ پر حاوی ہیں اور معیشت کے لیے ان کی منظم اہمیت ہے، لہذا ان اداروں کی بہتر نگرانی اور ریگولیشن اہم ہے۔

بیمہ صنعت میں ایک غیر حیاتی نو بیمہ ادارہ ہے، جو نئی شعبے کے غیر حیاتی بیمہ کاروبار کی نو بیمہ کاری کرنے کے علاوہ، یہ وہ واحد غیر حیاتی باز بیمہ کمپنی ہے جو غیر حیاتی بیمہ کار سرکاری ادارے کے کاروبار کے خطرے کا بھی تجزیہ کرتی ہے۔ یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ اپنے خطرے کو پورا کرنے کے لیے، اس نو بیمہ کار ادارے نے دنیا کے بڑے بیمہ کاری اداروں جیسے بینووری، پارٹنری اور لائیڈز سنڈیکیٹ سے اپنے لیے نو بیمہ کاری کا بندوبست کیا ہوا ہے۔ یہ کمپنی 2021ء میں اپنی کارکردگی میں نمایاں بہتری لائی۔ سرکاری شعبے کے کاروباری ادارے سے اس کی خام آمدنی 10.3 ارب روپے سے بڑھ کر 13.5 ارب روپے ہو گئی جبکہ مجموعی طور پر خام پر بیمہ 4.1 ارب روپے اضافے سے 21.0 ارب روپے جبکہ خالص دعوے 0.1 ارب روپے کم ہو کر 3.8 ارب روپے رہ گئے، جس کے نتیجے میں 2021ء میں 1.7 ارب روپے (مالی سال 20 میں 0.8 ارب روپے) کا منافع ہوا۔ اسی طرح نو بیمہ کمپنی کا منافع 2020ء میں 2.0 ارب روپے سے بڑھ کر 2021ء میں 3.6 ارب روپے تک پہنچ گیا۔

جدول 6.3.4: وقف فیملی کفائل آپریٹرز کی اصابت

تفصیلات	دسمبر 18ء	دسمبر 19ء	دسمبر 20ء	دسمبر 21ء
فیصد				
اثاثوں پر نفع	0.7	0.5	0.9	0.7
ایکوٹیٹی پر نفع	10.5	7.6	16.2	13.8
دعووں کا تناسب	43.6	50.2	55.6	62.1
اخراجات کا تناسب	26.9	30.6	31.6	31.3
حصہ	95.4	95.1	94.9	89.9

ماخذ: وقف فیملی کفائل آپریٹرز کے غیر آڈٹ شدہ / آڈٹ شدہ اکاؤنٹس

مجموعی طور پر ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہار کے اطمینان بخش سطح پر رہے۔۔۔

زیادہ تر بیمہ کمپنیوں کی جانب سے موافق قیمتوں (جس کا اندازہ دعووں اور اخراجات کے تناسب سے لگایا جاسکتا ہے) اور قدامت پسندانہ اختصاص پر مبنی سرمایہ کاری کے فیصلوں (حیاتی زمرے کے لیے سرکاری تمسکات میں بیشتر سرمایہ کاری اور غیر حیاتی زمرے کے لیے پبلو چپ ایکویٹی تمسکات) نے صنعت کے مالی استحکام میں حصہ ڈالا۔

تازہ ترین دستیاب اعداد و شمار کے مطابق، مجموعی طور پر حیاتی بیمہ شعبے میں 2020ء (جو ضوابطی تقاضا ہے) کے دوران ادائیگی قرض کی صلاحیت کا تناسب تقریباً ایک تھا۔

2021ء کے دوران غیر حیاتی بیمہ شعبے کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کی صورت حال میں

¹⁶⁸ معکوس پیداواری چکر اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ پالیسی کے حاملین بینگی پر بیمہ ادا کرتے ہیں اور بیمہ شدہ کو

ملک کی جغرافیائی سیاسی صورت حال اور مالی رکاوٹوں کو مد نظر رکھتے ہوئے قومی صحت بیمہ پروگرام کی پائیداری، جس کے مالی خطرات کی تخمینہ کاری ایک معروف بیمہ کمپنی نے کی ہے، حیاتی بیمہ شعبے کے گروپ پر بیمہ کی نمو کے حوالے سے ایک فیصلہ کن محرک ثابت ہوگی۔

آگے چل کر، حیاتی بیمہ کے پریمیم میں اضافہ قومی صحت بیمہ پروگرام کی پائیداری پر جزواً منحصر ہے جبکہ غیر حیاتی بیمہ کمپنیوں کی کارکردگی کے لیے مالی حالات اہم ہوں گے۔۔۔

مزید برآں، پاکستان کے مالی حالات خاص طور پر معاشی سرگرمیوں کی سطح اور مستقبل کا تجارتی منظر نامہ اور کاروں کی فروخت اور گاڑیوں کی مالکاری میں اضافہ، بحری، فضائی، نقل و حمل اور موٹر پر بیمہ کی نمو کے لیے بدستور اہم رہے گا۔

بیمے کے شعبے کی ترقی اور کارکردگی کا انحصار بدستور ابھرتے ہوئے معاشی حالات، اجناس کی عالمی قیمتوں کی حرکیات اور ملک میں جغرافیائی تزویراتی اور سیاسی صورت حال کے تناظر میں کے تناظر میں کاروباری سرگرمیوں کی سطح پر رہے گا۔

سیکشن ج: دیگر شعبوں کی کارکردگی اور خطرے کا تجزیہ

عالمی اور ملکی معیشت میں بحالی کے ساتھ غیر مالی کارپوریٹ شعبے کی مجموعی کارکردگی اور پوزیشن 2021ء میں بہتر ہوئی۔ اولین 100 فہرستی فرموں کے نمونے پر نظر ڈالی جائے تو ان کے منافع، سیالیت اور کاروباری آمدنی (ٹرن اوور) جیسے اظہاریوں میں بہتری دیکھی گئی جبکہ پست شرح سود، جاری سرمائے کی بڑھتی ہوئی طلب اور معینہ سرمایہ کاری قرضوں کی وجہ سے قرضوں میں اضافہ دیکھا گیا۔ تفصیلی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ آٹوموبائل، ٹیکسٹائل اور پیٹرولیم کے شعبوں کی فروخت میں نمایاں اضافہ ہوا۔ ان فرموں کے حصص اور حصص کی قدر کے بارے میں سرمایہ کاروں کے احساسات بھی معاشی بحالی کے ساتھ مضبوط ہوئے۔ تاہم کئی معاشی عدم توازن میں اضافے اور اس کے نتیجے میں استحکام کے اقدامات کی وجہ سے یہ مثبت احساس سال کے آخر تک متزلزل ہو گیا۔ جاری سیاسی و جغرافیائی اور کئی معاشی حالات کی حرکیات مستقبل میں کارپوریٹ شعبے کی کارکردگی میں فیصلہ کن ہوں گی۔ اس کے باوجود کارپوریٹ شعبے میں ادائیگی قرض کی اپنی صلاحیت اور عملی کارکردگی برقرار رکھنے کی کافی لچک ہے اور یہ مالی اداروں اور بینکوں کے حوالے سے اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے پورا کرنا جاری رکھے گا۔

استحکام کے لیے ان کارپوریٹ فرموں اور منسلک شعبوں کی کارکردگی اور حیثیت انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔

فہرستی فرمیں زیادہ باضابطہ اور منظم کارپوریٹ نظم و نسق اور کنٹرول کا داخلی فریم ورک رکھتی ہیں اور بیرونی متعلقہ فریقوں کے ساتھ اپنے مالی معاملات سے وہ عوام کو آگاہ بھی کرتی ہیں۔ چنانچہ کارپوریٹ شعبے کے مالی استحکام اور کارکردگی کے اس تجزیے میں مختلف اقتصادی شعبوں سے منتخب کی گئی اولین 100 فہرستی اور غیر مالی فرموں کے مالی گوشواروں اور مارکیٹ پر مبنی اظہاریوں سے مدد لی گئی ہے۔¹⁶⁹ ان اداروں کے مجموعی اثاثہ جات تمام فہرستی کمپنیوں کے اثاثوں کا تقریباً 70 فیصد ہیں۔ اس طرح ان فرموں کے تجزیے سے حاصل ہونے والی معلومات سے مجموعی طور پر کارپوریٹ شعبے کی حیثیت اور کارکردگی کا منصفانہ جائزہ ملے گا۔

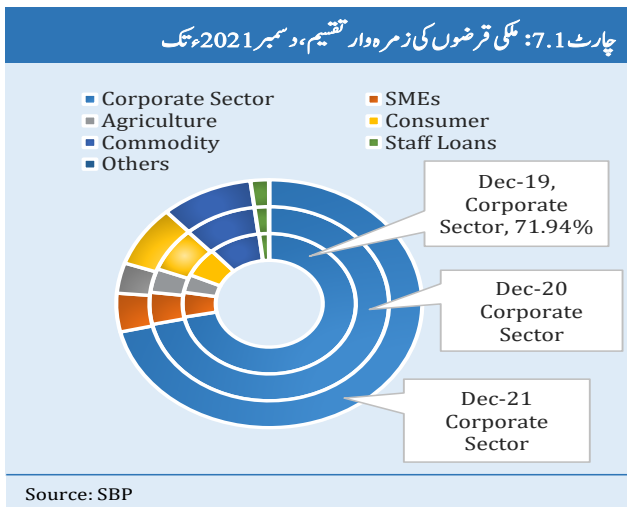
وبا کے بار بار دباؤ کے باوجود، کارپوریٹ شعبے کی مجموعی کارکردگی 2021ء میں مثبت رہی، وبا سے نمٹنے کی حکومت اور اسٹیٹ بینک کی کوششیں مؤثر رہیں۔۔۔

وباسے منسلک پابندیاں 2021ء میں نرم کی گئیں، عالمی معیشتیں اور کاروباری ادارے وبا کی روک تھام کے انتظامات کے بعد اور پاکستان سمیت بیشتر ممالک میں بڑے پیمانے پر ویکسین کے اجراء کی بنا پر معمول کی طرف منتقل ہونا شروع ہوئے۔ پاکستان نے خاص طور پر انسانی زندگی، معاشی سرگرمی اور مالی نظام پر کووڈ 19 کے اثرات سے نمٹنے اور کنٹرول میں اچھی کارکردگی دکھائی۔ اس سلسلے میں اسٹیٹ بینک نے بھی متعدد معاون اقدامات متعارف کرائے جن سے وبائی مرض کی روک تھام میں مدد ملی (دیکھیے باکس 3.3)۔

اگرچہ سال کے دوران کووڈ وائرس کی نئی اقسام اور چند لہریں آتی رہیں، تاہم معاشی بحالی کا سلسلہ جاری رہا۔ ایشیا سازی کے تمام بڑے شعبوں میں مثلاً ٹیکسٹائل، غذائی مصنوعات، دوا سازی، کیمیکلز، سینٹ اور ربڑ کی مصنوعات میں زبردست سرگرمی دیکھنے میں آئی۔ بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں نمو کووڈ سے پہلے کی سطح سے بھی تجاوز کر گئی، پیداواری فرق بھی کم ہوا اور کاروباری اعتماد کا اشاریہ اپنی بنیادی سطح (بیس لائن) سے اوپر رہا۔

غیر مالی کارپوریٹ شعبے اور بینکوں کے درمیان مضبوط تعلقات برقرار ہیں۔۔۔

ملک کے غیر مالی کارپوریٹ شعبے کو سب سے زیادہ مالیات فراہم کرنے والا بینکاری شعبہ ہے کیونکہ ملک میں بازار سرمایہ (capital market) کی گہرائی اور رسائی محدود ہے۔ کارپوریٹ شعبے نے 2021ء کے اختتام پر بینکوں کے ملکی قرضوں کے جزدان کا 71.3 فیصد (7.25 ٹریلین روپے) استعمال کیا (چارٹ 7.1)۔ چنانچہ بینکوں کے مالی



169 تمام اقتصادی شعبوں کا احاطہ کرنے والی 100 نمایاں فہرستی غیر مالی فرموں کو منتخب کیا گیا۔ ان کا انتخاب مجموعی طور پر 376 فہرستی غیر مالی کارپوریٹ اداروں میں سے کیا گیا۔

کارپوریٹ فرموں کی آمدنی اور فروخت میں اضافہ ہوا اگرچہ کچھ منفی خطرات بھی منڈلانے ---

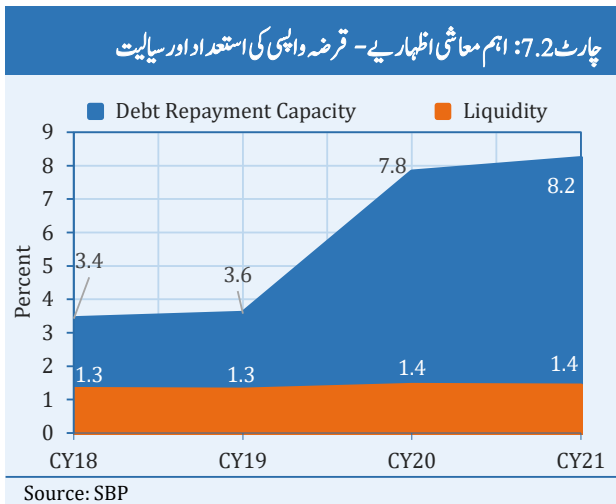
سال بسال 45.7 فیصد اضافہ۔ 2021ء میں ملکی فروخت اور برآمدات دونوں میں زبردست اضافہ دیکھا گیا۔ مارکیٹ پر مبنی شرح مبادلہ کا نظام کام کر رہا تھا، نیز حکومتی اقدامات نے بھی برآمدات کو فروغ دیا اور پیداوار نے بحالی میں مدد کی۔

اثاثوں کا موثر استعمال بڑھنے اور لیوراجیہ میں اضافے کی وجہ سے منافع میں بہتری آئی ---

منتخب بڑی کمپنیوں کا ایکویٹی پر منافع 2020ء میں 16.0 فیصد تھا جو بڑھ کر 2021ء میں 20.6 فیصد ہو گیا (جدول 7.2)۔ ڈیپونٹ کا توسیعی تجزیہ بتاتا ہے کہ اثاثوں کے موثر استعمال کے ساتھ ساتھ لیوراجیہ میں اضافے نے ایکویٹی پر منافع بڑھایا۔ لیوراجیہ بڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ فرموں نے اپنے قرضوں میں اضافہ کیا اور کاروبار میں توسیع کے مطابق اپنے دیگر واجبات میں اضافہ کیا۔ دوسری جانب محصولات کے لحاظ سے سودی اخراجات میں معمولی کمی واقع ہوئی کیونکہ قرض گیری میں نمایاں اضافے کے باوجود پست شرح سود جو سال کے بیشتر حصے میں برقرار رہی اس سے فرموں کو فائدہ ہوا۔

قرض ادائیگی کی صلاحیت میں نمایاں بہتری آئی اور وہ اطمینان بخش رہی ---

مالکاری اخراجات میں معمولی اضافے کے باوجود کارپوریٹ شعبے کی قرضوں کی ادائیگی کی صلاحیت پورے سال بہتر ہوئی اور اطمینان بخش میں رہی۔ اس بہتری کی بنیادی وجہ آمدنی کا قبل از سود اور ٹیکس (ای بی آئی ٹی) بلند رہنا تھا۔ کارپوریٹ اداروں کے مالی اخراجات میں اضافے کے مقابلے میں ای بی آئی ٹی میں نمو زیادہ تیز رفتار تھی۔ سود کی کوریج کا تناسب جو 2020ء کی چوتھی سہ ماہی میں 7.8 تھا، 2021ء کی چوتھی سہ ماہی میں بڑھ کر 8.2 ہو گیا (چارٹ 7.2)۔¹⁷²



¹⁷² قرضوں کی ادائیگی کی صلاحیت جاننے کے لیے سود کی کوریج کا تناسب استعمال کیا جاتا ہے، اور سیالیت جاننے کے لیے موجودہ تناسب استعمال کیا جاتا ہے۔

مالی گوشواروں سے 2021ء میں فروخت اور بعد از ٹیکس منافع میں اضافہ ظاہر ہوا۔ کئی معاشی محاذ پر ہونے والی بحالی سے کارپوریٹ سیلز کا حجم بڑھا جس سے آخر کار دوران سال نمو حاصل ہوئی۔ اس کے علاوہ آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی اور مالی سال 22ء کے لیے ترقی دوست وفاقی بجٹ (بشمول زر اعانت اور ریگولیٹری ڈیولپمنٹ میں نرمی) کا اعلان کیا گیا¹⁷⁰۔ تاہم، اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافہ، بڑھتی ہوئی مہنگائی، تجارتی عدم توازن اور اس کے نتیجے میں استحکام کے اقدامات بشمول سال کے آخر میں زری سختی کی بنا پر کارپوریٹ شعبے کے لیے 2021ء کا قدرے منفی تاثر پر اختتام ہوا۔

کارپوریٹ فرموں کے اثاثے تیزی سے بڑھے، 2021ء میں ان کے قرضوں میں اضافہ ہوا تاہم ایکویٹی میں تیز رفتار اضافے کے سبب مجموعی طور پر لیوراجیہ میں قدرے کمی آئی ---

منتخب فرموں کے اثاثوں میں اضافہ تیزی سے ہوا: 2020ء میں 5.7 فیصد کے مقابلے میں 2021ء میں 18.4 فیصد اضافہ (جدول 7.1)۔¹⁷¹ بنیادی طور پر، موجودہ اثاثوں کی وجہ سے تیزی آئی، کیونکہ کمپنیوں کو بڑھتی ہوئی معاشی سرگرمی اور لاک ڈاؤن کے خاتمے کے پیش نظر زیادہ مقدار میں جاری سرمایہ درکار تھا۔ مجموعی طلب بڑھنے اور اجناس کی زائد قیمتوں کی وجہ سے انویٹری کی سطح میں نمایاں اضافہ ہوا، جس کی وجہ سے سال کے مجموعی اثاثے بڑھ گئے۔

طویل مدتی قرضے 2021ء کے دوران بڑھے جس کی وجہ شرح سود میں کمی اور اسٹیٹ بینک کی رعایتی نو مالکاری اسکیموں مثلاً ای آر ایف کے تحت لیے گئے فنڈز ہیں جن کا مقصد طویل مدتی سرمایہ کاری کی معاونت تھا۔ قلیل مدتی قرضے بڑھنے کی وجہ یہ تھی کہ کاروباری سرگرمیوں اور معاشی نمو میں تیزی کے دور میں انویٹریز کی طلب زیادہ، خام مال کی لاگت میں اضافہ اور جاری سرمائے کی ضروریات بڑھ گئیں۔ اس رجحان کی عکاسی سال کے دوران بینکوں کے ملکی قرضوں میں نمایاں اضافے سے بھی ہوتی جو معینہ سرمایہ کاری اور جاری سرمائے کے قرضوں کے طور پر کارپوریٹ شعبے کو دیے گئے (باب 3)۔

کارپوریٹ اداروں کی آمدنی میں 2021ء میں تیز رفتار اضافہ ہوا ---

کارپوریٹ ادارے معاشی سرگرمیوں کی بحالی اور فروخت میں تیزی کے ذریعہ منافع بہتر بنانے میں کامیاب رہے۔ ویکسین لگانے کی موثر مہم کے بعد معاشی بحالی نے 2021ء کے دوران کارپوریٹ اداروں کی فروخت کی کارکردگی پر مثبت اثر ڈالا (سال کے اختتام تک

¹⁷⁰ فنانس ڈویژن کا وفاقی بجٹ 2021-22ء: بجٹ کا خلاصہ۔ 15 مئی 2022ء کو دیکھا گیا۔

¹⁷¹ آمدنی اور اخراجات کے تخمینے / سال کے اختتام کے ڈیٹا کی مدد سے منافع کے اظہاریے معلوم کیے جاسکے مثلاً ایکویٹی پر منافع وغیرہ۔

شرح نمو سال بسال	2021ء	2021ء	2021ء	2020ء	2020ء	2019ء	2019ء	2019ء
ارب پاکستانی روپے								
بیلنس شیٹ								
غیر جاری اثاثہ جات	4,132	4,023	3,753	3,757	3,710	3,555	3,522	3,344
جاری اثاثہ جات	10.0 فیصد	5,123	4,854	4,284	4,057	4,039	4,042	3,867
مجموعی اثاثہ جات	26.3 فیصد	9,255	8,878	8,036	7,814	7,749	7,597	7,389
حصص یافتگان کی ایکویٹی	18.4 فیصد	4,150	4,050	3,748	3,647	3,496	3,323	3,304
غیر جاری واجبات	13.8 فیصد	1,449	1,392	1,280	1,314	1,225	1,097	1,057
جاری واجبات	10.3 فیصد	3,656	3,436	3,009	2,853	3,028	3,177	3,029
مجموعی ایکویٹی اور واجبات	28.2 فیصد	9,255	8,878	8,036	7,814	7,749	7,597	7,389
آمدنی کا گوشوارہ								
فروخت	45.7 فیصد	2,300	2,153	1,665	1,579	1,536	1,364	1,566
فروخت کی لاگت	45.1 فیصد	1,859	1,766	1,320	1,282	1,252	1,142	1,308
مجموعی منافع / (نقصان)	48.4 فیصد	441	387	345	297	284	222	259
عمومی، انتظامی اور دیگر اخراجات	32.9 فیصد	155	137	120	116	102	101	122
دیگر آمدنی / (نقصان)	-11.8 فیصد	46	70	42	52	40	43	44
ای بی آئی ٹی	42.6 فیصد	332	319	268	233	222	164	181
مالی اخراجات	35.6 فیصد	41	35	33	30	32	57	51
نفع / (نقصان) قبل از ٹیکس	43.6 فیصد	292	285	235	203	190	107	131
ٹیکس اخراجات	36.2 فیصد	78	78	63	57	47	38	50
نفع / (نقصان) بعد از ٹیکس	46.5 فیصد	214	207	172	146	142	69	81
مالی تناسبات								
منافع کا مجموعی مارجن (فیصد)	19.2	18.0	20.7	18.8	18.5	16.3	16.5	16.6
منافع کا خالص مارجن (فیصد)	9.3	9.6	10.3	9.3	9.3	5.1	5.1	6.5
ایکویٹی پر منافع (فیصد)	20.6	20.4	18.4	16.0	16.3	8.3	9.8	12.3
اثاثوں پر منافع (فیصد)	9.3	9.3	8.6	7.5	7.4	3.6	4.4	5.6
رواں شرح (کاٹی)	1.4	1.4	1.4	1.4	1.3	1.3	1.3	1.3
اثاثوں کا ٹرن اوور (فیصد)	99.4	97.0	82.9	80.8	79.3	71.8	84.8	85.9
سرمایہ بلحاظ مجموعی اثاثے	60.5	61.3	62.6	63.5	60.9	58.2	59.0	58.9
قرضے اور ایکویٹی کا تناسب (کاٹی)	1.2	1.2	1.1	1.1	1.2	1.3	1.2	1.2
سودی کوریج کا تناسب (کاٹی)	8.2	9.2	8.2	7.8	6.9	2.9	3.6	4.1

ڈیٹا 100 کمپنیوں کا استعمال کیا گیا ہے جو تمام فہرستی غیر مالی اداروں کے مجموعی اثاثوں کے 73 فیصد کو ظاہر کرتا ہے
ماخذ: اسٹیٹ بینک

کرنے کے لیے کٹن فراہم کیا۔ قلیل مدتی سرمایہ کاری اور اثاثوں میں اضافہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ معاشی بحالی کے پیش نظر فرمیں زیادہ سیالیت برقرار رکھنا چاہتی ہے۔

ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہار کے لیے مستحکم رہے ---

طویل مدتی سرمایہ بلحاظ مجموعی اثاثہ جات کے حوالے سے بڑی فرموں کی فنڈنگ کی حکمت عملی میں زیر جائزہ سال کے دوران بہتری دیکھی گئی، جو کسی بھی مالی بحران کی وجہ سے ادائیگی قرض کی صلاحیت کو خطرہ کم ہونے کی علامت ہے۔ حصص یافتگان کی ایکویٹی

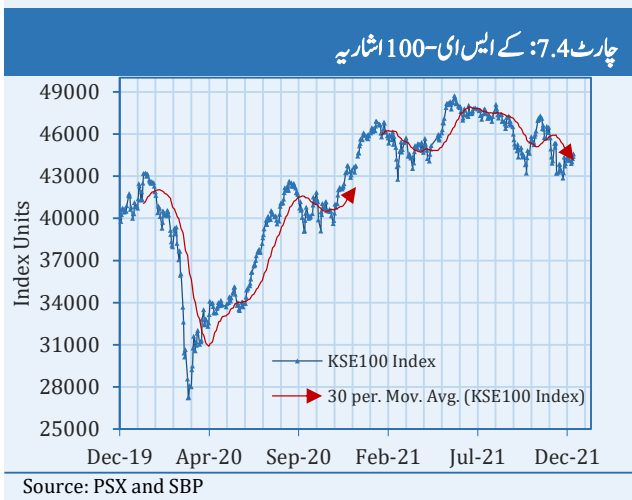
قلیل مدتی قرضوں میں اضافے کے باوجود سیالیت کے اظہار کے لیے مستحکم رہے ---

مزید برآں، سیالیت کے اظہار کے لیے (مثال کے طور پر جاری تناسب [current ratio]) مستحکم رہے کیونکہ فرموں نے طویل مدتی رقوم پر اپنا انحصار بڑھایا۔ قلیل مدتی قرض گیری اور طویل مدتی قرضوں کے جاری تناسب میں بھی نمایاں اضافہ ہوا تاہم قلیل مدتی سرمایہ کاری اور انویسٹری میں اضافے نے جاری واجبات میں نمو کے اثرات کو جذب

میں زری پالیسی کے سخت ہونے کے ساتھ ہی سرمایہ کاروں کی ترجیح ایکویٹی مارکیٹ کے بجائے معینہ آمدن والے اثاثے ہو گئے، تاہم اشاریہ 44 ہزار 596 پوائنٹس پر بند ہوا جس سے سال کے دوران 1.9 فیصد منافع حاصل ہوا (باب 2)۔

اشاریہ بڑھانے میں کردار ادا کرنے والے شعبے ٹیکنالوجی اور مواصلات ہیں جنہیں ری ریٹنگ اور غیر ملکی سود کا فائدہ ہوا۔ ان کے بعد کمرشل بینکوں نے سال کے بیشتر حصے میں کم شرح سود رہنے کے باوجود زبردست منافع کمایا۔ دوسری جانب جن شعبوں کے اشاریے 2021ء میں گرے ان میں سینٹ شامل ہے جو کولے کی کئی سال کی بلند قیمتوں سے متاثر ہوا اور جس سے ان کے منافع کے بارے میں خدشات پیدا ہوئے جبکہ تیل و گیس کی مارکیٹنگ کمپنیاں بڑھتے ہوئے گردش قرضوں سے متاثر ہوئیں۔

صرف اور پیداوار کے بارے میں بلند تعداد والے چند اعداد و شمار (جیسے پیٹرولیم اور سینٹ کا استعمال، بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کی نمو وغیرہ) سے ظاہر ہوتا ہے کہ معاشی سرگرمی کی جاری رفتار کارپوریٹ شعبے کے لیے مثبت امکانات رکھتی ہے جو 2022ء میں سرمایہ کاروں کے احساسات کو بھی مہینہ دے گی تاہم، کچھ اہم تبدیلیوں کے تناظر میں کلی مالی حالات (جیسے اجناس کی عالمی قیمتوں کی حرکیات، سیاسی و جغرافیائی تیز رفتاری صورتحال، آئی ایم ایف پروگرام سے وابستگی، اور زری اور مالیاتی استحکام کے اقدامات کی وسعت) مستقبل میں سرمایہ کاروں کے احساسات کے لیے اہم رہیں گے۔



سینٹ کے شعبے کی مجموعی کارکردگی اور امکانات 2021ء کے اختتام تک مثبت ہو گئے۔۔۔

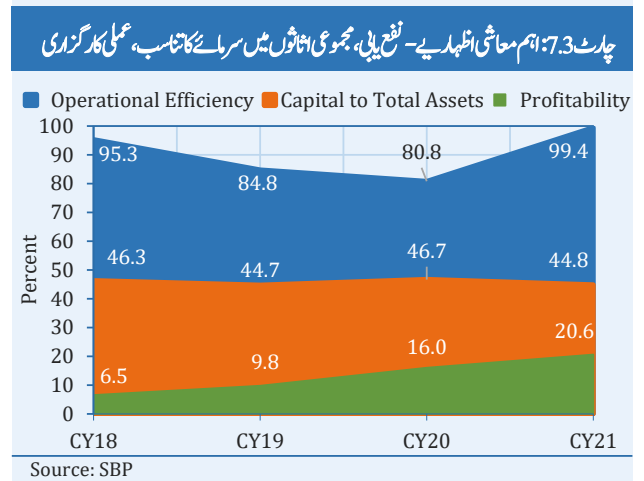
سینٹ کا شعبہ بینکاری صنعت کا ایک اہم قرض گیر ہے۔ اس شعبے نے 2021ء کے دوران نفع یابی اور آپریشنل کارکردگی بڑھائی۔ سال کے اختتام پر اسے صحت مند نمو حاصل تھی کیونکہ حکومت نے معیشت کی بحالی کے لیے تعمیراتی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کی، اس طرح سینٹ کی طلب بڑھی تاہم 2021ء کی دوسری ششماہی میں سینٹ

جدول 7.2: ڈیوٹ کا توسیعی تجزیہ

	2021ء	2020ء	2019ء	2018ء
گیس کا پوچھ (الف)	0.73	0.72	0.62	0.55
سود کا پوچھ (ب)	0.88	0.87	0.72	0.71
آپریٹنگ منافع کا مارجن (ج)	0.14	0.15	0.12	0.08
اثاثوں کے استعمال کی اہلیت (د)	0.99	0.81	0.85	0.95
مالی لیوریج (ه)	2.23	2.14	2.24	2.16
ایکویٹی پر منافع فیصد (الف) (ب) (ج) (د) (ه)	20.64	16.02	9.76	6.51

ماخذ: اسٹیٹ بینک

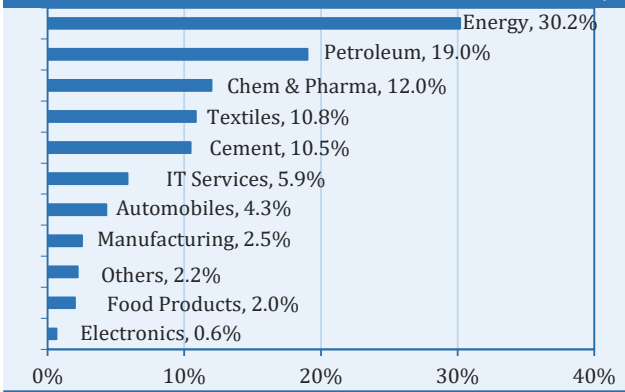
اور کل اثاثوں کا باہمی تناسب گر کر 44.8 فیصد ہو گیا، تاہم یہ ماضی کے رجحانات کے مطابق رہا یعنی 2020ء میں 46.7 فیصد اور 2019ء میں 44.7 فیصد۔ اسی طرح مجموعی قرض اور ایکویٹی کا تناسب معمولی سا بڑھ گیا۔ اس سے قطع نظر، عملی کارکردگی، آمدنی اور ادائیگی کی صلاحیت بلحاظ لیوریج میں بہتری آئی لیکن فنڈنگ کی زیادہ محتاط حکمت عملی اس امر کی غماز ہے کہ فرمیں اپنی مالی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی مستحکم قابلیت اور مضبوط مالی حیثیت رکھتی ہیں (چارٹ 7.3)۔



دوران سال مارکیٹ کے اظہاروں نے سرمایہ کاروں کے ہلے جلے احساسات کی عکاسی کی جو درحقیقت وبا سے متعلق غیر یقینی صورتحال اور فرموں کی کارکردگی کے حوالے سے کئی اقتصادی تناؤ کی غماز ہے۔۔۔

کے ایس ای 100 اشاریہ پاکستان میں کام کرنے والی کارپوریٹ فرموں کی موجودہ اور آئندہ کارکردگی کے ساتھ ساتھ پاکستان اور بیرون ملک کلی مالی حالات پر مارکیٹ کے احساسات کی عکاسی کرتا ہے (چارٹ 7.4)۔ 2021ء کا آغاز 44,434 پوائنٹس کے اشاریے سے ہوا اور عالمی معیشتوں کے دوبارہ کھلنے اور ملک میں کووڈ انفیکشن کے تناسب میں سست روی کی وجہ سے اضافہ ہوا، تاہم بعد میں کووڈ 19 کی بار بار آنے والی لہروں، بیرونی کھاتوں پر دباؤ، بڑھتی ہوئی مہنگائی اور ایم ایس سی آئی فہرست میں پاکستان اسٹاک ایکسچینج کی درجہ بندی میں کمی وغیرہ جیسے عوامل نے مارکیٹ کو متاثر کیا۔ دوسری ششماہی

چارٹ 7.5: منتخب 100 فرموں کے مجموعی اثاثوں میں تناسب 2021ء میں



Source: PSX

بجلی کے شعبے کا گردشی قرضہ 2021ء کے اختتام تک بڑھ کر 2.47 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا۔ بڑھتے ہوئے گردشی قرضے اور پیداوار میں کمی کے ساتھ ساتھ مالکاری اخراجات میں اضافہ اور نقد بہاؤ کی رکاوٹوں کی وجہ سے پست ادائیگیاں بجلی کے شعبے کے لیے اہم خدشات ہیں۔

معاشی سرگرمیوں کی بحالی سے پٹرولیم کے شعبے کی فروخت اور آمدنی میں اضافہ ہوا۔۔۔

آئل مارکیٹنگ کمپنیاں یا پیٹرولیم کا شعبہ 2021ء کے دوران وبا کے اثرات سے تیزی سے نکل آیا، کیونکہ پہلی ششماہی کے دوران فروخت میں دو ہندسی اضافہ ہوا۔ تیل کی عالمی قیمتوں میں قلیل مدتی بحالی، گاڑیوں کے شعبے کی جانب سے بڑھتی ہوئی طلب اور معاشی سرگرمیوں کی بحالی کے درمیان سال کے آخر تک یہ رفتار جاری رہی۔

گاڑیوں کی بڑھتی ہوئی طلب کے لحاظ سے پیٹرولیم کے شعبے میں، خاص طور پر موٹر اسپرٹ کی نمو بڑھتی ہے تاہم برقی گاڑیاں اور ہائبرڈ گاڑیاں متعارف کرانے سے موٹر اسپرٹ کی فروخت طویل عرصے میں متاثر ہو سکتی ہے، لیکن فی الحال یہ گاڑیاں اس کی فروخت کے لیے خطرہ نہیں ہیں کیونکہ پاکستان میں ان جدید گاڑیوں کو اپنانے کی شرح اور انہیں چارج کرنے والا انفراسٹرکچر کم دستیاب ہے۔ مزید برآں، ایک طرف بجلی کی زیادہ طلب اور دوسری طرف گیس کی دستیابی میں رکاوٹیں بھی فرنس آئل کی فروخت بڑھانے میں مددگار ہو سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ، ہر پندرہ دن میں قیمتوں پر نظر ثانی فرموں کے لیے اس لحاظ سے مفید ہے کہ وہ انویسٹری کے نقصانات کو اور شرح مبادلہ اور تیل کی عالمی قیمتوں کی وجہ سے نرخوں کے اتار چڑھاؤ کے اثرات کو کم کر لیتی ہیں۔

کی طلب نسبتاً کم رہی کیونکہ حکومت نے ابھرتے ہوئے عدم توازن کے پیش نظر مالی استحکام کی مہم چلائی جس کے دوران سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام میں 300 ارب روپے کی کٹوتی کی گئی جس سے تعمیراتی سرگرمیوں میں سست روی آئی، دوسرے یہ کہ خام مال کی قیمت بھی بڑھ گئی۔

جہاں تک سیمنٹ کی برآمدات کا معاملہ ہے تو کووڈ سے متعلق غیر یقینی معاشی صورت حال کے علاوہ بار برداری کی بڑھتی ہوئی عالمی لاگت نے دنیا بھر میں برآمدات کی صلاحیت کو متاثر کیا۔ ان عوامل نے پاکستان کی سیمنٹ برآمدات کو بھی متاثر کیا جس میں 15.6 فیصد کمی واقع ہوئی کیونکہ برآمدی حجم دسمبر 2020ء میں 637511 ٹن تھا جو دسمبر 2021ء میں کم ہو کر 538002 ٹن رہ گیا۔¹⁷³

اس کے علاوہ سال کے آخر میں شرح سود بڑھنے کے ساتھ ساتھ مہنگائی میں اضافے اور شرح مبادلہ میں کمی نے اس شعبے کے منافع پر مزید دباؤ ڈالا۔ زیادہ تر سیمنٹ کمپنیوں نے توسیعی منصوبوں کا ارادہ کیا تھا۔ اگرچہ ٹی ای آر ایف نے اس اقدام کی حمایت کی ہے، لیکن شرح سود میں اضافے سے توسیعی منصوبوں کے ساتھ ساتھ سیمنٹ کے شعبے کے منافع پر کچھ دباؤ پڑ سکتا ہے۔

دوسری ششماہی میں معاشی بحالی میں تیزی آنا شروع ہوئی جس کے نتیجے میں سیمنٹ، فولاد اور بجلی کی پیداوار سمیت متعدد صنعتوں میں عالمی سطح پر کولے کی طلب بڑھ گئی۔ نتیجتاً عالمی منڈی کولے کی قیمتیں تاریخ کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئیں۔ عام مشاہدہ یہ ہے کہ جب بھی عالمی سطح پر کولے کی قیمتوں میں اضافہ ہو تو ساتھ ہی سیمنٹ کی قیمتیں بھی بڑھ جاتی ہیں، اس کے برعکس جب کولے کی قیمتیں کم ہوں تو سیمنٹ کی قیمتیں مستحکم رہتی ہیں اور ان نسبتاً کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، لہذا، کولے کی قیمتوں میں کوئی بھی کمی سیمنٹ کے شعبے کا منافع بڑھنے کا باعث بنتا ہے، اس طرح یہ سیمنٹ سازوں کے لیے مفید ہوتا ہے۔

بڑھتے ہوئے گردشی قرضوں کی وجہ سے بجلی کا شعبہ دباؤ میں ہے۔۔۔

بجلی کا شعبہ (بجلی بنانے والے ادارے اور ایکسپلوریشن کمپنیاں) بینکوں کے بڑے قرض گروں میں سے ہیں اور اس تجربے کے لیے جن فرموں کو منتخب کیا گیا ہے ان کے اثاثوں کا بڑا حصہ بجلی کے شعبے میں برقرار ہے (چارٹ 7.5)۔ زیر جائزہ سال کے دوران تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے اور روپے کی قدر میں کمی نے بجلی کے شعبے کو عملی کارکردگی کے حوالے سے مدد دی۔ اس شعبے نے انویسٹری کے فوائد اٹھائے اور خوردہ قیمتوں میں اضافہ کر کے منافع کمایا۔

¹⁷³ سیمنٹ کے برآمدی حجم کے اعداد و شمار آل پاکستان سیمنٹ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن (اس پی سی ایم اے) سے لیے گئے ہیں۔

حکومت نے برآمدی شعبوں کو یوٹیلیٹی سہولتیں اور شرح سود رعایتی نرخ پر فراہم کیں (اس طرح بڑھتی ہوئی شرح سود کے ماحول میں فرموں کو تحفظ ملا)۔ ان عوامل سے اس شعبے کی مسابقت بڑھ گئی، جبکہ شرح مبادلہ کے تعین کے مارکیٹ پر مبنی طریقہ کار سے عالمی منڈی میں برآمدی مسابقت بڑھے گی اور نمو میں مزید اضافے کا امکان ہے۔

کپاس کی مقامی صنعت کپاس کے قدرتی ریشے پر بہت زیادہ انحصار کرتی ہے جس کی مقامی پیداوار میں موسمی حالات اور زیر کاشت رقبے میں کمی کا اثر پڑتا ہے (متعدد وجوہات کی بنا پر کسان اپنے زیر کاشت رقبے پر دیگر مسابقتی فصلیں اگنے پر مجبور ہیں)۔ لہذا مقامی پیداوار اور قدرتی ریشے کی فراہمی میں کسی بھی قسم کی کمی واقع ہو اور کپاس کی قیمتوں میں اضافہ ہو جائے تو ٹیکسٹائل شعبے کی عملی کارکردگی اور منافع کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

دوران سال گاڑیوں کے شعبے میں فروخت نمایاں طور پر بڑھ گئی ---

کووڈ وبا کی وجہ سے گذشتہ سال گاڑیوں کی فروخت اور پیداوار میں زبردست کمی آئی تھی تاہم 2021ء کے دوران گاڑیوں کی فروخت کے حجم میں زبردست اضافہ ہوا۔ طلب اور رسد کے مختلف عوامل کے علاوہ جو مالیاتی اقدامات گاڑیوں کی طلب اور فروخت کا حجم بڑھانے کے بنیادی محرک بنے ان میں فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی (ایف ای ڈی) اور سیلز ٹیکس میں کمی، تاخیر سے گاڑیوں کی ترسیل پر جرمانے اور پوزہ جات پر جولائی 2021ء میں کسٹم ڈیوٹی میں کمی شامل ہیں۔ وبا کے دوران طلب کم رہی تھی، وبا کے بعد کوریا اور چین کے کار ساز اداروں نے نئے ماڈل متعارف کرائے جبکہ کار مالکاری پر شرح سود بھی پست رہی چنانچہ ان کی طلب اور فروخت میں اضافہ ہوا۔

تاہم 2021ء کے اختتام پر گاڑیوں کی صنعت کی فروخت میں بتدریج کمی دیکھی گئی، جس کی وجہ پرزوں کی کمی کی وجہ سے زیادہ وقت لگنا اور زری سختی ہے۔ اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے کرنٹ اکاؤنٹ خسارے اور صارفی مالکاری میں اضافے سے پیدا ہونے والی کمزوریوں سے نمٹنے کے لیے متعدد کئی محتاطیہ اقدامات بھی کیے جن میں کار مالکاری کی زیادہ سے زیادہ حد 30 لاکھ روپے اور درآمد شدہ مکمل تیار یونٹس کی مالکاری پر مکمل پابندی شامل ہیں (چارٹ 7.7)۔¹⁷⁵

2021ء کی دوسری ششماہی میں کارپوریٹ شعبے کی نادہندگی کے خدشات (پی ڈی) میں معمولی سا اضافہ ہوا ---

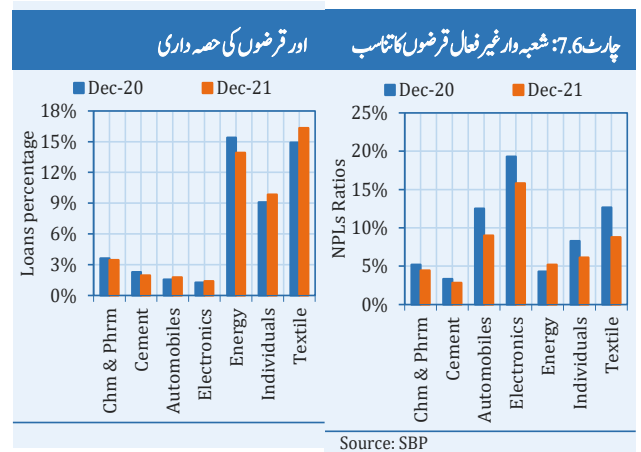
کارپوریٹ شعبے کی منتخب فرموں کی نادہندگی (پی ڈی) کے بہ وزن اوسط ایک سالہ خدشات 2021ء میں گہر کر 0.41 فیصد ہو گئے (2020ء میں 0.33 فیصد) (چارٹ

ادھر معیشت کو 2021ء کے اختتام تک کرنٹ اکاؤنٹ خسارے اور مہنگائی کے بڑھتے دباؤ کا سامنا کرنا پڑا جس کی وجہ سے استحکام کے اقدامات کی ضرورت پیش آئی۔ ان اقدامات کے نتیجے میں طلب میں رکاوٹیں آئیں جبکہ اجناس کی عالمی قیمتیں بلند تھیں چنانچہ تیل کی کھپت کے ساتھ ساتھ اس کی فروخت کا حجم اور تیل کمپنیوں کی آمدنی بھی متاثر ہوئی۔ مزید برآں گردشی قرضوں کے مسئلے کا سامنا کرنے والی تیل کمپنیوں کو زیادہ شرح سود کے تناظر میں مالکاری اخراجات میں اضافے کا مسئلہ بھی درپیش ہوا۔

ٹیکسٹائل شعبے کی برآمدات میں معقول اضافے سے اس کی کارکردگی مضبوط ہوئی ---

ٹیکسٹائل روایتی طور پر بینک سے قرضے لینے والا سب سے بڑا صارف اور معیشت میں ایک اہم حصہ دار ہے۔ گذشتہ سال سخت لاک ڈاؤن سے شدید متاثر ہونے کے بعد پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات نے زیر جائزہ سال میں قابل ذکر کارکردگی دکھائی۔ حکومت کے معاون پالیسی اقدامات، وبا کی روک تھام کے انتظامات، ملک میں کاروباری سرگرمیوں کے تسلسل اور اہم برآمدی منڈیوں میں مضبوط معاشی بحالی کے نتیجے میں ایسا ہوا۔¹⁷⁴

دوران سال ٹیکسٹائل فرموں (جنہیں فوری تجربے کے لیے منتخب کیا گیا ہے) کی ایکویٹی پر منافع سال بہ سال 8.0 فیصد سے بڑھ کر 22.8 فیصد ہو گیا۔ اسی طرح آمدنی اور منافع میں اضافے کے ساتھ ساتھ قرض کی ادائیگی کی صلاحیت (سود کی کوریج کا تناسب) بھی 2021ء میں 2.5 گنا بہتر ہو کر 6.9 گنا پر چلی گئی۔ ٹیکسٹائل کے شعبے کی مضبوط کارکردگی کے نتیجے میں 2021ء میں اس شعبے کی قرض گاری میں اضافہ اور متعدد (انفیکشن) شرح میں کمی آئی (چارٹ 7.6)۔



¹⁷⁵ صارفی مالکاری کے محتاطیہ ضوابط میں ردوبدل کے بارے میں مزید تفصیلات جاننے کے لیے ملاحظہ کیجیے باب 3۔

¹⁷⁴ برآمدات کو سہارا دینے کی حکومتی پالیسیوں میں یوٹیلیٹی کے رعایتی نرخ، برآمدی مالکاری اسکیمیں اور ڈیوٹی میں کوئی شامل ہیں۔

چارٹ 7.8: نادنہنگی کے ایک سالہ خدشات کاہ وزن اوسط



Source: Bloomberg, SBP

ہیں، قرض کے حوالے سے جن کی ساکھ بہتر ہو۔ 2021ء میں بیشتر قرض گیر کمپنیوں نے اپنی ساکھ میں بہتری، بہتر مالی کارکردگی اور مستحکم سرمایہ کارانہ احساسات کا مظاہرہ کیا (باکس 7.1)۔

نظم و نسق اور داخلی کنٹرول میکانزم میں بہتری کی نشاندہی کرنے والی درجہ بند فرموں کی تعداد بڑھ رہی ہے جو بینکوں کے خطرہ قرض کے علاوہ بازار سرمایہ اور اس کے آلات کی مستقبل کی نمو کے لیے نیگ شگون ہے۔۔۔

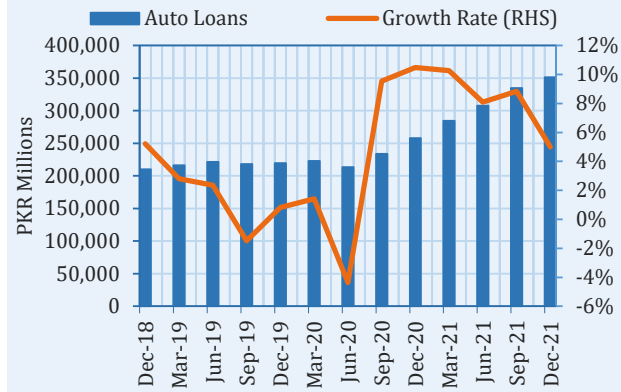
حالیہ برسوں میں بڑی کمپنیوں کے درمیان درجہ بندی کا کلچر بہتر ہوا ہے، کیونکہ مناسب نظم و نسق اور مالی رپورٹنگ پر داخلی کنٹرول رکھنے والی کمپنیاں خود کو درجہ بند کراتی ہیں۔ زیر جائزہ سال کے دوران اس رجحان کو مزید تقویت ملی۔ درجہ بند، غیر مالی فہرستی فرموں کی تعداد مزید بڑھ کر 90.3 فیصد ہوگئی (گذشتہ سال 88.8 فیصد تھی)۔ تاہم، تمام انکارپوریٹڈ پبلک کمپنیوں کے ماحول میں درجہ بند کمپنیاں پست سطح پر رہتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پاکستان میں بہت سی کمپنیاں قرض کے بالواسطہ ذرائع پر انحصار کرتی ہیں، جیسے بینکوں پر یا اپنے داخلی ذرائع پر (منافع کو دوبارہ استعمال کرنا، وغیرہ) اور اپنی ضروریات کے لیے بازار سرمایہ پر کم انحصار کرتی ہیں۔ ملک کی بیشتر درجہ بند کمپنیاں سرمایہ کاری گریڈ (اے اے سے بی بی بی-) میں ہیں، جس کے لیے طویل مدتی درجہ بندی کے لحاظ سے قرضے کا اعلیٰ معیار درکار ہے (چارٹ 7.9)۔

تاہم قلیل مدتی درجہ بندی کے لحاظ سے زیادہ تر کمپنیوں کو اے 2 درجہ دیا گیا جو بروقت ادائیگی کی تسلی بخش صلاحیت ہے۔¹⁷⁷

¹⁷⁷ بی اے سی آر اے (2021ء) کا درجہ بندی کا پیمانہ

7.8۔ 2021ء کی پہلی ششماہی کے دوران معاشی بحالی اور ان فرموں کی مجموعی کارکردگی اور تناظر میں عمومی بہتری کی وجہ سے نادنہنگی کے خدشات کم ہو گئے۔ ان فرموں کی عملی کارکردگی میں بہتری سے سرمایہ کاروں کے اعتماد میں اضافہ ہوا اور اسٹاک کی قیمتوں میں نسبتاً کم اتار چڑھاؤ آیا جسے کلی اقتصادی منتغیرات کی کامیاب بحالی سے تقویت ملی جبکہ نادنہنگی کے خدشات کم کرنے میں بھی کردار ادا کیا۔

چارٹ 7.7: گاڑیوں کے قرضے اور ان کی شرح نمو



Source: SBP

تاہم سال کے آخر تک نادنہنگی کے خدشات بڑھنے لگے جس کی بنیادی وجہ کلی اقتصادی دباؤ کی بنا پر اور استحکام کے اقدامات کے نتیجے میں سامنے آنے والا اسٹاک کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ تھا۔ دباؤ کی چوتھی لہر ابھرنے اور افغانستان کے تناظر میں جغرافیائی سیاسی صورت حال نے سرمایہ کاروں میں غیر یقینی کیفیت مزید بڑھا دی۔ اس کے باوجود فرموں کی مالی کارکردگی اس عرصے میں کافی حوصلہ افزا رہی۔

دراصل ان منتخب فرموں کی نادنہنگی کے خدشات کی سطح پست ہے جو قرض گاروں کے لیے نادنہنگی کا کوئی قابل ذکر خدشہ پیدا نہیں کرتی۔ اس طرح، ان بڑی کمپنیوں نے دشوار کلی مالی حالات کے باوجود مضبوط مالی استحکام اور معقول کارکردگی کو برقرار رکھا۔

بینکوں سے قرض لینے والی سرفہرست فرموں / گروپوں کی طرف سے ادائیگی اور مالی حیثیت مضبوط رہی۔۔۔

بینکوں کو بڑے قرض گریوں سے جو خطرہ قرض ہوتا ہے اس کا اندازہ لگانے کے لئے، قرض گیر کی سطح پر ایک سرسری تجزیہ کیا گیا، جس میں سرفہرست 30 قرض گیر کمپنیوں کا احاطہ کیا گیا۔ تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ بینک بڑے اور مستحکم قرض گیروں کو ترجیح دیتے

¹⁷⁶ ایک سالہ نادنہنگی کے خدشات فرموں کا خطرہ قرض اور قلیل مدتی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی اہلیت ظاہر کرتے ہیں۔ ان خدشات کا تخمینہ لگانے کے لیے Merton Model استعمال کیا جاتا ہے، جو نادنہنگی کے امکانات کی پیشکش کے لیے ایکیٹی کی قدر اور ایکیٹی کی تغیر پذیری کو استعمال کرتا ہے۔

کارپوریٹ اور حقیقی شعبے کے لیے عملی ماحول مشکل ہو سکتا ہے۔ ایک طرف مہنگائی کا دباؤ اور بڑھتا ہوا کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ اور دوسری طرف شرح مبادلہ کی غیر یقینی صورت حال کارپوریٹ شعبے کی عملی کارکردگی کے لیے حقیقی خطرات پیدا کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ ابھرتے ہوئے معاشی عدم توازن کو دور کرنے کے لیے زری سختی اور مالیاتی اقدامات معیشت میں مجموعی طلب کو کم کر سکتے ہیں جس سے کارپوریٹ شعبے کی فروخت میں کمی واقع ہو سکتی ہے۔

اس سے قطع نظر کارپوریٹ شعبے نے ماضی میں اس طرح کے چیلنجوں کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا ہے اور مستحکم کارکردگی دکھائی ہے۔ بڑی کمپنیوں کے پاس عموماً مناسب صلاحیتیں موجود ہیں، ان کے خام مال اور پیداوار کی سپلائی چین مستحکم ہے، اور انہیں مضبوط مالی تحفظ حاصل ہے جس سے وہ اپنی مالی کارکردگی کو برقرار رکھ کر بینکوں اور مالی اداروں کے لیے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کر سکتی ہیں۔

چارٹ 7.9: کمپنیوں کی طویل مدتی درجہ بندی



Source: PACRA, VIS, SBP

کارپوریٹ شعبے کے امکانات معاشی اور سیاسی حرکیات پر منحصر ہیں ---

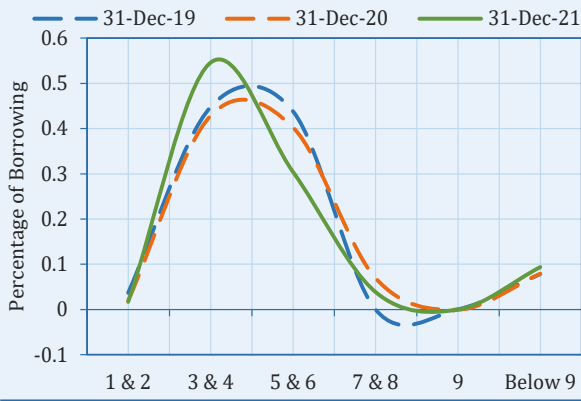
2021ء کے اختتام پر کلی معاشی دباؤ بڑھ رہا تھا اور چیلنج سرائٹا رہے تھے جو ملکی سیاسی پیش رفت کے علاوہ روس یوکرین تنازع کی وجہ سے بڑھ رہے تھے۔ اس تنازعے سے اجناس کی فراہمی اور عالمی قیمتوں میں خلل پڑنے کا قوی خدشہ ہے۔ گزرتے سال کے دوران

باکس 7.1: بینکوں کے سرفہرست قرض گیر گروپوں کی مالی کارکردگی اور اصابت

تعارف

او آر آر فریم ورک: اسٹیٹ بینک بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ کارپوریٹ قرض گیروں کی او آر آر (ایک قسم کی کریڈٹ ریٹنگ جس کا اندازہ قرض دینے والے ادارے خود کرتے ہیں) اور ان کی طرف سے حاصل کردہ ہر فنڈسٹنگ سہولت کی فیسلٹی ریٹنگ دونوں مرتب کریں۔¹⁷⁹ او آر آر سے قرض گیر کی قرضہ جاتی ساکھ کی عکاسی ہوتی ہے اور یہ قرض گیر کے ناہندہ ہونے یا تسلی بخش کارکردگی کی ایک ممکنہ پیش گوئی ہے۔ درجہ بندی 1 سے 12 تک ہے، جس میں فعالیت یا کارکردگی کا زمرہ 1 سے 9 تک اور ناہندگی کا 10 سے 12 تک ہے۔

چارٹ 7.1.1: قرضہ لینے والے 30 بڑے گروپوں کی داخلی درجہ بندی



Source: SBP Estimates

تجزیے کے نتائج

گروپوں کے مختلف قرض گیر اداروں کے 'او آر آر' کی بنیاد پر، ان گروپوں کی طاقت کا اندازہ لگانے کے لیے ہر گروپ کی مجموعی اوسط درجہ بندی (قرضوں کے حجم کے لحاظ سے وزن) مرتب کی گئی۔ ہمارے جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ سرفہرست 30 گروپوں میں سے اکثر کی درجہ بندی اوسط یا اچھے معیار کی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ 2021ء کے دوران سرفہرست 30 گروپوں نے 'او آر آر' درجہ بندی کے لحاظ سے اپنی ساکھ کو 2020ء کے مقابلے میں بہتر بنایا، کیونکہ 2020ء کے دوران خصوصاً پہلی ششماہی میں لاک ڈاؤن رہا تھا۔ بڑے قرض گیر گروپوں کی داخلی درجہ بندی 2020ء سے 2021ء میں بہتر ہوئی جو درجہ بندی کی فریکوئنسی ڈسٹری بیوشن میں مثبت تبدیلی سے ظاہر ہے۔ درحقیقت دسمبر 2019ء کی نسبت دسمبر 2021ء میں قرضہ جاتی درجہ بندی کی مجموعی فریکوئنسی ڈسٹری بیوشن بہتری ہوئی ہے کیونکہ

نئی شعبے کی بڑی کارپوریٹ کمپنیاں بینکوں کے بڑے قرض گیروں میں شامل ہیں۔ درحقیقت کارپوریٹ زمرہ بینکوں کے کل قرضوں کا 66.5 فیصد استعمال کرتا ہے۔ زیادہ تر بڑے قرض گیر ادارے دراصل دیویچیکر کاروباری اداروں کا بھی حصہ ہیں، جن کا مجموعی طور پر اور بھی زیادہ اکتشاف ہے چنانچہ سے بینکوں کے خطرہ قرض میں ارتکاز کا عنصر مزید شامل ہو جاتا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے واحد قرض گیر اور قرض گیر گروپوں کو قرض دینے کی بینکوں کے اکتشاف پر حد مقرر کی ہے، اس کے علاوہ بڑے اکتشاف پر بھی مجموعی حد مقرر کی ہے۔ بڑے کارپوریٹ قرض گیروں اور قرض گیر گروپوں کی مالی حالت میں کسی بھی قسم کی خرابی اور غلطی ہو جائے تو بینکاری شعبے پر اس کے نظامیاتی (systemic) اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ ایسی کوئی ممکنہ صورت حال کئی بینکوں سے بڑے پیمانے پر قرضوں اور اکتشاف کی وجہ سے رونما ہو سکتی ہے۔ لہذا، بڑے قرض گیروں اور قرض گیر گروپوں کی مستحکم مالی صحت اور مستحکم کارکردگی بھی بینکاری نظام کے استحکام کے لیے اہم ہے۔ اس باکس میں، بڑے قرض گیروں اور قرض گیر گروپوں کی مجموعی مالی حالت کے علاوہ ان کے قرض واپسی کے طرز عمل اور صلاحیت کا تجزیہ کیا گیا ہے جس میں درج ذیل پہلو پیش نظر رکھے گئے ہیں:

الف۔ بڑے قرض گیروں اور قرض گیر گروپوں کی قرضہ جاتی ساکھ کا بینکوں کا اپنا تخمینہ جو بینکوں کے تفویض کردہ او آر آر (Obligor Risk Rating) کے ذریعے کیا گیا۔

ب۔ قرض گیروں کا بینکوں کو واجبات کی ادائیگی کے وقت رویہ جب واجبات کی ادائیگی کا وقت گزر چکا ہو۔

ج۔ معروف کارپوریٹ قرض گیروں کے تازہ ترین مالی اظہاریے، نیز مارکیٹ کی بنیاد پر اظہاریے جو بتاتے ہوں کہ سرمایہ کاران فرموں کی قدر کیسے کرتے ہیں۔¹⁷⁸

قرضہ جاتی ساکھ کا تجزیہ

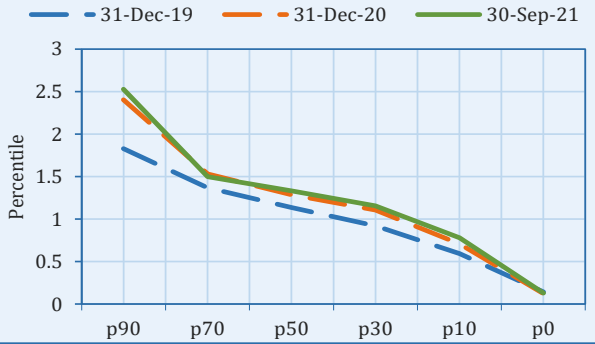
قرضہ جاتی ساکھ کا تجزیہ کرنے کے لیے 247 فرموں میں سے سرفہرست 30 قرض گیر گروپوں کو لیا گیا اور بینکوں کی جانب سے ان کو تفویض کردہ او آر آر کو پیش نظر رکھا گیا۔ ان گروپوں کی شناخت شدہ کمپنیوں کے پاس بینکوں کے کارپوریٹ / تجارتی قرضے کے 31 دسمبر 2021ء تک پورٹ فولیو کا تقریباً 20.03 فیصد ہے۔

¹⁷⁹ نی ایس ڈی سرکلر نمبر 8 برائے 2007ء

¹⁷⁸ اسے بلوم برگ سے لیا گیا ہے، جو فہرستی کمپنیوں کے اظہاریے مرتب کرتا ہے۔

فرموں کا تفصیلی جائزہ مالی اظہار پر اور مارکیٹ پر مبنی اظہار پر استعمال کرتے ہوئے لیا گیا جن میں یہ شامل ہیں: اثاثوں پر منافع، ایکویٹی پر منافع، جاری تناسب (سی آر)، آئی سی آر، گراس مارجن (جی ایم)، فی حصص آمدنی (ای پی ایس) اور پرائس ٹوبک (پی/بی) تناسب۔ ستمبر 2021ء کے تازہ ترین دستیاب ڈیٹا کا موازنہ دسمبر 2020ء اور دسمبر 2019ء کے ڈیٹا سے کیا گیا۔

چارٹ 7.1.4: کمپنیوں کی سیالیت کا جاری تناسب، پر سنٹائل کی تقسیم



Source: Bloomberg

اعداد و شمار کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ قرض لینے والی بیشتر سرفہرست کمپنیوں نے 2021ء میں مالی اظہار یوں میں بہتری دکھائی جو دوران سال معاشی اظہار یوں میں آنے والی مستحکم بحالی سے ہم آہنگ ہے۔ مختلف مالی اور مارکیٹ کے اظہار پر بتاتے ہیں کہ 2021ء کی پہلی تین ماہیوں میں سرفہرست قرض گیر کمپنیوں نے اجناس کی عالمی قیمتیں اور مہنگائی بڑھنے کے باوجود لچکدار کارکردگی دکھائی، خاص طور پر دوسری ششماہی میں۔

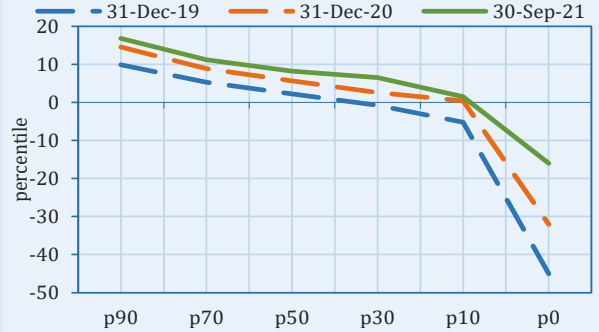
ان تمام فرموں میں دسمبر 2020ء اور دسمبر 2019ء دونوں کے مقابلے میں 2021ء کی پہلی تین ماہیوں میں اثاثوں پر منافع بہتر ہوا کیونکہ گزشتہ دو برسوں کے مقابلے میں 2021ء میں فرموں کی نفع یابی بڑھ گئی (چارٹ 7.1.2)۔

اسی طرح ان تمام فرموں کا 2021ء کی پہلی تین ماہیوں میں ایکویٹی پر منافع بڑھ گیا جس کی وجہ پچھلے دو برسوں کے مقابلے میں 2021ء میں زیادہ نفع یابی ہے (چارٹ 7.1.3)۔

فرموں نے سیالیت کے لحاظ سے جاری تناسب (سی آر) کی سطح ستمبر 2020ء کی طرح دسمبر 2020ء میں بھی برقرار رکھی، حالانکہ کارپوریٹ شعبے میں کاروباری سرگرمیوں اور جاری سرمائے کی ضروریات میں نمایاں بحالی دیکھی گئی تاہم ان فرموں کا خاکہ سیالیت دسمبر 2019ء کی کووڈ 19 سے پہلے کی سطح سے زیادہ مضبوط

سرفہرست 30 قرض گیر گروپوں کی جو درجہ بندی دسمبر 2019ء میں یعنی کووڈ-19 سے کچھ پہلے تھی، اس میں دسمبر 2021ء میں بہتری آگئی (چارٹ 7.1.1)۔

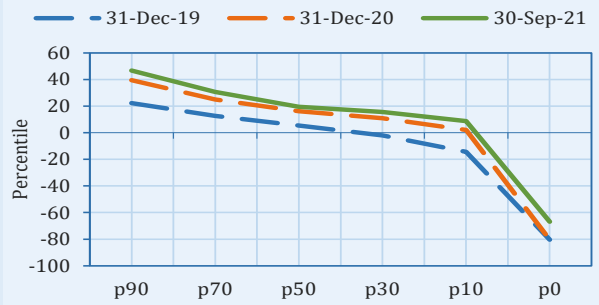
چارٹ 7.1.2: کمپنیوں کے اثاثوں پر منافع، پر سنٹائل کی تقسیم



Source: Bloomberg, SBP

’او آر‘ میں تبدیلی بینکوں کے اس قدامت پسندانہ موقف کی بھی عکاس ہے کہ بہتر معیار کے قرض گیروں کو قرض دیا جائے۔ جیسا کہ آگے بحث کی گئی ہے، مالی اور مارکیٹ پر مبنی اظہار پر مبنی بیکاری شعبے سے قرض لینے والی معروف فرموں کی 2021ء میں مضبوط مالی کارکردگی ظاہر کرتے ہیں۔ نیز مارکیٹ پر مبنی مستحکم اظہار پر مبنی ان فرموں کے بارے میں سرمایہ کاروں کے تصور کی عکاسی کرتے ہیں۔

چارٹ 7.1.3: کمپنیوں کی ایکویٹی پر منافع، پر سنٹائل کی تقسیم

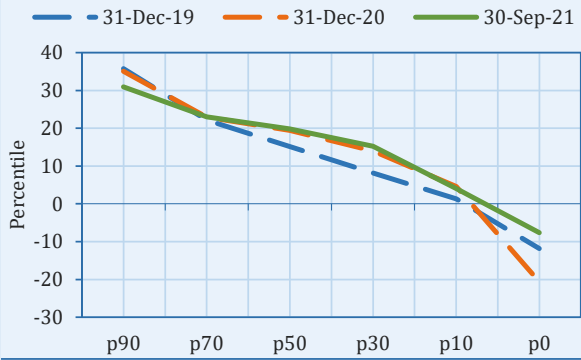


Source: Bloomberg

سرفہرست 30 قرض گیر گروپوں کی فہرستی فرموں کی مالی اصابت اور کارکردگی

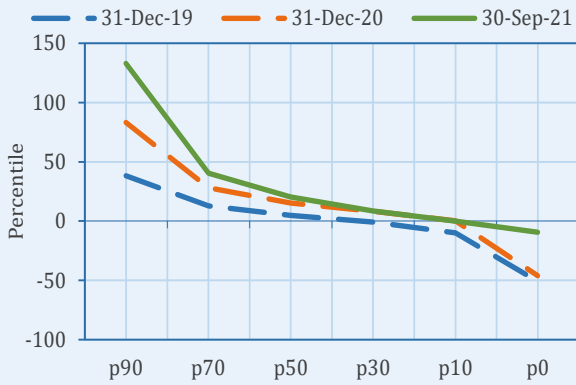
پاکستان اسٹاک ایکسچینج کے اعداد و شمار کے مطابق 2021ء کے اختتام تک پی ایس ایکس میں مجموعی طور پر 536 کمپنیاں (بشمول نادرہندہ کمپنیاں) رجسٹرڈ تھیں۔ متنوع ذرائع سے موصولہ معلومات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ ان 536 فہرستی کمپنیوں میں سے 84 کمپنیوں کا تعلق ان سرفہرست 30 گروپوں سے تھا جو بیکاری شعبے سے قرض لیتے ہیں۔ ان فرموں کی مالی مضبوطی کا تجزیہ کرنے اور اس بات کا اندازہ لگانے کے لیے کہ مارکیٹ اور عام سرمایہ کاروں کی نظر میں ان کی کیا قدر ہے، ان لسٹڈ

چارٹ 7.1.6: کمپنیوں کا مجموعی منافع، پرسنٹائل کی تقسیم



Source: Bloomberg

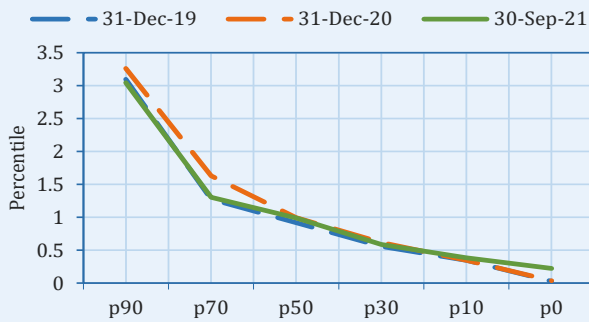
چارٹ 7.1.7: کمپنیوں کی فی حصص آمدنی، پرسنٹائل کی تقسیم



Source: Bloomberg

دیکھتے ہوئے پرائس ٹوبک کم تناسب کا مطلب یہ ہے کہ اسٹاک کی قیمتوں میں اضافے کی گنجائش ہے، جو سرمایہ کاروں کے لیے اچھی علامت ہے (چارٹ 7.1.8)۔

چارٹ 7.1.8: کمپنیوں کا پرائس ٹوبک (پی/بی) تناسب، پرسنٹائل کی تقسیم



Source: Bloomberg

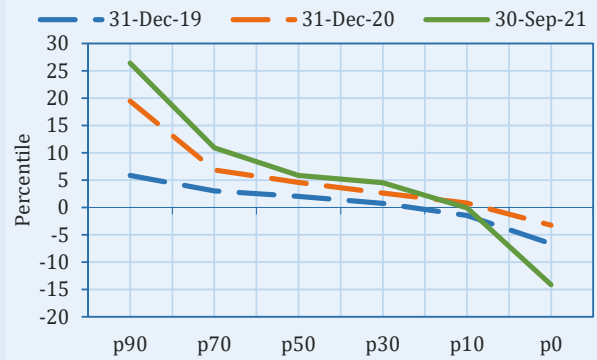
اختتامیہ

بینکوں سے قرض لینے والے سرفہرست 30 گروپوں کے او آر آر کے تقابل سے پتہ چلتا ہے کہ ان گروپوں نے 2020ء کے مقابلے میں 2021ء میں اپنی قرضہ جاتی

ہو۔ یہ بہتری ان فرموں کے مستقبل کے لیے اچھی علامت ہے، اور اس بات کی بھی عکاسی ہوتی ہے کہ کووڈ 19 کی آمد کے بعد کاروباری اور معاشی سرگرمیوں کے سہارے کے لیے مارکیٹ میں سیالیت کی مناسب فراہمی کی خاطر اسٹیٹ بینک کی پالیسیاں موثر رہیں (چارٹ 7.1.4)۔

سرفہرست قرض گیر فرموں نے 2021ء کے دوران اپنی ادائیگی قرض کی صلاحیت بلحاظ آئی سی آر بھی بہتر بنائی جس کی وجہ آمدنی میں اضافے کے علاوہ پست شرح سود کے سبب مالی اخراجات میں کمی ہے۔ پست شرح سود 2020ء کے دوران اور 2021ء کی پہلی تین سہ ماہیوں کے دوران برقرار رہی (چارٹ 7.1.5)۔ پالیسی ریٹ ستمبر 2021ء میں 7 فیصد تھا جسے بڑھا کر دسمبر میں 9.75 فیصد کر دیا گیا۔ پالیسی ریٹ بڑھنے کے نتیجے میں کاروباری اداروں کے مالی اخراجات بڑھ سکتے ہیں تاہم، عام طور پر فرموں کے پاس خاصا مضبوط مارجن ہے جس سے انہیں قرض لینے کی مالی لاگت میں اضافہ برداشت کرنے میں مدد ملے گی۔

چارٹ 7.1.5: کمپنیوں کی آئی سی آر، پرسنٹائل کی تقسیم



Source: Bloomberg

مجموعی منافع کے تناسب کے لحاظ سے فرموں کی بنیادی آمدنی کم و بیش مستحکم رہی کیونکہ مہنگائی اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے نے خام مال اور پیداوار کی قیمتوں کو یکساں طور پر متاثر کیا تاہم، فرموں اور ان کے بنیادی شعبوں کی مخصوص انفرادی حرکیات کے پیش نظر بعض کے منافع میں کچھ تبدیلی دیکھی گئی (چارٹ 7.1.6)۔

مارکیٹ کے اظہاریوں کے لحاظ سے زیر جائزہ فرموں کی فی حصص آمدنی میں دسمبر 2019ء اور دسمبر 2020ء دونوں کے مقابلے میں 2021ء میں بہتری آئی جس کی وجہ فرموں کی زیادہ نفع یابی ہے (چارٹ 7.1.7)۔

زیر جائزہ فرموں کا پرائس ٹوبک (پی/بی) تناسب کم و بیش پچھلے دو سال کی سطح پر رہا، جس سے پتہ چلتا ہے کہ عملی کارکردگی اور آمدنی میں حالیہ بہتری کی عکاسی فرموں کے حصص کی قیمتوں میں نہیں ہو رہی۔ فہرستی کمپنیوں کے 2021ء میں بلند منافع کو

معیشت کی بحالی کا سال رہا جس میں قرض لینے والی سرفہرست کمپنیاں بہتر درجہ بندی، بحیثیت مجموعی مضبوط مالی کارکردگی اور زیادہ مستحکم مارکیٹ اظہار یوں کی عکاسی کرتی ہیں۔

اہلیت (یعنی او آر آر) کو بہتر بنایا ہے۔ قرضے کی درجہ بندی میں بہتری بینکوں کی جانب سے دانشمندانہ اور خطرے سے بچنے کے موقف کی عکاسی کرتی ہے کہ بڑی کمپنیوں کا زیادہ اکتشاف کیا جائے جن کے پاس بہتر قرضہ جاتی ساکھ ہے۔ 2021ء

8 مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچرز

وبائی مرض کے دوسرے سال میں داخل ہونے کے ساتھ ہی 2021ء کے دوران ادائیگیوں اور تصفیے کی سرگرمیوں میں نمایاں اضافے کے باعث مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچرز کی مضبوطی برقرار رہی۔ پاکستان میں بینکوں کے مابین فوری مالی تصفیے کے نظام (پرزوم) کی سرگرمیوں میں مالیت اور حجم دونوں کے لحاظ سے لین دین میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا۔ ای بینکنگ میں مستقل اور مضبوط نمو نے صارفین کی مالی لین دین کے لیے ڈیجیٹل چینلز کے استعمال کی بڑھتی ہوئی ترجیح کو ظاہر کیا۔ اسٹیٹ بینک نے اپنے عظیم اقدام 'راست' کے تحت فرد تا فرد اور بڑی مالیت کی ادائیگی کا آغاز کیا، جو ایک فوری خوردہ ادائیگی کا نظام ہے اور اسی کے مطابق پاکستان میں ڈیجیٹل بینکوں کو ایک علیحدہ اور مخصوص زمرے کے طور پر قائم کرنے کے لیے لائسنس اور ضوابطی فریم ورک جاری کیا گیا۔ اس اقدام سے ضوابطی نگرانی کے تحت سستی ڈیجیٹل مالی خدمات کے ایک پورے سلسلے کے ساتھ بینکاری اور ادائیگی کے اختیارات ایک نئے دور میں داخل ہوجائیں گے۔ زیر جائزہ مدت میں نیشنل کلیئرنگ کمپنی آف پاکستان لمیٹڈ (این سی سی پی ایل) اور سینٹرل ڈپازٹری کمپنی (سی ڈی سی) کی کارکردگی میں بہتری آئی ہے اور ان کی مضبوطی بھی برقرار رہی۔ ان اداروں نے آپریشنل مضبوطی کو مزید مستحکم بنانے، انتظام خطر فریم ورک اور سرمایہ کاروں کے لیے سہولتیں فراہم کیں۔

طرح اسٹیٹ بینک قومی ادائیگی اور تصفیے کو موثر و مستحکم طور پر چلانے کا ذمہ دار ہے۔

کووڈ وبا میں کمی کے سبب معاشی سرگرمیوں کے معمول پر آنے سے نظام ہائے ادائیگی میں زبردست نمو دیکھی گئی۔۔۔

قومی ادائیگی کے نظام میں پرزوم اور خوردہ لین دین دونوں میں زبردست نمو دیکھنے میں آئی جس سے مالی سال 21ء کے دوران لین دین کے حجم اور قیمت میں اضافہ ظاہر ہوتا ہے۔ اس سے گذشتہ سال کے مقابلے میں ملک میں معمول کی بحالی اور معاشی سرگرمیوں میں اضافے پر روشنی پڑتی ہے جو وبائی مرض سے بری طرح متاثر ہوا تھا۔ پرزوم اور ای بینکنگ ٹرانزیکشن کے حجم میں دوہندسی اضافہ دیکھا گیا جبکہ کاغذ پر مبنی حجم میں صرف 0.9 فیصد اضافہ دیکھا گیا۔

تاہم، کاغذی لین دین کا حجم کووڈ وبا سے قبل کی سطح سے اب بھی نیچے ہے۔ ای بینکاری لین دین کی وجہ سے خوردہ ادائیگیوں میں اضافہ ہوا، جو صارفین کے ڈیجیٹل ذرائع کی طرف بڑھتے ہوئے رجحان کی عکاسی کرتا ہے، یہ امر خصوصاً کووڈ وبا کے تناظر میں صارفین کے طرز عمل میں تیزی سے شامل ہو رہا ہے (جدول 8.1)۔ اتفاقاً طور پر کووڈ وبائے ادائیگی کے روایتی طریقوں کے لیے صارفین کی ترجیح کا جمود ختم کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔

پرزوم نظام نے بلحاظ حجم اور مالیت بڑھتے ہوئے لین دین کا موثر انتظام کیا، اور اس کی دستیابی مسلسل برقرار رہی۔۔۔

2021ء کے دوران پرزوم نے گذشتہ سال کی مائل بہ تنزل مالیت کے عوض حجم اور مالیت کے اعتبار سے زیادہ رقم کا انتظام کیا۔

مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچرز کو شریک اداروں کے درمیان ایک کثیر جہتی نظام کے طور پر گردانا گیا ہے، جو ادائیگیوں، سیکورٹیز، ماخوذات، یادگرمالی لین دین کی کلیئرنگ، تصفیے، یاریکارڈنگ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

پاکستان کے مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچرز میں (1) بڑے پیمانے کا نظام ادائیگی (ایل وی پی ایس) یعنی پرزوم، (2) خوردہ مالیت کا نظام ادائیگی (آروی پی ایس) یا فوری ادائیگی کا نظام یعنی 'راست'، (3) انٹربینک اور اے ٹی ایم سوئچ یعنی 1 لنک، (4) کاغذی آلات یعنی نیشنل انسٹی ٹیویشنل فیسبلٹی ٹیشن ٹیکنالوجیز (این آئی ایف ٹی)، (5) کارپوریٹ تسکات تصفیہ کمپنی یعنی این سی سی پی ایل، اور (6) ایک کارپوریٹ تسکات ڈپازٹری یعنی سی ڈی سی۔

مالی منڈی کا انفراسٹرکچر اداروں کی منظم نوعیت انہیں مالی اداروں میں لین دین کی کلیئرنگ اور تصفیے کے ساتھ ساتھ رقم اور تسکات کے بہاؤ میں مرکزی کردار تفویض کرتا ہے۔ اس طرح ادائیگی کے نظام کی بلار کاوٹ سرگرمیاں خدمات کی بلا تعطل فراہمی، زری پالیسی کے اشاروں کی موثر ترسیل اور مالی منڈیوں کے استحکام کے سلسلے میں مالی نظام کی کارکردگی کے لیے اہم ہے۔

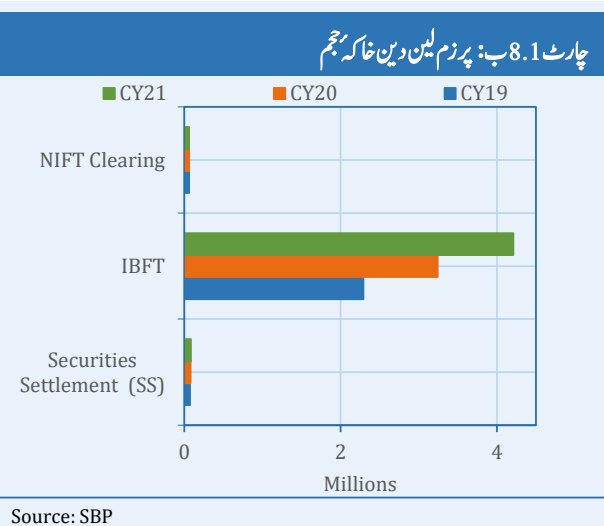
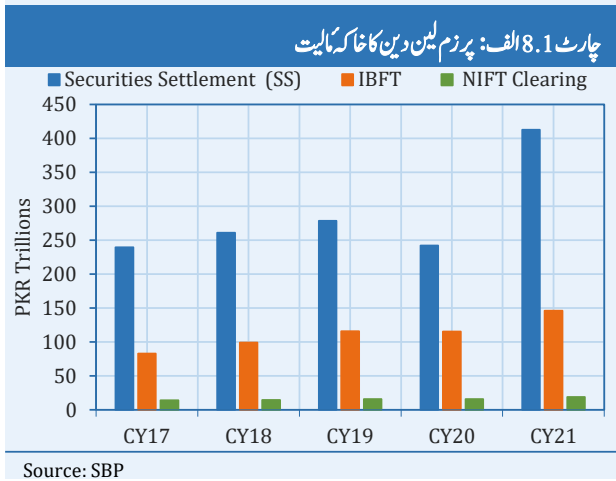
8.1 نظام ہائے ادائیگی اور ان کی کارکردگی

حال ہی میں ترمیم شدہ اسٹیٹ بینک ایکٹ 1956ء کی دفعات اسٹیٹ بینک کو ادائیگی کے نظام پر کام کرنے اور نگرانی کرنے کا اختیار دیتی ہیں۔¹⁸⁰ مزید برآں، ادائیگی کے نظام اور فنڈز کی برقی منتقلی ایکٹ (پی ایس ای ایف ٹی)، 2007ء اسٹیٹ بینک کو ملک کے قومی ادائیگی کے نظام کی ضابطہ کاری، چلانے اور سہولت فراہم کرنے کا اختیار دیتا ہے۔¹⁸¹ اس

¹⁸¹ پی ایس ای ایف ٹی ایکٹ، 2007ء

¹⁸⁰ اسٹیٹ بینک ایکٹ، 1956ء (یکم جنوری 2022ء تک ترمیم شدہ)

ٹرانزیکشنز نے 2021ء کے دوران 30.0 فیصد اضافے کے ساتھ پوزم لین دین کے مجموعی حجم میں سب سے زیادہ حصہ ڈالا (چارٹ 8.1 ب)۔



کووڈ 19 وبا کے دوران ڈیجیٹل ذرائع کے استعمال کو فروغ دینے کے لیے رقوم کی بین البینک منتقلی اور تھرڈ پارٹی کسٹمر ٹرانسفرز پر ٹرانزیکشن چارجز ختم کرنے کا اسٹیٹ بینک کا اقدام مالی سال 2020ء اور 2021ء کے دوران ٹرانزیکشن کے حجم میں حالیہ اضافے کا ایک عنصر رہا ہے۔¹⁸⁴ تاہم اس اقدام پر جون 2021ء میں کے مہینے میں نظر ثانی کی گئی اور 25,000 روپے ماہانہ سے زائد کی ٹرانزیکشنز پر فیس کی چھوٹ واپس لے لی گئی۔¹⁸⁵ رقوم کی بین البینک منتقلی کے ساتھ ساتھ آنے والی رقوم کی بین البینک منتقلی خدمات کو ڈیجیٹل ٹرانزیکشنز کی حوصلہ افزائی کے لیے تھا۔ مزید برآں، اکتوبر 21ء میں بینکوں کے

جدول 8.1: نظام ادائیگی کے طریقہ کار کا خاکہ

نمو	21ء	20ء	19ء	18ء
ٹریٹ کار	(حجم بلین میں، مالیت ٹریلین روپوں میں)			

الف: پوزم					
حجم	28.9	4.4	3.4	2.4	2.2
مالیت	54.7	577.8	373.4	410.6	375.1
ب۔ خرچہ ادائیگیاں (i+ii)					
حجم	29.3	1788.0	1382.7	1381.6	1281.6
مالیت	30.4	272.9	209.3	207.3	198.7
i. کاغذی تمسکات					
حجم	1.0	393.4	389.6	467.5	464.8
مالیت	22.4	166.4	136.0	142.3	145.0
ii. الیکٹرانک					
حجم	40.4	1394.7	993.0	914.2	816.8
مالیت	45.1	106.5	73.3	65.0	53.7

ماخذ: اسٹیٹ بینک

مالیت میں یہ زبردست اضافہ معاشی سرگرمیوں کے معمول پر آنے اور بحالی کی طرف واپسی کی عکاسی کرتا ہے۔ بحیثیت مجموعی، لین دین کی مجموعی مالیت کا تقریباً 67.9 فیصد پوزم کے ذریعے طے کیا گیا تھا، گوکہ حجم کے لحاظ سے یہ صرف 0.2 فیصد تھا جو اس حقیقت کی عکاسی کرتا ہے کہ پوزم مالی اداروں کے ذریعے استعمال ہونے والا بڑے پیمانے کا نظام ادائیگی ہے۔¹⁸² پوزم، بڑے پیمانے کے بروقت مالی تصفیے (آر ٹی جی ایس) کا نظام بلا تعلق چلتا ہے، جو لین دین میں فراہمی بعوض ادائیگی (ڈی وی پی) یا ادائیگی بعوض ادائیگی (پی وی پی) کا طریقہ کار استعمال کر کے بین البینک تصفیے کے عمل میں نظامی خطرات کو محدود کرتا ہے۔

تفصیلی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ 2021ء دوران پوزم لین دین کی مالیت میں زبردست اضافہ تمام کلیدی ادائیگیوں میں ہوا، یعنی تمسکات کے تصفیے میں 70.5 فیصد، این آئی ایف ٹی، این سی سی پی ایل اور 1 لنک سے متعلق کلیئرنگ ٹرانزیکشنز میں 20.4 فیصد اور آئی بی ایف ٹی میں 26.6 فیصد اضافہ ہوا، جو پوزم لین دین کی مالیت میں 54.8 فیصد اضافہ ہے (چارٹ 8.1 الف)۔ تمسکات کے تصفیے کی ٹرانزیکشنز میں بڑے پیمانے پر اضافے کی وجہ خصوصاً اسٹیٹ بینک کے بازار زر کے ادخالات کے پیمانے میں اضافہ، مالی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے سرکاری تمسکات کا اجرا اور انٹرنیشنل ریپو قرض دینے کی سرگرمی میں اضافہ ہے۔ حجم میں اضافہ بنیادی طور پر رقوم کی بین البینک منتقلی کی ٹرانزیکشنز کی تعداد میں نمایاں اضافے کی وجہ سے ہوا۔¹⁸³ رقوم کی بین البینک منتقلی کی

¹⁸² دسمبر 2021ء، پوزم نظام میں براہ راست جس میں 36 بینک اور 8 مائیکرو فنانش بینک، 9 ترقیاتی مالی ادارے، ایک

غیر بینک ادارہ اور 3 خصوصی شراکت دار شامل ہیں۔

¹⁸³ رقوم کی بین البینک منتقلی کی ٹرانزیکشنز میں بینک تا بینک منتقلی اور تھرڈ پارٹی منتقلیاں شامل ہیں۔ تھرڈ پارٹی رقوم

¹⁸⁴ پی ایس ڈی سرکلر نمبر 2 برائے 2020ء

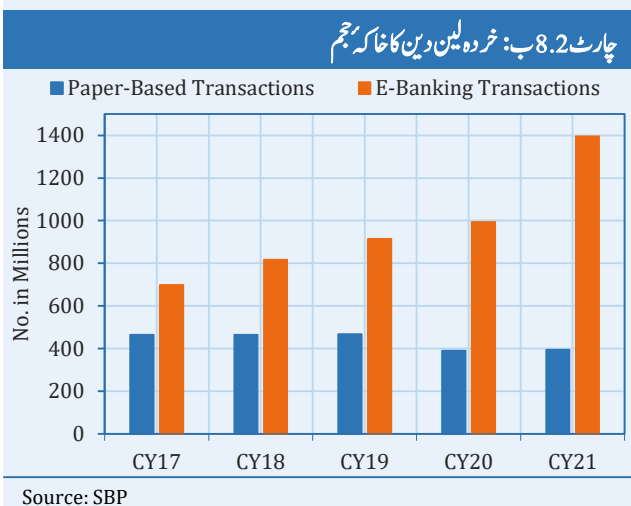
¹⁸⁵ پی ایس ڈی سرکلر نمبر 2 برائے 2020ء

اسٹیٹ بینک نے کووڈ 19 وبا کے لیے ریلیف اقدامات کے تحت چیک کلئیرنگ میں سہولت دینے کا سلسلہ جاری کہا۔۔۔

اسٹیٹ بینک نے کووڈ 19 کا پھیلاؤ روکنے کی غرض بینکوں کو یہ ترغیب دلانے کے لیے کہ وہ 2020ء کے دوران ڈائریکٹ چیک ڈپازٹ، گھروں سے اور ڈراپ باکس سے چیک وصولی جیسی مختلف چیک کلیرنگ سہولتیں فراہم کریں، تاکہ صارفین کی سہولت ملے اور سماجی میل جول کم کیا جاسکے۔¹⁸⁷ 2021ء میں ان اقدامات کا تسلسل جاری رہا۔

ای بینکاری لین دین میں مسلسل اضافہ ہوا۔۔۔

صارفین کا ای بینکاری کے استعمال کا رجحان بڑھتا رہا۔ زیر جائزہ سال کے دوران ای بینکاری ٹرانزیکشنز کے حجم میں 40.4 فیصد اور مالیت کے لحاظ سے 45.1 فیصد اضافہ ہوا۔ ای بینکاری میں برقی ذرائع سے کی جانے والی ٹرانزیکشنز شامل ہیں جن میں ریئل ٹائم آن لائن برانچر، ای ٹی ایمز، موبائل بینکاری، انٹرنیٹ بینکاری، کال سینٹر بینکاری، پوائنٹ آف سیل (پی او ایس) اور ای کامرس شامل ہیں۔



ای بینکاری میں موبائل بینکاری کی نمو سب سے زیادہ رہی کیونکہ ہر سال اس کا حصہ دگنا ہو رہا ہے۔۔۔

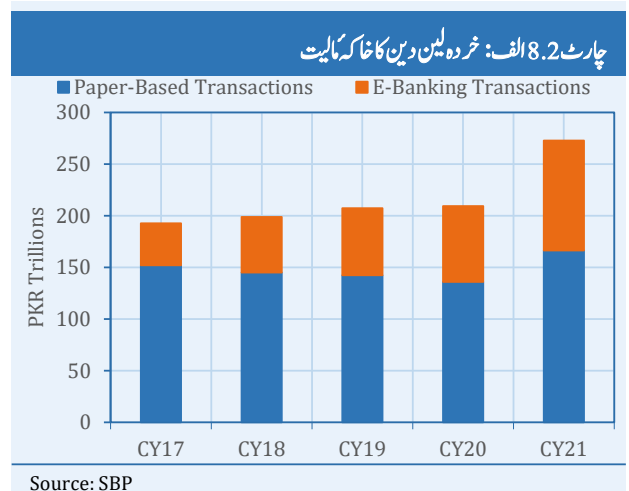
جس تیزی سے صارفین ڈیجیٹل بینکاری ذرائع اپناتے ہیں، انہوں نے انٹرنیٹ بینکاری اور موبائل بینکنگ کو استعمال میں آسان، سہولت اور فوری رسائی کی وجہ سے واضح ترجیح دی ہے۔ تاہم، موبائل بینکاری دیگر طریقوں کو پیچھے چھوڑتے ہوئے زبردست نمو کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ موبائل بینکاری ٹرانزیکشنز کے حجم میں گذشتہ پانچ برسوں کے دوران مسلسل 100 فیصد سالانہ اضافہ ہوا ہے اور 2021ء میں 119.7 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ موبائل بینکاری کے حجم کا حصہ 2017ء میں 2.0 فیصد سے بڑھ کر 2021ء میں ای بینکاری ٹرانزیکشنز (حجم) میں 20.5 فیصد ہو گیا۔ ان رجحانات سے یہ واضح ہوتا جا رہا ہے کہ آنے والے برسوں میں ای بینکاری کے سبب موبائل بینکاری میں زبردست نمو آئے گی۔

¹⁸⁷ پی ایس ڈی سرکلر نمبر 4 برائے 2020ء

لیے یہ لازمی قرار دیا گیا تھا کہ وہ ادارہ جاتی صارفین کی ڈیجیٹل ادائیگیوں اور مالی خدمات کی سہولت فراہم کریں۔¹⁸⁶

پرزیم کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے اپنے کاروباری تسلسل کی منصوبہ بندی کے فریم ورک کو استعمال کرتے ہوئے جائزہ مدت کے دوران پرزیم کی مسلسل دستیابی کو یقینی بنایا، جس سے روزانہ کی سرگرمیاں بلا تعطل جاری رکھنے کے حوالے سے نظام کی مضبوطی ظاہر ہوتی ہے۔

خوردہ ادائیگی کے نظام کو کاغذ پر مبنی اور لین دین کے الیکٹرانک طریقہ کار میں تقسیم کیا گیا ہے۔ خوردہ ادائیگی کے نظام میں مالی سال 2021 کے دوران لین دین کی قیمت اور حجم میں بالترتیب 30.4 فیصد اور 29.3 فیصد کی تیزی سے اضافہ دیکھا گیا۔ وبائی مرض کی وجہ سے پچھلے سال نسبتاً موجود کا سامنا کرنے کی وجہ سے اس سال ترقی کا اثر بھی زیادہ گہرا تھا۔ اس سال تیزی کی بنیادی وجہ ای بینکنگ لین دین کو تیزی سے اپناتا تھا جس میں حجم اور قدر دونوں لحاظ سے 40.0 فیصد سے زیادہ کا اضافہ دیکھا گیا۔ تاہم، پرچون لین دین کی قیمت کے لحاظ سے کاغذ پر مبنی لین دین کا حصہ اب بھی 61.0 فیصد ہے، حالانکہ حجم کے لحاظ سے صرف 22.0 فیصد ہے۔ (چارٹ 8.2 الف اور 8.2 ب)۔

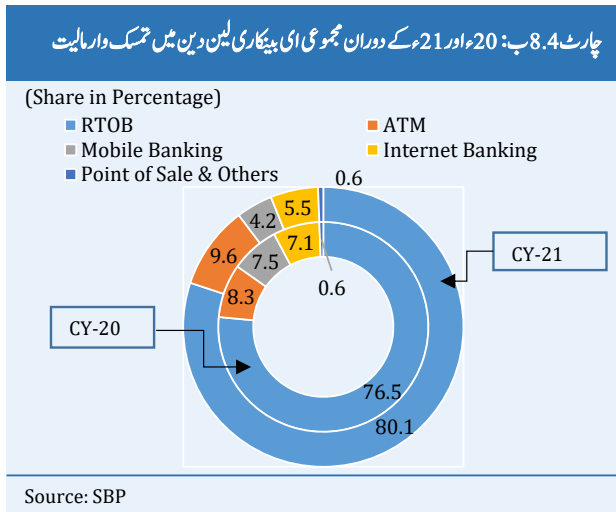


کاغذ پر مبنی لین دین میں ای بینکنگ لین دین کے مقابلے میں سست نمو دیکھی گئی جو صارفین کی بڑھتی ہوئی ڈیجیٹل ترجیح کی عکاسی کرتی ہے۔ مجموعی طور پر کاغذ پر مبنی لین دین میں حجم کے لحاظ سے 0.9 فیصد اور قیمت کے لحاظ سے 22.4 فیصد اضافہ ہوا جس میں کاغذ پر مبنی لین دین پر چیک کا غلبہ رہا، جس نے حجم میں 49.2 فیصد اور ان ٹرانزیکشنز کی قدر میں 70.3 فیصد کا حصہ ڈالا (چارٹ 8.3)۔

¹⁸⁶ پی ایس ڈی ایبڈ اوڈی سرکلر نمبر 5 برائے 2021ء

اسٹیٹ بینک ڈیجیٹل مالی خدمات کے استعمال کو ترجیحی بینکاری بنانے کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے۔۔۔

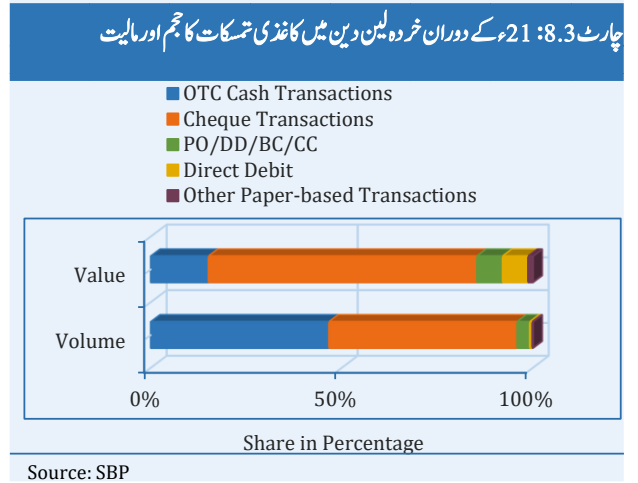
اسٹیٹ بینک نے کووڈ وبائی مرض کے آغاز کے ساتھ ہی صارفین کی سہولت کے لیے متعدد اقدامات کیے۔ اسٹیٹ بینک نے بین الہنگ چارجز کو عقلی بنیادوں پر استوار کرنے کے علاوہ صارفین کے لیے ڈیجیٹل آن بورڈنگ فریم ورک (سی ڈی او فریم ورک) جاری کیا تاکہ پاکستانیوں کے بینک اکاؤنٹس کھولنے کے حوالے سے بلا تعطل اور معیاری عمل کا نفاذ کیا جاسکے۔¹⁸⁸ مزید برآں، بینکوں سے کہا گیا کہ وہ اپنے صارفین کے لیے مکمل طور پر انٹر آپریٹبل ڈیجیٹل ادائیگی کے اختیارات تفویض کرنے کے لیے ارتباہ پیدا کریں، تاکہ صارفین کی مالکاری کی سہولتوں کے عوض ادائیگی کو آسان بنایا جاسکے۔¹⁸⁹ ڈیجیٹل بینکوں کے لیے لائسنس اور ضوابطی فریم ورک جو پاکستان میں ڈیجیٹل بینکوں کو ایک علیحدہ اور منفرد ذمہ کے طور پر قائم کرنے کے لیے تفصیلات فراہم کرتا ہے۔¹⁹⁰ یہ فریم ورک ضوابطی نگرانی کے تحت سستی ڈیجیٹل مالی خدمات کی ایک پوری رینج کے ساتھ بینکاری کے ایک نئے دور کا آغاز کرے گا۔



ڈیجیٹل مالی ذرائع کے بڑھتے ہوئے استعمال کو سنبھالنے کے لیے ای بینکاری انفراسٹرکچر نمو پاتا رہا۔۔۔

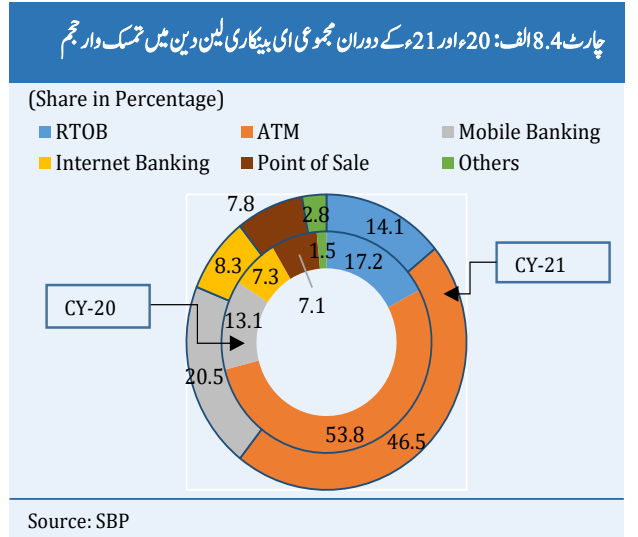
اسٹیٹ بینک کے وژن کے مطابق بینکاری شعبے میں ڈیجیٹلائزیشن کو فروغ دینے کی غرض سے کمرشل بینک اور مائیکرو فنانس بینک ای بیکاری انفراسٹرکچر تک اپنی رسائی میں اضافہ کر رہے ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو انٹر آپریٹبل کیش ڈپازٹ مشینیں (سی ڈی ایم) نصب کرنے کی ترغیب دلائی اور بینکوں کو بینک کاؤنٹرز پر چھپ اور پن کارڈز کے ذریعے صارفین کی تصدیق کرنے کی اجازت دیتے ہوئے فی اکاؤنٹ ڈیٹ کارڈ جاری کرنا لازمی قرار دیا۔¹⁹¹ 2021ء میں پی او ایس مشینوں میں 47.5 فیصد کا زبردست اضافہ ریکارڈ کیا

¹⁹⁰ ایس بی پی پریس ریلیز، 3 جنوری، 2022ء
¹⁹¹ پی ایس ڈی سرکلر نمبر 1 برائے 2021ء



2021ء میں انٹرنیٹ بینکاری ٹرانزیکشنز کے حجم میں بھی 60.7 فیصد کا زبردست اضافہ دیکھا گیا، جو مجموعی ای بیکاری ٹرانزیکشنز کا 8.3 فیصد حصہ ہے۔

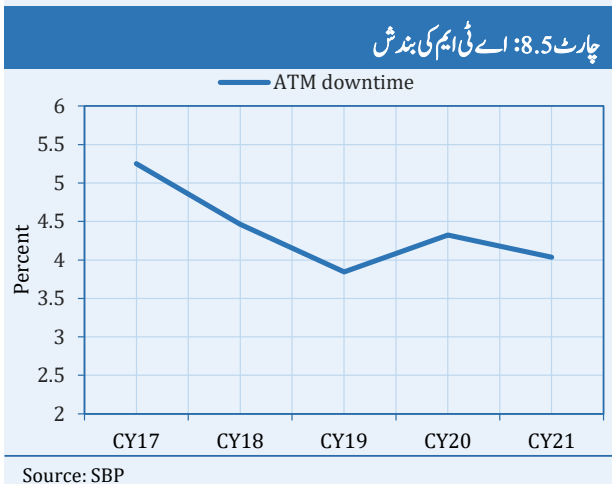
2021ء میں انٹرنیٹ بینکاری کے رجسٹرڈ صارفین کی تعداد میں بھی نمایاں اضافہ دیکھا گیا، جو 6.9 ملین صارفین تک پہنچ گئی۔ موبائل بینکاری 11.9 ملین صارفین تک پہنچ گئی جو بالترتیب 52.9 فیصد اور 26.8 فیصد کی سالانہ شرح نمو ظاہر کرتی ہے۔ تاہم، مالیت کے لحاظ سے ریکل ٹائم آن لائن برانچز (آر ٹی او بی) کا کردار سب سے نمایاں رہا (چارٹ 8.4 الف اور 8.4 ب)۔ اس طرز بینکاری میں 38.6 فیصد اضافہ ہوا اور 2021ء میں ٹرانزیکشنز کا حجم 81.4 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا۔ اتفاق سے 2021ء کے دوران ای بینکاری کے تمام زمروں میں لین دین کی مالیت میں دوہندسی کا فیصدی اضافہ دیکھا گیا۔



¹⁸⁸ پی ای آر ڈی سرکلر نمبر 2 برائے 2021ء
¹⁸⁹ پی ایس ڈی سرکلر نمبر 1 برائے 2021ء

اسٹیٹ بینک نے ضوابطی نگرانی سے اے ٹی ایم کی کارکردگی میں بہتری آئی ---

اے ٹی ایم کی آپریشنل کارکردگی قابو میں رہی اور کارکردگی کی پیمائش کا پیمانہ یعنی ڈاؤن ٹائم مالی 2020ء میں 4.3 فیصد سے کم ہو کر 2021ء میں 4.0 فیصد رہ گیا۔ چونکہ اے ٹی ایم ٹرانزیکشنز ای بیکاری حجم میں سب سے زیادہ حصہ لیتی ہیں، لہذا یہ ضروری ہے کہ اے ٹی ایم کو ہر روز چوبیس گھنٹے کام کرتے رہیں تاکہ عوام کو بینکوں کے آپریشنل اور سہولت کے خطرات کا انتظام کرنے میں سہولت مل سکے (چارٹ 8.5)۔



پاکستان میں برانچ لیس بینکاری صارفین کو زیادہ سہولت فراہم کر کے بینک برانچوں کے مقابلے میں اپنے وسیع لائسنس نیٹ ورک کے ساتھ ملک کے دور دراز علاقوں میں مالی خدمات پیش کرنے کے لیے ایک آسان ذریعہ کے طور پر پھلا پھولا ہے۔ اس نے بینکاری کے شعبے کو تبدیل کر دیا ہے اور کم آمدنی والے طبقے کی طرف سے بینکاری کا ترجیحی طریقہ بن کر ابھرا ہے اور اس طرح پاکستان میں مالی شمولیت کو بہتر بنانے میں کلیدی کردار ادا کر رہا ہے۔

کووڈ کی وبا نے برانچ لیس بینکاری کی ترقی کو آگے بڑھانے میں محرک کے طور پر کام کیا۔ 2021ء کے دوران اس شعبے نے تیزی سے ترقی کا مظاہرہ کیا کیونکہ برانچ لیس بینکاری اکاؤنٹس میں 25.6 فیصد اضافہ ہوا جبکہ ڈپازٹس گذشتہ سال کی بلند ترین سطح 65.6 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ حجم اور قدر کے لحاظ سے مجموعی لین دین میں بالترتیب 37.5 فیصد اور 32.2 فیصد اضافہ ہوا۔ ایسا لگتا ہے کہ بی بی اے اکاؤنٹس ایک ایسے موڈ پر پہنچ گئے ہیں جہاں کم آمدنی والے طبقے کا ایک عام شخص ان خدمات کے ذریعے پیش کی جانے والی سہولت سے بخوبی واقف ہو گیا ہے۔

گیا، جس کی بنیادی وجہ گذشتہ سال اسٹیٹ بینک کی جانب سے اٹھائے گئے مختلف سہولتی اقدامات تھے جبکہ حکومت کے احساس پروگرام کے اقدام کی وجہ سے سوشل ویلفیئر کارڈز میں تیزی سے اضافہ دیکھا گیا۔¹⁹²

اسٹیٹ بینک نے خوردہ لین دین کو انقلابی حیثیت دینے کی غرض سے ڈیجیٹل ادائیگیوں کو تیزی سے اپنانے کی خاطر ”راست“ کا انعقاد کیا۔ ---

اسٹیٹ بینک نے ایک جدید اور موثر ادائیگی کے قومی نظام کے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے اپنا معرکہ آرا اقدام ’راست‘ کا آغاز کیا، جو خوردہ لین دین کے لیے فوری ادائیگی کا نظام ہے۔¹⁹³ جس سے ملک میں ڈیجیٹائزیشن، سہولت اور سستی ادائیگیوں اور مالی شمولیت میں اضافے کے پالیسی مقاصد کے حصول میں مدد ملے گی۔

’راست‘ نظام تیز رفتار اور پست لاگت ادائیگیوں کو ممکن بنائے گا، ادائیگی کے نظام کی کارکردگی میں اضافہ کرے گا، اور ملک میں کام کرنے والی ادائیگی کی خدمات میں انٹر آپریٹبلٹی کی حمایت کرے گا۔ اس کا مقصد مالی خدمات کی صنعت (بینکوں، الیکٹرانک منی انسٹی ٹیوشنز (ای ایم آئیز) وغیرہ) میں تمام کھلاڑیوں تک رسائی فراہم کرنا اور صارفین، کاروباری اداروں اور سرکاری اداروں کے درمیان لین دین کے لیے ایک محفوظ ذریعے کے طور پر کام کرنا ہے۔ یہ لین دین بروقت تصفیے، عرفات پر مبنی ادائیگیوں، فیڈز کی بلک ٹرانسفر اور اپیلی کیشن پروگرامنگ انٹرفیس (اے پی آئی) کے ذریعے آن بورڈ سٹرکچر کو صلاحیت کی خصوصیات پیش کرے گا۔

اس نظام کا مقصد افراد، سرکاری اداروں اور کاروباری اداروں کے درمیان ادائیگی کی منتقلی کی اوّل تا آخر ڈیجیٹائزیشن حاصل کرنا ہے۔ پہلے مرحلے میں، جو پہلے ہی نافذ العمل ہے، بلک ادائیگی ماڈیول نے منافع منقسمہ کی ادائیگیوں، سرکاری محکموں کی تنخواہوں اور پنشن وغیرہ سمیت رقوم کی منتقلیوں کو ڈیجیٹائزیشن کو ممکن بنایا۔ جبکہ دوسرا مرحلہ حال ہی میں 2022ء کے آغاز میں شروع کیا گیا تھا جس کے تحت فرد تا فرد ادائیگیوں کو ممکن بنایا گیا تھا۔¹⁹⁴ توقع ہے کہ اس سے مستقبل میں فرد سے تاجر ادائیگیوں کو ممکن بنا کر روزمرہ زندگی میں ڈیجیٹل ادائیگیوں کے استعمال کے ایک دور کا آغاز ہو گا اور اس طرح روزمرہ لین دین کے لیے نقد رقم کے استعمال کو کم سے کم کر کے پوری معیشت کی ڈیجیٹائزیشن کے لیے ایک مثالی ماحولیاتی نظام تیار ہو گا۔

¹⁹² پی ایس ڈی سرکلر نمبر 1 برائے 2020ء

اے ٹی ایم کی کارکردگی بطور بنیادی کارڈ پیشکش کریں گے۔

¹⁹⁴ ڈی آئی اینڈ ایس ڈی سرکلر نمبر 1 برائے 2022ء

¹⁹³ ان اقدامات میں تمام نئے اور موجودہ مرچنٹس کے لیے مرچنٹ ڈسکاؤنٹ ریٹ (ایم ڈی آر) کی مقررہ حد (1.5

سے 2.5 فیصد)، ڈیبٹ اور پری پیڈ کارڈز کے لیے انٹرنیشنل ریمریٹ سنٹ (آئی آر ایف) کی حد، اور یہ کہ ڈیبٹ

2021ء کے دوران، این سی سی پی ایل نے آپریشنل کارکردگی کو بہتر بنانے اور رسک میجمنٹ نظام کو مضبوط بنانے کے لیے متعدد اقدامات اٹھائے۔

این سی سی پی ایل نے کووڈ 19 وبا کے بعد تسلسل کار کے اضافی اقدامات کا نفاذ کیا۔۔۔

این سی سی پی ایل نے وبائی مرض کی دوسری اور تیسری لہر میں کاروباری تسلسل کے مضبوط اقدامات فراہم کرنے کا سلسلہ جاری رکھا تاکہ عملے کو گھر سے کام کرنے کی سہولت فراہم کرنے کے لیے ریوٹ کنکٹیویٹی کی فراہمی کے ذریعے سرمایہ منڈی میں بلا تعطل خدمات کی فراہمی یقینی بنائی جاسکے، مختلف مقامات پر آپریشنز کے لیے اہم ٹیموں کی تشکیل اور تقسیم کو یقینی بنایا جاسکے اور اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ این سی ایس ایس کی تمام خدمات مکمل طور پر آپریشنل متبادل پروسیجرنگ سائٹ کے ذریعے فراہم کی جاسکیں۔¹⁹⁵

تصفیہ کے خطرے کو کم کرنے کے طریقہ کار نے مؤثر کارکردگی کا مظاہرہ کیا، البتہ تصفیہ کی یومیہ مالیتیں، تصفیہ ضمانت فنڈ کی مالیتوں سے تجاوز کر گئیں۔۔۔

کسی بھی تصفیہ کرنے والے فریق کے ممکنہ دیوالیہ پن سے پیدا ہونے والے تصفیہ کے خطرے کو کم کرنے کے لیے، این سی سی پی ایل نے ایس جی ایف پر مشتمل طریقہ کار قائم کیا ہے، جو دسمبر 2021ء کے آخر تک 4.5 ارب روپے تھا۔

مالی سال 2021 میں یومیہ اوسط تصفیہ کی مالیت 10.33 ارب روپے رہی جو 2020ء کے مقابلے میں تقریباً دوگنی ہے۔ اسی طرح معاشی بحالی اور ایکویٹی مارکیٹ میں مواقع کی وجہ سے کاروباری حجم میں بھی اضافہ دیکھا گیا جو مالی سال 2020 میں 151.28 ملین کے یومیہ اوسط تصفیہ لین دین کے حجم سے بڑھ کر 2021ء میں 310.19 ملین ہو گیا۔ تاہم، ایس جی ایف غیر استعمال شدہ ہاکیونکہ کلیئرنگ ارکان کے ذریعہ فراہم کردہ مارجن، جو دیوالیہ کے خطرے کے خلاف پہلا دفاع ہے، نے مؤثر طریقے سے کام کیا (چارٹ 8.6)۔

سائبر سیکورٹی ڈھانچے کو وسعت دینے کے لیے سائبر سیکورٹی حل دینا۔۔۔

این سی سی پی ایل نے اپنی مرضی کے مطابق مصنوعات یعنی سیکورٹی اینڈ تھریٹ انٹیلی جنس پلیٹ فارم (ایس ٹی آئی پی) تیار کرنے میں مقامی شرکت دار کے ساتھ تعاون کیا۔ یہ پلیٹ فارم پاکستان کی سرمایہ منڈی کی انفارمیشن سیکورٹی سے متعلق ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ ایس ٹی آئی پی انٹر ایکٹو ڈیش بورڈز کے ساتھ مرکزی

جدول 8.2: الف ای بیکاری انفراسٹرکچر					
تفصیلات	17ء	18ء	19ء	20ء	21ء
آن لائن شاخیں	14,610	15,346	15,930	16,165	16,571
اے ٹی ایم	13,409	14,361	15,252	16,041	16,709
پی او ایس	52,506	49,621	47,567	62,480	92,153
تعداد ہزاروں میں					
مجموعی نظام ادائیگی جس میں:	39,361	41,708	42,083	44,285	48,677
کرڈ کارڈز	1,374	1,522	1,644	1,691	1,740
ڈیٹ کارڈز	19,848	23,303	26,440	27,592	30,934
صرف اے ٹی ایم کارڈز	8,385	8,805	7,650	7,246	4,782
ساتھ ہیڈ کارڈز	9,501	7,848	6,180	7,624	11,096
پری پیڈ کارڈز	253	230	168	133	125

ماخذ: بینک دولت پاکستان

اس کے مطابق 2021ء کے دوران اوسط یومیہ لین دین میں 37.5 فیصد کا زبردست اضافہ دیکھا گیا۔ فعال اکاؤنٹس کی تعداد میں مضبوط اضافے کے باوجود، کل اکاؤنٹس میں ان کا حصہ قدرے کم ہو کر 57.0 فیصد رہ گیا (جدول 8.3)۔

مالی خدمات کی بڑھتی ہوئی ڈیجیٹائزیشن، سائبر سیکورٹی ایک بڑے خطرے کے طور پر ابھری ہے، جو صنعت اور پالیسی سازوں کی طرف سے انتہک کوششوں کی متقاضی ہے۔۔۔

سائبر سیکورٹی کی اہمیت اور اس سے وابستہ خطرات کو مد نظر رکھتے ہوئے، اس کا ایک تفصیلی جائزہ باکس میں شامل کیا گیا ہے یعنی "سائبر سیکورٹی - ابھرتے ہوئے رجحانات، چیلنجز اور پالیسی رد عمل"۔

8.2 مالی منڈی انفراسٹرکچر کے علاوہ نظام ادائیگی

این سی سی پی ایل ایک لائسنس یافتہ کلیئرنگ ہاؤس ہوتا ہے، جو مکمل طور پر خود کار نیشنل کلیئرنگ اینڈ سیٹلمنٹ سسٹم (این سی ایس ایس) کے ذریعے پی ایس ایکس کو کلیئرنگ، سیٹلمنٹ اور انتظام خطرہ سروسز فراہم کرتا ہے۔ سینٹرل کاؤنٹر پارٹی (سی سی پی) کا کردار سنبھالنے کے بعد، کمپنی این سی ایس ایس میں کلیئرنگ اور تصفیہ کے لیے رپورٹ کردہ ٹریڈز کے سلسلے میں ضمانت ی تصفیہ فراہم کرتی ہے۔ مزید برآں، این سی سی پی ایل سرمایہ منڈی کے سرمایہ کاروں کے لیے ایک سینٹرلائزڈ اپنے کسٹمر آرگنائزیشن (سی کے او) کے طور پر بھی کام کرتا ہے۔

¹⁹⁵ این سی سی پی ایل کی سالانہ رپورٹ 2021ء

جدول 8.3: برائے بیس بیکاری کی کلیدی جھلکیاں

تفصیلات	19ء	20ء	21ء	21ء میں نمو (فیصد)
ایجنٹس کی تعداد	437,182	481,837	587,547	21.9
اکاؤنٹس کی تعداد (ہزاروں میں)	46,103	62,755	78,810	25.6
فعال اکاؤنٹس کی تعداد (ہزاروں میں)	24,530	37,020	44,905	21.3
آخر مدت پر ڈپازٹس (ملین روپے)	28,770	51,671	65,580	26.9
ٹرانزیکشنز کی تعداد (ملین)	1,309	1,819	2,501	37.5
ٹرانزیکشنز کا حجم (ارب روپے)	4,505	6,786	8,971	32.2
اوسط میہ ٹرانزیکشنز (ہزاروں میں)	3,637	5,053	6,948	37.5
ٹرانزیکشنز کا اوسط حجم (روپوں میں)	3,445	3,715	3,577	(3.7)
اکاؤنٹس میں ڈپازٹس (روپوں میں)	649	726	799	10.1

ماخذ: بینک دولت پاکستان

مرکزی ڈپازٹری کمپنی اور این سی سی پی ایل نے وبا کے دوران اپنی بلا تعطل سرگرمیاں یقینی بنانے کے لیے مشترکہ مشق کی۔۔۔

آپریٹنگ کی تیاری کو برقرار رکھنے کے اس عزم کے مطابق، سی ڈی سی اور این سی سی پی ایل نے مشترکہ طور پر اپنی متعلقہ متبادل پروسیجرنگ سائنس سے پہلی مشترکہ بی سی پی اور ڈیزاسٹر ریکوری (ڈی آر) مشق کا انعقاد کیا۔ کاروباری تسلسل کے منصوبوں کی جانچنے موجودہ بی سی پی انتظامات کی تاثیر کا اندازہ لگانے کے ساتھ ساتھ متبادل منصوبوں کو فعال کرنے اور ایسے واقعات کے رد عمل کی صلاحیت کا اندازہ لگانے میں مدد کی، جو ممکنہ طور پر آپریٹنگ میں خلل ڈال سکتے ہیں۔ ان انتظامات کی کارکردگی اور ان انتظامات کو نافذ کرنے کے لیے ادارہ جاتی کارکردگی بھی کوڈ کے دوران بلا تعطل آپریٹنگ سے اچھی طرح ظاہر ہوتی ہے۔

پاکستان کا پہلا پیشہ ور کلیئرنگ رکن یعنی میسرز ای کلیئرز سروسز لمیٹڈ مرکزی ڈپازٹری کمپنی کے ذیلی ادارے کے طور پر شروع کیا گیا۔۔۔

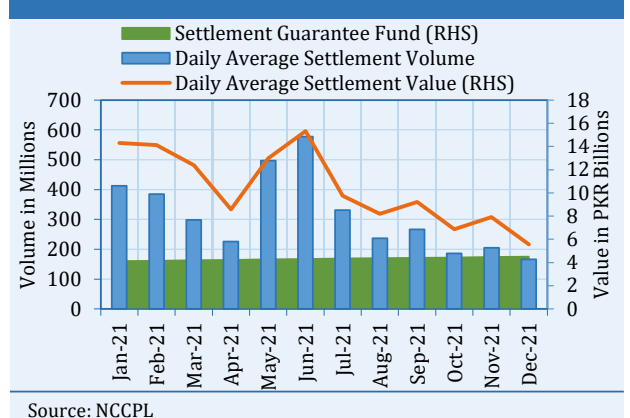
مارکیٹ میں شفافیت اور کارکردگی لانے کے لیے ایس ای سی پی اور سرمایہ منڈی نے بنیادی ڈھانچے کے اداروں کی جانب سے متعلقہ ضوابطی فریم ورک متعارف کروانے کے بعد نئے پی سی ایم نظام کو کامیابی سے نافذ کیا گیا جس کے نتیجے میں میسرز ای کلیئرز سروسز لمیٹڈ کا آغاز ہوا۔ ایس ای سی پی کی جانب سے متعارف کرائے گئے نئے بروکر نظام کے تحت اب صرف ٹریڈنگ بروکرز ہی پی سی ایم کی آزاد تھرڈ پارٹی تحویل، کلیئرنگ اور سیٹلمنٹ سروسز سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس اقدام کا مقصد سرمایہ کاروں کے مناسب تحفظ کو یقینی بنانا، سرمایہ منڈی تک رسائی کو بڑھانا اور ایف اے ٹی ایف کے نظام کی تعمیل کو مزید مضبوط بنانا ہے۔

مقام پر اثاثوں کی دریافت، نیٹ ورک کمزوری، اور اپنی مرضی کے مطابق ورک فلوز سمیت گہری خطرے کی انٹیلی جنس فراہم کرے گا۔

مرکزی ڈپازٹری کمپنی نے وبائی دور کے باوجود اپنے افعال کو موثر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔۔۔

مرکزی ڈپازٹری کمپنی (سی ڈی سی) ملک میں تسکات کی واحد ڈپازٹری کے طور پر کام کرتی ہے۔ یہ سیکورٹیز کے ڈپازٹ، سیکورٹیز کی منتقلی، سیکورٹیز کی گروی رکھنے اور اسٹاک مارکیٹ میں ہونے والے لین دین کے الیکٹرانک تصفیے جیسے لین دین کو سنبھالتا ہے۔ 2021ء کے اختتام پر سرمایہ کاروں کے کھاتوں کی تعداد 69,147 رہی جو 2020ء کے مقابلے میں 15.4 فیصد زیادہ ہے۔ سی ڈی سی نے جائزہ مدت کے دوران 5.51 ٹریلین روپے کے مارکیٹ کیپٹلائزیشن کے ساتھ 170.29 بلین حصص کو سنبھالا۔¹⁹⁶

چارٹ 8.6: تصفیہ ضمانت فنڈ کا یومیہ اوسط تصفیے سے موازنہ



Source: NCCPL

مرکزی ڈپازٹری کمپنی نے اپنے سرمایہ کاروں کو سہولت دینے کے لیے مختلف اقدامات کیے۔۔۔

مرکزی ڈپازٹری کمپنی (سی ڈی سی) نے راست کے ذریعے ڈیویڈنڈ کی تقسیم، آر ڈی اے ہولڈرز کے لیے سرمایہ کاری کی سہولت اور مشترکہ کے وائی سی کے ذریعے صارفین کی ڈیجیٹل آن بورڈنگ متعارف کرائی۔ مزید یہ کہ، سی ڈی سی کو اسٹیٹ بینک کی طرف سے "اسٹیبلشمنٹ پر پوزیٹو انٹری ڈیلر" (ایس پی ڈی) کا درجہ بھی دیا گیا۔ جس کے تحت، سی ڈی سی کے صارفین اب براہ راست سرکاری سیکورٹیز کی ابتدائی نیلامی میں حصہ لے سکتے ہیں۔ یہ سہولت منی مارکیٹ کی ترقی میں مزید اہم کردار ادا کر سکتی ہے، جس سے سرمایہ کار پیسے اور سرمایہ منڈی دونوں میں مواقع تلاش کر کے اپنے منافع کو بہتر بنا سکتے ہیں۔

¹⁹⁶ سی ڈی سی نیوز لیٹر اکتوبر تا دسمبر 2021ء

بکس 8.1: سائبر سیکورٹی - ابھرتے ہوئے رجحانات، چیلنجز اور پالیسی رد عمل

ٹیکنالوجی مالی خدمات کے شعبے سمیت دنیا بھر کے مختلف کاروباری شعبوں کے منظر نامے کو تبدیل کر رہی ہے۔ ٹیکنالوجی کی مدد سے اخراجات میں کمی، آپریشنل کارکردگی میں بہتری، اور رسائی میں اضافے سے مالی اداروں کو پہلے سے کہیں زیادہ تیزی سے ترقی کرنے میں مدد مل رہی ہے۔ کووڈ 19 کی وبا سے بھی صارفین کی ترجیحات میں بھی ایک مثالی تبدیلی آئی جو اب تیزی سے ڈجیٹل مالی مصنوعات اور خدمات کے فوائد حاصل کر رہے ہیں۔ تاہم، جیسا کہ مالی ادارے تیزی سے ٹیکنالوجی کو اپنا رہے ہیں، یہ امر انہیں مختلف خطرات اور چیلنجز بشمول غیر دانستہ واقعات اور دانستہ حملوں سے بھی دوچار رہتا ہے۔ یہ صورت ضابطہ کار کے لیے بھی تشویش کا باعث بنتی ہے کیونکہ انہیں اس بندوبست سے جنم لینے والے خطرات سے فعال انداز میں نمٹنے کے لیے ضوابطی اور نگرانی فریم ورک کو مسلسل بڑھانا ہوگا۔ اگرچہ، یہ فریم ورک کم از کم لازمی سطح حفاظتی معیارات اور کنٹرولز مہیا کرتے ہیں، تاہم مالی اداروں کو ایسے خطرات کی مؤثر طریقے سے شناخت، جانچ، اور انتظام کی خاطر اور سائبر حملوں اور خطرات کی ابھرتی ہوئی نوعیت کے پیش نظر داخلی سطح پر سخت حفاظتی اقدامات کرنے کی ضرورت ہے

کووڈ 19 کی وبا کے آغاز سے ہی پاکستان میں لین دین کے ڈجیٹل طریقوں کے استعمال میں بھی نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے (چارٹ 8.1.1)۔ اس سلسلے میں اسٹیٹ بینک کے خصوصی اعانتی اقدامات اور سائبر جلسازی کے خلاف احتیاطی تدابیر نے بھی ادائیگی کی خاطر ڈجیٹل طریقوں کے استعمال کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا۔¹⁹⁷ حال ہی میں پاکستان میں اسٹیٹ بینک نے بھی ”راست“ کے نام سے فوری ادائیگی کا پہلا نظام متعارف کر کے ایک تاریخی اقدام کیا ہے، جس سے ڈجیٹل مالی خدمات کے استعمال میں روز افزوں اضافہ متوقع ہے۔ راست نظام ملک بھر میں قدرے کم لاگت پر اور لگ بھگ حقیقی وقت میں بینک اکاؤنٹ سے لے کر بینک اکاؤنٹ کی لین دین میں سہولت فراہم کرتا ہے۔¹⁹⁸

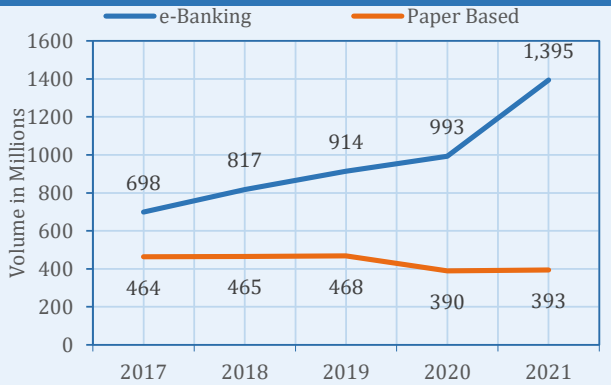
تیز رفتار اختراع اور صارفین کی جانب سے ڈجیٹل مالی خدمات اپنانے کے سبب سائبر سیکورٹی مالی شعبے کی سلامتی اور استحکام کے لیے ایک اہم چیلنج کے طور پر ابھری ہے۔ - - -

مالی شعبے میں کاروباری عمل اور مصنوعات میں ٹیکنالوجی اپنانے کے لحاظ سے نمایاں اختراع دکھائی دے رہی ہے، اسی لیے اس شعبے میں ارتباط اور پیچیدگیاں بڑھ رہی ہیں۔ تاہم، مصنوعات میں اختراع اور ٹیکنالوجی کے وسیع پیمانے پر استعمال سے دنیا بھر میں سائبر خطرات بڑھ رہے ہیں۔ سائبر حملے مالی صنعت کو مختلف قسم کے نقصانات سے دوچار کر سکتے ہیں، جن میں کاروبار میں تھقل، مالی اور ساکھ کا نقصان، سالمیت کا نقصان اور اثاثوں اور خدمات کی عدم دستیابی وغیرہ شامل ہیں۔ نظامی خطرے کے اعتبار سے کسی بڑے ادارے میں کوئی بڑا واقعہ رونما ہونے سے مالی نظام کو بحیثیت مجموعی خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔ مزید یہ کہ بار بار سائبر حملوں سے کاروباری کاموں میں خلل پڑنے کے ساتھ ساتھ مالی نظام پر عوام کا بھروسہ بھی کم ہو جائے گا۔ جس سے منڈی میں افراتفری کا امکان پیدا ہو سکتا ہے۔

ڈجیٹل مالی خدمات کے استعمال میں اضافہ جاری ہے جس میں کووڈ 19 نے بھی اپنا کردار ادا کیا۔ - - -

کووڈ 19 کی وبا ڈجیٹل مالی خدمات کے فوائد سے صارفین کو روشناس کر کے ان کی ترجیحات میں تبدیلی کا موجب بنی۔ مالی ادارے اور پالیسی ساز ادارے دونوں اب تیزی سے ٹیکنالوجی اور ڈجیٹل مالیات کے امکانات کا احساس کر رہے، اور انتظامی اور لاگتی کارکردگی، صارفین کی سہولت، مالی شمولیت اور معیشت کی دستاویزات کو فروغ دینے کے لیے کوشاں ہیں۔

چارٹ 8.1.1: مالی لین دین



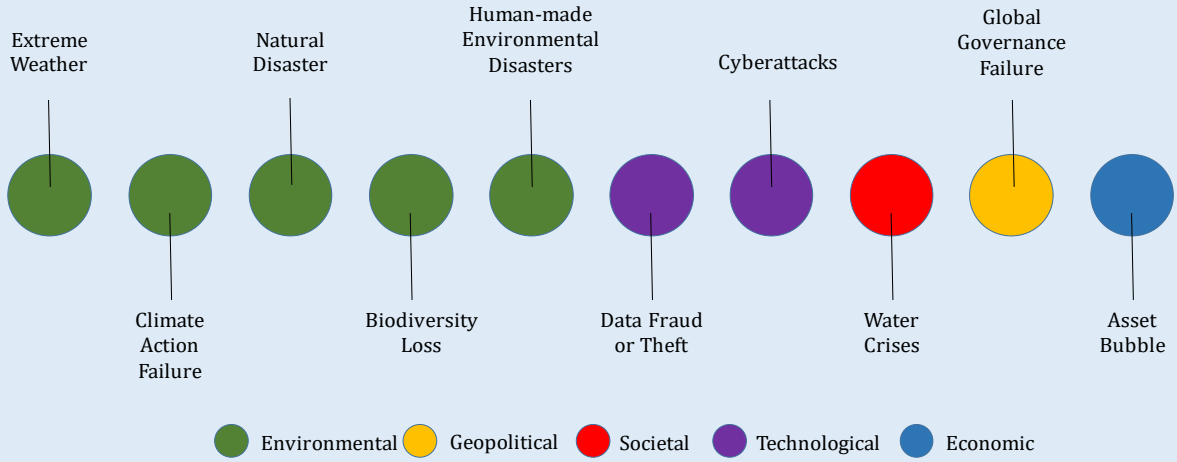
Source: SBP

صارفین کو اپنے ترجیحی بین الاقوامی بینک اکاؤنٹ نمبر (آئی بی اے این) کو اپنے رجسٹرڈ موبائل فون نمبر کے ساتھ منسلک کر کے راست آئی ڈی بنانے کی اجازت دیتے ہیں۔ اس کے بعد صارفین اپنے اکاؤنٹ میں رقم وصول کرنے کے لیے دوسروں کے ساتھ راست آئی ڈی کا اشتراک کر سکتے ہیں۔ بینک کے صارفین اپنے آئی بی اے این کا استعمال کرتے ہوئے رقم بھیجنے یا وصول کرنے کے لئے راست سروس کا استعمال کر سکتے ہیں چاہے ان کے پاس راست آئی ڈی نہ بھی ہو۔ تصفیحات کے لیے اسٹیٹ بینک کی ویب پیج [Raast homepage](http://Raast.homepage)

¹⁹⁷ اسٹیٹ بینک نے مارچ 2020ء میں آئی بی ایف ٹی اور اسٹیٹ بینک کے بڑے پیمانے کی بروقت ادائیگیوں کا نظام چیسے آن لائن بینکنگ چینل کے ذریعے رقم کی منتقلی پر تمام چارجز ختم کر دیے تھے۔ اسٹیٹ بینک نے نیٹوں کو بڑھنے ہوئے ڈجیٹل ٹرانزیکشنز کے پیش نظر ڈجیٹل ذرائع کے جائزے اور نگرانی بڑھانے کی بھی ہدایات جاری کیں۔ مزید تصفیحات کے لیے اسٹیٹ بینک کی 18 مارچ 2020ء کی پریس ریلیز ملاحظہ کریں۔

¹⁹⁸ راست فریڈوم فنڈ منتقلی اور تصفیہ خدمات کے تحت بینک صارفین اپنے بینک کی موبائل ایپلی کیشن، انٹرنیٹ بینکاری یا کوآئر سروسز کا استعمال کرتے ہوئے اپنے اکاؤنٹس میں رقم ارسال اور وصول کر سکتے ہیں۔ بینک اپنے

Long-Term Risk Outlook: Likelihood



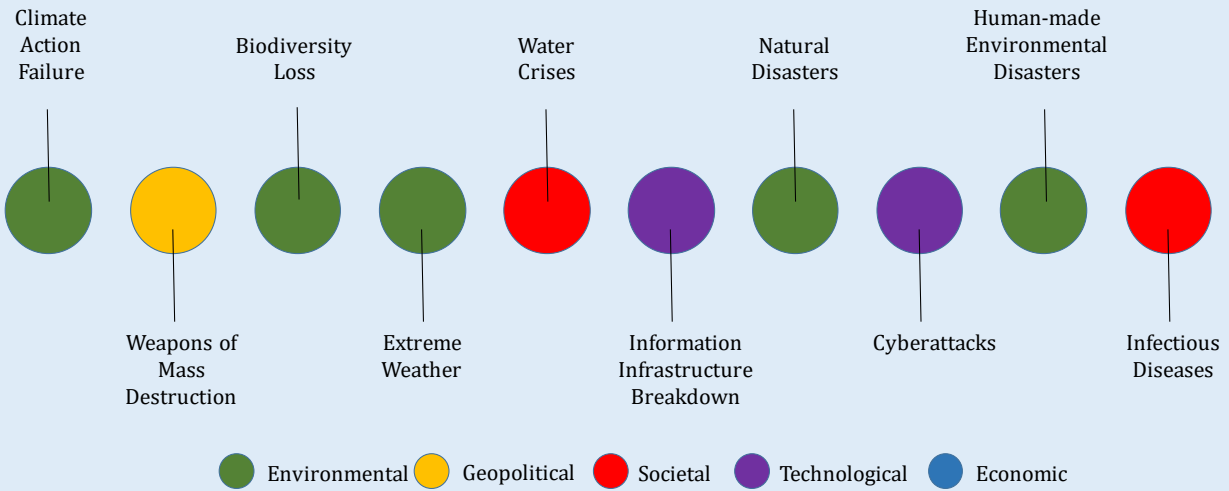
Source: The Global Risks Report 2021, World Economic Forum

اپنی کاروباری سرگرمیوں میں ٹیکنالوجی کا استعمال بڑھایا ہے، ان پر سائبر حملوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ عالمی اقتصادی فورم کی عالمی خطرات رپورٹ 2021ء کے مطابق رپورٹ میں سائبر ناکامیوں کو آئندہ دس برسوں میں امکان اور اثرات دونوں کے اعتبار سے سب سے بڑے خطرے کا درجہ دیا گیا ہے۔ (چارٹ 8.1.2 اور 8.1.3)،¹⁹⁹ عالمی خطرات رپورٹ 2022ء میں بھی یہ نوٹ کیا گیا کہ سائبر سیکورٹی کی ناکامی کا خطرہ کوڈوبا شروع ہونے کے بعد مزید ابتر ہو چکا ہے، پی ڈبلیو سی کے چوٹیس ویں سالانہ سی ای او سروے میں نوٹ کیا گیا ہے کہ سائبر خطرات کی وجہ سے دنیا بھر کے اداروں اور ان کی

ڈجیٹل طریقوں کے عام ہونے کے ساتھ ساتھ سائبر سیکورٹی خطرات اور چیلنجز نے جنم لیا۔۔۔

ڈجیٹل تبدیلی مالی شعبے کے لیے متعدد نئے خطرات اور چیلنجز کا باعث بھی بنی ہے۔ جیسے جیسے مالی شعبہ زیادہ ڈجیٹل ہوتا ہے، ویسے ہی اسے مختلف اقسام کے چیلنجز بشمول غیر مطلوبہ واقعات اور دانستہ حملوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ یہ سائبر حملے مختلف اقسام بشمول، برائے تاوان (ransomware)، فیشنگ، ڈیٹا لیکج، خدمات سے انکار، مالویئر پھیلاؤ، سائبر ہجرت خوری وغیرہ شامل ہیں۔ گذشتہ برسوں میں جب سے مالی اداروں نے

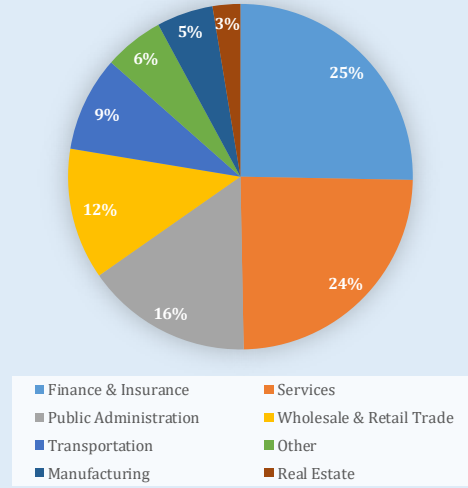
Long-Term Risk Outlook: Impact



Source: The Global Risks Report 2021, World Economic Forum

¹⁹⁹ عالمی خطرات رپورٹ 2021ء، عالمی اقتصادی فورم۔ رسائی بروز 15 مئی 2022ء

چارٹ 8.1.4: بلحاظ شعبہ کووڈ 19 سے متعلق سائبر واقعات



Source: BIS

اضافہ دیکھنے میں آیا ہے جہاں سائبر جرائم میں ملوث افراد ان کی سپلائی چین پر کو کمزور کرنے کے قابل ہیں۔ مزید، کچھ آئی ٹی مصنوعات اور خدمات اپنے ارتکاز کی وجہ سے نظامی اثر کی اہلیت رکھتی ہیں۔ لہذا، ان مصنوعات یا ان کے فراہم کنندگان کے ساتھ کوئی بھی مسئلہ ہونے کی صورت میں بڑے مالی نظام پر منظم اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

جزل کونسل فار اسلامک بینکس اینڈ فنانشل انسٹی ٹیوشنز کی جانب سے گلوبل اسلامک بینکرز سروے 2021ء کے مطابق سائبر سیکورٹی عالمی اسلامی بینکاری صنعت کو درپیش تین بڑے خطرات میں شامل ہے۔²⁰³ بینک فار انٹرنیشنل سیٹلمنٹ (بی آئی ایس) کے مطابق کووڈ 19 وبائی مرض کے دوران دیگر شعبوں کی نسبت مالی شعبے پر ہیکرز کی جانب سے نسبتاً زیادہ حملے کیے گئے ہیں (چارٹ 8.1.4)۔²⁰⁴

پاکستان میں بھی خصوصاً کووڈ وبا پھوٹنے کے بعد سائبر حملوں میں اضافہ ہوا ہے۔۔۔

پاکستان میں بھی سائبر سیکورٹی کا مسئلہ ایک اہم تشویش کے طور پر ابھر کر سامنے آئی ہے۔ سائبر فراڈ کے واقعات میں اضافے کے علاوہ کچھ ریاستی اداروں اور بینکوں پر بڑے پیمانے پر سائبر حملے بھی ہوئے ہیں۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک کے تازہ ترین ایس آر ایس سے سائبر سیکورٹی خطرات کے بارے میں شرکا کے تصور میں نمایاں اضافہ ظاہر ہوتا ہے۔

اسی طرح اسٹیٹ بینک نے سائبر سیکورٹی کے خطرات کو کم کرنے کے لیے ایک جامع ضوابطی اور نگرانی فریم ورک قائم کیا ہے (چارٹ 8.1.5)۔ ذیل میں درج پیراگراف میں فریم ورک کے مختلف پہلوؤں پر تبادلہ خیال کیا گیا ہے۔

اسٹیٹ بینک کے سائبر سیکورٹی اقدامات - ضوابطی فریم ورک سائبر خطرات سے نمٹنے کے لیے حفاظت کے کم از کم معیارات اور رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔۔۔

بینکوں کی سائبر سیکورٹی سے متعلق اسٹیٹ بینک کا ضوابطی نظام نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اسٹیڈیڈ ریڈز اینڈ ٹیکنالوجی (این آئی ایس ٹی) کے سائبر سیکورٹی فریم ورک اور مالی مارکیٹ کے بنیادی ڈھانچے کے لیے سائبر مضبوطی کے بارے میں بی آئی ایس کی رہنمائی پر مبنی ہے۔²⁰⁵

اسٹیٹ بینک نے اپنے آپ، مالی مارکیٹ کے بنیادی ڈھانچے، مالی اداروں اور ان کے

اعلیٰ انتظامیہ میں بے چینی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔²⁰⁰ 2020ء میں 33 فیصد کی نسبت 2022ء میں تقریباً 50 فیصد سی ای او سائبر حملوں کے حوالے سے تشویش کا شکار ہیں۔ 2021ء میں سی ای او کی جانب سے شدید تشویش کے حامل خطرات کی فہرست میں وبا اور صحت کے بحران کے فوری بعد سائبر خطرے کا نمبر آتا ہے۔²⁰¹ تاہم پی ڈبلیو سی کے 25 ویں سالانہ عالمی سی ای او سروے کے مطابق سی ای او نے سائبر خطرات کو ترقی کی راہ میں صحت کے شعبے سے متعلق خطرات سے بھی بڑا خطرہ قرار دے دیا۔²⁰²

دنیا بھر میں مالی شعبہ سائبر حملوں کی ترجیحی بنا رہا ہے۔۔۔

مالی صنعت کے پاس بڑے زرعی اور غیر زرعی وسائل ہیں، جس میں عوام کی حساس اور قیمتی ذاتی معلومات کے بڑے ڈیٹا بیس شامل ہیں۔ اس طرح، یہ ہیکرز اور جلسازوں کے لیے متعدد رغبت آمیز راستے پیش کرتا ہے۔ لہذا یہ صنعت دنیا بھر میں جلساز عناصر کے لیے ایک خاص ہدف ثابت ہو رہی ہے۔ وبائی مرض کے پھیلاؤ کے بعد لاک ڈاؤن نے دنیا بھر میں ریویو ورکنگ کی ضرورت پیدا کر دی، اور اداروں کو ملازمین کو گھروں سے کام کرنے میں سہولت دینے کی خاطر ریویو ایسیس ٹیکنالوجی کا استعمال کرنا پڑا۔ اس رجحان نے سائبر خطرات اور حملوں کے خطرات کے سامنے اداروں کو زیادہ غیر محفوظ بنا دیا۔ مزید برآں، مالی ادارے اپنی خدمات کی فراہمی کے لیے تھرڈ پارٹی سروس فراہم کنندگان کی وسیع رینج کی مصنوعات اور خدمات کا استعمال کرتے ہیں، جس سے ان کے لیے سائبر خطرے مزید بڑھ جاتے ہیں۔ اس حوالے سے گزشتہ دو سالوں میں سائبر سپلائی چین حملوں کی تعداد میں

گراف کے نمونے میں صحت کے شعبے (کووڈ سے متعلق 57 کیسز) اور اشیا سازی کے شعبے کی صحت سے متعلق اشیا (163 کیسز) کو شامل نہیں کیا گیا ہے۔

²⁰⁵ نٹ سائبر سیکورٹی فریم ورک - رسائی بروز 15 مئی 2022ء

²⁰⁶ بی آئی ایس مالی منڈی انفراسٹرکچر کے لیے سائبر مضبوطی پر رہنمائی

²⁰⁰ عالمی خطرات رپورٹ 2021ء، عالمی اقتصادی فورم - رسائی بروز 15 مئی 2022ء

²⁰¹ پی ڈبلیو سی کا 24واں سالانہ عالمی سی ای او سروے - رسائی بروز 15 مئی

²⁰² پی ڈبلیو سی کا 24واں سالانہ عالمی سی ای او سروے - رسائی بروز 15 مئی

²⁰³ عالمی اسلامک بینکرز سروے 2021ء - رسائی بروز 15 مئی 2022ء

²⁰⁴ بی آئی ایس بیٹن نمبر 37 - مالی شعبے میں کووڈ 19 اور سائبر خطرہ - اخذ شدہ بتاریخ 15 مئی 2022ء۔

آئی ٹی سسٹم کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے حکمت عملی کے اقدامات کرتا ہے۔ یہ شعبہ حکمت عملی طور پر پورے ادارے میں اطلاعی سلامتی کا انتظام کرتا ہے اور اسٹیٹ بینک کے آئی ٹی سسٹم اور بنیادی ڈھانچے کو سہارا دینے کے لیے سستی سیکورٹی خدمات فراہم کرتا ہے۔ یہ سائبر سیکورٹی کے تینوں پہلوؤں میں باقاعدگی سے آپریشنل سیکورٹی سرگرمیاں انجام دیتا ہے جس میں افراد، عمل اور ٹیکنالوجی کا احاطہ کیا جاتا ہے۔ حال ہی میں اسٹیٹ بینک نے اپنے اہم سیکورٹی نظاموں کی مضبوطی کی استعداد کاری کے لیے سرمایہ کاری کی اور سائبر واقعات کے انتظام کی فرضی مشقوں میں متعلقہ فریقوں کو شامل کر کے اپنی داخلی سائبر مضبوطی کی صلاحیت کو جلا بخشی۔ آئی ٹی انفراسٹرکچر کی چوہیں گھنٹے سائبر سیکورٹی نگرانی کے ساتھ اس استعداد کاری کے نتیجے میں خطرات کا جلد پتہ چلا ہے اور ٹیموں کی مجموعی اثر انگیزی اور رد عمل کے وقت میں بہتری آئی ہے۔

اسٹیٹ بینک نے مستقبل میں آئی ٹی کی ترقی اور سمت اور متعلقہ ابھرتے ہوئے سائبر خطرات مد نظر رکھتے ہوئے اپنی داخلی آئی ٹی سیکورٹی پالیسیوں اور انتظام خطر فریم ورک میں کنٹرول کی ضروریات کا ایک نیا مجموعہ متعارف کرایا ہے اور جو آئی ٹی کے افعال اور سپورٹ سسٹم کے بڑے خطرات کا جائزہ لیتا ہے۔

مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے کرونا وائرس کے تناظر میں، سائبر سیکورٹی آگاہی کے ورچوئل سیشنز کا اہتمام کر کے ثقافتی تبدیلی لانے کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھیں۔ جس میں سوالات کے ذریعے صارفین کی صلاحیتوں کا تعین بھی جاتا ہے، اور جہاں بھی ضرورت ہوتی ہے وہاں ہدفی تربیتیں فراہم کی جاتی ہیں۔ اسٹیٹ بینک کی ان تمام کوششوں سے سائبر سیکورٹی صورت حال، چٹنگی اور مضبوطی کے ساتھ ساتھ مالی شعبے کے لیے اس کی میزبانی کی خدمات میں اضافہ ہوا ہے۔

اسٹیٹ بینک کی سائبر سیکورٹی خطرات کے حوالے سے مجموعی ضوابطی رہنما خطوط میں اہم امور کے بارے میں تفصیلی رہنمائی موجود ہے۔۔۔

پاکستان میں کام کرنے والے مالی ادارے گزشتہ برسوں کے دوران محتاط انداز میں اپنے چند امور کے لیے آؤٹ سورسنگ کے استعمال میں اضافہ کر رہے ہیں۔ اس نقطہ نظر نے تھرڈ پارٹی خدمات فراہم کرنے والوں پر ان کے انحصار میں اضافہ کیا ہے اور اس کے نتیجے میں ان کے خاکہ خطر میں اضافہ ہوا ہے۔ اسٹیٹ بینک بینکوں کو پابند کرتا ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ آؤٹ سورسنگ نہ توڈ پائزرز اور سرمایہ کاروں کو دستیاب تحفظ میں کمی کا سبب بنیں اور نہ ہی اسے ضوابطی تقاضوں کی تعمیل سے بچنے کے طریقے کے طور پر استعمال کیا جائے۔ اسٹیٹ بینک نے بینکوں کی جانب سے متعدد خدمات کی آؤٹ سورسنگ کے بڑھتے ہوئے

صارفین کو سائبر خطرات سے بچانے کے لیے متعدد پالیسی اور ضوابطی اقدامات کیے ہیں۔ ان اقدامات کا مقصد مالی اداروں اور خدمات فراہم کنندہ اداروں کے مجموعی گورننس انتظامات کو بہتر بنانا ہے، جو مالی اداروں کو آئی ٹی خدمات فراہم کرتے ہیں، اسٹیٹ بینک اور اس کے زیر انتظام مالی ادارے آپریشنل مضبوطی میں چٹنگی لانے اور حقیقی وقت میں سائبر خطرات سے نبرد آزما ہونے کے لیے اس صنعت میں تعاون اور اشتراک کی روایت کو فروغ دینا ہے۔ چونکہ ٹیکنالوجی مالی اداروں کے آپریشنز کا ایک لازمی حصہ بن چکی ہے، لہذا اس طرح کی ٹیکنالوجی کا استعمال اور اس پر انحصار کا اگر مناسب طریقے سے انتظام نہیں کیا گیا تو اس سے ٹیکنالوجی کے خطرات بڑھ سکتے ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے ان خطرات کا ادراک رکھتے ہوئے، 2017ء میں مالی اداروں میں انٹرپرائز ٹیکنالوجی گورننس اینڈ رسک مینجمنٹ فریم ورک کے حوالے سے ایک فریم ورک تشکیل دیا، جس کا مقصد مالی اداروں کو ٹیکنالوجی گورننس اور انتظامی اصولوں کی خط بنیاد تفویض کرنا ہے (چارٹ 8.1.6)۔²⁰⁷ مالی اداروں پر لازم ہے کہ وہ اپنے ٹیکنالوجی پلیٹ فارمز کی ممکنہ خامیوں کی نشاندہی کرنے کے مقصد سے ڈجیٹل انفراسٹرکچر کا ہمہ جائزہ لیں اور نفوذ کی جانچ کریں۔ اسٹیٹ بینک نے مالی اداروں کو مزید یہ ہدایت کی ہے کہ وہ سائبر سیکورٹی تھریٹ انٹیلی جنس اور ایڈوائزری سروسز کا مناسب احاطہ کریں جن میں سمجھوتے کے اشاریوں (آئی اے سی) اپ ڈیٹ کرنا اور فوری تعمیل کو یقینی بنانا بھی شامل ہے۔ چونکہ ٹیکنالوجی کا منظر نامہ اور اس سے وابستہ خطرات تیزی سے بڑھ رہے ہیں، اس لیے اسٹیٹ بینک نے ضوابطی فریم ورک کے مسلسل جائزے اور مضبوطی کے حوالے سے اپنی توجہ میں اضافہ کر دیا ہے۔

اسٹیٹ بینک نے اپنے اطلاعی سلامتی کے خطرات سے نمٹنے کے لیے

چارٹ 8.1.5: اسٹیٹ بینک کے سائبر سیکورٹی خطرات کم کرنے کے اقدامات









Source: SBP

وقف ڈھانچہ اور طریقہ کار تشکیل دی۔۔۔

اسٹیٹ بینک کے پاس اپنے اطلاعی اثاثوں کی سائبر مضبوطی یقینی بنانے کے مقصد سے اطلاعی سلامتی کا ایک مخصوص شعبہ ہے جو بینک کے نیٹ ورک، انفراسٹرکچر اور متعلقہ

²⁰⁷ بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 5 برائے 2017ء

چارٹ 8.1.6: مالی اداروں کے لیے اسٹیٹ بینک انٹرنیشنل گورننس اور انتظام خطر کے فریم ورک کا جائزہ

- | | | |
|----|---|--|
| 01 |  | IT Governance in Financial Institutions |
| 02 |  | Information Security |
| 03 |  | IT Services Delivery & Operations Management |
| 04 |  | Acquisition & Implementation of IT Systems |
| 05 |  | Business Continuity and Disaster Recovery |
| 06 |  | IT Audit |

Source: SBP

استعمال اور بینکوں پر متعلقہ خطرات کے ممکنہ اثرات کے پیش نظر، سب سے پہلے 2007ء میں آؤٹ سورسنگ انتظامات²⁰⁸ کے حوالے سے رہنما خطوط جاری کیے تھے۔ جن کی ہدایات کے تحت بینکوں کو صرف اپنے غیر اہم افعال اور کاروباری معاونت کے افعال کو آؤٹ سورس کرنے کی اجازت ہے جبکہ بنیادی افعال کو آؤٹ سورس کرنے کی اجازت نہیں ہے۔²⁰⁹⁻²¹⁰ اسٹیٹ بینک باقاعدگی سے ابھرتے ہوئے بہترین طریقوں اور اسباق کی روشنی میں ان ہدایات کا جائزہ لیتا ہے (چارٹ 8.1.7) اور ان کی تازہ کاری کرتا ہے تاکہ مالی اداروں کو موثر انتظام میں سہولت دی جاسکے۔²¹¹

پائیدار اختراع اسٹیٹ بینک کی پالیسی کی بنیاد ہے کیونکہ مرکزی بینک خطرات کے موثر انتظام اور ٹیکنالوجی اور جدت طرازی کے نپے تلے نقطہ نظر کو اپنائے ہوئے ہے۔۔۔

اسٹیٹ بینک متعلقہ خطرات کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے صارفین کی حفاظت اور سلامتی پر سمجھوتہ کیے بغیر ان کی خدمات کی فراہمی میں بہتری کے لیے جدت طرازی اور ٹیکنالوجی کے استعمال کی حوصلہ افزائی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسٹیٹ بینک اپنی ٹیکنالوجی اپنانے کی پالیسیوں کو مرحلہ وار طریقے سے نافذ کر رہا ہے۔ اس کا مقصد مالی اداروں کو اپنے کاروباری آپریشنز میں جدید تکنیکی نظاموں کو استعمال کرنے سے پہلے اپنے سائبر سیکیورٹی سسٹم کو تیار

کرنے اور اسے مضبوط بنانے کے لیے کافی وقت دینا ہے۔ مثال کے طور پر اسٹیٹ بینک نے پہلی بار 2019ء میں برقی زرعی اداروں (ای ایم آئیز) کے لیے قواعد و ضوابط تشکیل دیے اور جاری کیے۔²¹² اس کے بعد اسٹیٹ بینک نے 2021ء میں دو برقی زرعی اداروں کو اپنے کمرش ل آپریشنز شروع کرنے کے لیے لائسنس جاری کیے جبکہ 2020ء اور 2021ء کے دوران چار برقی زرعی اداروں کو آزمائشی طور پر منظوری دی گئی۔²¹³ مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے حال ہی میں بینکاری شعبے کی حفاظت اور مضبوطی یقینی بناتے ہوئے بینکاری کاروبار میں ایک علیحدہ اور منفرد زمرے کے طور پر پاکستان میں ڈیجیٹل بینکوں کے قیام کے لیے لائسنسنگ اور ضوابطی فریم ورک کا آغاز کیا ہے۔²¹⁴ اسٹیٹ بینک نے سی ڈی او فریم ورک بھی متعارف کرایا جس کے ذریعے ڈیجیٹل طریقے سے اکاؤنٹ کھولے جائیں گے۔ اس سے قبل 2020ء میں اسٹیٹ بینک نے مالی اداروں کے ذریعے کلاؤڈ خدمات فراہم کنندگان (سی ایس پیز) کو آؤٹ سورسنگ سے متعلق اپنے رہنما خطوط کا دائرہ کار بھی بڑھا دیا تھا (چارٹ 8.1.8)۔²¹⁵ اس سے قبل ہر قسم کی کلاؤڈ سروسز بشمول سافٹ ویئر بطور سروس (ساس)، پلیٹ فارم بطور سروس (پی اے اے ایس) اور انفراسٹرکچر بطور سروس (آئی اے اے ایس) کے لیے کلاؤڈ خدمات فراہم کنندگان پاکستان میں وجود ہونا لازمی تھا اور تمام فزیکل سروسز اور سروسز (ڈیٹا سینٹرز اور الائیڈ انفراسٹرکچر) کو پاکستان میں ہونا اور کام کرنا ہوتا تھا۔ نظر ثانی شدہ رہنما کے تحت اب مالی ادارے مخصوص شرائط کی بنیاد پر نان کور آپریشنز کے لیے ملکی اور آف شور کلاؤڈ خدمات فراہم کنندگان سے ہر قسم کے کلاؤڈ سروسز ماڈلز حاصل کر سکتے ہیں اور ان آؤٹ سورسنگ انتظامات میں تسلی بخش داخلی گرفت یقینی بنا سکتے ہیں۔ آگے چل کر اسٹیٹ بینک بنیادی خدمات کو پہلے مقامی کلاؤڈ خدمات فراہم کنندگان اور بعد میں بین الاقوامی کلاؤڈ خدمات فراہم کنندگان کو آؤٹ سورس کرنے کی اجازت دینے کی تجویز پر نظر ثانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ مالی اداروں کے پاس اطمینان بخش سیکورٹی نظام اور گرفت موجود ہو تاکہ قانونی تقاضوں کی تعمیل یقینی بنائی اور مطلوبہ حد مقرر کی جاسکے۔

نگرانی کا فریم ورک مالی اداروں کے آپریشنل اور انتظام خطر کی روایات میں خامیاں دور کر کے ضوابطی فریم ورک کو سہارا دیتا ہے۔۔۔

اسٹیٹ بینک نے سائبر سیکیورٹی خطرات کے مسلسل جائزے اور نگرانی کے لیے اپنے بینکنگ سپرویزن گروپ میں ایک مخصوص ڈویژن قائم کیا ہے۔ اسٹیٹ بینک کے نگران

²¹¹ بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 9 برائے 2007ء

²⁰⁸ بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 9 برائے 2007ء

²¹² برقی زرعی ادارے (ای ایم آئیز) ادارے وہ ادارے ہیں جو جدید، صارف دوست اور سستے ڈیجیٹل ادائیگی کے آلات جیسے والیٹ، پری پڈ کارڈ اور رابطے کے بغیر ادائیگی کے آلات پیش کرتے ہیں۔ ای مئی نے مختلف ممالک میں مختلف قسم کی ادائیگیوں کو ڈیجیٹائز کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ توقع ہے کہ پاکستان میں ای ایم آئیز صارفین کو اثر آپریبل اور محفوظ ڈیجیٹل ادائیگی کی مصنوعات اور خدمات پیش کریں گی۔

²¹³ ایس بی پی ایم ایم آئیز کی فہرست

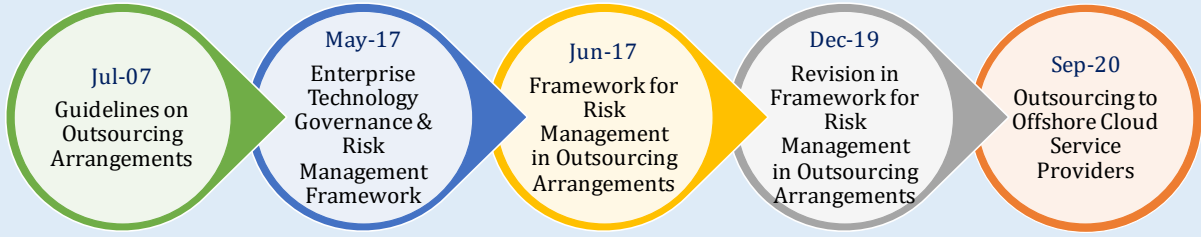
²¹⁴ بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 1 برائے 2022ء

²¹⁵ بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 4 برائے 2020ء

²⁰⁹ نان کور آپریشنز اور بزنس سپورٹ فنکشنز میں ایچ آر ماڈیولز، پروکیورمنٹ فنکشنز، نان پروڈکشن انوائس منٹ، سینڈ باکسنگ، انویسٹری مینجمنٹ، سلائی چین مینجمنٹ، آفس پروڈکشن، کسٹمر ریلیشن شپ مینجمنٹ ٹولز (وائس ایپ، فیس بک وغیرہ)، کمیونیکیشن ٹولز، سیکورٹی ٹولز، کمیونیکیشن اینڈ پروسیڈنگ سروسز، ڈیٹا تجزیات اور رسک ماڈلنگ، ڈیل ویوز اور بیسٹ پروسیڈنگ فارمز وغیرہ شامل ہیں۔

²¹⁰ بنیادی آپریشنز اور کاروباری افعال میں تمام بینکاری اپیلی کیشنز اور متعلقہ بنیادی ڈھانچے شامل ہیں، جو صارفین / قرض گیروں کے لچر اکاؤنٹس میں ڈپازٹس، قرضوں اور کریڈٹ سے متعلق صارفین کی معلومات اور ٹینلس اور لین دین کی تفصیلات کو جمع کرنے اور پروسیس کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

چارٹ 8.1.7: اسٹیٹ بینک - آؤٹ سورسنگ کے رہنما خطوط اور ہدایات



Source: SBP

سائبر حفظان صحت (سی ایچ) سائبر واقعات کے خلاف خط بنیاد کی تشکیل فراہم کرنے میں نمایاں کردار ادا کرتا ہے۔ اس سلسلے میں مالی اداروں کے سائبر حفظان صحت کو مضبوط بنانے کے لیے خود تشخیص اور ان کی سینئر مینجمنٹ کی ملکیت کے ذریعے ایک مشق کی جا رہی ہے۔

عمل کا بنیادی مقصد مالی اداروں کی نگرانی کے لیے نگرانی کی سرگرمیوں کو ان کے حجم، پیچیدگی اور خطرے کے مطابق بیان کرنا ہے۔ خطرے پر توجہ مرکوز کرنے والے اس طرز فکر کے نتیجے میں مالی اداروں کی زیادہ سخت نگرانی ہوتی ہے، جو مالی نظام کے لیے بڑھتے ہوئے خطرے کا باعث بنتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے نگرانی کے عمل میں بر مقام اور فاصلاتی دونوں تشخیصیں شامل ہیں۔

اسٹیٹ بینک کے لیے تشویش کا ایک اور اہم امر ڈیجیٹل بینکاری فراڈ ہے۔ اس کی آگاہی مہمات اور نگرانی سے لے کر مالی اداروں کے ساتھ بڑے پیمانے پر مصروفیت تک متعدد اقدامات کیے گئے۔ مزید برآں اسٹیٹ بینک پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی (پی ٹی اے) اور ایف آئی اے کے ساتھ ڈیجیٹل بینکاری فراڈ کی روک تھام کے لیے تعاون کر رہا ہے۔

مستقبل کا منظر نامہ ---

دنیا میں تکنیکی ترقی تیزی سے ابھر رہی ہے اور اسی طرح ان پیش رفتوں کے نتیجے میں پیدا ہونے والے متوازی چیلنجز بھی ہیں۔ مالی اداروں کو بڑھتی ہوئی نفاست کی سطح کے ساتھ بڑھتے ہوئے سائبر حملوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس طرح، مالی اداروں کو مضبوط سائبر سیکورٹی اقدامات اور کنٹرول رکھنے کی ضرورت ہے اور مختلف قسم کے سائبر واقعات سے نمٹنے کے لیے ان پروٹوکولز کی مسلسل نگرانی اور تازہ کاری کرنے کی ضرورت ہے۔ تکنیکی کنٹرول کے علاوہ، انسانی وسائل بھی سائبر حملوں کے خلاف کسی بھی دفاعی پروٹوکول کا ایک اہم حصہ ہیں۔ سوشل انجینئرنگ کے حملے مؤثر طریقے سے لوگوں کو نظام کی خلاف ورزی کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ لہذا یہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے کہ ادارے کے اندر استعداد کار بڑھانے پر وسائل خرچ کیے جائیں۔ اس کے علاوہ، اس طرح کی تمام کوششوں کو صنعت کے ممبروں اور ضابطہ کاروں کے مابین مؤثر ہم آہنگی کے ذریعہ پورا کرنے کی ضرورت ہے۔ متعلقہ فریقوں کے درمیان معلومات کا بہاؤ مضبوط اور بروقت ہونے کی ضرورت ہے تاکہ سائبر حملوں کا مؤثر انداز میں جواب دیا جاسکے۔ اس موقع پر اسٹیٹ بینک وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی اور ٹیلی کمیونیکیشن کی جانب سے

چارٹ 8.1.8: اسٹیٹ بینک کا کلائڈ اہلانے کا طرز فکر



Source: SBP

مالی اداروں سے پیدا ہونے والے سائبر خطرات کی مؤثر نگرانی کے لیے آر بی ایس کے طریقہ کار پر مبنی ایک سائبر سیکورٹی نگرانی فریم ورک تشکیل اور نافذ کیا گیا تھا۔ یہ فریم ورک متعلقہ سائبر سیکورٹی معیارات اور بہترین طریقوں پر غور کرنے کے بعد تیار کیا گیا تھا۔ یہ فریم ورک ابھرتے ہوئے سائبر خطرات اور متعلقہ کنٹرولز کا جائزہ لینے کے لیے طریقہ کار فراہم کرتا ہے۔ اہم تشخیصی امور میں سائبر سیکورٹی گورننس، انفارمیشن اثاثوں کا انتظام، انتظام خطر، رسائی پر گرفت، ڈیٹا سیکورٹی، سائبر سیکورٹی آگاہی، واقعات کا پتہ لگانا اور رد عمل وغیرہ شامل ہیں۔ اس فریم ورک کا استعمال کرتے ہوئے مالی اداروں کا سائبر سیکورٹی معائنہ کیا جاتا ہے۔

سائبر حملے کا باقی نظام پر اثر پڑتا ہے، یہ ضروری ہے کہ صنعت مجموعی طور پر اس طرح کے حملوں کا مقابلہ کرنے کے لیے اپنے وسائل لگائے۔ آخر میں، سائبر حملوں سے پیدا ہونے والے خطرات کا مقابلہ کرنے میں بین الاقوامی تعاون انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ حملے زیادہ تر عالمی نوعیت کے ہوتے ہیں اور ریاستوں، ضوابطی اور نگران اتھارٹیز، قانون نافذ کرنے والے اداروں اور مالی اداروں کے درمیان تعاون ان حملوں سے پیدا ہونے والے خطرات کو مؤثر طریقے سے منظم اور کم کرنے کے لیے ضروری ہے۔

نیشنل سائبر سیکیورٹی پالیسی 2021ء کے اختیار کے تحت فنانشل سیکٹر میں کمپیوٹر ایمر جنسی رسپانس ٹیم (فن سرٹ) کے قیام پر کام کر رہا ہے۔

مزید برآں اسٹیٹ بینک پہلے ہی مالی اداروں کو معیاری فارمیٹس کے ساتھ ہدایات جاری کر چکا ہے کہ وہ کال سینٹرز کے ذریعے ڈیجیٹل بینکنگ فراڈ یا فراڈ کی کوششوں کے بارے میں معلومات اکٹھی کریں۔²¹⁶ اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ کسی ایک مالی ادارے پر

²¹⁶ بی سی اینڈ سی بی ڈی سرکلر نمبر 2 برائے 2021ء

بینک دولت پاکستان-2021ء کے دوران ضوابطی اور نگرانی کی پیش رفتیں

حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے دوران سال مالی اداروں کے لیے مؤثر ضوابطی فریم ورک فراہم کرنے کے لیے متعدد اقدامات کیے۔ ان اقدامات میں پاکستان میں ڈیجیٹل بینکوں کے لیے لائسنسنگ اور ضوابطی فریم ورک کی ترقی اور اجراء شامل ہے جو بینکاری کاروبار میں ایک علیحدہ اور منفرد زمرے کے طور پر شامل ہے تاکہ ملک کے بینکاری شعبے کے استحکام، حفاظت اور استحکام کو یقینی بناتے ہوئے ڈیجیٹل جدت طرازی کو فروغ دینے کے لیے ایک سازگار ضوابطی منظر نامہ فراہم کیا جاسکے۔ یہ فریم ورک ان امور کے حوالے سے مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے، (i) ڈیجیٹل بینکوں کے سپانسرز کے لیے لائسنسنگ کی ضروریات اور اہلیت کے معیار، (ii) ضوابطی سرمائے کی ضروریات، (iii) ڈیجیٹل بینکوں کے لیے رہنما ضوابط، (iv) مختلف مراحل کے دوران کاروباری آپریشنز کی اجازت اور (v) لائسنسنگ کی درخواست کے ساتھ ضروری دستاویزات کی فہرست۔ توقع ہے کہ ڈیجیٹل بینک فریکل برانچ کے بجائے بنیادی طور پر ڈیجیٹل پلیٹ فارمز یا الیکٹرانک چینلز کے ذریعے ہر قسم کی مالی مصنوعات اور خدمات پیش کر سکیں گے۔ اس سے مالی شمولیت کو فروغ دینے میں مدد ملے گی اور معاشرے کے پسماندہ اور بینکاری خدمات سے محروم زمروں تک رسائی کی فراہمی میں نمایاں بہتری آئے گی۔

مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے ڈیجیٹل آن بورڈنگ کے عمل کی کوریج بڑھانے اور ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے اکاؤنٹ کھولنے کے عمل میں مؤثریت لانے کے لیے صارفین کا ڈیجیٹل آن بورڈنگ فریم ورک بھی جاری کیا۔ یہ اقدام اسٹیٹ بینک کی ڈیجیٹلائزیشن کی کوششوں کا حصہ ہے اور توقع ہے کہ اس سے پاکستان میں تیز اور محفوظ ڈیجیٹل انفراسٹرکچر کے ذریعے صارفین کو اپنی مالی ضروریات کو پورا کرنے کی سہولت میں اضافہ ہوگا۔

اسٹیٹ بینک متحرک بینکاری نظام کے ابھرتے ہوئے خطرات اور چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے اپنے نگرانی کے نظام کی تازہ کاری اور اسے بہتر بنانے کی ہمیشہ کوشش کرتا ہے۔ اس سلسلے میں اسٹیٹ بینک نے مبنی بہ خطر نگرانی کا فریم ورک کامیابی کے ساتھ متعارف کرایا ہے جس کا مقصد اسے بہترین بین الاقوامی طریقوں سے ہم آہنگ کرنا ہے۔¹²⁹ ایک پیش بین فریم ورک ہونے کے ناتے، یہ بیرونی اور داخلی خطرات اور کنٹرول دونوں کے سلسلے میں منظم اداروں کے خاکہ خطر کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد کرے گا۔ اس سے نگرانوں کو مسائل کی جلد نشاندہی، نگرانی کے وسائل کی مؤثر تخصیص اور فوری اصلاحی

بینک دولت پاکستان اہم مالی اداروں اور نظام ادائیگی (یعنی بینکوں، ایم ایف بی، ڈی ایف آئیز، مبادلہ کمپنیوں، نظام ادائیگی کے آپریٹرز اور فراہم کنندگان (پی ایس او) / پی ایس پی) اور ای ایم آئیز کے ضابطہ کار کی حیثیت سے پاکستان کے مالی شعبے کے استحکام اور ترقی کو پائیدار انداز میں یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ٹیکنالوجی اور نئی مصنوعات کو تیزی سے اپنانے کے ساتھ، مالی شعبے میں برسوں سے پیچیدگی اور باہمی ربط بڑھ رہا ہے۔ اس طرح، اس کے لیے ضابطہ کار کی طرف سے مسلسل کوششوں کی ضرورت ہے تاکہ مالی شعبے میں پیش رفتوں سے ابھرتے ہوئے خطرات کو کم کیا جاسکے۔ اس مقصد کے لیے اسٹیٹ بینک نے 2021ء کے دوران اپنے پالیسی فریم ورک کو مزید مضبوط کیا اور ابھرتے ہوئے نظامی خطرات کو کم کرنے کے لیے متعدد اقدامات کیے۔

کووڈ 19 پاکستان میں مختلف کاروباری شعبوں کے لیے چیلنجز کا باعث بنا ہوا ہے اور وائرس کی نئی اقسام سے انفیکشن کی متعدد لہریں پیدا ہوئی ہیں اور مالی شعبہ بھی اس سے مستثنی نہیں ہے۔ تاہم حکومت اور ضابطہ کار کی جانب سے مؤثر پالیسی اعانت کے ساتھ مالی شعبہ ان چیلنجز کا سامنا کرنے میں پلک دار ثابت ہوا۔ مزید برآں، مالی ادارے کی وجہ سے پیدا ہونے والے چیلنجز کے باوجود صارفین کو بلا تعطل مالی خدمات فراہم کرنے میں بھی کامیاب رہے۔ کووڈ 19 وبائی مرض سے پیدا ہونے والے چیلنجز وقت کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوئے اور اسٹیٹ بینک نے اس کے مطابق اپنے رد عمل کا جائزہ لیا۔ جیسے ہی معیشت بحالی کی راہ پر گامزن ہوئی، اسٹیٹ بینک نے معینہ مدت کے اپنے کچھ امدادی اقدامات کو از سر نو شروع ہونے دیا۔ ان اقدامات میں ٹرف، قرض مؤخر کرنے اور اس کی تنظیم نو کا ٹیکسیج، آر ایف سی سی سمیت دیگر شامل ہیں۔

تاہم، کووڈ 19 صارفین کی ترجیحات میں زیادہ مستقل تبدیلی بھی لایا اور انہیں ڈیجیٹل مالی خدمات کی طرف دھکیل دیا۔ ترجیحات میں اس تبدیلی کے ساتھ ساتھ ڈیجیٹل مالی خدمات کو تیزی سے اپنانے کے رجحان کی بھی اسٹیٹ بینک نے مختلف اقدامات کے ذریعے اعانت کی تاکہ بینک صارفین کی بدلتی اور بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کر سکیں۔

مالی استحکام-میکرو تناظر

اسٹیٹ بینک اس اہم کردار ادا کر رہا ہے جو تکنیکی ترقی بینکاری شعبے کی ترقی میں ادا کر سکتی ہے۔ اس طرح، یہ بینکاری میں پائیدار جدت طرازی اور مالی ٹیکنالوجی کے اطلاق کی

¹²⁹ اسٹیٹ بینک کا خطرے پر مبنی نگرانی کا فریم ورک۔ جولائی 2021ء

مرکزی بینک اپنے پالیسی فریم ورک کے ابھرتے ہوئے خطرات اور اثر انگیزی کے ضمن میں مارکیٹ کے شرکاء اور غیر جانبدار ماہرین کے خیالات کا اندازہ لگانے اور ان کا جائزہ لینے کے لیے ششماہی بنیادوں پر ایس آر ایس کا انعقاد کرتا ہے۔ اس سلسلے میں سروے کی ساتویں اور آٹھویں لہریں زیر جائزہ سال کے دوران منعقد کی گئیں جبکہ سروے کی نویں لہر 22 جنوری کو منعقد کی گئی (نویں لہر کے نتائج باکس 1 میں دیے گئے ہیں)۔

معلومات کے تبادلے اور مختلف علاقائی اور بین الاقوامی تحقیقات میں حصہ لینے کی اپنی کوششوں کے طور پر، اسٹیٹ بینک نے مختلف بین الاقوامی سروے اور سولناموں پر اپنی رائے فراہم کی۔ اسٹیٹ بینک نے ایف ایس بی ریجنل کنسلٹیو گروپ فار ایشیا (ایف ایس بی آر سی جی ایشیا) کا نفرنس کالز میں بھی شرکت کی جہاں ایشیا کو متاثر کرنے والے خطرات اور مالی استحکام کے مسائل کے ساتھ ساتھ دیگر ابھرتے ہوئے مسائل پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ان مسائل میں کووڈ 19 سے پیدا ہونے والے ضوابطی اور سپروائزر چیلنجز اور 2021ء میں منعقد ہونے والی کانفرنس کالز کے لیے آڈٹ سورسنگ اور تھرڈ پارٹی تعلقات شامل تھے۔ اسٹیٹ بینک نے دعوت نامے پر آر سی جی ایشیا کانفرنس کالز میں سے ایک میں مرکزی مقرر کا کردار بھی ادا کیا اور مالی اداروں کی جانب سے سی ایس پیز کو آڈٹ سورسنگ سے متعلق اپنی پالیسیوں پر اپنے تجربات اور بصیرت کا اشتراک کیا۔

مالی استحکام – مائیکرو تناظر

ضوابطی اور سپروائزر نگرانی: اسٹیٹ بینک نے مالی اداروں کے لیے ایک جامع کارپوریٹ نظم و نسق کا ضوابطی فریم ورک (سی جی آر ایف) تشکیل دیا ہے تاکہ کارپوریٹ نظم و نسق کے نظام کو مزید مضبوط بنایا جاسکے اور اسے بین الاقوامی معیارات / اصولوں کے ساتھ ہم آہنگ کیا جاسکے۔ سی جی آر ایف کی نمایاں خصوصیات میں ایف پی ٹی تشخیص کے تحت تمام زمروں کے افراد کے لیے فٹ اینڈ پروپریٹسٹ (ایف پی ٹی) کے معیار کو مضبوط اور معقول بنانا، خود تشخیص کے لیے معیاری آپریٹنگ طریقہ کار (ایس او پیز) کی ضرورت کو متعارف کروا کر ایف پی ٹی تشخیص میں مالی اداروں کے کردار میں اضافہ، مالی ادارے کے مجموعی نظم و نسق سے متعلق ان کے کردار اور ذمہ داریوں میں اضافے کے ذریعے بورڈ آف ڈائریکٹرز کو بااختیار بنانا، اور کارپوریٹ نظم و نسق کی ضروریات کو بین الاقوامی معیارات / اصولوں کے ساتھ ہم آہنگ کرنا شامل ہیں۔¹³³

نیشنل ایم ایل / ٹی ایف رسک اسسمنٹ آف پاکستان 2022ء (این آر اے-22) اس وقت جاری ہے اور اسٹیٹ بینک این آر اے-22 کے جائزے اور رہنمائی کے لیے قومی سطح کی کور کمیٹی کارکن ہے۔ این آر اے-22 کے حوالے سے اسٹیٹ بینک نے اپنے زیر

اقدامات کے آغاز میں سہولت ملے گی۔ اسی طرح، آر بی ایس فریم ورک کے بنیادی مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے آن سائٹ اور آف سائٹ سپروائزر کے شعبوں کی تنظیم نو کی گئی۔¹³⁰

اسٹیٹ بینک ترقی کو فروغ دینے اور وسائل کے بھرپور استعمال کو یقینی بنانے کے لیے حکومت پاکستان کی معاشی پالیسیوں کی حمایت کرتا ہے۔ اسی طرح اسٹیٹ بینک نے 2020ء میں مکاناتی مالکاری کے لیے مارک اپ سبسڈی فراہم کرنے میں حکومت پاکستان کی مدد کی تھی تاکہ پاکستان کے عوام کو سستے نرخوں پر باضابطہ مالی خدمات فراہم کی جا سکیں۔ 2021ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے مکاناتی مالکاری کے لیے حکومت کی مارک اپ سبسڈی اسکیم کی خصوصیات پر نظر ثانی کی تاکہ اسے مارکیٹ کی حرکیات سے ہم آہنگ کیا جاسکے۔ ان ترامیم کا مقصد ان افراد اور گھرانوں تک اسکیم کی رسائی کو نمایاں طور پر بڑھانا ہے جن کے پاس فی الحال مکان موجود نہیں ہے۔ اسٹیٹ بینک نے مارک اپ سبسڈی کی ادائیگی کے لیے ایک طریقہ کار بھی تیار کیا اور اسے مذکورہ سہولت کے لیے ایگزیکٹو ایجنسیوں (ای اے) کے طور پر کام کرنے والے مالی اداروں کے ساتھ شیئر کیا۔¹³¹ مزید برآں اسٹیٹ بینک نے مجموعی بینکاری اثاثوں میں حصے کے تناسب سے بینکوں کو ہاؤسنگ پونٹس کی تعداد اور تقسیم کی رقم کا ماہانہ لازمی ہدف مقرر کیا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے زیر تعمیر منصوبوں میں ہاؤسنگ پونٹس کی مالکاری کے لیے رہنما خطوط بھی جاری کیے۔¹³²

اسٹیٹ بینک نے حکومت پاکستان کے تعاون سے دوران سال صاف (SAAF) اسکیم کا آغاز کیا۔ یہ اسکیم ایک منفرد سہولت فراہم کرتی ہے جس میں نو مالکاری اسٹیٹ بینک فراہم کرتا ہے جبکہ 60 فیصد تک رسک کو ریج حکومت فراہم کرتی ہے۔ یہ اسکیم ضمانت کی کمی کے مسئلے کو حل کرتی ہے، اور اس کا مقصد ایس ایم ایز کی مالی شمولیت کو بڑھانا بھی ہے۔ ایس اے اے ڈی کے تحت ایس ایم ایز اپنے طویل مدتی سرمائے کے اخراجات اور قلیل مدتی جاری سرمائے کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ایک کروڑ روپے تک کی ضمانت کے بغیر قرضے حاصل کر سکتے ہیں۔ اسٹیٹ بینک شریک بینکوں کو ایک فیصد سالانہ پریسالیٹ فراہم کر رہا ہے تاکہ وہ ایس ایم ایز کو 9 فیصد سالانہ کی رعایتی حتمی صارف کی شرح سود پر بینکوں کی جانب سے مزید قرضے دے سکیں۔ غیر رسمی ذرائع سے قرضے حاصل کرنے کے لیے ایس ایم ایز کی مالی لاگت کے مقابلے میں صاف (SAAF) کے تحت حتمی صارف کی شرح بہت پرکشش ہے۔

¹³² آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 10 برائے 2021ء

¹³³ بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 05 برائے 2021ء

¹³⁰ او ایس ای ڈی سرکلر نمبر 02 برائے 2021ء

¹³¹ آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 03 برائے 2021ء

ادارے کے بورڈ کو کم از کم ششماہی بنیاد پر کامیابیوں کی نگرانی کرنی چاہیے۔ اس سلسلے میں دیگر ہدایات میں انٹرنیٹ بینکاری اور موبائل بینکاری، انٹر آپریٹل سی ڈی ایبیز کی تعیناتی، ایک کارڈ فی اکاؤنٹ کی پالیسی اور بینک کاؤنٹرز پر تصدیق کے ڈیجیٹل ذرائع شامل ہیں۔

اسٹیٹ بینک نے تنظیمی کارکردگی اور اثر انگیزی کو مضبوط بنانے کے لیے 2020ء میں ضوابطی منظوری کا نظام (آر اے ایس) تیار اور متعارف کرایا تھا۔¹³⁵ آر اے ایس مجاز ڈیلرز (اے ڈیز) کو ایک آن لائن پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے تاکہ وہ مقدمات جمع کرانے اور ان کے خلاف ضوابطی فیصلے حاصل کرنے کے لیے ضابطہ کار کے ساتھ بات چیت کر سکیں۔ پہلے مرحلے میں فارن ایکسچینج آپریشنز ڈپارٹمنٹ (ایف ای او ڈی) اور ایکسچینج پالیسی ڈپارٹمنٹ (ای پی ڈی) کی ڈیجیٹلائزیشن کا عمل مکمل کر لیا گیا اور انہوں نے آسانی سے کام کرنا شروع کر دیا۔ زر مبادلہ سے متعلق معاملات کے لیے آر اے ایس کے کامیاب آغاز کے بعد، بینکاری پالیسی اور ریگولیشن ڈپارٹمنٹ کے لیے آر اے ایس کی ڈیجیٹلائزیشن مکمل ہو گئی اور نومبر 2021ء میں صنعت بھر میں نفاذ کا آغاز کیا گیا۔¹³⁶

اسٹیٹ بینک نے ڈیجیٹل بینکاری فراڈ کی رپورٹنگ کو معیاری بنانے کے لیے، آگاہی مہم، ضوابطی ہدایات کا اجرا، ڈیجیٹل بینکاری فراڈ کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر مالی اداروں کے ساتھ قریبی نگرانی اور رابطے، موضوعاتی فراڈ انسپکشن اور دیگر ضوابطی اداروں کے ساتھ بہتر تعاون سمیت متعدد اقدامات کیے۔

مالی شمولیت: اسٹیٹ بینک غریب اور پسماندہ گروہوں سمیت سب کے لیے مالی خدمات کو قابل رسائی بنانے پر کام کر رہا ہے۔ اسی طرح اسٹیٹ بینک نے دوران سال خواتین کی مالی شمولیت کو بڑھانے کے لیے متعلقہ فریقوں سے مشاورت کے بعد مالی شمولیت میں صنفی فرق کو کم کرنے کے لیے برابری پر بینکاری (Banking on Equality) کی پالیسی تیار اور نافذ کی۔ یہ پالیسی اس بنیاد پر مبنی ہے کہ مالی شعبے میں صنفی غیر جانبدار پالیسیاں مالی شعبے میں صنفی فرق کو کم کرنے کے لیے ناکافی رہی ہیں اور مالی شعبے کی پالیسیوں کو صنفی عینک سے دیکھنے کی اشد ضرورت ہے۔¹³⁷ مزید برآں، خواتین برانچ لیس بینکاری ایجنٹوں کی موجودگی خواتین کو ڈیجیٹل مالی خدمات کو اپنانے میں مدد کرنے کے لیے ضروری ہے، خاص طور پر دیہی علاقوں میں۔ تاہم، فی الحال برانچ لیس بینکاری ایجنٹوں میں صرف ایک فیصد خواتین ہیں۔ لہذا اسٹیٹ بینک نے مالی اداروں میں خواتین برانچ

انتظام شعبوں یعنی بینکوں، ایم ایف بیز، مبادلہ کمپنیوں اور ڈی ایف آئیز کی بنیادی ایم ایل / ٹی ایف (مئی لائڈنگ اور دہشت گردی کی مالی معاونت) کی کمزوریوں کا جامع جائزہ لیا۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے گذشتہ نیشنل ایم ایل / ٹی ایف خطرے کے جائزے کے نتائج کی روشنی میں اپنے ایم ایل / ٹی ایف خطرے کی تشخیص کے طریقہ کار کی تازہ کاری کی۔ اسی طرح، اے ایم ایل / سی ایف ٹی جرائم کے لیے سزاکے پیمانے کی بھی تازہ کاری کی اور اسے خطرے کے لیے حساس بنا دیا۔

اسٹیٹ بینک نے اثاثوں کے معیار میں نرمی کرتے ہوئے مؤخر اور ری اسٹرکچرڈ پورٹ فولیو (ڈی آر پی) کے لیے شرائط میں نرمی کی ہے تاکہ ایم ایف بیز متاثرہ قرض گیروں کے لیے امدادی اقدامات فراہم کر سکیں۔ اس اقدام کے نتیجے میں، ان ڈی آر پی قرضوں کی درجہ بندی کی جائے گی جو تیس دن کے بجائے ساٹھ دنوں تک واجب الادا ہوں۔ تاہم، یہ ڈی آر پی کے لیے معینہ مدت تک کے لیے دستیاب تھا جو 31 مارچ 2022ء تک تھی۔

کووڈ 19 وبائی مرض کے شدید دھچکے کے بعد معیشت کے تیزی سے بحال ہونے کے ساتھ، پالیسی ترتیبات کو بتدریج معمول پر لانے کی ضرورت تھی، جس میں مجموعی مالی ترقی بھی شامل ہے۔ کووڈ 19 کے دھچکے کے بعد حقیقی رقم کی فراہمی میں اضافہ اس کے رجحان سے اوپر چلا گیا تھا۔ اسٹیٹ بینک نے فیصلہ کیا ہے کہ جدولی بینکوں کی جانب سے دو ہفتوں کے دوران برقرار رکھی جانے والی اوسط سی آر آر کو 5 فیصد سے بڑھا کر 6 فیصد اور کم از کم سی آر آر کو ہر روز 3 فیصد سے بڑھا کر 4 فیصد کیا جائے گا۔¹³⁴ یہ اقدام حقیقی رقم کی فراہمی کے ساتھ ساتھ ملکی طلب کی نمو کو اعتماد میں لانے کے لیے کیا گیا تھا، جس سے موجودہ معاشی بحالی کو برقرار رکھنے، حکومت کے مہنگائی کے وسط مدتی ہدف کو حاصل کرنے اور روپے پر دباؤ کو کم کرنے میں مدد ملی۔

اسٹیٹ بینک نے مالی اداروں میں ڈیجیٹلائزیشن کے اقدامات کو بڑھانے کے لیے متعدد اقدامات کیے۔ ڈیجیٹلائزیشن کے لیے ایک مناسب انتظامی ڈھانچے کو تشکیل دینے کے لیے، فی الحال ڈیجیٹل مالی خدمات پیش کرنے یا اس کی منصوبہ بندی کرنے والے مالی اداروں کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ چیف ڈیجیٹل آفیسر کا کردار یا اس سے مماثل کردار تخلیق کریں۔ افسر کو ترجیحی طور پر ایک کلیدی منتظم ہونا چاہیے جو تنظیم کی ڈیجیٹلائزیشن کی کوششوں کو چلانے کے لیے ذمہ دار ہو۔ اس کے علاوہ، تیز رفتار ڈیجیٹلائزیشن بھی ہر سی ای او کے کلیدی کارکردگی کے اظہاروں (کے پی آئیز) کا حصہ ہونا چاہیے اور مالی

¹³⁶ بی بی آر ڈی سرکلر نمبر 04 برائے 2021ء

¹³⁷ اے سی اینڈ ایم ایف ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2021ء

¹³⁴ سی آر آر ذمہ داروں پر ایک سال سے کم مدت کے لیے اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ ایک سال سے زیادہ مدت کی وقت کی ذمہ داریوں کو سی آر آر سے مستثنیٰ رکھا جائے گا۔

¹³⁵ ای ڈی سرکلر نمبر 08 برائے 2020ء

لیس بینکاری ایجنٹوں کے تناسب کو بہتر بنانے کے لیے مختلف اقدامات بھی متعارف کرائے۔¹³⁸

ٹی اے، نیشنل ڈیٹا بیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی (نادرا)، برانچ لیس بینکاری کے 13 فراہم کنندگان، تمام سیلولر موبائل آپریٹرز (سی ایم او) اور وچوکل ریٹینٹس گیٹ وی (وی آر جی) کے اشتراک سے تیار کیا گیا ہے۔ اے ایم اے کے لیے برانچ لیس بینکاری فراہم کنندگان اور سیلولر موبائل آپریٹرز ایک انٹر آپریبل پلیٹ فارم فراہم کرنے کے لیے اشتراک کر رہے ہیں جس سے کوئی بھی پاکستانی بینک میں اکاؤنٹ کھول سکے گا۔ اے ایم اے کم آمدنی والے ان زمروں تک رسائی حاصل کرنے میں اہم کردار ادا کرے گا جن کے پاس انٹرنیٹ تک رسائی نہیں ہے۔ اس کے علاوہ، یہ خواتین صارفین کی آن بورڈنگ کی سہولت بھی فراہم کرے گا۔¹⁴¹

ڈپازٹرز کا تحفظ: ڈپازٹ انشورنس سسٹم کسی بھی جدید سپروائزری اور کرائس مینجمنٹ فریم ورک کا ایک اہم عنصر ہے۔ یہ بینک کی ناکامیوں کی صورت میں چھوٹے ڈپازٹرز کے مفادات کا تحفظ کرتا ہے اور بینکاری نظام میں عام لوگوں کے اعتماد کو فروغ دے کر مالی استحکام کی معاونت کرتا ہے۔ ڈپازٹرز کے مفادات کے مزید تحفظ اور ملک کے بینکاری نظام پر ان کے اعتماد کو بڑھانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے (اپنے ماتحت ادارے ڈپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن کے توسط سے) محفوظ ڈپازٹ کی سطح ڈھائی لاکھ روپے سے بڑھا کر پانچ لاکھ روپے فی ڈپازٹرنی بینک کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ڈی پی سی ایکٹ 2016ء کے سیکشن 7(1) کی دفعات کے تحت کارپوریشن ڈپازٹرز کے اکاؤنٹ میں موجود فنڈز کی مکمل ادائیگی کی ضمانت دے گی۔¹⁴²

بینکاری طرز عمل اور صارفین کا تحفظ: مالی نظام میں اعتماد کو برقرار رکھنے اور پائیدار بنیاد پر اس کی ترقی کو فروغ دینے کے لیے صارفین کے موثر تحفظ اور منصفانہ طرز عمل کا نظام ضروری ہے۔ اس ضمن میں اسٹیٹ بینک اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ صارفین کی شکایات سے نمٹنے کا موثر اور مستعد طریقہ کار (سی جی ایچ ایم) صارفین کے ساتھ منصفانہ برتاؤ (ایف ٹی سی) نظام کا ایک اہم عنصر ہے۔ اس طرح اسٹیٹ بینک نے مختلف اقدامات کیے ہیں اور وقت کے ساتھ ساتھ مالی اداروں کی جانب سے ذمہ دارانہ شکایات سے نمٹنے کے لیے رہنما اصول جاری کیے ہیں۔ اسی طرح اسٹیٹ بینک نے 2016ء میں بھی کنڈکٹ اسمنٹ فریم ورک (سی اے ایف) تیار کیا تھا۔ زیر جائزہ سال کے دوران اسٹیٹ بینک نے مالی اداروں میں شکایات سے نمٹنے کے طریقوں کا تفصیلی جائزہ لیا جس میں 'شکایات میں آسانی'، 'اصلاحیت اور وسائل'، 'ریکارڈنگ اور پروسیجرنگ' اور 'مانیٹرنگ' کے معیاری پہلوؤں پر توجہ مرکوز کی گئی۔ اس عمل کے بعد اسٹیٹ بینک نے مالی اداروں میں صارفین کی شکایات سے نمٹنے کے طریقہ کار کو مزید بہتر بنانے کے لیے متعدد ہدایات

اسٹیٹ بینک خصوصی افراد (پی ڈبلیو ڈیز) کے لیے مالی خدمات کو قابل رسائی بنانے کے لیے وقتاً فوقتاً ہدایات جاری کرتا رہا ہے۔ پی ڈبلیو ڈیز کو بہتر سہولت فراہم کرنے اور تفصیلی ضوابطی رہنمائی فراہم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے زیر جائزہ سال کے دوران پی ڈبلیو ڈیز کی مالی شمولیت کو فروغ دینے کے ضمن میں ایک جامع پالیسی فریم ورک تیار کیا ہے۔¹³⁹ طبعی رکاوٹوں اور مالی معاملات کو سنبھالنے کی ان کی صلاحیتوں کے بارے میں تصورات کے امتزاج کی وجہ سے پی ڈبلیو ڈیز کو عام طور پر مالی اداروں کی جانب سے پیش کردہ مالی خدمات تک رسائی حاصل کرتے وقت شدید رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے معاون فزیکل انفراسٹرکچر، قابل رسائی مصنوعات اور خدمات، معاون ٹیکنالوجی اور معاون عملے کے اشتراک کے ذریعے بینکاری کو آسان اور باسہولت بنانے کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ اقدام کیا گیا۔ مزید برآں، صوبائی اور وفاقی قوانین میں بھی پی ڈبلیو ڈیز کو کم از کم فیصد مقرر کیا گیا ہے جسے مالی اداروں میں مناسب طریقے سے لاگو کرنے کی ضرورت ہے۔

اسٹیٹ بینک معذور افراد کے لیے قابل رسائی مالی انفراسٹرکچر پر بھی کام کر رہا ہے۔ اس کام کے ایک حصے کے طور پر اسٹیٹ بینک نے متعلقہ فریقوں کی مشاورت سے انہیں ذہنی صحت سے متعلق قابل اطلاق قوانین کے مطابق بینک اکاؤنٹ کھولنے اور برقرار رکھنے کے حوالے سے سہولت فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اسی طرح جون 2021ء میں ذہنی عارضے کا سامنا کرنے والے افراد کے لیے کسٹمر اکاؤنٹ کا ایک نیاز مرہ متعارف کرایا گیا تھا اور متعلقہ ضروریات کو اے ایم ایل / سی ایف ٹی / سی پی ایف ریگولیشنز کے ضمیمہ دوم کا حصہ بنایا گیا تھا۔ بینکوں کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ تعمیل کو یقینی بنائیں اور اپنے صارفین کو مناسب رہنمائی فراہم کریں تاکہ عدالت کی طرف سے ایسے افراد کے مقرر کردہ منیجرز کو اس حوالے سے کسی مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔¹⁴⁰

اسٹیٹ بینک نے رواں سال کے دوران آسان موبائل اکاؤنٹ (اے ایم اے) کا بھی افتتاح کیا۔ یہ اقدام قومی مالی شمولیتی حکمت عملی کے تحت تیار کیا گیا تھا، جس کا مقصد برانچ لیس بینکاری کے تحت فاصلے سے (ریموٹ) اکاؤنٹ کھولنے میں مزید آسانی لانا تھا۔ صارفین، کسی شریک برانچ لیس بینکاری فراہم کنندہ کے ساتھ برانچ جانے بغیر، گھر بیٹھے آرام سے اپنے اکاؤنٹس کھول سکیں گے اور انہیں چلا سکیں گے۔ یہ حل اسٹیٹ بینک، پی

¹⁴¹ اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز بتاریخ 21 دسمبر 2021ء

¹⁴² ڈی پی سی سرکلر لیزر نمبر 01 برائے 2021ء

¹³⁸ پی بی آر ڈی سرکلر نمبر 03 برائے 2021ء

¹³⁹ پی سی اینڈ سی پی ڈی سرکلر نمبر 05 برائے 2021ء

¹⁴⁰ پی بی آر ڈی سرکلر نمبر 20 برائے 2021ء

پاکستان کے پہلے فوری نظام ادائیگی کے طور پر راست (RAAST) کے پہلے مرحلے کا آغاز کیا۔ راست افراد، کاروباری اداروں اور سرکاری اداروں کے درمیان فوری طور پر اینڈ ٹو اینڈ ڈیجیٹل ادائیگیوں کو ممکن بناتا ہے۔ اسٹیٹ بینک کا ماننا ہے کہ راست پی ٹی ٹی سروس کے آغاز سے نہ صرف صارفین کو آسان اور پریشانی سے پاک ڈیجیٹل فنڈ ٹرانسفر سروس میسر آئے گی بلکہ اس سے ادائیگیوں کا موثر اور سازگار انفراسٹرکچر بھی فراہم کیا جائے گا جو معیشت کی ڈیجیٹلائزیشن کی راہ ہموار کرے گا۔ بینک کے صارفین اپنے رجسٹرڈ موبائل فون نمبر کو اپنی راست آئی ڈی کے طور پر سیٹ کر سکتے ہیں اور بینک کی موبائل ایپلی کیشن، انٹرنیٹ بینکاری، یا اپنی بینک برانچ کا دورہ کر کے اسے اپنے پسندیدہ آئی بی اے این سے منسلک کر سکتے ہیں۔ ایک بار جب کوئی صارف اپنا موبائل فون نمبر راست آئی ڈی کے طور پر سیٹ کر لیتا ہے تو، اس کا اکاؤنٹ نمبر اور دوسری تفصیلات جانے بغیر ہی دوسرے افراد اس کا موبائل نمبر استعمال کرتے ہوئے رقم بھیج سکتے ہیں۔

10 ستمبر 2020ء کو اپنے آغاز کے بعد سے ہی بیرون ملک مقیم پاکستانیوں نے آر ڈی اے میں نمایاں دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ اسٹیٹ بینک کی جانب سے اپنے کلیدی پالیسی اقدامات میں شفافیت کے عزم کے مطابق، اسٹیٹ بینک نے آر ڈی اے کی پیشرفت سے متعلق باقاعدہ اعداد و شمار جاری کرنا شروع کر دیے۔ آر ڈی اے میں شریک بینکوں کی انفرادی رپورٹوں کی بنیاد پر، اعداد و شمار کو مربوط کیا گیا ہے اور ایک نئے ویب پیج کے ذریعے عوام کے ملاحظے کے لیے پیش کیا گیا ہے۔ اس ویب پیج کو ماہانہ بنیاد پر اپ ڈیٹ کیا جاتا ہے جس کی مارکیٹ کے شرکانے بھی درخواست کی تھی۔¹⁴⁵

زر مبادلہ پالیسی اور امور: بیرونی کھاتے کا استحکام ملک کے مالی اور معاشی استحکام دونوں کے لیے کلیدی اہمیت رکھتا ہے۔ ادائیگیوں کے توازن کو سہارا دینے کی کوشش کے طور پر اسٹیٹ بینک نے مزید 114 اشیا کی درآمد پر 100 فیصد سی ایم آر عائد کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کے بعد 2021ء کے اختتام تک کیش مارجن سے مشروط اشیا کی مجموعی تعداد 525 ہو جائے گی۔ اس اقدام سے سی ایم آر سے مشروط اشیا کی درآمدات کی حوصلہ شکنی کرنے میں مدد ملے گی اور اس طرح ادائیگیوں کے توازن میں مدد ملے گی۔ اس سے قبل اسٹیٹ بینک نے صارفین کی ماکاری کے حوالے سے محتاطیہ ضوابط پر بھی نظر ثانی کی تھی جس کے تحت درآمدی گاڑیوں کے لیے قرضوں پر پابندی عائد کی گئی تھی۔

دستاویزیت اور شفافیت کو بڑھانے اور زر مبادلہ کے ضوابطی نظام کو مزید مضبوط بنانے کی کوشش میں اسٹیٹ بینک نے مبادلہ کمپنیوں کی جانب سے افراد کو زر مبادلہ کی فروخت سے متعلق قواعد و ضوابط میں ترمیم کی۔ یہ اقدام، جو اسٹیٹ بینک کی جانب سے کیے گئے

جاری کیں۔ ان ہدایات میں شکایت درج کرنے کے لیے لازمی طریقوں (کال سینٹر، ای میل، ای فارم وغیرہ) کی ہمہ وقت دستیابی، مالی اداروں کو سرمایہ کاری کی ترغیب دینا اور شکایات کے جدید طریقوں پر توجہ مرکوز کرنا، ایس ایم ایس اور ای میلز کے ذریعے شکایت کے ٹریکنگ نمبر کی فراہمی وغیرہ شامل ہیں۔ مزید برآں اسٹیٹ بینک کی جانب سے پہلے تجویز کردہ ضوابطی ریٹرن ٹیمپلیٹ پر بھی بہتر ڈیٹا کوالٹی اور انڈسٹری فیڈبیک کی ضرورت کی روشنی میں نظر ثانی کی گئی۔¹⁴³

جیسے جیسے مالی ادارے اور صارفین ڈیجیٹل مالی خدمات کی طرف بڑھ رہے ہیں، نفع آوری کی نئی راہیں تلاش کرنے والے مختلف شریک عناصر بھی اس شعبے کی طرف اپنی توجہ مبذول کر رہے ہیں۔ ڈیجیٹل بینکاری فراڈ زیادہ تر جعلی کالز سمیت سوشل انجینئرنگ کے ہتھکنڈوں کا استعمال کر کے کیا جاتا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے مختلف متعلقہ فریقوں کی مشاورت سے ان فراڈ کی روک تھام کے لیے مختلف اقدامات کیے ہیں۔ مزید برآں اسٹیٹ بینک نے کال سینٹر کے ذریعے ڈیجیٹل بینکاری فراڈ سے متعلق معلومات جمع کرنے کے لیے معیاری فارمیٹس بھی جاری کیے۔ ان معلومات سے اضافی اقدامات کو کامیابی سے وضع کرنے اور نصب کرنے میں مدد ملے گی۔ مالی اداروں کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ اس امر کو یقینی بنائیں کہ کال سینٹر کے ایجنٹوں کو ڈیجیٹل بینکاری فراڈ کی اطلاع دینے کے لیے موصول ہونے والی کالز کو سنبھالنے کے لیے کافی تربیت دی جائے گی۔ انہیں ڈیجیٹل بینکاری فراڈ سے متعلق کالز کی نشاندہی کرنے کے قابل ہونا چاہیے جب دھوکہ دہی کی کوشش سے بے خبر ایک سادہ سا صارف اس طرح کے واقعات کی اطلاع دیتا ہے۔ مالی اداروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ڈیجیٹل بینکاری فراڈ کے لیے استعمال ہونے والے دھوکہ بازوں کی سم / ڈیو ایسز کو بلاک کرنے کے لیے متعلقہ معلومات پی ٹی ٹی اے کو جلد از جلد رپورٹ کریں۔ مزید برآں، مزید مالی نقصان سے بچنے کے لیے کٹروں کے طریقہ کار کے طور پر، دھوکہ دہی کی صورت میں ڈیجیٹل چینلز / کارڈز کو بلاک کرنے کی کالز موصول ہونے پر کال ایجنٹ فوری طور پر صارفین سے تفصیلی تصدیق حاصل کرنے سے پہلے صارف کو مطلع کرنے کے تحت تمام چینلز کو عارضی طور پر بلاک کر دیں گے۔ اسٹیٹ بینک نے مالی اداروں کے کال سینٹر مینجمنٹ کا جائزہ لینے کے لیے موضوعاتی جائزے کا بھی انعقاد کیا اور کال سینٹر مینجمنٹ کے بارے میں نظر ثانی شدہ اور مربوط ضوابطی ہدایات جاری کیں۔¹⁴⁴

نظام ادائیگی: اسٹیٹ بینک نے ڈیجیٹل ادائیگی کی خدمات کے منظر نامے کو بہتر بنانے اور ملک میں ادائیگیوں کے لین دین کی ڈیجیٹلائزیشن کو فروغ دینے کے لیے متعدد اقدامات کیے۔ اسٹیٹ بینک نے ڈیجیٹل مالی خدمات اور مالی شمولیت کو مزید فروغ دینے کے لیے

¹⁴⁵ اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز بتاریخ 03 جولائی 2021ء

¹⁴³ بی سی اینڈی سی ڈی سرکلر نمبر 02 برائے 2021ء

¹⁴⁴ بی سی اینڈی سی ڈی سرکلر نمبر 03 برائے 2021ء

دیگر اقدامات کا تسلسل ہے، بنیادی طور پر مبادلہ کمپنیوں سے قیاس آرائیوں کی بنیاد پر زرمبادلہ کی خرید و فروخت کی حوصلہ شکنی کرتا ہے اور عوام کی حقیقی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مارکیٹ کی صلاحیت کو متاثر نہیں کرتا ہے۔ ان ترامیم کے نتیجے میں مبادلہ کمپنیاں اس بات کو یقینی بنائیں گی کہ کوئی بھی شخص تمام مبادلہ کمپنیوں سے 10,000 ڈالر یومیہ اور 100,000 ڈالر (یا دیگر کرنسیوں میں اس کے مساوی) سالانہ سے زائد نقد یا بیرونی ترسیلات زر کی شکل میں زرمبادلہ نہیں خریدے گا۔ یہ حدود زرمبادلہ کے لیے فرد کی ذاتی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے مقرر کی گئی ہیں۔

سہولت دہرتی ترسیلات زر پروگرام کا افتتاح رواں سال کے دوران کیا گیا جو اسٹیٹ بینک، وزارت خزانہ اور مالی اداروں کی جانب سے مشترکہ طور پر پیش کیا گیا ہے۔ ایس ڈی آر پی ایک جدید پروگرام ہے جس کا مقصد بیرون ملک پاکستانی کارکنوں کو بینکوں اور مبادلہ کمپنیوں کے ذریعے ترسیلات زر بھیجنے اور انعامی پوائنٹس حاصل کرنے کی ترغیب دینا ہے۔ اس کے بعد ان انعامی پوائنٹس کو شریک تنظیموں کی طرف سے پیش کردہ مختلف فوائد سے فائدہ اٹھانے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ پیش کی جانے والی خدمات میں پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز (پی آئی اے) کی جانب سے بین الاقوامی ٹکٹ اور پی آئی اے کی بین الاقوامی پروازوں میں اضافی سامان کی ادائیگی کی فراہمی شامل ہے۔ موبائل ایپلی کیشن کے ذریعے دنیا میں کہیں سے بھی ایس ڈی آر پی تک آسانی سے رسائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ ایس ڈی آر پی ڈیجیٹلائزیشن اور مالی شمولیت کی جانب ایک اور قدم ہے جو پاکستان میں اوور سیز پاکستانیوں اور ان سے مستفید ہونے والوں کی ڈیجیٹل آن بورڈنگ میں اہم کردار ادا کرے گا۔

اسٹیٹ بینک نے ایس این سی آر مینجمنٹ کے بارے میں خصوصی ہدایات جاری کیں جن کا مقصد اسلامی بینکاری کے شعبے کے استحکام اور اصابت کو بڑھانا ہے۔ اس امر پر روشنی ڈالنا ضروری ہے کہ یہ ہدایات موجودہ جامع شرعی نظم و نسق کے فریم ورک کے علاوہ ہیں، جو اسلامی بینکاری اداروں کے لیے پہلے سے موجود ہے۔

اسٹیٹ بینک نے اسلامی بینکاری اداروں کے لیے شرعی نظم و نسق کے فریم ورک میں بھی کچھ ترامیم کی ہیں۔¹⁴⁷ ترامیم کے مطابق مقیم شریعت بورڈ کے رکن (آر ایس بی ایم) کے علاوہ شریعت بورڈ کے ارکان پاکستان میں تین آئی بی آئی کے شریعت بورڈز میں خدمات انجام دے سکتے ہیں۔ تاہم، آئی بی آئی کے یقینی بنانا ہو گا کہ اس کے شریعت بورڈ میں کم از کم دو ارکان (آر ایس بی ایم کے علاوہ) ہوں، جو کسی دوسرے آئی بی آئی کے شریعت بورڈ میں نہیں ہیں۔ لہذا ہر آئی بی آئی کے شریعت بورڈ میں آر ایس بی ایم سمیت کم از کم تین منفرد ارکان ہوں گے۔ یکم جولائی 2021ء سے نافذ العمل اس نظر ثانی کا مقصد اسلامی بینکاری کی صنعت میں شریعت اسکالرز کے پول میں اضافہ کرنا اور آئی بی آئی کے متنوع تجربے اور اکتشاف کے ساتھ شریعت بورڈز قائم کرنے میں چلک فراہم کرنا تھا۔

اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز: اسٹیٹ بینک نے شریعت سے ہم آہنگ سیالیت کی سہولت متعارف کروادی۔
بتاریخ 29 دسمبر 2021ء

اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز: اسٹیٹ بینک نے شریعت سے ہم آہنگ سیالیت کی سہولت متعارف کروادی۔
بتاریخ 29 دسمبر 2021ء

اسلامی بینکاری: چونکہ اسلامی بینکاری کی صنعت کا حجم بڑھ رہا ہے اور اب مجموعی بینکاری صنعت کے ایک اہم حصے پر مشتمل ہے، اسٹیٹ بینک نے آئی بی آئی کے لیے شریعت

¹⁴⁷ آئی بی ڈی سرکلر لیر نمبر 01 برائے 2021ء

¹⁴⁶ اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز: اسٹیٹ بینک نے شریعت سے ہم آہنگ سیالیت کی سہولت متعارف کروادی۔

مالی شعبے کی زد پذیری کا اشاریہ (ایف ایس وی آئی) اخذ کرنے کے لیے مستعمل اظہاریے

مالی شعبے کی زد پذیری کا اشاریہ (ایف ایس وی آئی) ”مالی استحکام کا جائزہ 2016ء“ میں پہلی بار متعارف کرایا گیا تھا، اور تب سے اس میں ترامیم کی گئیں اور اگلے تمام جائزوں میں اسے باقاعدگی سے شائع کیا گیا۔ ”مالی استحکام کا جائزہ 2018ء“ میں دائرہ کار، اظہاریوں اور طریقہ کار کے لحاظ سے کچھ ترامیم کی گئیں (دیکھیے ضمیمہ الف، مالی استحکام کا جائزہ 2018ء)۔

واضح رہے کہ ایف ایس وی آئی ایک جامع اشاریہ ہے جو کئی معیشت (میکرو اکانومی)، مالی منڈیوں، شعبہ بینکاری، غیر بینک مالی اداروں، ترقیاتی مالی اداروں، بیمہ کمپنیوں اور کارپوریٹ شعبے کے ذیلی اشاریوں کی اوسط سے اخذ کیا جاتا ہے۔ ہر جہت سے استعمال ہونے والے اظہاریوں کی مکمل فہرست ذیل کے جدول میں دی گئی ہے:

جدول 1: ایف ایس وی آئی اور ایف ایس ایچ ایم: خطرے کے شعبے، خطرے کی جہتیں اور اظہاریے

نمبر شمار	خطرے کا شعبہ	خطرے کی سمت	خطرے کے اظہاریے	مالی استحکام پر اثر
1	کلی معاشی $\frac{1}{n} \sum Ex, R, F, In$ n = 4	بیرونی شعبہ (Ex) $Ex = \frac{1}{n} \sum_{i=1}^n ex_i, n = 3$	$ex_1 =$ زرمبادلہ کے مجموعی سیال ذخائر کی پوزیشن (ایس بی پی کی تحویل میں $ex_2 =$ جاری کھاتے کا توازن بلحاظ جی ڈی پی فیصد $ex_3 =$ توازن تجارت بلحاظ جی ڈی پی فیصد	مثبت مثبت مثبت
		حقیقی شعبہ	حقیقی جی ڈی پی کی نمو	مثبت
		مالیاتی شعبہ	مالیاتی خسارہ بلحاظ جی ڈی پی کا فیصد	منفی
		مہنگائی	صارف اشاریہ قیمت مہنگائی	منفی
2	مالی منڈیاں $\frac{1}{n} \sum FE, MM, CM$ n = 3	زرمبادلہ	وسط بہ وزن انٹرنیٹ قوت نمائی حرکت پذیر بہ وزن اوسط (EMWA) تعمیر پذیری	منفی
		بازار زر	شہید رپورٹ قوت نمائی حرکت پذیر اوسط (EMWA) تعمیر پذیری	منفی
		سرمایہ منڈی	کے ایس ای 100 انڈیکس قوت نمائی حرکت پذیر اوسط تعمیر پذیری	منفی
3	بینکاری $\frac{1}{n} \sum C, AQ, E, L, D, I$ n = 6	کفایت سرمایہ (C) $C = \frac{1}{n} \sum_{i=1}^n c_i, n = 3$	$c_1 =$ شرح کفایت سرمایہ (CAR) $c_2 =$ سطح اول (CAR) $c_3 =$ سرمایہ تائٹاؤں کا تناسب	مثبت مثبت مثبت
		اٹاٹھ جاتی معیار (AQ) $AQ = \frac{1}{n} \sum_{i=1}^n aq_i, n = 3$	$aq_1 =$ غیر فعال قرضے کا مجموعی قرضے $aq_2 =$ خالص غیر فعال قرضے کا سرمایہ $aq_3 =$ تمویں کا غیر فعال قرضے $aq_4 =$ خسارہ کا غیر فعال قرضے	منفی منفی مثبت منفی
		آمدنی (E) $E = \frac{1}{n} \sum_{i=1}^n e_i, n = 6$	$e_1 =$ اثاثوں پر منافع قبل از ٹیکس $e_2 =$ ایکویٹی پر منافع (اوسط ایکویٹی اور فاضل) قبل از ٹیکس $e_3 =$ خالص سودی مارجن $e_4 =$ خالص سودی آمدنی / خام آمدنی $e_5 =$ لاگت تا آمدنی کا تناسب $e_6 =$ تجارتی آمدنی اور مجموعی آمدنی	مثبت مثبت مثبت مثبت منفی منفی
		سیالیت (L) $L = \frac{1}{n} \sum_{i=1}^n l_i, n = 3$	$l_1 =$ سیال اثاثے / مجموعی اثاثے $l_2 =$ سیال اثاثے / مجموعی لیاقتیں $l_3 =$ سیال اثاثے / قلیل مدتی واجبات	مثبت مثبت مثبت
		امانتیں (D) $D = \frac{1}{n} \sum_{i=1}^n d_i, n = 2$	$d_1 =$ امانتیں $d_2 =$ امانتوں کی نمو (سال بسال)	مثبت مثبت
		باہمی ربط (I) $I = \frac{1}{n} \sum_{i=1}^n i_i, n = 2$	$i_1 =$ طلبیدہ قرض گاری اور قرض گیری / مجموعی اثاثے $i_2 =$ مالی واجبات (حلاوہ اسٹیٹ بینک)	منفی منفی
4	غیر بینک مالی ادارے $\frac{1}{n} \sum A, E$ n = 2	اثاثے	اثاثوں کی نمو	مثبت
		آمدنی	خالص فروخت	مثبت
5	ترقیاتی مالی ادارے $C = \frac{1}{n} \sum_{i=1}^n c_i, n = 3$	کفایت سرمایہ (C) $C = \frac{1}{n} \sum_{i=1}^n c_i, n = 3$	$c_1 =$ شرح کفایت سرمایہ (CAR) $c_2 =$ سطح اول (CAR)	مثبت مثبت

جدول 1: ایف ایس وی آئی اور ایف ایس ایچ ایم: خطرے کے شعبے، خطرے کی جہتیں اور اظہارِ بے

نوعیت	شرح	معیاری	مجموعی	نمبر
مثبت	$c_3 =$ سرمایہ اثاثوں کا تناسب			
منفی	$aq_1 =$ غیر فعال قرضے کا مجموعی قرضے	اثاثہ جاتی معیار (AQ)	$AQ = \frac{1}{n} \sum_{i=1}^n aq_i,$	$n = 4$
منفی	$aq_2 =$ خالص غیر فعال قرضے کا سرمایہ			
منفی	$aq_3 =$ خالص غیر فعال قرضے کا خالص قرضے			
مثبت	$e_1 =$ اثاثوں پر منافع قبل از ٹیکس	آمدنی (E)	$E = \frac{1}{n} \sum_{i=1}^n e_i,$	$n = 4$
مثبت	$e_2 =$ ایکویٹی پر منافع (اوسط ایکویٹی اور فاضل) قبل از ٹیکس			
مثبت	$e_3 =$ خالص سودی آمدنی/ خالص آمدنی			
منفی	$e_4 =$ لاگت اور آمدنی کا تناسب			
مثبت	$l_1 =$ سیال اثاثے/ مجموعی اثاثے	سیالیت (L)	$L = \frac{1}{n} \sum_{i=1}^n l_i,$	$n = 3$
مثبت	$l_2 =$ سیال اثاثے/ مجموعی اثاثے			
مثبت	$l_3 =$ قرضے/ اثاثے			
منفی	$li_1 =$ دعووں کی شرح	جہتی (Li)	$Li = \frac{1}{n} \sum_{i=1}^n li_i,$	$n = 4$
مثبت	$li_2 =$ اثاثوں پر منافع قبل از ٹیکس			
مثبت	$li_3 =$ سرمایہ کاری پر منافع قبل از ٹیکس			
مثبت	$li_4 =$ سرمایہ اور اثاثے			
منفی	$nli_1 =$ دعووں کی شرح	غیر جہتی (NL)	$NL = \frac{1}{n} \sum_{i=1}^n nli_i,$	$n = 5$
منفی	$nli_2 =$ پر بیمہ کا ماسک			
مثبت	$nli_3 =$ اثاثوں پر منافع قبل از ٹیکس			
مثبت	$nli_4 =$ سرمایہ کاری پر منافع قبل از ٹیکس			
مثبت	$nli_5 =$ سرمایہ اور اثاثے			
منفی	قرضوں کا بوجھ (اثاثے/ ایکویٹی، قرضہ/ ایکویٹی، اور قرضہ/ اثاثے جاتی تناسب)	کارپوریٹ قرضہ		کارپوریٹ
				6
				7

ضمیمہ اول: بینکوں کی بیلنس شیٹ اور نفع و نقصان گوشوارہ

ملین روپے						
		دسمبر 20ء	دسمبر 19ء	دسمبر 18ء	دسمبر 17ء	بیلنس شیٹ
اثاثے						
2,276,963	2,014,703	1,987,096	1,574,551	1,303,914	1,303,914	ٹریژری بینکوں میں نقد و نقدی اہلیات
253,008	277,988	232,671	147,829	156,332	156,332	دیگر بینکوں میں بقایا اہلیات
1,095,663	1,079,071	978,640	909,754	604,990	604,990	مالی اداروں کو قرض
14,554,438	11,934,634	8,939,438	7,913,923	8,729,019	8,729,019	سرمایہ کاریاں - خاص
10,120,509	8,291,572	8,248,973	7,955,195	6,512,485	6,512,485	قرضے - خاص
704,729	626,251	596,924	437,235	395,246	395,246	عملی معینہ اثاثے
133,061	91,820	74,052	81,082	72,354	72,354	موخر ٹیکس اثاثے
919,931	807,816	933,542	662,485	567,205	567,205	دیگر اثاثے
30,058,303	25,123,855	21,991,337	19,682,054	18,341,545	18,341,545	مجموعی اثاثے
واجبات						
واجب الادا اہل						
328,566	313,827	231,178	243,237	218,588	218,588	مالی اداروں سے قرض
4,738,036	3,216,866	2,932,082	3,001,186	3,125,432	3,125,432	مالی اداروں کو قرض
21,719,885	18,518,525	15,953,489	14,254,210	13,011,778	13,011,778	مالیات اور دیگر کھاتے
122,815	121,854	123,218	111,713	64,703	64,703	تعمیراتی قرضے
8,025	7,534	7,446	7	21	21	فنانس لیز سے شروٹ اثاثوں کے عوض واجبات
29,319	46,549	43,602	34,557	44,684	44,684	موخر ٹیکس واجبات
1,170,116	1,036,267	1,042,073	631,529	495,549	495,549	دیگر واجبات
28,116,763	23,261,422	20,333,089	18,276,439	16,960,755	16,960,755	مجموعی واجبات
1,941,540	1,862,433	1,658,248	1,405,615	1,380,790	1,380,790	خاص اثاثے
خاص اثاثے بطور:						
سرمایہ حصص						
568,000	556,131	556,886	541,040	516,013	516,013	ذخائر
445,470	392,599	349,529	315,570	271,448	271,448	حاصل شدہ منافع
721,894	642,965	521,807	433,205	410,371	410,371	حصص داروں کی اکٹھی
1,735,364	1,591,969	1,428,222	1,289,816	1,197,832	1,197,832	اثاثوں کی باقاعدہ ریٹینیٹی پر فاضل رقم
206,176	270,737	230,026	115,799	182,958	182,958	میزان
1,941,540	1,862,433	1,658,248	1,405,615	1,380,790	1,380,790	نفع و نقصان گوشوارہ
دسمبر 21ء	دسمبر 20ء	دسمبر 19ء	دسمبر 18ء	دسمبر 17ء	دسمبر 17ء	نفع و نقصان گوشوارہ
1,831,650	1,924,328	1,851,790	1,153,383	998,671	998,671	مارک اپ آمدنی / سود جو کمایا گیا
992,650	1,071,898	1,156,062	608,309	499,819	499,819	مارک اپ آمدنی / سود جو خرچ ہوا
839,000	852,430	695,727	545,074	498,851	498,851	خاص مارک اپ سودی آمدنی
50,405	123,039	67,855	36,201	3,706	3,706	تعمیراتی اور برادارست معاف کردہ خراب قرضے (ریورسلز)
788,595	729,391	627,872	508,873	495,146	495,146	تعمیراتی کے بعد خاص مارک اپ سودی آمدنی
142,803	118,322	123,895	112,852	102,898	102,898	فیس، کمیشن، پروموشن آمدنی
18,003	10,810	12,325	13,589	17,875	17,875	منافع منقسمہ آمدنی
34,746	21,854	26,269	25,981	14,308	14,308	بیرونی کرنسیوں کے کاروبار سے آمدنی
43,161	65,920	19,628	25,698	52,565	52,565	دیگر آمدنی
238,713	216,906	182,117	178,121	187,646	187,646	میزان تان مارک اپ سودی آمدنی
1,027,308	946,298	809,989	686,993	682,791	682,791	انتظامی اخراجات
565,230	521,253	495,018	430,375	387,878	387,878	دیگر اخراجات
10,987	13,690	10,517	5,068	4,417	4,417	میزان تان مارک اپ سودی اخراجات
576,216	534,943	505,535	435,444	392,295	392,295	میزان تان مارک اپ سودی اخراجات
451,092	411,355	304,454	251,550	290,496	290,496	منافع قبل از ٹیکس اور غیر معمولی مدد
-	-	48.78	9,015.91	23,717.35	23,717.35	غیر معمولی اجزا - فائدہ / (نقصان)
451,092	411,355	304,405	242,534	266,779	266,779	منافع (نقصان) قبل از ٹیکس
186,870	167,315	133,656	93,194	108,987	108,987	منہا: ٹیکسیشن
264,222	244,039	170,749	149,340	157,792	157,792	منافع (نقصان) بعد از ٹیکس

ضمیمہ دوم۔ بینکاری شعبے کے مالی صحت کے اظہار

فیصد	دسمبر 20ء	دسمبر 19ء	دسمبر 18ء	دسمبر 17ء	اظہار
					کفایت سرمایہ
16.7	18.56	17.00	16.19	15.83	خطرہ بہ وزن شرح کفایت سرمایہ ^۸
13.5	14.85	14.01	13.24	12.94	سطح اول سرمایہ اور خطرہ بہ وزن اثاثوں کا تناسب
6.3	7.24	7.21	7.14	7.15	سرمائے اور کل اثاثوں کا تناسب
					اثاثہ جاتی معیار
7.9	9.19	8.58	7.97	8.43	غیر فعال قرضوں اور کل قرضوں کا تناسب
91.2	88.33	81.43	83.80	87.24	تموین اور غیر فعال قرضوں کا تناسب
0.7	1.17	1.71	1.38	1.16	خالص غیر فعال قرضوں اور خالص قرضوں کا تناسب
4.0	5.32	8.91	7.83	5.77	خالص غیر فعال قرضوں اور سرمائے کا تناسب ^{۸۸}
					آمدنی
1.6	1.76	1.48	1.31	1.56	اثاثوں پر آمدنی (قبل از ٹیکس)
1.0	1.05	0.83	0.81	0.93	اثاثوں پر آمدنی (بعد از ٹیکس)
24.0	23.23	20.15	17.39	19.51	ایکویٹی پر آمدنی (اوسط ایکویٹی اور فاضل) (قبل از ٹیکس)
14.1	13.78	11.30	10.71	11.55	ایکویٹی پر آمدنی (اوسط ایکویٹی اور فاضل) (بعد از ٹیکس)
77.9	79.72	79.25	75.37	72.67	خالص سودی آمدنی / مجموعی آمدنی
53.5	50.03	57.59	60.21	57.14	لاگت / آمدنی تناسب
					سیالیت
55.4	54.76	49.65	48.69	53.97	سیال اثاثے / کل اثاثے
76.7	74.29	68.44	67.23	76.08	سیال اثاثے / کل لیاقتیں
46.6	44.77	51.71	55.81	50.05	قرضے / لیاقتیں

^۸ دسمبر 13ء اور اس کے بعد کے اعداد و شمار بازل سوم اور 2008ء سے ستمبر 13ء تک کے اعداد و شمار بازل دوم پر مبنی ہیں ماسوائے آئی ڈی بی ایل، بی بی سی ایل اور ای ایم ای بینک کے جو بازل اول پر مبنی ہیں۔
^{۸۸} 30 جون 2015ء سے خالص غیر فعال قرضوں اور سرمائے کا تناسب نکالنے کے لیے بازل کی تعریف کے مطابق ریگولیٹری سرمایہ استعمال کیا گیا ہے۔ جون 15ء سے قبل یہ تناسب نکالنے کے لیے بیلنس شیٹ سرمایہ استعمال کیا جاتا تھا۔

ضمیمہ سوم: خوردماکاری بینکوں کی بیلنس شیٹ اور نفع و نقصان گوشوارہ

ملین روپے

دسمبر 21ء	دسمبر 20ء	دسمبر 19ء	دسمبر 18ء	دسمبر 17ء	بیلنس شیٹ
					اثاثے
28,991	23,900	17,624	16,279	12,207	ٹریژری بینکوں میں نقد و بچاوجات
57,931	53,236	40,777	24,912	21,824	دیگر بینکوں میں بچاوجات
1,052	12,387	6,242	10,533	4,693	مالی اداروں کو قرض
133,419	96,774	52,169	54,576	48,869	سرمایہ کاریاں - خالص
278,318	231,047	206,965	185,346	133,707	قرضے - خالص
24,689	23,825	25,062	10,819	7,249	عملی معینہ اثاثے
4,687	2,531	1,768	1,237	964	موخر ٹیکس اثاثے
53,017	50,283	29,404	24,239	17,705	دیگر اثاثے
582,104	493,984	380,011	327,940	247,218	مجموعی اثاثے
					واجبات
1,079	758	687	1,837	2,176	واجب الاوائل
59,022	26,909	19,808	21,495	13,563	مالی اداروں سے قرض
422,998	373,084	266,195	238,561	185,827	ماتحتیں اور دیگر کھاتے
9,041	8,672	8,472	1,672	672	تحقیقی قرضے
-	-	-	-	-	فنانس لیز سے مشروط اثاثوں کے عوض واجبات
-	-	-	0	-	موخر ٹیکس واجبات
33,262	34,384	34,428	15,404	12,403	دیگر واجبات
525,401	443,806	329,590	278,970	214,641	مجموعی واجبات
					خالص اثاثے
					خالص اثاثے بطور:
36,609	37,850	29,323	27,652	24,452	سرمایہ حصص
41,401	23,747	21,634	11,015	252	ذخائر
(20,829)	(11,567)	(580)	10,238	7,836	حاصل شدہ منافع
57,181	50,030	50,376	48,905	32,540	حصص داروں کا انکویٹی
(487)	133	(19)	(6)	(5)	اثاثوں کی باز قدر پیمائی پر فاضل / خسارہ
9	12	64	71	42	موخر عطیات / زراعت
56,703	50,175	50,421	48,970	32,577	میزان
					نفع و نقصان گوشوارہ
78,436	75,284	66,841	50,564	35,667	مارک اپ / آمدنی / سود جو کمایا گیا
32,067	30,426	26,246	15,834	11,275	مارک اپ / آمدنی / سود جو خرچ ہوا
46,368	44,858	40,595	34,731	24,392	خالص مارک اپ / سودی آمدنی
16,291	11,612	13,089	4,135	2,285	تعمیر اور برادارست معاف کردہ خراب قرضے (ریپوسٹ)
30,077	33,246	27,506	30,596	22,107	تعمیر کے بعد خالص مارک اپ / سودی آمدنی
14,720	11,976	13,859	13,097	16,263	فیس، کمیشن، پرومرونگ آمدنی
-	14	14	3	-	منافع منقسمہ آمدنی
-	-	-	-	-	بیرونی کرنسیوں کے کاروبار سے آمدنی
2,195	1,294	1,501	865	1,131	دیگر آمدنی
16,915	13,284	15,373	13,965	17,393	میزان تان مارک اپ / سودی آمدنی
52,990	49,246	48,098	36,082	31,638	انتظامی اخراجات
822	638	709	476	294	دیگر اخراجات
53,812	49,883	48,807	36,558	31,932	میزان تان مارک اپ / سودی اخراجات
(6,820)	(3,354)	(5,929)	8,003	7,568	منافع قبل از ٹیکس اور غیر معمولی مدد
-	-	-	-	-	غیر معمولی اجزا - فائدہ (نقصان)
25.06	55.79	5.33	11.86	20.28	موصولہ زراعت
(6,845)	(3,409)	(5,934)	7,991	7,548	منافع (نقصان) قبل از ٹیکس
1,235	2,474	2,183	3,385	2,301	منہا: ٹیکس
(8,080)	(5,883)	(8,117)	4,606	5,247	منافع (نقصان) بعد از ٹیکس

ضمیمہ چہارم - خردمالکاری بینکوں کے شعبے کے مالی صحت کے اظہاریے

فیصد	دسمبر 20ء	دسمبر 19ء	دسمبر 18ء	دسمبر 17ء	اظہاریے
					کفایت سرمایہ
	18.3	20.9	22.6	21.4	خطرہ بہ وزن شرح کفایت سرمایہ [^]
	10.4	13.9	15.5	13.6	سرمائے اور کل اثاثوں کا تناسب
					انتظامی معیار
	5.2	5.3	2.4	1.5	غیر فعال قرضوں اور کل قرضوں کا تناسب
	78.1	70.0	92.1	124.6	تعمین اور غیر فعال قرضوں کا تناسب
	1.2	1.7	0.2	-0.4	خالص غیر فعال قرضوں اور خالص قرضوں کا تناسب
	5.4	6.5	0.7	-1.5	خالص غیر فعال قرضوں اور سرمائے کا تناسب [^]
					آمدنی
	-1.3	-1.7	2.9	3.7	اثاثوں پر آمدنی (قبل از ٹیکس)
	-1.6	-2.3	1.7	2.6	اثاثوں پر آمدنی (بعد از ٹیکس)
	-12.7	-12.4	20.7	27.1	انکویٹی پر آمدنی (اوسط انکویٹی اور فاضل) (قبل از ٹیکس)
	-15.0	-16.9	11.9	18.8	انکویٹی پر آمدنی (اوسط انکویٹی اور فاضل) (بعد از ٹیکس)
	73.3	72.5	71.3	58.4	خالص سودی آمدنی / مجموعی آمدنی
	85.0	87.2	75.1	76.4	لاگت / آمدنی تناسب
					سیالیت
	31.3	28.2	23.5	30.6	سیال اثاثے / کل اثاثے
	43.1	40.3	32.4	40.8	سیال اثاثے / کل لاپائید
	65.8	77.7	77.7	72.0	قرضے / لاپائید

[^] دسمبر 13ء اور اس کے بعد کے اعداد و شمار بازل سوم اور 2008ء سے ستمبر 13ء تک کے اعداد و شمار بازل دوم پر مبنی ہیں، ماسوائے آئی ڈی بی ایل، پی بی سی بی ایل اور ایس ایم ای بیٹک کے جو بازل اول پر مبنی ہیں۔
^{^^} 30 جون 2015ء سے خالص غیر فعال قرضوں اور سرمائے کا تناسب نکلانے کے لیے بازل کی تعریف کے مطابق ریگولیٹری سرمایہ استعمال کیا گیا ہے۔ جون 15ء سے قبل یہ تناسب نکالنے کے لیے بیلنس شیٹ سرمایہ استعمال کیا جاتا تھا۔

ضمیمہ پنجم - بینکوں کی فہرست

دسمبر 20ء

دسمبر 21ء

الف۔ سرکاری شعبے کے کمرشل بینک (5)

- 1 فرسٹ ویمن بینک لمیٹڈ
- 2 نیشنل بینک آف پاکستان
- 3 سندھ بینک لمیٹڈ
- 4 دی بینک آف خیبر
- 5 دی بینک آف پنجاب

ب۔ مقامی نجی بینک (20)

- 1 البرکہ بینک (پاکستان) لمیٹڈ
- 2 الائنڈ بینک لمیٹڈ
- 3 عسکری بینک لمیٹڈ
- 4 بینک الحیب لمیٹڈ
- 5 بینک الفلاح لمیٹڈ
- 6 بینک اسلامی پاکستان لمیٹڈ
- 7 دینی اسلامک بینک پاکستان لمیٹڈ
- 8 فیصل بینک لمیٹڈ
- 9 حبیب بینک لمیٹڈ
- 10 حبیب میٹروپولیٹن بینک لمیٹڈ
- 11 جے ایس بینک لمیٹڈ
- 12 ایم سی بی بینک لمیٹڈ
- 13 ایم سی بی اسلامک بینک لمیٹڈ
- 14 میزان بینک لمیٹڈ
- 15 ساما بینک لمیٹڈ
- 16 سکس بینک لمیٹڈ
- 17 سویری بینک لمیٹڈ
- 18 اسٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک (پاکستان) لمیٹڈ
- 19 سٹ بینک لمیٹڈ
- 20 یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ

ج۔ غیر ملکی بینک (4)

- 1 سٹی بینک این اے
- 2 ڈوبلے بینک اے سی
- 3 انڈسٹریل اینڈ کمرشل بینک آف جاپان لمیٹڈ
- 4 بینک آف جاپان لمیٹڈ

د۔ خصوصی بینک (3)

- 1 پنجاب پراویٹس کوآپریٹو بینک لمیٹڈ
- 2 ایس ایم ای بینک لمیٹڈ
- 3 زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ

تمام کمرشل بینک (29)

الف + ب + ج شامل ہیں

تمام بینک (32)

الف + ب + ج + د شامل ہیں

الف۔ سرکاری شعبے کے کمرشل بینک (5)

- 1 فرسٹ ویمن بینک لمیٹڈ
- 2 نیشنل بینک آف پاکستان
- 3 سندھ بینک لمیٹڈ
- 4 دی بینک آف خیبر
- 5 دی بینک آف پنجاب

ب۔ مقامی نجی بینک (20)

- 1 البرکہ بینک (پاکستان) لمیٹڈ
- 2 الائنڈ بینک لمیٹڈ
- 3 عسکری بینک لمیٹڈ
- 4 بینک الحیب لمیٹڈ
- 5 بینک الفلاح لمیٹڈ
- 6 بینک اسلامی پاکستان لمیٹڈ
- 7 دینی اسلامک بینک پاکستان لمیٹڈ
- 8 فیصل بینک لمیٹڈ
- 9 حبیب بینک لمیٹڈ
- 10 حبیب میٹروپولیٹن بینک لمیٹڈ
- 11 جے ایس بینک لمیٹڈ
- 12 ایم سی بی بینک لمیٹڈ
- 13 ایم سی بی اسلامک بینک لمیٹڈ
- 14 میزان بینک لمیٹڈ
- 15 ساما بینک لمیٹڈ
- 16 سکس بینک لمیٹڈ
- 17 سویری بینک لمیٹڈ
- 18 اسٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک (پاکستان) لمیٹڈ
- 19 سٹ بینک لمیٹڈ
- 20 یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ

ج۔ غیر ملکی بینک (5)

- 1 بینک آف ٹوکیو - متسوباشی یا ایف جی، لمیٹڈ
- 2 سٹی بینک این اے
- 3 ڈوبلے بینک اے سی
- 4 انڈسٹریل اینڈ کمرشل بینک آف جاپان لمیٹڈ
- 5 بینک آف جاپان لمیٹڈ

د۔ خصوصی بینک (3)

- 1 پنجاب پراویٹس کوآپریٹو بینک لمیٹڈ
- 2 ایس ایم ای بینک لمیٹڈ
- 3 زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ

تمام کمرشل بینک (30)

الف + ب + ج شامل ہیں

تمام بینک (33)

الف + ب + ج + د شامل ہیں

ضمیمہ ششم - اسلامی بینکاری اداروں کی ہیئت ترکیبی

دسمبر 20ء

دسمبر 19ء

اسلامی بینک	اسلامی بینک
البرکہ بینک (پاکستان) لمیٹڈ	البرکہ بینک (پاکستان) لمیٹڈ
بینک اسلامی پاکستان لمیٹڈ	بینک اسلامی پاکستان لمیٹڈ
دینی اسلامک بینک پاکستان لمیٹڈ	دینی اسلامک بینک پاکستان لمیٹڈ
ایم سی بی اسلامک بینک لمیٹڈ	ایم سی بی اسلامک بینک لمیٹڈ
میزان بینک لمیٹڈ	میزان بینک لمیٹڈ
اسلامی بینکاری برانچیں رکھنے والے روایتی بینک	اسلامی بینکاری برانچیں رکھنے والے روایتی بینک
عسکری بینک لمیٹڈ	عسکری بینک لمیٹڈ
الائیز بینک لمیٹڈ	الائیز بینک لمیٹڈ
بینک الحیب لمیٹڈ	بینک الحیب لمیٹڈ
بینک الفلاح لمیٹڈ	بینک الفلاح لمیٹڈ
فیصل بینک لمیٹڈ	فیصل بینک لمیٹڈ
حبیب بینک لمیٹڈ	حبیب بینک لمیٹڈ
حبیب میٹروپولیٹن بینک لمیٹڈ	حبیب میٹروپولیٹن بینک لمیٹڈ
نیشنل بینک آف پاکستان	نیشنل بینک آف پاکستان
سلک بینک لمیٹڈ	سلک بینک لمیٹڈ
سندھ بینک لمیٹڈ	سندھ بینک لمیٹڈ
سویری بینک لمیٹڈ	سویری بینک لمیٹڈ
اسٹیٹرز چارٹرڈ بینک	اسٹیٹرز چارٹرڈ بینک
سٹ بینک لمیٹڈ	سٹ بینک لمیٹڈ
دی بینک آف خیبر	دی بینک آف خیبر
دی بینک آف پنجاب	دی بینک آف پنجاب
یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ	یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ
زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ	زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ
کل تعداد 22 (5+17)	کل تعداد 22 (5+17)

ضمیمہ ہفتم - ترقیاتی مالی اداروں کی فہرست

دسمبر 20ء	دسمبر 21ء
1	1
2	2
3	3
4	4
5	5
6	6
7	7
8	8
9	9

ضمیمہ ہشتم - خرد کاروباری بینکوں کی فہرست

دسمبر 20ء	دسمبر 21ء
1	ایڈوانس پاکستان مائیکرو فنانس بینک لمیٹڈ
2	ایٹا مائیکرو فنانس بینک لمیٹڈ
3	فنکا مائیکرو فنانس بینک لمیٹڈ
4	خوشحالی مائیکرو فنانس بینک لمیٹڈ
5	موبلی لنک مائیکرو فنانس بینک لمیٹڈ
6	این آر ایس پی مائیکرو فنانس بینک لمیٹڈ
7	پاک اومان مائیکرو فنانس بینک لمیٹڈ
8	سندھ مائیکرو فنانس بینک لمیٹڈ
9	ٹیلی نار مائیکرو فنانس بینک لمیٹڈ
10	دی فرسٹ مائیکرو فنانس بینک لمیٹڈ
11	یو مائیکرو فنانس بینک لمیٹڈ

1	786 انوسٹمنٹس لمیٹڈ	1	نی این او کپٹل لمیٹڈ
2	اسے بی ایل ایسٹ منجمنٹ کمپنی لمیٹڈ	2	اجارہ کپٹل پارٹنرز لمیٹڈ
3	اسے ڈی انوسٹمنٹ منجمنٹ لمیٹڈ		
4	الغلام جی ایچ جی انوسٹمنٹ منجمنٹ لمیٹڈ	1	عارف حبیب ڈولین ریکل اسٹیٹ انوسٹمنٹ فرسٹ منجمنٹ کمپنی لمیٹڈ
5	الائنس انوسٹمنٹ منجمنٹ لمیٹڈ	2	اسے کے ڈی ریکل اسٹیٹ انوسٹمنٹ فرسٹ منجمنٹ کمپنی لمیٹڈ
6	المیزان انوسٹمنٹ منجمنٹ لمیٹڈ	3	آئی ایس ای ہاؤزر ریکل اسٹیٹ انوسٹمنٹ فرسٹ منجمنٹ کمپنی لمیٹڈ
7	اٹلس ایسٹ منجمنٹ لمیٹڈ	4	ایس بی گلوبل ریکل اسٹیٹ انوسٹمنٹ فرسٹ منجمنٹ لمیٹڈ
8	اسے ڈیویٹی انوسٹمنٹ منجمنٹ لمیٹڈ	5	بی بی ایل پر ایپریٹر ریکل اسٹیٹ انوسٹمنٹ فرسٹ منجمنٹ کمپنی لمیٹڈ
9	بی ایم اسے ایسٹ منجمنٹ کمپنی لمیٹڈ	6	وی بی ایس ریکل اسٹیٹ انوسٹمنٹ فرسٹ منجمنٹ کمپنی لمیٹڈ
10	فیصل ایسٹ منجمنٹ لمیٹڈ		
11	فرسٹ سٹیٹل انوسٹمنٹ لمیٹڈ		
12	حبیب ایسٹ منجمنٹ لمیٹڈ		
13	ایچ بی ایل ایسٹ منجمنٹ لمیٹڈ		
14	سے ایس انوسٹمنٹ لمیٹڈ		
15	کافیہ انوسٹمنٹ منجمنٹ لمیٹڈ		
16	کیس انوسٹمنٹ لمیٹڈ		
17	میگنس انوسٹمنٹ ایڈوائزرز لمیٹڈ		
18	ایم سی بی عارف حبیب سیونگ ایڈوائزرز انوسٹمنٹ لمیٹڈ		
19	منجمنٹل انوسٹمنٹ فرسٹ لمیٹڈ		
20	این بی بی فنڈ منجمنٹ لمیٹڈ		
21	پاک امان ایسٹ منجمنٹ کمپنی لمیٹڈ		
22	پاک قطر ایسٹ منجمنٹ کمپنی لمیٹڈ		
23	سرمز انوسٹمنٹ لمیٹڈ		
24	یو بی ایل فنڈ منیجرز لمیٹڈ		
25	وڈن کپٹل لمیٹڈ		

سرمایہ جاتی مالی کمپنیاں (آئی ایف ایف)

1	ایٹکورت انوسٹمنٹ بینک لمیٹڈ
2	فنی لینڈنگ سرو سز لمیٹڈ
3	فرسٹ کریڈٹ انوسٹمنٹ بینک لمیٹڈ
4	فرسٹ ڈاؤڈ انوسٹمنٹ بینک لمیٹڈ
5	انٹرا این پاکستان لمیٹڈ
6	انویسٹ کپٹل انوسٹمنٹ بینک لمیٹڈ
7	ایل ایس ای فنڈ منیجرز سرو سز لمیٹڈ
8	ایو کس لیزنگ پاکستان لمیٹڈ
9	پاکستان ڈیولپمنٹ فنڈ لمیٹڈ
10	پاکستان ہائیڈرو پاور انوسٹمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ
11	پرو واڈ فنڈ منیجرز سرو سز لمیٹڈ
12	قسطی بی بی بی این ایل (پرائیویٹ) لمیٹڈ
13	سیکورٹی انوسٹمنٹ بینک لمیٹڈ
14	سٹیڈ کریڈٹ فنڈ منیجرز سرو سز لمیٹڈ
15	تعلیم فنڈ کمپنی لمیٹڈ
16	فرسٹ انوسٹمنٹ بینک لمیٹڈ
17	وصل انوسٹمنٹ فنڈ کمپنی لمیٹڈ

مضاربہ کمپنیاں

1	الائیڈ ریٹیل مضاربہ
2	اول مضاربہ
3	بی ایف مضاربہ
4	بی آر آر گلوریمین مضاربہ
5	فرسٹ انور مضاربہ
6	فرسٹ ایلیٹ کپٹل مضاربہ
7	فرسٹ ایکویٹی مضاربہ
8	فرسٹ فیڈ ٹی لیزنگ مضاربہ
9	فرسٹ حبیب مضاربہ
10	فرسٹ آئی بی ایل مضاربہ
11	فرسٹ امر ڈ مضاربہ
12	فرسٹ منجمنٹ بینک مضاربہ
13	فرسٹ پاک مضاربہ
14	فرسٹ پیو لمائٹس مضاربہ
15	فرسٹ پروڈیو منجمنٹ مضاربہ
16	فرسٹ پنجاب مضاربہ
17	فرسٹ ٹریڈ میو ٹیچرنگ مضاربہ
18	فرسٹ ٹرائی انٹار مضاربہ
19	فرسٹ یو ڈی ایل مضاربہ
20	حبیب میٹرو مضاربہ
21	کسب مضاربہ
22	مضاربہ ال-مالی
23	اورینٹ ریٹیل مضاربہ
24	ایو کس مضاربہ
25	پاپولر اسلامک مضاربہ
26	سندھ مضاربہ
27	فرسٹ مضاربہ
28	یوٹی کیب مضاربہ

مکاناتی مالکاری کمپنیاں

1	آسان گھر فنڈ لمیٹڈ
2	پاکستان ہاؤسنگ فنڈ کمپنی لمیٹڈ
3	ٹریلس ہاؤسنگ فنڈ لمیٹڈ

غیر بینک ہائیکورٹس کمپنیاں

1	آکھی پاکستان
2	انوت اسلامک ہائیکورٹس
3	اسے ایم آر ڈی او فاؤنڈیشن
4	بلوچستان رول سپورٹ پروگرام
5	بی آر اے سی پاکستان
6	کیشیو فنڈ منیجرز سرو سز لمیٹڈ
7	کریڈٹ فنڈ منیجرز سرو سز لمیٹڈ
8	سی ایس سی ایمپارمنٹ اینڈ انکوائرنس پروگرام
9	دائن سپورٹ پروگرام
10	فارمر ڈولپمنٹ آرگنائزیشن
11	ایف ایف او سپورٹ پروگرام
12	غازی بروڈنگز قیاتی ادارہ
13	سے ڈیوی ایس پاکستان
14	کشف فاؤنڈیشن
15	ما ٹیکر و آپنر سپورٹ پروگرام
16	منیجر سپورٹ پروگرام
17	منجمنٹل رول سپورٹ پروگرام (این آر ایس بی)
18	اولی ڈی سپورٹ پروگرام
19	آرگنائزیشن فار یورپی ریسرچ اینڈ کنسلٹنٹس کیو بی ٹی ٹریڈنگ پروگرام
20	پنجاب رول سپورٹ پروگرام
21	رول سپورٹ کیو بی ڈی ڈولپمنٹ پروگرام
22	ساحیہ ما ٹیکر و فنڈس فاؤنڈیشن پاکستان
23	سیکیو سپورٹ فاؤنڈیشن
24	سردار رول سپورٹ پروگرام
25	سینا ہائیکورٹس کمپنی
26	شاہ کمال سمای فاؤنڈیشن
27	سندھ رول سپورٹ آرگنائزیشن
28	عون ویلی ڈولپمنٹ پروگرام
29	تیفر فنڈ منیجرز سرو سز لمیٹڈ
30	تھریڈ ہائیکورٹس فاؤنڈیشن
31	ٹی ای ڈی فنڈ منیجرز سرو سز لمیٹڈ

اجارہ کمپنیاں

1	گریڈ لیزنگ لمیٹڈ
2	پاک گھٹ لیزنگ کمپنی لمیٹڈ
3	پرائیویٹ لیزنگ لمیٹڈ
4	سعودی پاک لیزنگ کمپنی لمیٹڈ
5	سیکورٹی لیزنگ کارپوریشن لمیٹڈ
6	ایس ایم ای لیزنگ لمیٹڈ

غیر حیاتی بیمہ کمپنیاں

1	آدم جی انشورنس کمپنی لمیٹڈ	19	پبلک انشورنس لمیٹڈ
2	انفلاح انشورنس کمپنی لمیٹڈ	20	پری میٹر انشورنس لمیٹڈ
3	الیا زای ایف بی ہیلتھ انشورنس لمیٹڈ	21	پروگریسیو انشورنس کمپنی لمیٹڈ
4	الفا انشورنس کمپنی لمیٹڈ	22	ریلا سنس انشورنس کمپنی لمیٹڈ
5	ایشیا انشورنس کمپنی لمیٹڈ	23	سیکورٹی جزل انشورنس کمپنی لمیٹڈ
6	عسکری جزل انشورنس کمپنی لمیٹڈ	24	شاہین انشورنس کمپنی لمیٹڈ
7	اٹلس انشورنس لمیٹڈ	25	سلور اسٹار انشورنس کمپنی لمیٹڈ
8	سچری انشورنس کمپنی لمیٹڈ	26	سندھ انشورنس لمیٹڈ
9	چب انشورنس پاکستان لمیٹڈ	27	ایس پی آئی انشورنس کمپنی لمیٹڈ
10	کانٹی نینٹل انشورنس کمپنی لمیٹڈ	28	دی ایشین میوچل انشورنس کمپنی (گارجنٹی)
11	کرینسٹ اسٹار انشورنس لمیٹڈ	29	دی کو آپریٹو انشورنس سوسائٹی آف پاکستان لمیٹڈ
12	ایسٹ ویسٹ انشورنس کمپنی لمیٹڈ	30	دی پاکستان جزل انشورنس کمپنی لمیٹڈ
13	ای ایف یو جزل انشورنس لمیٹڈ	31	دی پاکستان میوچل انشورنس کمپنی (جی ٹی ای)
14	حبیب انشورنس کمپنی لمیٹڈ	32	یونائیٹڈ انشورنس کمپنی آف پاکستان لمیٹڈ
15	آئی جی آئی جزل انشورنس لمیٹڈ	33	یونیورسل انشورنس کمپنی لمیٹڈ
16	جوبلی جزل انشورنس کمپنی لمیٹڈ	34	ٹی بی ایل انشورنس لمیٹڈ
17	نیٹشل انشورنس کمپنی لمیٹڈ	35	ٹریڈکو انشورنس کمپنی لمیٹڈ
18	نیو ہیشائر انشورنس کمپنی لمیٹڈ	36	یو بی ایل انشوررز لمیٹڈ

عمومی کفائل کمپنیاں

1	پاک کویت کفائل کمپنی لمیٹڈ	3	سلام کفائل لمیٹڈ (سابقہ کفائل پاکستان)
2	پاک قطر جزل کفائل لمیٹڈ		

حیاتی بیمہ کمپنیاں

1	آدم جی لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ	5	جوبلی لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ
2	عسکری لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ (سابقہ ایسٹ ویسٹ لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ)	6	اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن آف پاکستان
3	ای ایف یو لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ	7	ٹی بی ایل لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ (سابقہ ایشیا کیئر ہیلتھ اینڈ لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ)
4	آئی جی آئی لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ	8	پوسٹل لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ

ذیلی کفائل کمپنیاں

1	داؤد ذیلی کفائل کمپنی لمیٹڈ	2	پاک قطر ذیلی کفائل کمپنی لمیٹڈ
---	-----------------------------	---	--------------------------------

نوبیمہ کمپنیاں

1	پاکستان ری انشورنس کمپنی لمیٹڈ
---	--------------------------------

banking spread	بینکاری تفاوت	held for sale	محفوظ برائے فروخت
benchmark	نشانہ	held for trade	محفوظ برائے تجارت
book value	کتابی قیمت	held to maturity	محفوظ تا عرصیت
call money market	طلبی زر کی منڈی	interest rate swap	تبدل شرح سود
capital adequacy ratio	شرح کفایت سرمایہ	leasing	اجارہ
capitalization	سرمایت	lending	قرض گاری
circular debt	گردشی قرضے	liquidity management	سیالیت کا انتظام
closed end mutual fund	غیر مسدود میوچل فنڈ	listed company	فہرستی کمپنی
closed end mutual fund	مسدود میوچل فنڈ	long end of the yieldcurve	خط یافت کا انتہائی سرا
co-efficient of variation	تغیر کا عددی سر	market capitalization	منڈی کی سرمایت
collateral	ضمانت	market dynamics	منڈی کے تحركات
consolidation	یکجا کی	maturity mismatches	عرصیت کی عدم مطابقت
consumer finance	صارفی مالکاری	mergers and acquisitions	انضمام و تھویل
counter cyclical	مخالف گردشی اثر	microfinance	خرم مالکاری
credit risk	خطرہ قرض	money market	بازار زر
cross currency swaps	بین کرنسی تبدل	money market operations	بازار زر کے سودے
deflation	قیمتوں کی تقلیل	mortgage finance	رہن مالکاری
demand liabilities	طلبی واجبات	net claims	خالص دعوے
deposit	امانت	net interest margin	خالص سودی مارجن
depositor	امانت گزار	portfolio	جزدان
development finance institutions	ترقیاتی مالی ادارے	procyclicality	موافق گردشی اثر
due diligence	ضروری مستعدی	profitability	نفع یابی / نفع آوری
equity price risk	ایکوئیٹی نرخ کا خطرہ	provisioning	تھویل
exchange rate risk	خطرہ شرح مبادلہ	prudential regulations	مخاطبہ ضوابط
exposure limit	حد اکتشاف	Real Effective Exchange Rate	حقیقی موثر شرح مبادلہ
financial inclusion program	مالی شمولیت کا پروگرام	redemption	انفکاک
financial products	مالی مصنوعات	return on assets	اثاثوں پر منافع
financial risk	مالی خطرہ	return on equity	ایکوئیٹی پر منافع
financial soundness index	مالی صحت کا اشاریہ	revaluation	باز قدر پیمائی
financial soundness indicators	مالی صحت کے اظہار پے	risk profile	خاکہ خطر
fixed investment loans	معیین سرمایہ کاری قرضے	securities	تمسکات
floating interest rate	رواں شرح سود	solvency	ادائیگی قرض کی صلاحیت
foreign direct investment	بیرونی براہ راست سرمایہ کاری	venture capital	مخاطرہ سرمایہ
hedge fund	پیش بندی فنڈ	yield curve	خط یافت

capitalization	سرمایت	return on assets	اثاثوں پر منافع
liquidity management	سیالیت کا انتظام	leasing	اجارہ
capital adequacy ratio	شرح کفایت سرمایہ	solvency	ادائیگی قرض کی صلاحیت
consumer finance	صارفی مالکاری	deposit	امانت
due diligence	ضروری مستعدی	depositor	امانت گزار
collateral	ضمانت	mergers and acquisitions	انضمام و تحویل
call money market	طلبی زر کی منڈی	redemption	انفکاک
demand liabilities	طلبی واجبات	return on equity	ایکویٹی پر منافع
maturity mismatches	عرصیت کی عدم مطابقت	equity price risk	ایکویٹی نرخ کا خطرہ
closed end mutual fund	غیر مسدود میوچل فنڈ	revaluation	باز قدر پیمائی
listed company	فہرستی کمپنی	money market	بازار زر
lending	قرض گاری	money market operations	بازار زر کے سودے
deflation	قیمتوں کی تقلیل	foreign direct investment	بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
book value	کتابی قیمت	cross currency swaps	بین کرنسی تبدل
circular debt	گردشی قرضے	banking spread	بینکاری تفاوت
financial risk	مالی خطرہ	hedge fund	پیش بندی فنڈ
financial inclusion program	مالی شمولیت کا پروگرام	interest rate swap	تبدل شرح سود
financial soundness index	مالی صحت کا اشاریہ	development finance institutions	ترقیاتی مالی ادارے
financial soundness indicators	مالی صحت کے اظہاریے	co-efficient of variation	تغییر کا عددی سر
financial products	مالی مصنوعات	securities	تمسکات
prudential regulations	مختاطیہ ضوابط	provisioning	تعمین
held for trade	محفوظ برائے تجارت	portfolio	جزدان
held for sale	محفوظ برائے فروخت	exposure limit	حد اکتشاف
held to maturity	محفوظ تا عرصیت	Real Effective Exchange Rate	حقیقی موثر شرح مبادلہ
venture capital	مخاطرہ سرمایہ	risk profile	خاکہ خطرہ
counter cyclical	مخالف گردشی اثر	net claims	خالص دعوے
closed end mutual fund	مسدود میوچل فنڈ	net interest margin	خالص سودی مارجن
fixed investment loans	معیّن سرمایہ کاری قرضے	microfinance	خر د مالکاری
market dynamics	منڈی کے تحریکات	yield curve	خط یافت
market capitalization	منڈی کی سرمایت	long end of the yield curve	خط یافت کا انتہائی سرا
procyclicality	موافق گردشی اثر	credit risk	خطرہ قرض
benchmark	نشانہ	exchange rate risk	خطرہ شرح مبادلہ
profitability	نفع یابی / نفع آوری	mortgage finance	رہن مالکاری
consolidation	یکجائی	floating interest rate	رواں شرح سود